حقِ الٰہی

جلد سوم

سدھارتھ چٹرجی

مترجم

جہانگیر عالم

ناشر

صدی نامہ پرکاشن

نئی دہلی۔ اگرہ ۔ کولکاتا

©جملہ حقوق مولف محفوظ

نام کتاب : حق الٰہی
مولف : سدھارتھ چٹرجی
مترجم : جہانگیر عالم
تعداد : 500
ناشر : صدی نامہ پرکاشن کولکاتا
اشاعت : 2021
ہدیہ : 300/-
مطبع : ڈائمنڈ آرٹ پریس

Title of the book : **Haq-e-Elahi part - 3**
Author : Siddhartha Chatterjee
Translator : Jahangir Alam
Mobile : 9874395017 / 9330866567
Published by : Sadinama Parkashan
38 , Prince Bukhtiar Shah Road
Kolkata- 700033
Mobile : 9231845289
E-mail : sadinama2000@gmail.com
First Edition : 2021(April)
Quantity : 500
Printed at : Dimond Art Press
37A Bentick Street,
Kolkata - 700 069
Price : 300/-

فہرست

1	عرض ناشر	4	16	سورۃ المؤمنون	188
2	افتتاحیہ	5	17	سورۃ النور	206
3	دیباچہ	6	18	سورۃ الفرقان	218
4	سورۃ ہود	9	19	سورۃ الشعراء	229
5	سورۃ یوسف	28	20	سورۃ النمل	254
6	سورۃ الرعد	43	21	سورۃ القصص	266
7	سورۃ ابراہیم	52	22	سورۃ العنکبوت	278
8	سورۃ الحجر	61	23	سورۃ الروم	286
9	سورۃ النحل	79	24	سورۃ لقمان	294
10	سورۃ بنی اسرائیل	98	25	سورۃ السجدہ	299
11	سورۃ الکہف	115	26	سورۃ الاحزاب	303
12	سورۃ مریم	133	27	سورۃ سبا	316
13	سورۃ طٰہٰ	145	28	سورۃ فاطر	324
14	سورۃ الانبیاء	161	29	سورۃ یس	336
15	سورۃ الحج	175	30		

اس کتاب کی حفاظت اورنشر واشاعت کی ذمہ داری میں حضرت وارث پاک پر چھوڑتا ہوں۔

عرض ناشر

جناب سدھارت چٹرجی صاحب کلکتہ کے ایک برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔جنہیں بچپن سے ہی مذہبی کتابوں کے مطالعہ کا شوق رہا ہے ۔خاص طور پر اسلامی موضوع انکے لئے دلچسپی کا باعث رہا ہے۔کلکتہ یونیورسٹی سے کامرس میں گریجویشن کرنے کے بعد BSF اور Air force میں انکی تقرری ایک اونچے عہدے پر ہوئی ۔کھیلوں کے شوقین ہونے کی وجہ سے انھوں نے اس میدان میں بھی اپنی محنت کی چھاپ چھوڑی اور انٹرنیشنل کھیل میں بھی نام کمایا ۔ Warter polo ان کا پسندیدہ کھیل تھا بعد میں BSF اور Air Force کی نوکری چھوڑ کر اسلام اور قرآن کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔اپنے مطالعے کے ابتدائی نتیجہ کی بنیاد پر انہوں نے قرآن کی تشریح کی۔ترجمہ انھوں نے ٹھیک ٹھیک لیا ہے البتہ تشریح میں ایات کا مطلب یا تو سائنسی اور عقلی طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کی ہے یا پھر روحانی طریقے (spiritual) سے سمجھانے کی کوشش کی ہے زیادہ تر آیات کی تشریح کو کھلے دل سے سمجھنے کی ضرورت ہے جسے جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا اور وقت کی تہذیب اور رفتار کے ساتھ اسکا موازنہ کرنا ضروری ہے تاکہ لوگوں کے پاس سچائی پہنچ سکے ۔

چناچہ سدھارتھ چٹرجی کی تالیف قلب اور حوصلہ افضائی کے لئے اس کتاب کو منظر عام پر لا رہے ہیں اور اس دعا کے ساتھ کے اللہ تعالیٰ قوم کے لوگوں کو درست علم حاصل ہو اور لوگوں کو اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں دین اور دنیا کی دولت سے نوازے آمین ثم آمین۔

افتتاحیہ

میری مادری زبان اردو یا ہندی نہیں ہے اور اس کتاب کو اردو یا ہندی میں شائع کرنے کی خاص وجہ ہے کے ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس کتاب کو پہونچانا ۔میرے ساتھ اس کتاب پر کام کرنے کے لئے جہانگیر عالم کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ہم میں سے کوئی بھی زبان کا پنڈت (عالم) نہیں ہے اور اس کتاب کی ہر بھول چوک کی ذمہ داری لیتے ہوئے معافی کا خواستگار رہوں اور امید کرتا ہوں کے قارئین مجھے اور میرے جذبات کو سمجھتے ہوئے مجھے معاف کرینگے ۔
قران شریف پڑھتے ہوئے میرے دماغ میں جو خیالات پیدا ہوئے ہیں وہ میں نے لوگوں کے سامنے رکھنے کی کوشش کی ہے۔میرا پیغام کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں ہے۔میرے ان خیالات کو پڑھتے ہوئے اگر کسی کے دماغ میں کسی قسم کے خیالات اٹھتے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کے وہ اس کتاب کی تشریح اور پیغام پر غور کریں تا کہ اسکا جواب وہ خود ڈھونڈ پائیں۔

This is the book of the Holy Quran with logic, Science, Human nature , and with the combination of love, peace, humanity, truth, knowledge, brother hood and basic ideology, of nature and religion Under the Holy light of Hazrat Mohammed (SAW) and Hazrat Waris Ali Shah (PAK) and all the Spiritual, Scientific and religious Incarnation and existance.

دیباچہ

سورہ بقرہ آیت 257

ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ ہے جوانہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لیجاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیطان ہیں جوانہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے یہ لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے۔

انسانیت، محبت، پرہیزگاری، علم، عدم تشدد، شانتی، امن وسکون، اور قدرتی سچ ہی اس اعلی طاقت ایشور یا اللہ کو حاصل کرنے کا راستہ ہے۔قدرت میں غیر قدرتی کہکر کچھ بھی نہیں ہے سارے ردعمل قدرتی ہیں۔ یہاں تک کے غیر قدرتی لفظ بھی قدرت پر منحصر ہے۔ جسے سچے علم کی روشنی حاصل ہوتی ہے اسے ہی اللہ تعالی کی مہربانی اور بشارت نصیب ہوتی ہے۔اور جس کا دماغ شانتی سے بھرا ہوا ہو اسے ہی دکھوں اور تکلیفوں سے نجات ملتی ہے یعنی اندھیرے سے روشنی کی طرف اسے اللہ تعالی لے جاتا ہے۔سچا علم اور شانتی حاصل ہوجانے کے بعد جو انسان اپنی حد سے زیادہ موہ مایا، خواہشات، لالچ، حسد اور نفرت کے ذریعہ اپنے اپکو الجھا کر رکھتے ہیں وہی انسان اجالے سے اندھیرے کی طرف چلا جاتا ہے۔

قران شریف کی ہر آیت انسان اور انسانی سماج کو علم، عدم تشدد، شانتی، محبت، انسانیت اور سچائی کی تعلیم دیتی ہے۔آیتوں کے اصول کبھی بھی انسان کے ناپاک کردار اور ارادے کے ذریعہ متاثر نہیں ہوسکتے۔نفرت کی اگ کبھی بھی ان آیتوں کو جلا نہیں سکتی اور یہ آیتیں انسان کی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کا مقام نہیں بن سکتیں۔ آیتوں کے اصول امر اجئے اور اٹل ہیں یعنی لافانی، لازوال اور لامحدود اس کی بنیاد کائنات کی شروعات سے لیکر اخر تک قدرت کے زرے زرے میں منعکس ہوتی ہے۔ آیتوں کی بنیاد سچائی پر ہے اور اس قانون کو انسان اور انسانی سماج کو بہتر سے بہتر بنانے کا حق دار ہے۔آیتوں کو گہرائی سے سمجھکر اسے اپنی زندگی میں لاگو کرنا ہر انسان کا فرض ہے اور ہر انسان کے لئے ایک مکمل زندگی گزارنے کا طریقہ بھی ہے ۔سماج کی پاکیزگی کے مقصد سے آیتوں کے سچے اصولوں کو تمام انسانوں تک پہچانا جس طرح میرا فرض ہے ٹھیک اسی طرح ہر نیکی، محبت، انسانیت، عدم تشدد اور شانتی چاہنے والوں کا بھی فرض ہے ۔اللہ کے رحم وکرم سے جو خیالات مجھے حاصل ہوئے ہیں اسے سمجھتے ہوئے میں نے اسے اپنی زبان میں لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔آیتوں کی تشریح کرتے وقت جو زبان میرے دماغ میں پیدا ہوئی میں نے اسے کتابی شکل دی ۔

سورہ ابراہیم آیت 8

اللہ بے نیاز تعریفوں والا ہے ۔

زرہ زرہ اللہ کی تعریف کرتا ہے مگر اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں قدرت کے خزانے سے انسان کو جو بھی ملا ہے اسکی سچائی اور مقصد انسان اور انسانی سماج کو ترقی اور شانتی عطا کرنا ہے مگر انسان کی جہالت اس بات کو نہیں سمجھ سکتی کہیں کہیں وہ اپنے مقصد سے بھٹک کر اپنے کردار اور ضمیر کو گناہ کے ذریعہ ناپاک کر لیتے ہیں اور بے چین ہوجاتے ہیں ۔عدم تشدد، محبت، انسانیت، پرہیزگاری میں جو سکون حاصل ہوتا ہے وہ گنہگاروں کو نہیں ملتا۔

آج انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے اور تہذیب کی توسیع کی شروعات سے انسان کو جو بھی ملا وہ سب انسانی دماغ کا کمال ہے۔اج تک مذہب کو جس طرح سوچا گیا ہے اس سے انسان یا انسانی سماج کو ناہی کوئی فائدہ پہنچا ہے اور نا پہنچے گا مذہب سے اگر کسی کو فائدہ پہنچا ہے تو صرف اور صرف مذہب کے ٹھیکے داروں کو جو جھوٹ موٹ کی کچھ کہانیاں اور کچھ باتیں بیچ کر اسے کمائی کا ذریعہ بنایا۔اللہ کے غائبانہ وجود کو ہتھیار بنا کر انسانی سماج کو غیر عقلی کو سنسکار اور ضعیف الاعتقادی میں ڈھکیل کر اپنا دبدبہ قائم کرنے کی کوشش کی۔انسانی سماج کو اس سازش سے نجات دلوانے کے لئے اور مذہب کو سائینسی اصولوں کے ذریعہ سمجھانے کے لئے پاک پروردیگار نے میرے دماغ میں

مذہبی کتابوں کے وہ راز عطا کئے ہیں جس سے انسان اور انسانی سماج میں علم، امن وسکون، محبت اور انسانیت کا فروغ ہو ۔

سورہ بقرہ آیت 105! اللہ جسے چاہے اپنی رحمت اور علم عطا کرتے ہیں ۔

وگیان (سائنس) کے ذریعہ ہی انسانی تہذیب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ملا۔ اللہ کے سیدھے اور سچے راستہ کے ذریعہ انسان اور انسانی سماج کو شانتی اور ترقی حاصل ہوئی۔ شانتی اور ترقی کا مقصد ہی ہے مذہب کی کشتی۔

ندی، نالا، کھال اور دریا سب کا پانی سمندر میں جا کر ملتا ہے، ٹھیک اسی طرح ہر عبادت جس میں سچی پکار ہو، محبت ہو، سچائی ہو، اور وہ ناجائز نا ہو اور جس عبادت سے کسی کا یا سماج کا کوئی نقصان نا ہو یا اسکا خود کا کوئی نقصان نا ہو سب خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ کوئی کتنی ہی بحث کیوں نا کرے قدرت کے آغاز سے آج تک یہی حق ہے اور قران شریف بھی اسکی تائید کرتا ہے ۔(67 /22)

پوتر یعنی نیک انسان صرف پوترتا، سچائی، گیان (علم) کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں انکا مقصد ہوتا ہے شانتی جو اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے اور فساد کرنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے اور انہیں پسند نہیں کرتا ۔قران شریف میں اللہ فرماتا ہے" ہر کوئی اپنے دین اور اعمال کا خود ذمہ دار ہے "(6 / 109) اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا کے اس دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے(256 /2)اور ہر سچائی بتانے والوں پر ایمان لانے کے لئے بھی کہا گیا ہے(84/3, 136 /2) تاکہ طبقہ، گروہ یا فرقہ کے نام سے فساد نا ہو اور ساتھ میں یہ بھی کہا گیا ہے کے ہر طبقہ اور گروہ میں سچائی بتانے والے رسول آئے جنہیں سنسکرت زبان میں اوتار کہا گیا ہے۔(36 / 16 4 / 14)

اللہ تعالی اور اسکی تخلیق سے محبت اور اس سچائی کو پہچاننا انسان کا پہلا فرض ہے اور یہ کیوں؟ قدرتی طور پر ہی انسان کے اندر اچھے برے کی پہچان ہے جیسے کے ایک 5 سال کا بچہ بھی یہ سمجھ سکتا ہے کو جھوٹ بولنا اور چوری کرنا گناہ ہے اور جب بچہ کوئی چیز چراتا ہے تو قدرتی طور پر وہ اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے یہ بہت ہی ہلکی بات ہے اور یہ سارے لوگ جانتے ہیں۔ مذہبی کتابیں یہ ساری ہلکی باتیں سکھانے کے لئے نہیں ہیں کیونکہ قدرت کی یہ ساری بنیادی باتیں انسان خود سیکھ جاتا ہے۔ مذہبی کتاب وہ سچا راستہ دکھاتی ہے جس سے انسان کو سچا گیان (علم) عدم تشدد اور پریم کے ذریعہ شانتی حاصل ہوتی ہے۔

مذہب وہ چیز ہے جو انسان خود اپنے دماغ سے اختیار کرتا ہے یعنی اسکو ضمیر سے حاصل کرتا ہے۔ یہ کوئی کپڑا یا رہنے سہنے کا طریقہ نہیں اور اس ضمیر کو پاک اور پرسکون رکھنے کے لئے اللہ تعالی نے انسانی سماج میں مذہبی کتابوں کو نازل کیا جو سچائی ہے اور فساد کرنے والے لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے ۔

انسان دنیا میں کیوں آتا ہے؟ کیوں دنیا میں جیتا ہے اور کیوں دنیا میں مرتا ہے؟ وہ اشرف المخلوقات ہے اور قدرت کا جتنا لطف اور فائدہ وہ اٹھا سکتا ہے کوئی بھی دوسری مخلوق نہیں اٹھا سکتی۔ ایک جانور بھی اپنے اچھے برے کی تمیز رکھتا ہے مگر انسان یہ نہیں سمجھتا کے شانتی اور گیان کے ذریعہ وہ قدرت کو بہترین طریقہ سے سمجھ سکتے ہیں اور اسے استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ قدرت نے انسان کو اعلی دماغ دیا پھر بھی وہ فساد، ضرورت سے زیادہ لالچ، حسد، نفرت اور اونچی خواہشات سے اپنے آپ کو ناپاک کر دیتے ہیں! یہ کیوں؟ قدرت نے ہر پہلو کے برعکس پہلو رکھ کر انسان کو رنگ برنگی زندگی عطا کی اور سارے اعمال اور خیالات کا مالک پاک پروردگار ہے۔

میرے (سدھارتھ چٹرجی) ذہن میں قران شریف کی آیتوں کے جو خیالات پیدا ہوئے ہیں وہ بھی اللہ کے ہیں یہ خیالات کسی کو سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں اچھے لگیں یا نا لگیں سب اللہ کی مرضی ہے۔ دماغ میں خیالات پیدا کرنا اسے انجام دینا یا مٹانا یہ سارے کام اس قوت والے اللہ تعالیٰ کا کھیل ہے اور خیالات کے اختلافات بھی قدرت کے اصولوں کے تحت ہی انجام پاتے ہیں۔ تخلیق کے اصولوں کے تحت تبدیلی / تغیر یعنی پریورتن وقت کے تحت ہی ہوتا ہے اور ان قدرتی اصولوں کے باہر کوئی نہیں جا سکتا۔

سورہ احقاف 46 آیت 9

میں کوئی انوکھا رسول نہیں میں نہیں جانتا کے میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے میں تو صاف ڈرسنانے والا ہوں۔

اللہ تعالی نے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کو مخاتب کرتے ہوئے لوگوں سے کہا تھا کے رسول کا کام ہے صرف پیغام پہچانا۔ یہ لوگوں کی ذاتی فطرت ہے کے وہ سچائی قبول کرنے میں کتنے ثابت قدم رہتے ہیں ۔ جو سچائی رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے لوگوں تک پہنچائی اور تمام رسولوں نے جو حق لوگوں کو سمجھایا وقت کے دائرے

میں جب لوگ اس حق سے دور ہوتے گئے تب اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اس حق کو لوگوں تک پہچانا میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور یہ اسکی ایک ادنیٰ کوشش ہے تا کہ لوگوں کے درمیان کا فساد اور نفرت کم ہو۔

(11)سورہ ہود (12)سورہ یوسف(13)سورہ الرعد (14)سورہ ابراہیم(15)سورہ الحجر(16)سورہ النحل (17)سورہ بنی اسرائیل(18)سورہ الکھف (19)سورہ مریم(20)سورہ طٰہٰ(21)سورہ الانبیا (22)سورہ الحج(23)سورہ المومنون(24)سورہ النور(25)سورہ الفرقان (26) سورہ الشعرا(27)سورہ النمل(28)سورہ القصص(29)سورہ العنکبوت(30)سورہ الروم(31)سورہ لقمان(32)سورہ السجدہ(33)سوہ الاحزاب (34)سورہ سبا(35)سورہ فاطر (36)سورہ یاسین

قران شریف کی ان سورتوں کی تشریح "حق الٰہی پارٹ 3 "میں شائع کی جارہی ہے اور جیسے جیسے باقی سورتیں مکمل ہوتی جائینگی اسے میں اپنا فرض سمجھ کر شائع کرنے کی کوشش کرونگا۔قرآن شریف کے اور بھی بہت سارے راز دھیرے دھیرے وقت آنے پر شائع ہوتے رہیں گے۔

مذہب انسان کے ضمیر کو انوشاست (تربیت) کرتا ہے لیکن مانو کی انترا تما کو سنسکار کے ذریعہ ناپاک ہوجاتی ہے تب مذہب کے اصولوں سے بڑھ کر انسانی دماغ میں کوسنسکار اور غیر عقلی باتیں اپنا ٹھکانا بنالیتی ہیں اور انسان کی خواہش پوری نا ہونے پر جو مایوسی پیدا ہوتی ہے تب کوسنسکار / غیر عقلی انکا مقصد بن جاتا ہے اور دھرم کی بنیادی اصولوں کو بھلا کر انسان غلط رسموں کو اپنا مذہب / دھرم ماننے لگ جاتا ہے اسکے لئے اچار وچار یا رسم ورواج ہی خاص ہوجاتے ہیں۔دھرم کا خاص مقصد اسکے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ۔

مثال کے طور پر قرآن شریف کی سورہ تحریم کی آیت 10/11 کو بتانا ضرور سمجھتا ہوں اور یہ ایک اطلاع اور ثبوت بھی ہے "اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت دونوں اللہ کے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں اور انکو دھوکا (وشواس گھات) کی وجہ سے اللہ تعالی نے انہیں کافروں کا درجہ دیا گیا اور کہا کے جہنمیوں کے ساتھی ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی مثال دیتا ہے''فرعون کی بیوی'' جب انہوں نے اپنے رب سے کہا اے اللہ میرے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور میری حفاظت کرو فرعون کے ظلم اور اسکے کردار سے اور میری حفاظت کرو اس ظلم سے ۔

پہلی آیت میں پیغمبر لوط اور پیغمبر نوح کی بیویوں کو کافر کہا گیا ہے جبکہ دونوں کے شوہر پیغمبر تھے اور یہ اسلئے کے''کافر''لفظ ایک انسانی کردار کی نشاندہی کرتا ہے کسی پیغمبر کی بیوی ہونا یا کسی خاص امت سے ہونا اس لفظ کو متاثر نہیں کرتا ٹھیک اسی طرح اس کے بعد والی آیت میں ظالم راجہ فرعون کی بیوی کو ایمان والی کا درجہ دیا گیا کیونکہ وہ پاکیزگی اور شانتی کی حامل تھیں۔

معافی،محبت،عدم تشدد،تعلیم،انسانیت،پاکیزگی،دیا،ممتا،بھائی چارہ یہ سارے احساس انسانوں کے دماغ میں ڈال کر قدرت نے انسانوں کو رشتوں میں باندھا اور ان رشتوں کے ذریعہ ہی انسانی سماج کی تشکیل ہوئی۔ان الفاظوں کے اصولوں (آدرشوں) کی خلاف ورزی اللہ تعالی کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے اسلئے کوئی بھی دھرم / مذہب ان سارے اصولوں کے خلاف جا کر کوئی بھی کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا ۔ان الفاظوں / شبدوں کے آدرشوں کا پالن کرنا اللہ کے آگے" سجدہ " کرنا ہے اور اسکی تعلیم انسانوں کو مذہبی کتابوں سے ہی ملتی ہے۔

میرے خیالات کسی کو نیچا یا تنقید کرنا یا کسی کو اونچا دکھانے کا نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ میں آیتوں کے جو خیالات ڈالے ہیں میں نے صرف اسکی تشریح کی ہے۔اپنی زبان کی کمزوری کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔میرے دماغ میں جب جس طرح کے خیالات پیدا ہوئے ہیں میں نے اسی طرح آیتوں کی تشریح کی ہے۔

سدھارتھ چٹرجی

سورۃ ہود

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ(1)

الرا ۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم وخبیر کی طرف سے یہ تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

تشریح۔ اللہ یعنی لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی سوائے اللہ کے یعنی قدرت کی ہر چیز اللہ کی طاقت ہے۔ اس سے راعنا (انکار) نہیں ہے اور یہی سچائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہر اصول سیدھے اور سچے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے سامنے ثابت ہوئے ہیں اور بیان کئے گئے ہیں ۔

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ(2)

کے خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اسکی طرف سے تم کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

تشریح۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو چھوڑ کر دوسرے اصولوں کو نہ اپنائیں یعنی ایسے اصولوں کو نا اپنائیں جو انسان، انسانی سماج اور قدرت کو نقصان پہنچائے (عبادت) اور اس میں ہی سکون کی بشارت ہے۔

وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤۡتِ کُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ فَضۡلَہٗ ؕ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ کَبِیۡرٍ(3)

اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اسکے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک مقرر وقت تک متاع نیک سے بہرہ مند کریگا ۔

تشریح۔ اپنے اندر کی کمیاں یا کمزوریوں کو پہچان کر یعنی اپنے اندر کی ضرورت سے زیادہ لالچ، موہ مایا، حسد، اہنکار اور ہوس کی ساری باتوں کو پہچان کر ان سے نجات پانے کے لئے یعنی توبہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور ایک خاص وقت تک جب تک انکی زندگی ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتر زندگی اور سکون حاصل ہوگا اور پرہیزگاروں کو بے شمار سکون اور اس بات سے جسے انکار ہے اسے بدسکونی کا عذاب۔

اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ(4)

تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت تخلیق کی ہر چیز کو چلاتی ہے اور فنا ہونا قدرتی اصول ہیں۔ ہر چیز قدرت میں پیدا ہو کر قدرت میں ہی فنا ہو جاتی ہے یعنی اللہ کی طرف ہی لوٹ جاتی ہے۔

اَلَاۤ اِنَّہُمۡ یَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَہُمۡ لِیَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡہُ ؕ اَلَا حِیۡنَ یَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِیَابَہُمۡ ۙ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ(5)

دیکھو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تا کہ خدا سے پردہ کریں سن رکھو جس وقت یہ کپڑوں میں لپٹ کر پڑتے ہیں وہ انکی کھلی اور چھپی باتیں جانتا ہے وہ تو دلوں تک کی باتوں سے اگاہ ہے۔

تشریح۔ انسان یہ یاد رکھے وہ جتنی بھی دوہری یعنی نقاب پوش والی زندگی جینے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں نفرت، حسد اور منھ سے میٹھی بات کرتے ہیں اور سچائی کو جاننے کے باوجود اسے نا جاننے کا ڈھونگ رچاتے ہیں یعنی کپڑا تان کر سوئے رہتے ہیں وہ جان لیں کے اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتے ہیں اور وہ ہر گہرے راز کا مالک ہے۔

وَ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ(6)

اورزمین پرکوئی چلنے پھرنے والانہیں مگراسکارزق خداکے ذمہ ہے وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہے۔

تشریح۔زمین پر چلنے پھرنے والے تمام جانداروں کی روزی کا مالک ہے اور ہر مخلوق کی زندگی کا چکر قدرت (کتاب) سے ہی پورا ہوتا ہے اور قدرت ہی انکی زندگی کے چکر کا مقام چنتی ہے

مثال کے طور پر بکری اگر گھاس کھاتی ہے تو شیر گوشت کھاتا ہے۔ریگستان کے جانور اگر ایک قسم کے ہیں تو سمندری جانور ایک قسم کے یہاں تک کے انسانی روپ رنگ بھی موسم اور زمین کی حالت کے مطابق الگ الگ ہوتے ہیں۔دنیا کے تمام انسانوں کی خوراک بھی الگ الگ ہے اور زبان بھی۔یہ ساری باتیں "قدرت" نامی کتاب میں موجود ہیں اور اللہ تعالی ہی اسے صاف اور سیدھے طور پر چلاتے ہیں۔انسان کو قدرت کے بھنڈار (خزانہ) سے کیا ملے گا اور کتنا ملے گا اسکا فیصلہ بھی اسی اعلی طاقت کے اختیار میں ہے اور وہی اسے چلاتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاء لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ إِنْ هَـذَا إِلاَّ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ(7)

اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اسوقت اسکا عرش پانی پر تھا مقصود یہ تھا کے وہ تم کو ازمائے کے تم میں عمل کے حساب سے کون بہتر ہے اور اگر تم کہو کے تم لوگ مرنے کے بعد اٹھائے جاوگے تو کافر کہہ دینگے یہ تو کھلا جادو ہے۔

تشریح۔وہی پر مانوک شکتی (اللہ کی طاقت) کے ذریعہ ہی تمام کائنات کی تخلیق ہوئی ہے یعنی اسمان اور زمین یعنی قدرت کی ہر تخلیق یا چیز اسی اعلی طاقت کی پیداوار ہے۔ اس لحاظ سے سورج سے نکلی ہوئی دنیا ایک گیس کا گولا تھی اور بگ بینگ کی تھیوری کے مطابق دنیا چھ قسم کے دور سے گزرتے ہوئے ایسی ٹھوس شکل اختیار کی۔جب دنیا اپنے اپ پر گھومتی ہے تب رات اور دن کی تخلیق ہوتی ہے۔دنیا کے باہر پوری طرح روشنی ہوتی ہے اور رات دن صرف دنیا کے لوگوں کو ہی دکھائی دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کے اس آیت میں صرف دن کا ذکر کیا گیا ہے رات کا نہیں۔سورج سے نکلنے کے بعد چھ طرح کے حالات سے گزر کر دنیا ٹھوس بنی اسکے بعد دنیا میں پانی کی تخلیق ہوئی یعنی دنیا کی تمام مخلوق کی بنیاد پڑی اور انسانوں کو وقت بوقت مختلف قسم کے حالات دیکر ازمایا گیا۔اگر یہ کہا جائے کے انسان کو دوبارہ اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف یعنی موت کی حالت سے زندگی کی حالت میں لایا گیا یعنی جنگلی زندگی سے تہذیب کی روشنی میں لایا گیا۔ان ساری باتوں کو یعنی سائنسدانوں کے نتیجہ کو نہیں ماننے والے لوگ کہیں گے یہ ایک جادو کے تصورات ہیں۔

پیغام! دنیا کے باہر دن رات کا وجود نہیں ہے اور سورج کی روشنی سے ہر جگہ روشن ہے دنیا کی تخلیق سے پہلے دن رات کا تصور بے بنیاد ہے۔یہ دن ایک خاص سائینسی پہلو کی راہ نمائی کرتا ہے اور غور کرنے کی بات ہے دن کے ساتھ رات کی بات نا کر کے سورج کی روشنی سے روشن دنیا کے اربٹ (orbit) کا بیان کیا گیا ہے اور یہ اسوقت کا بیان ہے جب دنیا کا وجود نہیں تھا اور یہ ساری باتیں دنیا کی تخلیق سے پہلے کے سائنسی راز ہیں۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ(8)

اور ایک معین مدت تک ہم ان سے عذاب روک دیں تو کہیں گے کے کون سی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے۔دیکھو جس روز ان پر واقع ہوگا ٹلنے کا نہیں اور جس چیز کا یہ لوگ مذاق کیا کرتے ہیں وہ انکو گھیر لیگی۔

تشریح۔گناہوں میں ڈوبے ہوئے لوگ اپنے کرم پھل (نتیجہ) کے انے کی دیر میں یہ سمجھتے ہیں کے شاید انہیں انکے گناہوں پر عذاب نہیں دیا جائیگا یا انکے گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے یا وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کے انکے گناہوں کی کوئی سزا نہیں مگر یہ لوگ ہوشیار رہیں اور جان لیں کے جب انہیں انکے گناہوں کی سزا ملنی شروع ہوگی تب انہیں پچھتانے کا بھی موقعہ نہیں ملیگا اور جس پاکیزگی کا مذاق اڑاتے تھے وہی انکو گھیر لیگا ۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَؤُوسٌ كَفُورٌ(9)

اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخش دیں پھر اسے چھین لیں تو نا امید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی تخلیق میں انسانوں کو ہر قسم کی سہولت ملی اور اگر کبھی کوئی تکلیف ہوئی تو سارے پرانے احسان کو بھلا کر ناشکری کرنے لگ جاتا ہے۔

پیغام! اللہ تعالی کی مہربانی، دیا اور انکے ذریعہ دی ہوئی قدرت کو اپنی تکلیف کے وقت بھلا دینا یہ انسان کا ایک برا کردار ہے۔ انسانی سماج میں وفاداری، ایمان داری اور امانت داری یہ سارے کردار دھیرے دھیرے کم ہوتے جارہے ہیں۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاء بَعْدَ ضَرَّاء مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّيْ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ (10)

اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد اسائش کا مزہ چکھائیں تو کہتا ہے کے سب سختیاں مجھ سے دور ہوگئیں بے شک وہ خوشی منانے والا اور فخر کرنے والا ہے۔

تشریح۔ دکھ کے بعد جب اللہ تعالی کی مہربانی سے سکھ شانتی حاصل ہوتی ہے تو اسکا مغروریت سے بھرا کردار اللہ کی مہربانیوں کو بھلا کر اپنی ہی تعریفوں کے پل باندھنے لگتا ہے یعنی اپنی ہی تعریفیں کرنا ۔

إِلاَّ الَّذِيْنَ صَبَرُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُوْلَـئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيْرٌ (11)

ہاں جنہوں نے صبر کیا اور نیک عمل کئے انکے لئے ہی بخشش اور نیک اجر ہے۔

تشریح۔ دکھ اور تکلیفوں کے وقت جو انسان اپنے کردار میں ہاہا کار نا مچا کر صبر اور نیک کاموں میں اپنے پاک اصولوں کو نہیں چھوڑتے ان لوگوں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے اشیرواد اور معافی ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاء مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (12)

شاید تم کچھ چیزیں وحی میں سے جو تمہارے پاس اتی ہے چھوڑ دو اس سے تمہارا دل تنگ ہو اور یہ کہنے لگیں کے اس پر کوئی خزانہ نازل کیوں نہیں ہوا ؟ یا اسکے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں ایا؟ تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہو اور خدا ہر چیز کا نگہبان ہے۔

تشریح۔ انسانی دماغ ہمیشہ ثبوت ڈھونڈتا ہے اور اپنی خواہش کے خلاف کوئی بھی کام چاہے وہ کتنا ہی فائدے مند کیوں نا ہو اسے کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ قدرت کے بھنڈار سے انسان کو جو بھی ملتا ہے اس سے اسے تسلی نہیں ہوتی یہ انسانی کردار اللہ تعالیٰ کے کچھ اصولوں کے کچھ حصوں کو مانتا ہے اور کچھ حصوں کو چھوڑ دیتا ہے اور ہمیشہ یہ امید رکھتے ہیں کے انہیں کوئی چھپی ہوئی دولت کا بھنڈار (خزانہ) حاصل ہو اور اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچتے ہیں کے فرشتے انکی غلامی کریں۔

رسول کا کام ہے سچائی انکے پاس پہنچا دینا اور انسان کے سارے کردار اللہ تعالی کے اختیار میں ہیں۔

پیغام! سماج کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو زبانی طور پر اللہ تعالی کے اصولوں کو قبول کرتے ہیں مگر اپنی زندگی میں اسے لاگو نہیں کرتے اور پرانے رسم ورواج کو اپنا کر قدرتی اصولوں کی بنیاد کو چھوڑ دیتے ہیں۔ عبادت تو کرتے ہیں مگر اپنے کردار سے دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُواْ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُواْ مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ (13)

یہ کہتے ہیں اس نے قران خود بنالیا ہے ؟ کہہ دو اگر سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنالا و اور خدا کے سوا جن جن کو بلا سکتے ہو بلالو۔

تشریح۔ شک سے بھرے ہوئے انسان ہمیشہ اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں (قران) پر شک ظاہر کرتے ہیں اور ساری ایجادات اور ان ایجادات کرنے والوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے اصول سچے ہیں تو وہ خود کوئی ایجاد کیوں نہیں کرتے۔

پیغام! آگ، ہوا، پانی، زمین gravitationalpull مخلوق ozone layer ، چاند، سورج، ستارے، گیان اور انسانی تہذیب وغیرہ کیا انسان بنا سکتا ہے یہاں پر آیت کا مطلب کچھ عربی الفاظ نہیں۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيْبُواْ لَكُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللّهِ وَأَن لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (14)

اگر وہ تمہاری بات قبول نا کریں تو جان لو کے یہ تمہارے خدا کے علم سے اترا ہے اور یہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور تمہیں بھی اسلام کے لئے انا چاہئے۔

تشریح۔ کسی بھی پہلو کا اگر عقلی جواب (ثبوت) نا ہو تو یقینا عقلی کہانیوں سے اسکا ثبوت ملتا ہے اور اس پر یقین رکھنا انسان کا فرض ہے۔ قران شریف کی ہر آیت سائنسی، عقلی اور ثابت شدہ ہے اور جو اس ثابت شدہ باتوں پر یقین رکھتے ہیں وہی مسلمان ہیں۔

پیغام! سچے مسلمان کی پہچان

(۱) ایماندار

(۲) پرہیزگار

(۳) محبت والا دل

(۴) عدم تشدد کو اپنا مقصد سمجھنا

(۵) اپنے کردار سے کسی کو تکلیف نہیں دینا۔

(۶) دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا

(۷) اپنی ضرورت سے زیادہ کسی چیز کا لالچ نا کرنا۔

(۸) قدرت کی کسی بھی چیز سے نفرت نہیں کرنا۔

(۹) اپنے ہر فرض کو نبھائیں جو اللہ کی طرف سے ملا۔

(۱۰) تہذیب کی ترقی پر یقین رکھیں۔

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ (15)

جولوگ دنیا کی زندگی اور اسکی زیب وزینت کے طالب ہوں ہم انکے عمل کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں اور انکی حق تلفی نہیں ہوتی۔

تشریح۔ دنیا کی سچائی کی تلاش میں جولوگ لگے ہوئے ہیں یا الجھے ہوئے ہیں یا اپنی زندگی کو اس مقصد میں قربان کر دیا ہے انہیں انکی محنت کا پھل ضرور ملتا ہے اور انکی اس قربانی کا نتیجہ ایجاد بنکر انسانی سماج کو فائدہ پہنچاتی ہے یعنی انہیں انکی تلاش کا نتیجہ ضرور ملتا ہے۔

پیغام! یہ آیت سائنسی ایجادات کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن موجودہ ترجمہ انسان کی موہ مایا کی طرف اشارہ ہے لیکن یہ آیت ان اصولوں کی بنیاد پر نہیں ہے اور یہ اسلئے کے انسان کی ہوس اور اونچی خواہشات کبھی کم نہیں ہوتیں اور نا ہی اللہ تعالی کا وعدہ جھوٹا ہے۔ اگر اس آیت کی بنیاد موہ مایا ہوتی ہے تو اس آیت کے مطابق اور اللہ تعالی کے عہد کے مطابق انسان کی ہر خواہش پوری ہونی چاہئے۔ سائنسی ایجاد جب انسانوں کے سامنے کسی شکل میں اتی ہے تب انسانوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کو جب قدرت نے پیدا کیا ہے تو اصولوں کے تحت دنیا کی زندگی اور اسکی زینت چاہنا انسانوں کے لئے کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ قدرتی ہے اور اسکا ضرورت سے زیادہ انسانی دماغ میں ہونا گناہ ہے ۔

أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (16)

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اخرت میں جہنم کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا ۔

تشریح۔ کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو سائنسی ایجادات کو انکار کرتے ہیں اور ان ایجادات کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بدسکونی کے عذاب کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا تھوڑی سی اچھائی بھی انہیں اس تکلیف سے نجات نہیں دلوا سکتی ہے اور انکی ساری چلاکیاں بیکار ہو جاتی ہیں۔

أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَاماً وَرَحْمَةً أُوْلَـئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلاَ تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (17)

بھلا جولوگ اپنے پروردیگار کی طرف سے دلیلیں رکھتے ہوں اور انکے ساتھ ایک گواہ بھی انکی جانب سے ہو اور اس سے پہلے موسی کی کتاب جو پیشوا اور رحمت ہے یہی لوگ تو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اور فرقوں میں سے اس سے منکر ہو تو اسکا ٹھکانہ اگ ہے تو تم اس سے شک میں نا ہونا یہ تمہارے پروردیگار کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے اصولوں پر قائم رہنے والے اور موسی کے ذریعہ بتائے گئے اصولوں پر یقین رکھنے والے انسان کبھی گناہ نہیں کر سکتے یا گنہگاروں کا ساتھ نہیں دیتے۔ محبت، بھائی چارہ، انسانیت، عدم تشدد، اور شانتی کی خلافی کرنے والوں کا ٹھکانہ بدسکونی کی اگ اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

پیغام! اللہ تعالی کے اصولوں کی بنیاد ہے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، بھائی چارہ، عدم تشدد اور تعلیم اور اسے نسل در نسل رسولوں نے لوگوں کو سمجھایا ۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أُوْلَـئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الأَشْهَادُ هَـؤُلاء الَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى رَبِّهِمْ أَلاَ لَعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ(18)

اوراس سے بڑھکر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ کہے۔ایسے لوگ خدا کے سامنے پیش کئے جائینگے اور گواہ کہینگے کے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردیگار پر جھوٹ بولا تھا سن رکھو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے ۔

تشریح۔اس سے بڑھکر ظالم ناپاک اور ظالم انسان ہو ہی نہیں سکتا جو اللہ تعالی کے اصولوں کو جھوٹ سے متاثر کرنے کی کوشش کریں۔ایسے لوگوں کو پیش کیا جائیگا اللہ تعالی کی روشن سچائی کی طرف اور انہیں حاضر ہونا پڑیگا اور قدرت اس سچائی کا ثبوت ہوگی اور وقت کے ساتھ ساتھ انکا جھوٹ ثابت ہوتا جائیگا تب ان لوگوں پر اللہ کا عذاب۔

پیغام!اللہ تعالی کے سیدھے اور سچے اصولوں کے ساتھ جو کو سنسکار جڑے ہوئے ہیں وہ سائنسی ایجادات اور وقت کے دائرے میں غلط ثابت ہوجاتے ہیں۔

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ(19)

جوخدا کے راستہ سے روکتے ہیں اور اس سے کجی چاہتے ہیں اور وہ اخرت سے بھی انکار کرتے ہیں۔

تشریح۔جو اللہ تعالی کے اصولوں کو انکار کرتے ہیں اور اسکی راہ پر چلنے والوں کو کو سنسکار (غیر عقلی) سے متاثر کرتے ہیں وہی گنہگار ہیں۔

أُوْلَـئِكَ لَمْ يَكُونُواْ مُعْجِزِينَ فِي الأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُواْ يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُواْ يُبْصِرُونَ(20)

یہ لوگ زمین میں ہرا نہیں سکتے اور نا خدا کے سوا انکا کوئی حمآیتی ہے ان کو دوگنا عذاب دیا جائیگا کیونکہ یہ ناسن سکتے ہیں اور نا دیکھ سکتے ہیں۔

تشریح۔ ایسے گنہگار اللہ تعالی کے سچے اصولوں کو بے مقصد بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں ان گنہگاروں کو ناسچائی نظراتی ہے اور نا سچائی سن سکتے ہیں اور نا ہی یہ اشانتی کے راستہ کو پہچان سکتے ہیں ۔

أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ(21)

یہی ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اور جو کچھ یہ افترا کرتے تھے ان سے جاتا رہا ۔

تشریح۔ایسے گنہگار اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرتے ہیں اور وہ سارے کو سنسکار اور غیر عقلی باتیں غلط ثابت ہوجاتی ہیں جو انہوں نے اپنے دل ودماغ میں بیٹھا رکھی ہیں۔

لاَ جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الأَخْسَرُونَ(22)

بلاشبہ یہ لوگ اخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہیں۔

تشریح۔یقینا ایسے گنہگار اخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُواْ إِلَى رَبِّهِمْ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ(23)

جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اپنے پروردیگار کے سامنے عاجزی کی یہی صاحب جنت ہیں ہمیشہ اس میں رہینگے۔

تشریح۔عدم تشدد،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،بھائی چارہ،شانتی اور ایک ایشور(خدا)ان سبھوں کا مقصد ہے ایمان اور ان سب باتوں کا جو ٹھیک ٹھیک پالن کرتا ہے یعنی نماز ادا کرنا اور اپنے فرض کو پورا کرنا۔قدرتی اصولوں پر یقین رکھنے والے ہمیشہ جنت میں رہینگے اور انہیں شانتی حاصل ہوگی۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالأَعْمَى وَالأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ(24)

دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا اور ایک دیکھتا سنتا بھلا دونوں کا حال یکساں ہوسکتا ہے؟ پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟

تشریح۔سچ کو ماننے والا گروہ(طبقہ)اور سچ کو نا ماننے والا ایک نہیں ہوسکتے۔پھر بھی کچھ لوگ ناسمجھ بنے بیٹھے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ(25)

اور ہم نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا میں تمہیں کھول کھول کر ڈرسنانے ایا ہوں۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت میں پیغمبر نوح(رشی منو)کا انا اور سچائی کو بیان کرنا اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔

أَن لاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ اللّهَ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ(26)

کے خدا کے سوا کسی کی عبادت نا کرو مجھے تمہارے نسبت عذاب الیم کا خوف ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی عبادت (پوجا) چھوڑ کر گناہ کو اپنانا شیطان کی عبادت ہے اور جو ایسا کرتے ہیں انہیں قدرت کی طرف سے اشانتی کی زندگی حاصل ہوتی ہے یعنی اللہ تعالی کے عذاب سے وہ بچ نہیں سکتے۔

فَقَالَ الْمَلأُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلاَّ بَشَراً مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلاَّ الَّذِيْنَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ(27)

اور انکی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم تم کو اپنے جیسا ایک ادمی سمجھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کے تمہارے ہیرو وہی لوگ ہیں جو ہم میں ادنی درجہ کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

تشریح۔سچائی کو نا سمجھنے والے اور گنہگاروں کے گروہ کے سردار اپنے لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کے نیکی اور سچائی بتانے والے تو انہیں کی طرح ایک انسان ہیں۔سردار نیک لوگوں کو جھوٹا بتاتے ہیں۔

پیغام!انسانی سماج میں کوئی گیانی کوئی اگیانی اور کوئی مورکھ (بیوقوف) ہوتا ہے مگر جسمانی طور پر سب یکساں ہیں۔گیانی انسان کا گیان جب تک ثابت نا ہو جائے تب تک لوگ اسے پہچان نہیں پاتے ۔

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّيَ وَآتَانِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ(28)

کہا اے قوم دیکھو تو اگر میں اپنے پروردیگار کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے رحمت بخشی اور جس کی حقیقیت تم سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو کیا ہم اسکے لئے تمہیں مجبور کر سکتے ہیں؟ اور تم ہو کے اس سے ناخوش ہو رہے ہو۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا اگر انکے گیان کی سچائی لوگ سمجھ نہیں پاتے یا جان بوجھکر سمجھنا نہیں چاہتے یا انہیں جھوٹا ثابت کرنے کے لئے انکی سچائی کو جھٹلاتے ہیں تو یقینا وہ اسکے جوابدہ نہیں ہیں اور نا ہی زبردستی کسی کو اپنے سچے گیان کی سمجھ دے سکتے ہیں۔

وَيَا قَوْمِ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالاً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى اللّهِ وَمَا أَنَاْ بِطَارِدِ الَّذِيْنَ آمَنُواْ إِنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَلَكِنِّيَ أَرَاكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ(29)

اے قوم میں اسکے بدلے تم سے مال وزر کا خواہ نہیں ہوں میرا مسلہ تو خدا کے ذمہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں میں انکو نکالنے والا بھی نہیں ہوں وہ تو اپنے پروردیگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کے تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔

تشریح۔سچائی اور سکون کا راستہ بتانے والے رسول کبھی بھی لوگوں سے دھن دولت نہیں مانگتے اللہ تعالی کے اصولوں پر چلنے سے جو سکون ملتا ہے وہی انکے لئے اشیرواد ہے بیوقوف ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔

وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِيْ مِنَ اللّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ(30)

اور اگر انکو میں نکال دوں تو خدا سے کون میری مدد کر سکتا ہے بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔

تشریح۔گیانی اگر اپنا گیان لوگوں کو نا بتائیں جو انکا فرض ہے تو وہ بھی اللہ تعالی کے عذاب سے بچ نہیں سکتے مورکھ (بیوقوف) کیا یہ نہیں سمجھتے۔

وَلاَ أَقُولُ لَكُمْ عِندِيْ خَزَآئِنُ اللّهِ وَلاَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ أَقُولُ إِنِّيْ مَلَكٌ وَلاَ أَقُولُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْ أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللّهُ خَيْراً اللّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيْ أَنفُسِهِمْ إِنِّيْ إِذاً لَّمِنَ الظَّالِمِيْنَ(31)

میں ناتم سے یہ کہتا ہوں کے میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نا یہ کے میں غیب جانتا ہوں اور نا یہ کہتا ہوں کے میں فرشتہ ہوں اور نا ان لوگوں کی نسبت جن کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کے خدا انکو بھلائی نہیں دیگا جو انکے دلوں میں ہے اسے خدا خوب جانتا ہے اور اگر میں ایسا کہوں تو بے انصافوں میں ہوں۔

تشریح۔گیان بتانے والوں کے پاس خدا کی پاس سے کوئی دھن دولت نہیں ہوتی اور نا ہی وہ مستقبل کا حال بیان کر سکتے ہیں اور نا ہی وہ کوئی فرشتہ ہیں اور یہ بھی نہیں کہہ

سکتے کے کون گنہگار ہے کون نہیں۔ کس کرم کا کیا پھل میلگا اور کس کے اندر کیا ہے یہ تو اللہ ہی جانتے ہیں۔ گیانی تو صرف گیان کی باتیں ہی بتاتے ہیں اسکے علاوہ اگر یہ کچھ بتائیں تو یہ انکی بھول ہے۔

قَالُواْ يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (32)

انہوں نے کہا نوح تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کیا لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے تھے وہ ہم پر نازل کرو۔

تشریح۔ نوح کے گروہ کے لوگوں نے نوح کے ساتھ بھی بحث کی یعنی تکرار کی اور انہیں بھی اپنے اصولوں کو ثابت کرنے کو کہا۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللّهُ إِن شَاء وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ (33)

نوح نے کہا اسکو تو خدا ہی چاہے گا تو نازل کریگا اور تم ہرا نہیں سکتے۔

تشریح۔ سچائی کبھی بھی چھپ نہیں سکتی اور اللہ تعالی اسے لوگوں کے سامنے ثابت کر دیتے ہیں۔ انسان کے اندر وہ طاقت نہیں جو اللہ کو کمزور کر سکے۔

وَلاَ يَنفَعُكُمْ نُصْحِيَ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (34)

اور اگر میں چاہوں کے تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہے کے تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح۔ کسی کے اچھا یا برا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر اللہ نا چاہے تو کسی کو گیان حاصل نہیں ہو سکتا اور نا ہی کوئی طاقت اسکو اسکی مرضی سے روک سکتی ہے۔ اللہ تعالی ہی سب کا مالک ہے اور اسکی طرف ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَاْ بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ (35)

کیا یہ کہتے ہیں کے اس نے قران اپنے دل سے بنا لیا ہے؟ کہہ دو کے اگر میں نے دل سے بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر اور جو گناہ تم کرتے ہو اس سے میں الگ ہوں۔

تشریح۔ کچھ گنہگار یہ کہتے ہیں کے رسول پاک نے اپنے ہاتھوں سے یا اپنے دماغ سے اور من گھڑت طریقہ سے سچا گیان لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں مگر وہ یہ جان لیں کے اگر رسول یہ کام کرتے تو انہیں بھی اس گناہ کا پھل بھگتنا پڑتا ہے اور ایسا گناہ رسول نہیں کرتے۔

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلاَّ مَن قَدْ آمَنَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ (36)

اور نوح کی طرف وحی کی گئی کے تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لا چکے انکے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائیگا تو جو کام یہ کرتے رہے انکی وجہ سے غم نا کھاو۔

تشریح۔ قدرتی طریقہ سے نوح یہ سمجھ گئے تھے کے قدرتی طور پر کچھ لوگوں کے علاوہ انسانی سماج میں سچائی پر ایمان نہیں لائینگے اسلئے وہ دکھ نا کریں۔

پیغام! ہر پیغمبر کی موت کے بعد ہی لوگوں نے انکے اصولوں کو سمجھا اور اپنایا اور ساتھ ساتھ اسے بگاڑتے بھی رہے یہی قدرت ہے اور اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلاَ تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ (37)

اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناو اور جو لوگ ظالم ہیں انکے بارے میں ہم سے کچھ نا کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق ہونگے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے دئے ہوئے گیان سے ایمان والوں کی کشتی بنانے کا حکم نوح کو ملا اور گنہگاروں کو اس کشتی کا ایک بھی حصہ نہیں ملا۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُواْ مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُواْ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (38)

تو کشتی بنانی شروع کر دی اور جب انکی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تو ان سے تمسخر کرتے وہ کہتے تم ہم سے تمسخر کرتے ہو ہم بھی اسی طرح تم سے تمسخر کریں گے

تشریح۔ ایمان کی کشتی بنانے پر گنہگاروں نے نوح کا مذاق اڑایا۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ (39)

اور تمکو جلد ضرور معلوم ہو جائیگا کے کس پر عذاب اتا ہے جو اسے رسوا کریگا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

تشریح۔ ہڑپہ اور مہنجو ڈارو کی تہذیب پیغمبر نوح کی تہذیب تھی اور اللہ تعالی نے اسے قدرتی طور پر تہس نہس کر دیا تھا۔

حَتَّى إِذَا جَاء أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلاَّ قَلِيلٌ(40)

یہاں تک کے جب ہمارا حکم اپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا تو ہم نے نوح کو حکم دیا کے ہر قسم میں سے جوڑا جوڑا لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے اسکو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کو اور جو ایمان لائے ہوں اسکو کشتی میں سوار کر لو اور انکے ساتھ ایمان والے بہت ہی کم تھے۔

تشریح۔الگ الگ قسم کے پرانیوں (مخلوق) میں سے کچھ مخلوق کو اللہ تعالی نے بچالیا تھا ۔

وَقَالَ ارْكَبُواْ فِيهَا بِسْمِ اللّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ(41)

کہا خدا کا نام لیکر اسکا چلنا اور ٹھہرنا ہے اس پر سوار ہو جاو بے شک میرا پروردیگار بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے ایمان والی کشتی میں لوگوں کو بیٹھ جانے کے لئے کہا اور وقت کا چکر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور تہذیب کی رفتار بھی۔اللہ تعالی شکتی مان دیا وان اور معاف کرنے والا ہے۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ(42)

اور وہ انکو لیکر لہروں میں چلنے لگی گویا پہاڑ اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا کے بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاو اور کافروں میں شامل نا ہو۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے اپنی نسل کو ایمان کی کشتی میں انے کو کہا اور گنہگاروں کے اصولوں پر چلنے سے منع کیا ۔

قَالَ سَآوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاء قَالَ لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ(43)

اس نے کہا میں پہاڑ سے جا لگوں گا وہ مجھے پانی سے بچالیگا۔انہوں نے کہا اج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر اس پر جس پر خدا رحم کرے اتنے میں دونوں کے درمیان لہر حائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔

تشریح۔نوح کے بیٹے نے نوح کی باتوں کا اعتبار نہیں کیا اور وہ گناہوں کی دلدل میں ڈوب گیا ۔

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءكِ وَيَا سَمَاء أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاء وَقُضِيَ الأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ(44)

اور حکم دیا گیا اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے اسمان تھم جا تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور کہہ دیا بے انصاف لوگوں پر لعنت۔

تشریح۔سونامی اور بارش تھم گئی کشتی کے لوگوں کو ہمالیہ کی طرف لے جایا گیا۔گنہگاروں کی تہذیب تہس نہس ہو گئی۔

وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ(45)

اور نوح نے اپنے پروردیگار کو پکارا اور کہا میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے اللہ تعالی سے دعا کی اور انہیں سچائی کا ثبوت ملا کے یقینا ایمان والے کی اولاد ایمان والی نہیں ہو سکتی اور ایمان کی بنیاد ہے اسکا کردار اور اس بات کو نوح نے محسوس کیا ۔

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلاَ تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّيَ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ(46)

خدا نے فرمایا کہ نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہی ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہیں تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں اس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نا کرو اور میں تمکو نصیحت کرتا ہوں نادان نا بنو۔

تشریح۔اللہ تعالی کے حکم کے ذریعہ نوح کو یہ بات کہی گہی کے جو گناہ کرتا ہے وہ نوح کے پریوار کا حصہ نہیں ہے اور اپنے پریوار کی محبت میں گنہگاروں کے لئے دعا نہیں کرنی چاہئے جس کے بارے میں پتہ نا ہو۔گیانی اس بات کو محسوس کر سکتے ہیں اور وہ نیکی بدی کا فرق بھی سمجھ سکتے ہیں۔

پیغام! قران شریف کی یہ آیت ثابت کرتی ہے کے کوئی بھی انسان اپنے نام،لباس،رہن سہن یا خاندان کی بنیاد پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔انسان کا نیک اور پاک کردار ہی ایمان کی بنیاد ہے اسے ہی مسلمان کہتے ہیں۔اس آیت کے ذریعہ طبقہ یا گروہ کی سوچ غلط ثابت ہوتی ہے۔ایمان والے کا سگا بیٹا ہی جب ایمان والا (مسلمان) نہیں ہو سکتا تو مسلمان" نام کے لفظ پر کوئی طبقہ کیسے بن سکتا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ (47)

نوح نے کہا پروردیگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کے ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جسکی مجھے حقیقت معلوم نہیں اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کریگا تو میں تباہ ہوجاونگا۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے اپنے پالن ہار سے اور بھی سچے گیان کی پرارتھنا (دعا) کی۔

قِيْلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلاَمٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ (48)

حکم ہوا کے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر اتر اور کچھ اور جماعتیں ہونگی جن کو ہم محفوظ کرینگے پھر انکو ہماری طرف سے عذاب الیم پہنچے گا۔

تشریح۔اللہ تعالی کے اشیرواد سے پیغمبر نوح کو سچائی کے گیان کے ساتھ ساتھ نئی شروعات کرنے کے لئے کہا گیا اور یہ بھی کہا کے زمین پر ایسی بہت ساری قومیں ہیں جو کچھ وقت تک سکھ شانتی میں رہینگی اور جب وہ گناہ کے چکر میں ڈوب جائینگی تو انہیں زبردست سزا ملیگی۔

تِلْكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيْهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلاَ قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَـذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ (49)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور اس سے پہلے نا تم انہیں جانتے تھے اور نا تمہاری قوم تو صبر کرو کے انجام پرہیزگاروں کا بھلا ہے۔

تشریح۔پیغمبروں کا بیان جو مستقبل کی جانکاری دے سکتے ہیں یہ ایک گنت (گنتی) کے اصولوں کے تحت ہے اور اسکا علم پیغمبر جانتے ہیں۔انسانوں کو چاہئے کے وہ صبر کے ساتھ اپنا کام کریں اور ہر کام کے نیک نتیجہ کا انتظار کریں۔

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ مُفْتَرُونَ (50)

اور ہم نے عاد کی طرف اسکے بھائی ہود کو بھیجا اور کہا خدا کی عبادت کرو اور اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم محض بہتان باندھتے ہو۔

تشریح۔پیغمبر عاد اور ہود نے اللہ تعالی کے حکم سے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کے اللہ کے سوا کچھ نہیں اور اسکی ہی عبادت کرنی چاہئے یعنی ایٹمی تھیوری کے مطابق ہر زرے میں جو طاقت ہے وہی طاقت کائنات کے ہر ردعمل کو انجام دیتی ہے اور یہی طاقت اللہ تعالی کی ہے یا اللہ تعالی ہر زرے میں موجود ہے یعنی اسکے سوا کچھ نہیں ہے۔

يَا قَوْمِ لاَ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلاَّ عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (51)

اے میرے قوم میں تم سے کچھ صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو اسکے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا بھلا تم سمجھتے کیوں نہیں۔

تشریح۔ پرمانوک تھیوری کے اصولوں کے مطابق قدرت کے اصولوں کو سہل طریقہ سے کہنے کے بعد پیغمبر عاد اور ثمود نے اسکا کوئی معاوضہ نہیں مانگا انہوں نے یہ بھی کہا کے اللہ تعالی نے انہیں بھی پیدا کیا ہے یعنی انسان بھی اللہ کے نور (جیوتی) یعنی طاقت سے بنتے ہیں مگر انجان لوگ اسے سمجھ نہیں پاتے۔

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِيْنَ (52)

اے قوم اپنے پروردیگار سے بخشش مانگو پھر اسکے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری طاقت بڑھائیگا اور گنہگار بن کر روگرانی نا کرو۔

تشریح۔پیغمبروں نے یہ بھی کہا کے سچائی، شانتی اور عدم تشدد کا راستہ اپنا کر اپنے پہلے سے کئے گئے گناہ کی معافی مانگ لیں (سچائی جاننے سے پہلے) ایسا کرنے سے انکے جیون میں سکھ چین اور شانتی کی بارش ہوگی اور انکی زندگی کی طاقت اور بھی بڑھ جائیگی۔سچائی سے منھ پھیر کر دوبارہ گناہ میں ڈوب جانا بیوقوفی ہے ۔

قَالُواْ يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ (53)

انہوں نے کہا ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل ظاہر نہیں لائے اور ہم تمہارے کہنے سے نا اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نا تم پر ایمان لانے والے ہیں۔

تشریح۔سچائی کو صاف اور سیدھے طور پر سمجھانے کے بعد بھی لوگوں نے ثبوت مانگا اور اپنے پرانے کو سنسکار اور گناہوں کو چھوڑنا پسند نہیں کیا اور سچائی کو قبول کرنے سے انکار کیا۔

إِن نَّقُولُ إِلاَّ اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ قَالَ إِنِّيْ أُشْهِدُ اللّهَ وَاشْهَدُواْ أَنِّيْ بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ (54)

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کے ہمارے کسی معبود نے تمہیں اسیب پہنچا دیا ہے انہوں نے کہا میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو جن کو تم شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار

ہوں۔

تشریح۔پیغمبر ہود نے کو سنسکار سے تنگ اکر لوگوں کو کہا کے وہ اللہ تعالی کو حاضر ناضر جان کر سچائی بتا رہے ہیں۔

مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعاً ثُمَّ لاَ تُنظِرُونِ(55)

خدا کے سوا تم سب ملکر میرے بارے میں تدبیر کرلو اور مجھے موقع نادو۔

تشریح۔اور یہ بھی دعوی کیا کے سچائی کے خلاف جتنی بھی سازشیں کرلو کامیاب نہیں ہونگی۔

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَآبَّةٍ إِلاَّ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ(56)

میں خدا پر جو میرا اور تمہارا ہے بھروسہ کرتا ہوں جو چلنے پھرنے والا وہ اسکو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا پروردیگار سیدھے راستہ پر ہے۔

تشریح۔سچائی کی ٹانگ گھسیٹنے والوں کو اللہ تعالی کی طاقت سمجھاتے ہوئے بتایا کے اللہ سب کا رب اور مالک ہے۔پیغمبر صرف انکی سچائی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے مظبوتی سے تھام رکھتے ہیں۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّونَهُ شَيْئاً إِنَّ رَبِّي عَلَىَ كُلِّ شَئْءٍ حَفِيظٌ(57)

اگر تم ردگرانی کروگے تو جو پیغام میرے ہاتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ میں نے تم کو پہنچا دیا ہے اور میرا پروردیگار تمہاری جگہ اور لوگوں کو لائیگا اور تم خدا کا کچھ نقصان نہیں کرسکتے وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

تشریح۔رسولوں نے کہا اگر انسان سچائی اور فائدہ مند اصولوں سے منھ پھیر لیں تو اسکی ذمہ داری رسولوں پر نہیں۔رسول کا فرض یہ ہے کے لوگوں تک سچائی اور فائدہ مند اصولوں کو پہچانا اور اللہ تعالی سب کاموں کو سنجیدگی سے جانتا ہے۔انسانی سماج میں جب گناہ بڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالی انسانوں سے ہی اس گناہ کا خاتمہ کروادیتے ہیں یعنی گنہگاروں کا خاتمہ اور اسکے ساتھ ساتھ نیکی اور سچائی کو پھر سے قائم کردیتے ہیں۔

وَلَمَّا جَاءأَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوداً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ(58)

اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے ہود اور انکے ساتھ جو لوگ ایمان لائے تھے انکو اپنی مہربانی سے بچالیا اور انہیں عذاب شدید سے نجات دی۔

تشریح۔پیغمبر ہود کی قوم میں جب گناہوں کی تعداد بڑھ گئی تو اللہ تعالی نے انکے پاک ساتھیوں کو اور انکو بچالیا اور گنہگاروں کا خاتمہ کردیا ۔

پیغام! یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کے "مسلمان" لفظ کسی خاص قوم کے دائرے تک محدود نہیں اور یہ انسان کے پاک کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُواْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْاْ رُسُلَهُ وَاتَّبَعُواْ أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ(59)

یہ عاد ہیں جنہوں نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا اور اسکے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر متکبر اور سرکش کا کہا مانا۔

تشریح۔عاد کے سیدھے اور سچے فائدہ مند اصولوں کو سمجھ نہیں پائے اور انکی قوم ظالم اور گنہگار بن گئی ۔

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلا إِنَّ عَاداً كَفَرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ(60)

تو اس دنیا میں بھی لعنت انکے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی دیکھو عاد نے اپنے پروردیگار سے کفر کیا سن رکھو ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے۔

تشریح۔جس انسان نے اپنے گناہ اور کو سنسکار والے خیالات سے اپکو پوری طرح متاثر کیا اور اسے چھوڑ نا نہیں چاہا وہ ہود کی قوم کا ہو یا عاد کی قوم کا ان لوگوں کے ختم ہونے تک وہ اللہ تعالی کے اشیرواد سے محروم رہے یعنی اشانتی کی اگ میں جلتے رہے ۔

وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ(61)

اور ثمود کی طرف سے انکے بھائی صالح کو تو انہوں نے کہا اے قوم خدا کی ہی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسی نے تمکو زمین سے پیدا کیا اور اس میں ابادکیا تو اس سے مغفرت مانگو اور اسکے اگے توبہ کرو بے شک میرا رب توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تشریح۔پیغمبر صالح جو پیغمبر ثمود کے بھائی تھے انہوں نے بھی اللہ تعالی کی سچائی لوگوں کو سمجھائی اور قدرتی اصول بھی بتائے اور یہ بھی کہا تھا کے قدرت کے اصول جو اللہ تعالی

نے انسانوں کو دئے اسے مان کر چلیں اور گناہوں کو چھوڑ دیں ۔

پیغام! ایک ہی بات کو بار بار رسولوں کے نام پر الگ الگ آیتوں میں بتائی گئی اور یہ کیوں؟ ان آیتوں کو اگر سرسری طور پر دیکھا جائے تو یہ لگے گا کے ان باتوں کو بار بار دہرایا جارہا ہے لیکن الفاظوں کے اتار چڑھاو میں کچھ راز موجود ہیں جو ہر آیت کو ایک دوسرے سے الگ کرتے ہیں اور اس راز کی بنیاد ہے انسانی دماغ کی الگ الگ سوچ اور اس راز کو میں (سدھارتھ چٹرجی) سورہ بقرہ اور سورہ یاسین میں بیان کر چکا ہوں۔

قَالُواْ يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوّاً قَبْلَ هَـذَا أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (62)

انہوں نے کہا صالح اس سے پہلے ہم تم سے امیدیں رکھتے تھے کیا تم ان چیزوں کے پوجنے سے منع نہیں کرتے تھے جن کو ہمارے بزرگ پوجتے ائے ہیں اور جس بات کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اسمیں ہمیں قوی شبہ ہے۔

تشریح۔لوگوں نے پیغمبر صالح سے کہا کے انکی صاف اور سیدھی سوچ انکے بزرگوں اور کو سنسکار کی سوچ سے نہیں ملتی اور اس بات کے لئے انکے دماغ میں شک وشبہ پیدا ہوا ہے ۔

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ (63)

صالح نے کہا قوم زرا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردیگار کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے نعمت بخشی ہو تو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو اسکے سامنے میری کون مدد کریگا تم تو میرا نقصان کرتے ہو۔

تشریح۔پیغمبر نوح نے جواب دیا کے اللہ کے سوا کوئی بھی کسی کا مددگار نہیں اور یہی سچائی ہے۔وہ اللہ تعالی ہی ہے جو انسان کے ذریعہ ہی انسان کی مدد کرتے ہیں اور اسے سچائی کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

وَيَا قَوْمِ هَـذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ (64)

اے قوم! یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے تو اسے چھوڑ دو کے خدا کی زمین میں چرے اور اسکو کسی طرح کی تکلیف نا دینا ورنہ تمہیں جلد عذاب اپکڑے گا۔

تشریح۔پیغمبر نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا اللہ تعالی کی مہربانی (وردان) ہے سکھ شانتی اور اس آیت میں اسکی نشاندہی کرتی ہے"اونٹنی" اور یہ انسانوں کے لئے ایک سچی کھلی نشانی ہے کے اگر یہ انسانی زندگی سے چلی جائے (اونٹنی کو چھوڑ دینا) اور گناہ سے سکھ شانتی کو چھونے (اس اونٹنی کو چھونا) کی کوشش کرے یعنی متاثر کرے تو اللہ تعالی کی طرف سے اسے اشانتی کا عذاب گھیر لیتا ہے ۔

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُواْ فِي دَارِكُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ (65)

مگر انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں اور کہا اپنے گھروں میں تین دن فائدہ اٹھالیں یہ وعدہ ہے کے جھوٹا نہیں ہوگا۔

تشریح۔پھر بھی لوگوں نے اپنے کو سنسکار اور گناہ سے اپنی سکھ شانتی کو برباد کیا (کونچیں کاٹ دیں)۔پیغمبر صالح ان لوگوں کو مشورہ دیا کے صرف تین دنوں تک اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے کاموں کے بارے میں سوچیں اور کیا سچ ہے کیا جھوٹ اسکو تلاش کریں۔اللہ تعالی کا وعدہ ایسا ہے کے وہ اعلی سچ ہے اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحاً وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (66)

جب ہمارا حکم اگیا تو ہم نے صالح کو اور جو لوگ انکے ساتھ ایمان لائے تھے انہیں اپنی مہربانی سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بے شک تمہارا پروردیگار طاقتور اور زبردست ہے۔

تشریح۔پھر اللہ تعالی کے عذاب سے صالح اور انکے ماننے والوں کو اشانتی کے عذاب سے نجات ملی اور انہیں سکھ شانتی عطا ہوئی۔گناہ کے ذریعہ جو شرم کی باتیں انسان کے دماغ میں پیدا ہوتی ہیں اسکی شرمندگی سے بھی انہیں بچالیا اور اللہ تعالی سب سے زیادہ طاقت والا اور غالب ہے۔

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ (67)

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انکو چنگھاڑ نے اپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

تشریح۔اپنے گناہوں کے کاموں کے عذاب سے ظالم اپنی ہی سوچ کے ساتھ اپنی ہی بنائی ہوئی گناہ کی دنیا میں منہ کے بل گر پڑتے ہیں۔

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُواْ رَبَّهُمْ أَلاَ بُعْداً لِّثَمُودَ (68)

گویا کبھی ان میں بسے ہی نا تھے ثمود نے اپنے پروردیگار سے کفر کیا اور ثمود پر پھٹکار ہے

تشریح۔گناہوں کی دنیا میں سکھ شانتی کبھی نہیں ہوسکتی اور یہی کام ثمود کی قوم نے بھی کیا تھا اور وہ بھی سکھ شانتی سے بہت دور ہو گئے تھے۔

نوٹ! قران شریف جیسی مقدس کتاب میں ایک معمولی اونٹنی کا اتہاس کیوں بتایا گیا؟ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد اج تک یعنی اکیسوی صدی تک اس سوال کا جواب کوئی بھی نہیں بتا پایا اور نا اسے ڈھونڈنے کی کوشش ہی کی گئی۔اس اونٹنی کے پیچھے کیا راز ہے یا کیا حکم ہے اسکا سمجھنا خاص ضروری ہے۔لوگوں کے ذہن میں یہ سوال تو اسکتا ہے کے اللہ تعالی نے صاف اور سیدھے طور پر ساری باتیں کیوں نہیں بتائیں؟ قدرتی اصولوں کے مطابق ہر پہلو کے دو حصے ہوتے ہیں مثال کے طور پر کالا/گورا ،سردی/گرمی،اچھا / برا،نیکی/ بدی وغیرہ اور کوئی بھی مذہبی کتاب ان اصولوں سے باہر نہیں ہے۔

وَلَقَدْ جَاءتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُواْ سَلاَماً قَالَ سَلاَمٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاء بِعِجْلٍ حَنِيذٍ (69)

اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لیکر ائے تو سلام کہا انہوں نے بھی سلام کہا ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کے بھنا ہوا بچھڑا لے ائے۔

تشریح۔قدرت کی طرف سے ابرہیم کو سچا گیان یعنی خوشخبری ملی اور اس خوشخبری کو سہی سلامت رکھنے کا وعدہ کیا یعنی اسے سلام کیا۔گائے کو لیکر جو کو سنسکار لوگوں کے دلوں میں پل رہے تھے اسے تپتی ہوئی اگ یعنی سچے گیان پر بھون دیا گیا۔

پیغام! سورہ بقرہ میں ''بچھڑے'' کا ذکر ہے یعنی انسان کے دماغ کی اونچی خواہشات،لالچ،ہوس،موہ مایا،یا ضرورت سے زیادہ ہوس،حسد یہ ساری باتیں نشاندہی کرتی ہیں ''بچھڑے'' کی ۔

فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لاَ تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُواْ لاَ تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ (70)

جب دیکھا انکے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے تو انکو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔کہا کے خوف نا کریں یہ قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

تشریح۔ابراہیم اپنی اونچی خواہشات کی طرف بڑھتے ہوئے بھی نہیں بڑھ پائے۔قدرتی اصولوں کے مطابق انسانی دماغ میں حسد،مغروریت،لالچ،موہ مایا کے برے نتیجہ سے ابراہیم ڈر گئے تھے اور اپنے دماغ میں یہ سوچ کر طاقت لائی کے وہ لوط کی قوم میں بھیجے گئے ہیں۔

وَامْرَأَتُهُ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاء إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ (71)

اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوش خبری دی ۔

تشریح۔ابراہیم کی نیک ساتھی (بیوی) نے ہنستے ہوئے یہ احساس کیا کے پیغمبر بھی اپنے برے کردار سے ڈرتے ہیں۔ابراہیم نے یہ بات سمجھ کر اسحاق اور یعقوب کی خوشخبری دی۔

قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَاْ عَجُوزٌ وَهَـذَا بَعْلِي شَيْخاً إِنَّ هَـذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ (72)

اس نے کہا کیا میرے بچہ ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

تشریح۔ابراہیم کی بیوی نے اپنی عمر کے لحاظ سے بچہ پیدا ہونا مشکل،ناممکن اور حیرت انگیز ہونا بتایا۔

پیغام! بھنے ہوئے بچھڑے کے ساتھ بچہ ہونا اور خوشخبری اور ابراہیم کا ڈر جانا! ان سب باتوں کا کیا مطلب یا کیا تعلق؟ یہ سب باتیں جو آیتوں کے ذریعہ کہی گئی ہیں کوئی کہانیوں کا ڈھیر نہیں ہے اس میں کچھ پوشیدہ باتیں ہیں جو انسانوں کو ایک خاص پیغام دیتی ہیں اور وہ یہ کے انسان اپنے کردار کو جتنا پاکیزہ بنائے گا وہ اسکے لئے اتنا ہی فائدہ مند ہوگا اور ان ساری باتوں کو قران شریف میں بتانے کا یہی مقصد ہے۔

قَالُواْ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ رَحْمَتُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (73)

انہوں نے کہا تم خدا کی نعمت سے تعجب کرتی ہو۔اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمت اور اسکی برکتیں ہیں وہ سزاوار،تعریف اور بزرگوار ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت میں حیرت کرنا ایک سوال کھڑا کرتا ہے۔اللہ کی قدرت ہی انسانی تہذیب کے لئے ایک وردان (بشارت) ہے انکی قدرت سے ہی تمام

انسانوں اور انکی تہذیب کو تمام قسم کی سہولت حاصل ہے۔ ساری تعریفیں صرف اللہ تعالی کے لئے ہی ہیں اور وہ تعریفوں کے لایق ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ (74)

جب ابراہیم کا خوف جاتا رہا اور انکو خوشخبری بھی مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے۔

تشریح۔ ابراہیم پیغمبر کے دماغ میں سچے گیان کے ذریعہ گناہ کے کاموں کے پھل کا ڈر دور ہوا اور سچے گیان کی خوشخبری نہیں حاصل ہوئی۔ تب انکے دل میں لوط کی قوم کا اتہاس جاننے کی خواہش جاگی۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ (75)

بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل اور رجوع والے تھے۔

تشریح۔ یقینا ابراہیم بڑے صبر والے، بردبار، دیالو اور نرم دل والے تھے۔

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (76)

اے ابراہیم اس بات کو جانے دو تمہارے پروردیگار کا حکم اپہنچا اور ان لوگوں پر عذاب انے والا ہے جو کبھی نہیں ٹلے گا۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے ابراہیم کو حکم دیا کے تمام پرانی سوچوں کو چھوڑ کر یعنی دل کے تمام ڈر اور جھجک چھوڑ کر نئی سچائی اپنائیں اور یقینا کو سنسکار والے خیالات جو انسان کو گروہ (طبقہ) والے خیالات کی طرف لے جاتے ہیں ان پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا اور وہ بدلنے والا نہیں۔

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ (77)

اور جب فرشتے لوط کے پاس ائے تو وہ ان سے غمناک اور تنگدل ہوئے اور کہنے لگے اج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے۔

تشریح۔ لوط کے گروہ (طبقہ) کے لوگوں کو جو گناہوں کی سزا ملنے والی تھی اس بات کا جب انہیں پتہ چلا تو وہ غمگین ہو گئے۔

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ (78)

اور لوط کی قوم کے لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے ائے اور یہ لوگ پہلے سے ہی فعل شنیع کیا کرتے تھے لوط نے کہا میری لڑکیاں ہیں تمہارے لئے پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بے ابرو نا کرو کیا تم میں کوئی بھی شائستہ ادمی نہیں ؟

تشریح۔ لوط کے گروہ کے لوگ جب انکے پاس ائے تب انہوں نے مرد عورت کے ساتھ جو قدرتی رشتہ ہے اسکے بارے میں انہیں سمجھایا مگر انکی قوم کے لوگ غلط (اپراکراتک/ غیر قدرتی) رشتہ چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ لوط نے کہا انکی قوم میں ایک بھی سمجھدار انسان نہیں ہے۔

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ (79)

وہ بولے تم کو معلوم ہے کے تمہاری بیٹیوں کی ہمیں حاجت نہیں اور جو ہماری عرض ہے اسے اپ جانتے ہیں۔

تشریح۔ قوم کے لوگوں نے کہا کے انکی چاہت کو لوط اچھی طرح جانتے ہیں اور جو لوط انہیں دے رہے ہیں لوگوں کو اسکی ضرورت نہیں۔

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ (80)

لوط نے کہا اے کاش مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مظبوط قلعہ میں پناہ پکڑ لیتا ۔

تشریح۔ لوط نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کے کاش انکے پاس انسانوں کے کردار پر قابو پانے کی طاقت ہوتی۔

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (81)

فرشتوں نے کہا ہم تمہارے پروردیگار کے فرشتے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تو کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لیکر چل دو اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نا دیکھے مگر تمہاری بیوی کی جو افت تم پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑیگی اس کے وعدہ کا وقت صبح ہے اور صبح کچھ دور نہیں۔

تشریح۔قدرتی طور پر لوط نے سچائی کو سمجھا اور اپنے خاندان کے ساتھ سچائی اور پاکیزگی کی طرف آگے بڑھنے لگے اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔لوط کے اصولوں پر انکی بیوی یقین نہیں کرتی تھی ۔لوط نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔صبح جب سورج نکلتا ہے ٹھیک اسی طرح گناہ میں ڈوبے ہوئے سماج میں جب گیان کی روشنی اتی ہے تب انکے نذدیک صبح قریب ہوتی ہے۔

فَلَمَّا جَاء أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ(82)

اور جب ہمارا حکم ایا ہم نے اسکو نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی کنکریاں برسائیں۔

تشریح۔اللہ تعالی کا حکم قدرتی اصولوں کے مطابق گنہگاروں کو سخت سے سخت تکلیف (پتھر برسا کر) دیکر بے عزت کر دیتا ہے۔

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ(83)

جن پر تمہارے پروردیگار کے یہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ ظالموں سے کچھ دور نہیں ۔

تشریح۔اور یہ اللہ تعالی کا قدرتی اتہاس ہے کے ظالموں کے لئے اللہ کے سچے اصول ان سے دور نہیں ۔

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ وَلاَ تَنقُصُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيَ أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ(84)

اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو تو انہوں نے کہا اے قوم خدا کی ہی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نا کرو میں تم کو اسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تم کو گھیر کر رہیگا ۔

تشریح۔اس جگہ کے رہنے والوں کے لئے پیغمبر شعیب سچا پیغام لیکر ائے اور انہوں نے بھی یہ فرمایا کے اللہ کے سوا کچھ نہیں اور اسکی ہی عبادت کرنی چاہئے اور انہوں نے یہ بھی کہا کے اپنے انصاف کے ترازو میں یعنی سچ جھوٹ میں کمی نا کریں اور ایسا کرنے سے انہیں خوشحالی حاصل ہوگی اور تکلیفوں اور دکھوں سے نجات بھی حاصل ہوگی ۔

وَيَا قَوْمِ أَوْفُواْ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ(85)

اور اے قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو انکی چیزیں کم نا دیا کرو اور زمین میں خرابی کرتے نا پھیرو۔

تشریح۔پیغمبر شعیب نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کے اپنے ایمان اور اپنے کردار کے ذریعہ اچھے برے کے فیصلہ کو پورا کریں اور اپنی ذات سے کسی کا نقصان نا کریں اور زمین میں نفرت پھیلا کر اپنی سیما (حد) کا لنگھن نا کریں یعنی اپنی حد پار نا کریں۔

بَقِيَّةُ اللّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَاْ عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ(86)

اگر تم کو یقین ہو تو خدا کا دیا ہوا نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

تشریح۔نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور شکھشا ہی انسانوں کے لئے اعلی اور افضل ہے اور جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں ان پر کوئی نگہبان نہیں۔

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ أَصَلاَتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاء إِنَّكَ لأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ(87)

انہوں نے کہا اے شعیب تمہاری نماز تمہیں یہ سیکھاتی ہے کے جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے ائے ہیں انہیں ترک کر دیں یا اپنے مال میں سے جو تصرف کرنا چاہیں تو نا کریں تم تو بڑے نرم دل اور راست باز ہو۔

تشریح۔پیغمبر شعیب کے سچے اصولوں کو لوگوں نے نہیں مانا اور نا ہی اپنے باپ دادا کے پہلے سے چلے ارہے اصولوں (کوسنسکار) کو چھوڑا ۔وہ لوگ شعیب کو سچا اور گیانی تو سمجھتے تھے مگر انکی سچائی اور گیان کو اپنا لینا مناسب نہیں سمجھا ۔

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىَ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّيْ وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلاَّ الإِصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلاَّ بِاللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ(88)

انہوں نے کہا اے قوم دیکھو تو اگر میں اپنے پروردیگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے نیک روزی دی اور میں نہیں چاہتا کے جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اسکو کرنے لگوں ۔میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں اور مجھے توفیق کا ملنا خدا ہی سے ہے میں اس پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسکی

طرف رجوع کرتا ہوں۔

تشریح۔پیغمبر شعیب کا ارادہ نیک اور سچا تھا اور اس بات پر انہیں پورا یقین تھا کیونکہ انہیں سچائی کا ثبوت مل چکا تھا ۔

وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْ أَن يُصِيْبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيْدٍ(89)

اور اے قوم میری مخالفت تم سے ایسا کوئی کام نا کرادے کے جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو اور لوط کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔

تشریح۔پیغمبر شعیب نے لوگوں سے یہ بھی کہا کے ان لوگوں کی ضد کہیں انکی مصیبت کی وجہ نا بن جائے جو مصیبت نوح، لوط اور صالح کی قوم پر آئی تھی اور لوط کا اتہاس شعیب کے وقت سے زیادہ دور نا تھا۔

وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَدُودٌ(90)

اور اپنے پروردیگار سے بخشش مانگو اور اسکے آگے توبہ کرو بے شک وہ رحم والا محبت والا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی سے اپنے سارے پرانے گناہوں کی معافی مانگ کر اور اسے دوبارہ نا دہرانے کی قسم کھائیں اللہ بڑا ہی دیالو اور محبت کرنے والا ہے۔

قَالُواْ يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْراً مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيْفاً وَلَوْلاَ رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ(91)

انہوں نے کہا شعیب تمہاری بہت ساری باتیں ہمیں سمجھ میں نہیں اتیں اور ہم دیکھتے ہیں کے تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے بھائی نا ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر غالب نہیں ہو۔

تشریح۔سچے اور گہرے گیان کی باتیں شعیب اور انکی قوم کے لوگوں کی سمجھ میں نہیں اتی تھیں کیونکہ انکے ضمیر انکی اونچی خواہشات سے متاثر تھے اور انہوں نے شعیب کو کمزور سمجھا ۔شعیب کی قوم کے لوگوں نے انکو یہ بھی کہا کے اگر وہ انکی قوم کے نا ہوتے تو وہ انکو سنگسار کر دیتے۔

پیغام!انسان کے سامنے اسکی خواہش کے خلاف کوئی بھی سچائی یا اچھائی اجائے وہ اسے اسانی سے قبول نہیں کرتا اور اپنے پرانے اصولوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِيْ أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءكُمْ ظِهْرِيّاً إِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيْطٌ(92)

انہوں نے کہا کے قوم کیا میرے بھائی بندوں کا دباو تم پر خدا سے زیادہ ہے اور اسکو تم نے پیٹھ پیچھے ڈال دیا میرا پروردیگار تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تشریح۔پیغمبر شعیب نے اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کے انکی کوسنکار اور غیر عقلی سوچ اللہ تعالی سے زیادہ عزت دار ہے اور اللہ تعالی سب کے کردار اپنی قدرت کے دائرے میں محدود رکھتے ہیں۔

وَيَا قَوْمِ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيْهِ عَذَابٌ يُخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُواْ إِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ(93)

اور تم اپنی جگہ کام کرتے جاو میں اپنی جگہ کام کئے جاتا ہوں تم کو عنقریب معلوم ہو جائیگا کے رسوا کرنے والا عذاب کس پر اتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔

تشریح۔کون سچا کون جھوٹا وقت اسے ثابت کر دیتا ہے۔شعیب نے یہ باتیں اپنی قوم کے لوگوں سے کہیں کے جو انسان اپنی زندگی میں شانتی حاصل کرتا ہے وہی کامیاب ہے اور ہر کوئی اس انتظار میں رہتا ہے اور یہی بات پیغمبر شعیب نے اپنے لوگوں سے کہی تھی۔

وَلَمَّا جَاءأَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْباً وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُواْ فِيْ دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ(94)

اور جب ہمارا حکم اپہنچا تو ہم نے شعیب کو اور جو لوگ اسکے ساتھ ایمان لائے انکو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ظالم تھے انہیں چنگھاڑ نے ادبوچا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ۔

تشریح۔سچائی ثابت ہونے کے بعد پیغمبر شعیب اور جو انکی سچائی پر ایمان لائے تھے انہیں اللہ تعالی کی طرف سے شانتی کی زندگی حاصل ہوئی اور یہ اللہ کی مہربانی ہے اور جن لوگوں نے گناہ اور ظلم کیا تھا ان لوگوں کو بدسکونی اور بے چینی نے اسطرح گھیر لیا تھا جیسے کوئی بری اور زبردست اوازوں میں پھنس کر رہ گئے ہوں اور انکا ضمیر انہیں بے چین کر دیتا ہے یعنی اپنے گھروں میں منھ کے بل گر پڑے ہوں ۔

پیغام! جب کسی انسان کے سامنے بہت زیادہ شور شرابہ ہوتا ہے یا اوازیں ہوں جو اسکی برداشت کے باہر تب وہ بے چین، بے بس اور اشانت ہوجاتا ہے" چنگھاڑ" ایک مثال ہے جس سے لوگ پریشان ہوجاتے ہیں۔

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا أَلاَ بُعْداً لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ(95)

گویا ان میں کبھی بسے ہی نا تھے سن رکھو مدین پر پھٹکار ہے جیسے ثمود پر پھٹکار تھی۔

تشریح۔ یقینا گنہگار اور ظالم کبھی بھی سکون کے گھر میں نہیں رہے اور لوگ یہ جان لیں کے اسطرح کے لوگ اللہ کی مہربانی سے دور رہتے ہیں جس طرح دور ہو گئے تھے مدین اور ثمود کی قوم ۔

پیغام! انسانی زندگی میں اگر سکون نا ہو تو کچھ بھی نہیں ہے انسانی زندگی کا مقصد ہے امن وسکون۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ(96)

اور ہم نے موسی کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ۔

تشریح۔ یقینا پیغمبر موسی سچے ثبوتوں اور گیان کے ساتھ دنیاں میں ائے تھے۔

إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُواْ أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ(97)

فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف تو وہ فرعون کے حکم پر چلے جو درست نہیں تھا۔

تشریح۔ فرعون بادشاہ جسکے اصول انسانیت کو سکون نا دلوا سکے پھر بھی کچھ لوگ انکی باتیں سنکر اس پر چلنے لگے تھے۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ(98)

وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے اگے اگے چلے گا اور انکو دوزخ میں لا اتاریگا اور جس مقام پر اتاریگا وہ برا ہے۔

تشریح۔ گناہ اور ظلم جنکے اصول ہوتے ہیں جب ان لوگوں کا خاتمہ نزدیک ہوتا ہے تب انکا دماغی سنتولن (توازن) بگڑ جاتا ہے اور انکی زندگی نرک بن جاتی ہے جو بہت ہی گندی جگہ ہے۔

وَأُتْبِعُواْ فِي هَـذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ(99)

اور اس جہاں میں لعنت انکے پیچھے لگا دی جاتی ہے اور قیامت کے دن بھی جو انعام ملنے والا ہے برا ہے۔

تشریح۔ ایسے انسان کی زندگی اور موت دونوں برباد ہوجاتے ہیں اور یہ انکے کاموں کا پھل ہے ۔

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْقُرَى نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ(100)

یہ بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گئے۔

تشریح ۔ یہ ساری اتہاسک گھٹنائیں ایک ثبوت ہیں جو قران شریف کے ذریعہ لوگوں کو بتائی جارہی ہیں۔

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَـكِن ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاء أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ(101)

اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ غرض جب تمہارے پروردیگار کا حکم اپہنچا تو جن معبودوں کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے وہ انکے کچھ بھی کام نا ائے اور تباہ کرنے کے سوا ان کے حق میں اور کچھ نا کر سکے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے اصولوں کے علاوہ جو بھی اصول ان ظالموں اور گنہگاروں نے اپنا رکھے ہیں اور جن لوگوں کی باتوں پر عمل کرتے ہیں وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکے یعنی انہوں نے اپنی تکلیفیں خود اٹھائیں اور اللہ تعالی نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ۔

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ(102)

اور تمہارا پروردیگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اسکی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے بے شک اسکی پکڑ دکھ دینے والی سخت ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی جب لوگوں کو انکے گناہوں پر سزا دیتے ہیں تب یقیناانہیں بہت ہی سخت تکلیف ہوتی ہے۔

إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ(103)

ان میں اس شخص کے لئے جو عذاب اخرت سے ڈرے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جس میں سب لوگ اکٹھے کئے جائینگے اور یہ وہ دن ہوگا جس میں سب حاضر ہونگے۔

تشریح۔بے شک قدرت کے اصولوں پر جو لوگ چلتے ہیں اور اس پر یقین بھی رکھتے ہیں ان سارے لوگوں کے لئے یہ ساری گھٹنائیں ایک مثال کے طور پر ہیں اور گیانی اسے ٹھیک ٹھیک سمجھ جاتے ہیں۔

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ(104)

اور ہم اسکے لانے میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کرتے ہیں۔

تشریح۔سچائی کا ثابت ہونا وقت کے اختیار میں ہے اور وقت اللہ کے اختیار میں ہے

يَوْمَ يَأْتِ لاَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ(105)

جس دن وہ اجائیگا کوئی بھی انسان خدا کے حکم کے بغیر بول نہیں سکے گا اور پھر ان میں کچھ بد بخت ہونگے اور کچھ نیک بخت۔

تشریح۔ایسا کوئی وقت نہیں جو اللہ کی اجازت کے بغیر چلے۔انسانی سماج میں کچھ لوگ نصیب والے ہوتے ہیں اور کچھ بدنصیب ۔

پیغام!اچھی قسمت اور بری قسمت کا فیصلہ کرتی ہے شانتی اور وقت جو اللہ کے اختیار میں ہے انسان صرف اسے نبھاتے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُواْ فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ(106)

جو بد بخت ہونگے وہ دوزخ میں اسکا انکو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔

تشریح۔بدقسمت لوگوں کی زندگی ہمیشہ دکھ،تکلیف اور اشانتی سے بھری رہتی ہے اور وہ ہمیشہ چیختے چلاتے اور روتے رہتے ہیں یعنی اپنی بدنصیبی پر۔

خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ(107)

جب تک اسمان وزمین ہیں ہمیشہ اس میں رہینگے مگر جتنا پروردیگار چاہے بے شک تمہارا پروردیگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے ۔

تشریح۔اور ایسے لوگ ہمیشہ اس حالت میں رہینگے جب تک اکاش اور زمین رہینگے اور نا یہ اصول بدلینگے اور یہ اللہ کی مرضی سے ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

پیغام!قدرت کے اصولوں کے مطابق گنہگاروں کو اسکے گناہ کی سزا ضرور ملتی ہے اور یہ قانون تب تک چلتا رہیگا جب تک دنیا قائم ہے۔

وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُواْ فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ عَطَاء غَيْرَ مَجْذُوذٍ(108)

اور جو نیک بخت ہونگے وہ بہشت میں ہونگے جب تک اسمان اور زمین قائم ہیں مگر جتنا پروردیگار چاہے اور یہ خدا کی بخشش ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔

تشریح۔بربادی سے پہلے تک قدرتی اصولوں کے مطابق نیک لوگوں کا گروہ خوش نصیب اور قسمت والے ہونگے اور شانتی کی جنت میں براجمان ہونگے اور اللہ کے دئے ہوئے لامحدود وردان (بشارت) سے اپنی سکھ شانتی حاصل کرینگے۔

فَلاَ تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَؤُلاء مَا يَعْبُدُونَ إِلاَّ كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ(109)

تو یہ لوگ جو پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نا پڑنا یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے سے انکے باپ دادا پرستش کرتے تھے اور ہم انکا حصہ پورا پورا بلا کم وکاست دینے والے ہیں۔

تشریح۔کوسنسکار،غیر عقلی اور بغیر فائدے والے اصولوں کے پیچھے جو بھاگتے ہیں انکے بارے میں نیک انسانوں کو کوئی شک نا ہو یہ لوگ وہی کرتے ہیں جو انکے بزرگ کرتے ارہے ہیں اور ایسے لوگوں کو پوری طرح انکے کرموں کا پھل ملتا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلاَ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ(110)

ہم نے موسی کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردیگار کی طرف سے ایک بات پہلے نا ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور وہ اس میں قوی شبہ میں ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی نے موسی کو سچا گیان اور انسان کے جینے کے طریقہ کے بارے میں بتایا اور بعد میں اس میں اختلاف پیدا کیا گیا اور یہ بھی اللہ کی مرضی کے مطابق ہی ہوا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو اسکا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یہ اسکو اور شک میں ڈال دینے والے شک میں پڑے ہیں ۔

وَإِنَّ كُلاًّ لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ(111)

تمہارا پروردیگار ان سب کو انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیگا بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ اس سے واقف ہے ۔

تشریح۔وقت انے پر ہر ایک کو انکا رب انکے کئے کا بدلہ پورا پورا دیکر رہے گا وہ جو کر رہے ہیں ۔بے شک اللہ کو اسکی پوری خبر ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلاَ تَطْغَوْاْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ(112)

سو جیسا تم کو حکم ہوتا ہے تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ ثابت قدم ہیں قائم رہیں اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔

تشریح ۔محبت، انسانیت، عدم تشدد، سچائی، علم اور پرہیز گاری ان سارے اصولوں پر جنکا ایمان ہے اس پر قائم رہیں اور جو انسان اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور نیکی اچھائی کے ساتھ رہیں اور کسی بھی حد کو پار نا کریں اور انسان جو بھی کرتا یقینا اللہ اسکو دیکھ رہا ہے۔

وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ(113)

اور جو لوگ ظالم ہیں انکی طرف مائل نا ہوں نہیں تو اگ تمہیں اپیٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں تو پھر تم کو کہیں سے مدد حاصل نہیں ہوگی ۔

تشریح۔ظلم اور تشدد کے اصولوں پر لوگ نا چلیں اور ایسا کرنے سے یقینا انہیں اشانتی کے جہنم کی تکلیفیں اٹھانی ہونگی اور ان تکلیفوں سے انہیں نجات دلوانے والا کوئی بھی نہیں ہوگا اور نا انکی مدد ہوگی۔

وأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ(114)

اور دن کے دونوں سروں کے اوقات میں اور رات کی چند ساعت میں نماز پڑھا کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں یہ انکے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔

تشریح۔انسان کی زندگی ایک نماز ہے اور جس انسان کو سکون حاصل ہو گیا اسکی زندگی اور سماج پاک ہو گیا اور اس بات کی پابندی کے لئے کہا گیا ہے۔انسان اپنی زندگی کی شروعات سے لیکر اخری سانس تک (یعنی دن کے شروع اور اخر) محبت، نیکی، پاکیزگی، عدم تشدد اور شانتی (امن وسکون) کا پابند رہے۔انسانی سماج جب پوری طرح گناہوں میں ڈوب جاتا ہے (یعنی رات کا کچھ حصہ) اسکا ذمہ دار یا اسکا جوابدہ نیک انسان نہیں ہوتا مگر وہ بھی اس سماج کا حصہ ہوتے ہیں اور اس سماج میں رہتے ہوئے اپنے نیک اصولوں پر قائم رہتے ہیں۔بے شک نیکی اور سچائی دھوڈالتی ہے گناہ کو اور جو گیانی اور شانتی چاہنے والے ہوتے ہیں وہ اسے محسوس کر سکتے ہیں۔

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ(115)

اور صبر کئے رہو کے خدا نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔

تشریح۔صبر کی بات تب اتی ہے جب انسان پریشان ہوتا ہے اس آیت میں ''صبر'' کی بات کہکر انسانوں کو یہ سمجھایا جا رہا ہے کے انسانی سماج میں جتنے بھی گناہ ہوں ان سے متاثر نا ہوں اور نیک انسان اپنا صبر نا کھوئیں یقینا اللہ نیکیوں کا بدلہ اکارت نہیں کرتا۔

فَلَوْلاَ كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُوْلُواْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الأَرْضِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مَا أُتْرِفُواْ فِيهِ وَكَانُواْ مُجْرِمِينَ(116)

جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں ایسے ہوش مند کیوں نا ہوئے جو ملک میں خرابی کرنے سے روکتے ؟ہاں تھوڑے سے جن کو ہم نے مخلصی بخشی اور جو ظالم تھے وہ انہیں باتوں کے پیچھے لگ گئے جن میں عیش وارام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے ۔

تشریح۔اتہاس گواہ ہے کے یگ یگ سے انسانی سماج میں جب گناہ بڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالی نیک لوگوں کی پاکیزگی کی حفاظت کرتے ہیں۔کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے ظالم انسان حیرت انگیز تہذیب (ترقی یافتہ) سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ(117)

اورتمہارا پروردیگار ایسا نہیں ہے کے بستیوں کو تباہ کردے جبکہ وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں۔

تشریح۔مہربان اللہ ایسا نہیں ہے جو انسان کے گناہوں کی وجہ سے انسانی تہذیب کو ختم کردے۔انسانی سماج میں صرف کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں جو محبت، انسانیت، عدم تشدد، تعلیم اور شانتی کے لئے کام کرتے ہیں۔

وَلَوْ شَاء رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلاَ يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ(118)

اور اگر تمہارا پروردیگار چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی جماعت کردیتا لیکن وہ ہمیشہ اختلاف میں رہینگے۔

تشریح ۔یہ سارے قدرتی اصول ہیں اگر اللہ چاہے تو سبھی کو ایک فرقہ بنادے لیکن یہ فطرت کا اصول نہیں ہے۔اختلافات انسانی کردار کا ایک خوبصورت حصہ ہے ۔

پیغام !ہر اصول کے برعکس ایک اصول ہوتا ہے اور یہ قدت کا اصول ہے مثال کے طور پر ایٹم کے اندر پوزیٹیو اور نیگوٹیو (negative / positive) کا ہونا ضروری ہے اور یہ ایٹم سے لیکر پورے برھانڈ (کائنات) کے ہر کونے میں موجود ہے ۔

إِلاَّ مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لأَمْلأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ(119)

مگر جن پر تمہارا پروردیگار رحم کرے اس نے انکو پیدا کیا اور تمہارے پروردیگار کا قول پورا ہوگیا میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھردونگا ۔

تشریح۔جو راز انسانوں کے لئے ادھورا ہے وہ "جن" ہے اور انسان کے گناہ بھی ایک راز بھرے ہیں وہ کیوں یہ کام کرتا ہے اور کس لئے کرتا ہے یہ کسی کو پتہ نہیں جبکہ انسان جانتا ہے کے اسکی موت یقینا ہے گنہگاروں کا ضمیر اسے شانتی نہیں دے سکتا یعنی اسے جہنم حاصل ہوتا ہے۔

وَكُلاًّ نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاء الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءكَ فِي هَـذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ(120)

پیغمبروں کے سارے حالات جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان سے ہم تمہارے دل کو قائم رکھتے ہیں اور ان میں تمہارے پاس حق پہنچ گیا اور مومنوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے ۔

تشریح۔اللہ تعالی اتہاس کے ذریعہ لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اسکے دل کو اطمینان بھی۔سچا گیان انسان کو ہر وقت ملتا رہتا ہے۔

وَقُل لِّلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ(121)

اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہہ دو کے تم اپنی جگہ عمل کئے جاو اور ہم اپنی جگہ عمل کئے جاتے ہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کو یہ اطلاع دے دیں کے وہ اپنے کاموں میں لگے رہیں اور نیک لوگ بھی اپنا کام کرتے رہیں ۔

وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ(122)

اور تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

تشریح۔تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۔

وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ(123)

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم خدا کو ہی ہے اور تمام امور کا رجوع اسکی طرف ہے تو اسکی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کررہے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں۔

تشریح۔جو کچھ اسمانوں اور زمین میں چھپا ہے سب اللہ تعالی کا ہے اور سارے معاملات اسی کی طرف لوٹ جاتے ہیں اللہ کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالی اس سے بے خبر نہیں ۔

سورۃ یوسف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الر تِلْکَ آیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ(1)

الف لام را یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں

تشریح :ال ر

الف ۔ سے اللہ

ل ۔ سے لا الہ الا اللہ

ر ۔ سے راعنا یعنی حق سے انکار مت کرو ۔

صاف اور سیدھی ہدآیت نام کی آیتیں ہیں جس سے انسان کا شکی دماغ اپنی بھلائی کے لئے انکار نا کرے ۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِیّاً لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُونَ(2)

ہم نے اس قران کو عربی میں نازل کیا تا کہ تم سمجھ سکو ۔

تشریح ۔ اللہ تعالی کے رحم و کرم سے عرب اور اسوقت کی ضرورت کے مطابق یہ قران شریف رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے دماغ میں نازل ہوا ۔ اسکی ہر آیت اور تاریخی واقعات ایک پیغام دیتی ہے جس کو تحقیقات کے ذریعہ سمجھنا ضروری ہے ۔

پیغام ! اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کے قران شریف کو سمجھنا ضروی ہے اسے رٹنے سے زیادہ سمجھنے میں زیادہ فائدہ ہے ۔ یہ کتاب ضرور عربی زبان میں ہے مگر اسکی ہدآیت تمام انسانوں اور انسانی سماج کے لئے ہے ۔ سوال یہ اتا ہے کے عربی میں قران نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کے لوگوں کو سمجھ میں ائے ۔ دنیاں میں صرف 3 سے 4 فیصد ہی لوگ عربی بول سکتے ،لکھ سکتے اور سمجھ سکتے ہیں تو کیا باقی لوگوں کے لئے یہ قران نہیں ہے ۔ ہندوستانی زبان میں قران کے ترجمے بہت سالوں بعد ہوئے اور ابھی بھی ہندوستانی مسلمان اسے بغیر سمجھے پڑھتے ہیں کیونکہ انکی زبان عربی نہیں ہے ۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَیْنَا إِلَیْکَ هَـذَا الْقُرْآنَ وَإِن کُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِیْنَ(3)

اس قران کے ذریعہ جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا تمہیں ایک نہا آیت ہی اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم پہلے اس سے بے خبر تھے ۔

تشریح ۔ اس قران میں بہت سارے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں جن سے لوگ بے خبر تھے ۔ انہا سک گھٹنائیں جنہیں مثال کے طور پر قران میں بیان کی گئی ہے ۔ اسکا دوہرا مطلب یہ ہے کے انسان جنگلی زندگی جیتے تھے اور اللہ تعالی نے گیان کی روشنی سے انہیں روشن کیا اور اسے ہی وحی کہتے ہیں ۔

إِذْ قَالَ یُوسُفُ لِأَبِیْهِ یَا أَبَتِ إِنِّیْ رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَیْتُهُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ(4)

جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کے ابا میں نے گیارہ ستاروں ،سورج اور چاند کو دیکھا کے وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۔

تشریح ۔ انسان کے اندر اللہ تعالی کا نور ہے اور اس نور کو تمام قدرت یہانتک کے سورج ، چاند اور ستارے سجدہ کرتے ہیں اور پیغمبر یوسف نے ان اصولوں کو محسوس کیا ۔

پیغام ! تمام قدرت انسان کی خدمت اور اسکی بہتری کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے مقرر ہے یعنی تمام قدرت انسان کو سجدہ کرتی ہے یعنی اللہ تعالی نے تمام فرشتوں کو کہا کے انسان کو سجدہ کرو ۔ جبکہ اللہ تعالی کو اپنے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا منظور نہیں تھا ۔ انسان کے اندر اپنا نور ڈالا اور دنیا میں اسے اپنا نائب بنایا ۔

قَالَ یَا بُنَیَّ لاَ تَقْصُصْ رُؤْیَاکَ عَلَی إِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُواْ لَکَ کَیْداً إِنَّ الشَّیْطَانَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(5)

انہوں نے کہا بیٹا اپنا خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نا کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلینگے کچھ شک نہیں کے شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔

تشریح۔اس سچائی کو بتانے کے لئے یوسف کو منع کیا گیا اور وہ اسلئے کے ساتھ والے اسکی گہرائی کو سمجھ نہیں پائینگے اور وہ یوسف کے خلاف سازشیں رچے گیں اور دشمنی نبھائینگے۔بے شک گنہگار انسانیت کے کھلے دشمن ہیں۔

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(6)

اوراسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ کریگا اور باتوں کی تعبیر کا علم سکھائیگا اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کریگا بے شک تمہارا پروردیگار جاننے والا حکمت والا ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی اپنی قدرت کے ذریعہ انسان کو وگیان (سائینس) اور بھاشا (زبان) کا گیان دیگا ۔یعقوب کی نسل سے شروع کرتے ہوئے اسکے دادا، پردادا یعنی بزرگوں تک اور ابرہیم، اسحاق پر بھی سچے گیان کی روشنی کا اشیرواد ہوگا اور یقینا اللہ تعالی مہا گیانی اور حکمت والا ہے۔

لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ(7)

یہاں یوسف اور اسکے بھائیوں کے پوچھنے میں نشانیاں ہیں۔

تشریح۔اتہاس نے پیغمبر یوسف اور اسکے بھائیوں کی گھٹنا کو ثبوت کے ساتھ لوگوں کے سامنے رکھا۔

إِذْ قَالُواْ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ(8)

جب انہوں نے تذکرہ کیا کے یوسف اور اسکا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ کے ہم جماعت میں کچھ شک نہیں کے ابا صریح غلطی پر ہیں۔

تشریح۔پیغمبر یوسف اور انکے بھائی کی نیکی اور پاکیزگی پر انکے بھائی اور رشتداروں نے حسد کیا ۔

اقْتُلُواْ يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضاً يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُواْ مِن بَعْدِهِ قَوْماً صَالِحِينَ(9)

تو یوسف کو مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک دو اور پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہوجائیگی اور اسکے بعد تم اچھی حالت میں ہوجاوگے۔

تشریح۔رشتداروں اور بھائیوں نے پیغمبر یوسف کو مار ڈالنے یا کہیں پھینک دینے کی سازش کی۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لاَ تَقْتُلُواْ يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَةِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ(10)

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا تو یوسف کو جان سے نا مارو کسی گہرے کنویں میں ڈال دو کے کوئی راہ گیر نکال لے جائے اگر تم کو کرنا ہے۔

تشریح۔سازش کرنے والوں میں سے کسی ایک نیک انسان کا ضمیر زندہ تھا جس نے مشورہ دیا کے بجائے اسے قتل کرنے کے کسی اندھے کنویں میں ڈال دیں۔

قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا لَكَ لاَ تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ(11)

کہنے لگے کے ابا جان کیا سبب ہے کے اپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اسکے خیر خواہ ہیں۔

تشریح۔سازش کرنے والوں نے کہا کے ہم اسکے خیر خواہ ہیں اور اپنے باپ سے کہا کے انکا اعتبار کیوں نہیں کرتے۔

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَداً يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ(12)

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں خوب میوے کھائے اور کھیلے کودے ہم اسکے نگہبان ہیں۔

تشریح۔اور خواہش کی کے یوسف کو انکے ساتھ بھیج دیا جائے جو انکے ساتھ رہیگا اور کھا پی کر عیش وارام کریگا اور بے شک ہم اسکے محافظ ہیں۔

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُواْ بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ(13)

انہوں نے کہا یہ امر مجھے غضب ناک کئے دیتا ہے کے تم اسے لے جاو اور مجھے یہ بھی خوف ہے تم اس سے غافل ہوجاوگے یا اسے بھیڑیا کھا جائے۔

تشریح۔پیغمبر یعقوب نے یہ شک ظاہر کیا کہیں یوسف کو بھیڑیا نا کھا جائے اور وہ لوگ اس سے بے خبر رہیں۔

قَالُواْ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذاً لَّخَاسِرُونَ(14)

وہ کہنے لگے کے اگر ہماری موجودگی میں کے ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اور اسے بھیڑیا کھا گیا ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے۔

تشریح۔سازش کرنے والوں نے کہا کے وہ لوگ ایک طاقتور جماعت ہیں اور یہ ممکن نہیں کے کوئی بھیڑیا اسے کھا جائے۔

فَلَمَّا ذَہَبُواْ بِہِ وَأَجْمَعُواْ أَن یَجْعَلُوہُ فِیْ غَیَابَۃِ الْجُبِّ وَأَوْحَیْْنَا إِلَیْْہِ لَتُنَبِّئَنَّہُم بِأَمْرِہِمْ ہَـذَا وَہُمْ لاَ یَشْعُرُونَ(15)

غرض جب وہ اسے لے گئے اور اس بات پر اتفاق کرلیا کے اسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دیں تو ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کے تم ان کو اس سلوک سے اگاہ کروگے اور انکو کچھ خبر نا ہوگی۔

تشریح۔سازشی لوگوں نے یوسف کو اندھے کنویں میں ڈھکیل دیا اور اللہ تعالی کے رحم وکرم سے سازش کرنے والوں کی ساری سازش کی حقیقت کا پتہ لگ گیا۔

وَجَاؤُواْ أَبَاہُمْ عِشَاء یَبْکُونَ(16)

وہ رات کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے ائے۔

تشریح۔سازش رچنے والے یوسف کے والد کے پاس روتے ہوئے ائے۔

قَالُواْ یَا أَبَانَا إِنَّا ذَہَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَکْنَا یُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَکَلَہُ الذِّئْبُ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صَادِقِیْنَ(17)

کہنے لگے کے ابا جان ہم تو دوڑتے ہوئے ایک دوسرے سے اگے نکلنے میں مصروف ہوگئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے ساتھ چھوڑ گئے تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور اپ ہماری بات کو گو ہم سچ ہی کہتے ہیں باور نہیں کرینگے۔

تشریح۔اور کہا کے یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔

وَجَآؤُواْ عَلَی قَمِیْصِہِ بِدَمٍ کَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ أَنفُسُکُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّہُ الْمُسْتَعَانُ عَلَی مَا تَصِفُونَ(18)

اور انکے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے۔یعقوب نے کہا حقیقت حال یوں نہیں تم اپنے دل سے یہ بات بنالائے ہو اچھا صبر اور وہی خوب ہے اور جو تم بیان کرتے ہو اسکے بارے میں خدا سے ہی مدد مطلوب ہے۔

تشریح۔اور اسکا خون الود کپڑا بھی دیکھایا اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش بھی کی لیکن یوسف کے والد نے یقین نہیں کیا اور کہا صبر ہی سب سے اچھا راستہ ہے۔

وَجَاء تْ سَیَّارَۃٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَہُمْ فَأَدْلَی دَلْوَہُ قَالَ یَا بُشْرَی ہَـذَا غُلاَمٌ وَأَسَرُّوہُ بِضَاعَۃً وَاللّہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُونَ(19)

اسکے قریب ایک قافلہ وارد ہوا اور انہوں نے اپنا سقا بھیجا اس نے کنویں میں اپنا ڈول لٹکایا وہ بولا زہے نصیب یہ تو لڑکا ہے اور اسکو قیمتی سرمایا سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے خدا کو سب معلوم ہے۔

تشریح۔ایک قافلہ ایا اور جب وہ لوگ پانی نکالنے گئے تو اس لڑکے (یوسف) کو پایا اور اس خوبصورت لڑکے کو بیچنے والی چیز سمجھ کر اسے چھپالیا گیا ۔

وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاہِمَ مَعْدُودَۃٍ وَکَانُواْ فِیْہِ مِنَ الزَّاہِدِیْنَ(20)

اور اسکو تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور انہیں اس میں کچھ لالچ نا تھا۔

تشریح۔اور اسے کھوٹے سکوں یعنی چند درہم کے عوض بیچ دیا اور اپنی بیزاری دیکھائی۔

وَقَالَ الَّذِیْ اشْتَرَاہُ مِن مِّصْرَ لاِمْرَأَتِہِ أَکْرِمِیْ مَثْوَاہُ عَسَی أَن یَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَہُ وَلَداً وَکَذَلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِیْ الأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَہُ مِن تَأْوِیْلِ الأَحَادِیْثِ وَاللّہُ غَالِبٌ عَلَی أَمْرِہِ وَلَـکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لاَ یَعْلَمُونَ(21)

اور مصر میں جس شخص نے اسکو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کے اسکو عزت سے رکھو عجب نہیں کے یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اسطرح ہم نے یوسف کو سرزمین میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کے ہم انکو باتوں کی تعبیر کرنا سکھائینگے اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔اللہ تعالی اتنا مہربان ہے کے اس نے پیغمبر یوسف کو باعزت طور پر مصر میں جگہ دی ۔

پیغام!اللہ تعالی کس طرح انسان کو کہاں لے جائیں اور کس سے کیا کام لیں یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّہُ آتَیْْنَاہُ حُکْماً وَعِلْماً وَکَذَلِکَ نَجْزِیْ الْمُحْسِنِیْنَ(22)

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انہیں انکو دانائی اور علم بخشا نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلا دیا کرتے ہیں۔

تشریح ۔پیغمبر یوسف جب بڑے ہوئے اور انہیں انسانی تہذیب، انسانی سماج اور قدرت کے بارے میں اللہ تعالی کی طرف سے گیان حاصل ہوا اور اللہ اپنے سچے گیان سے نیک بندوں کو نوازتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّهِ إِنَّهُ رَبِّيْ أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ(23)

توجس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے انکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازہ بند کر کے کہنے لگی جلدی او انہوں نے کہا کے خدا پناہ میں رکھے وہ تو میرے اقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا بے شک ظالم فلاح نہیں پائینگے۔

تشریح۔پیغمبر یوسف کو جس شخص نے اپنے بیٹے کی طرح رکھا تھا اسکی بیوی نے یوسف کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی لیکن یوسف نے رشتوں کے احترام میں ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس عورت کے ناپاک کردار کو ٹھکرا دیا ۔

پیغام !اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کے جو ایمان والا ہوتا ہے وہ کبھی بھی منھ بولا رشتہ قائم نہیں کرتا ہر رشتہ کا دل سے احترام کرتا ہے اور اخری دم تک اسے نبھاتا ہے۔دو انسانوں کے درمیان رشتے کی بنیاد نبھانے پر ہی رشتہ مکمل ہوتا ہے۔پیغمبر یوسف کے ساتھ اس عورت کا خون کا رشتہ نہیں تھا مگر وہ اسکی مالکن تھی یعنی ماں کے رشتہ کے برابر اور پیغمبر یوسف نے اسے ماں کا رتبہ دیا ہوا تھا اور اپنے دل و دماغ سے اسے کامیاب رکھا اور اسکی بے حرمتی نہیں کی۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاء إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ(24)

اور اس عورت نے اسکا قصد کیا اور انہوں نے اسکا قصد کیا اور اگر وہ پروردیگار کی نشانی نا دیکھتے اسلئے ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں بے شک وہ ہمارے خاص بندوں میں سے تھے۔

تشریح۔اس عورت کے دل میں پیغمبر یوسف کے لئے جنسی چاہت تھی اور بہت گہری تھی مگر یوسف اللہ تعالی کی دلیلیں اور حکم سمجھ سکتے تھے اور اللہ کا حکم ہے رشتوں کا احترام کرنا یعنی منھ بولا رشتہ جائز نہیں یعنی ہر رشتہ کو دل و دماغ سے قبول کرنا ہے اور اسطرح اللہ تعالی نے پیغمبر یوسف کو رشتوں کا گیان عطا کیا اور سماج کو کس طرح گناہوں سے پاک رکھا جائے اسکی تعلیم دی۔پیغمبر یوسف کو اللہ نے اپنے خاص بندوں میں چنا۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاء مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءً إِلاَّ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ(25)

اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے اور عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے پھاڑ ڈالا دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا تو عورت بولی کے جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اسکے سوا کیا سزا ہے کے یا تو قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے۔

تشریح۔اس عورت کی گندی سوچ کو ٹھکرا کر جب پیغمبر دروازے کی طرف بھاگے تو اس عورت نے انکا کپڑا پیچھے کی طرف سے پکڑنے کی کوشش میں پھاڑ دیا لیکن جب اپنے شوہر کو اتے ہوئے دیکھا تو یوسف پر الزام لگا دیا اور اسے قید کرنے کی سفارش کی۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَن نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الكَاذِبِيْنَ(26)

کہا اس نے مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اسکے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنیوالے نے یہ فیصلہ کیا اگر اسکا کرتا اگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا۔

تشریح۔پیغمبر یوسف نے ساری باتیں بتا دیں تب اس خاندان کے ایک شخص نے کہا کے اگر اسکا کرتا اگے سے پھٹا ہے تو یوسف ذمہ دار یعنی گنہگار اور عورت سچی۔

وَإِنْ كَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِن الصَّادِقِيْنَ(27)

اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا۔

تشریح۔اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچے۔

فَلَمَّا رَأَى قَمِيْصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ(28)

جب اسکا کرتا دیکھا تو پیچھے سے پھٹا تھا کہا یہ تمہارا ہی فریب ہے اور کچھ شک نہیں کے تم عورتوں کے فریب بڑے بھاری ہوتے ہیں۔

تشریح۔ کپڑا پیچھے سے پھٹا ہوا تھا لوگ سمجھ گئے کے اس عورت نے جھوٹی سازش کی ہے۔

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَـذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (29)

اور کرتا (29) یوسف اس بات کا خیال نا کر اور تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ بے شک خطا تیری ہی ہے۔

تشریح۔ لوگوں نے یوسف سے کہا کے اس مسلہ کو چھوڑ دیں اور عورت سے کہا اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (30)

اور شہر میں عورتیں گفتگو کرنے لگیں کے عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے اور اسکی محبت اسکے دل میں گھر کر گئی اور ہم دیکھتے ہیں کے وہ صریح گمراہی میں ہے۔

تشریح۔ نتیجہ کے طور پر عورت بدنام ہوئی اور شہر کی عورتوں نے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس عورت کی بری نیت کی چرچا کرنے لگیں اور ساتھ میں یہ بھی کہا کے وہ عورت بھٹکے ہوئے راستہ پر ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَـذَا بَشَرًا إِنْ هَـذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (31)

جب ان عورتوں کی چال سنی تو انکے پاس پیغام بھیجا اور انکے لئے ایک محفل مرتب کی اور ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور کہا کے انکے سامنے باہر او۔ جب عورتوں نے انکو دیکھا تو انکا رعب حسن ان پر چھا گیا کے اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بیساختہ بول اٹھیں کے یہ آدمی نہیں بزرگ فرشتہ ہے۔

تشریح۔ اسکے بعد جب عزیز کی بیوی یعنی یوسف کی مالکن نے محلے کی عورتوں کی باتیں سنی تو ان سب کو بلوا بھیجا اور بیٹھنے کا انتظام کیا اور ساتھ ساتھ انکے ہاتھوں میں چھری بھی دے دی اسکے بعد پیغمبر یوسف کو انکے سامنے کروایا۔ عورتیں یوسف کی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ گئیں اور چھری سے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں کے یوسف فرشتہ ہے۔

قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ (32)

تب کہا یہ وہی ہے جسکے لئے تم مجھے طعنے دیتی تھیں۔ اور بے شک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نا کریگا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائیگا اور زلیل ہوگا۔

تشریح۔ یوسف کی مالکن نے ان عورتوں سے کہا کے تم مجھے طعنہ دیا کرتی تھی یہ وہی شخص ہے لیکن یہ بار بار بچتا رہا اب اگر یہ میرا کہنا نہیں مانے گا تو قید کر لیا جائگا اور بے عزت ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (33)

دعا کی کے اے میرے پروردیگار جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہے اسکی نسبت مجھے قید پسند ہے اور اگر تو مجھ سے انکے فریب کو نا ہٹائے گا تو میں انکی طرف مائل ہو جاونگا اور نادانوں میں داخل ہو جاونگا۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے پروردیگار سے دعا کی کے یہ عورتیں مجھے جس گناہ کی طرف بلا رہی ہیں اس سے بہتر مجھے قید کی ذلت منظور ہے۔ پاک پروردیگار کی مرضی سے اگر پیغمبر یوسف کا ایمان مظبوط نا ہوتا اور قدرتی اصولوں کو نہیں پہچانتے اور نا انسانی طور طریقوں کو سمجھتے تو ضرور گنہگاروں میں شمار ہوتے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (34)

تو خدا نے انکی دعا قبول کی اور ان عورتوں کا مکر دفع کر دیا بے شک وہ سننے والا ہے۔

تشریح۔ پاک پروردیگار کے رحم و کرم سے ان عورتوں کی ساری سازشیں ناکام ہو گئیں اور اللہ نے پیغمبر یوسف کی پاکیزگی کی انسانی تہذیب میں ایک مثال قائم کی۔

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِينٍ (35)

پھر باوجود اسکے کے وہ لوگ نشان دیکھ چکے انکی رائے یہی ٹھری کے انکو کچھ عرصہ کے لئے قید کر دیا جائے۔

تشریح۔ یوسف کے ایمان کی مظبوطی کو سمجھنے کے بعد ان عورتوں نے اسے قید میں رکھنے کی سازش رچی ۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّيْ أَرَانِيْ أَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ إِنِّيْ أَرَانِيْ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِيْ خُبْزاً تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيْلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ(36)

اور انکے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زنداں ہوئے ایک نے ان سے کہا کے دیکھتا ہوں کے شراب نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا میں یہ دیکھتا ہوں کے اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانوران میں سے کھا رہے ہیں بس اسکی تعبیر بتا دیجئے کے ہم تمہیں نیکوکار سمجھتے ہیں۔

تشریح۔ پیغمبر یوسف کے ساتھ دو اور لوگوں کو بھی سازش کے تحت قید کیا گیا۔ ایک شخص نے خواب دیکھا کے وہ شراب نچوڑ رہا ہے اور دوسرے شخص نے دیکھا کے وہ روٹیوں کا ٹوکرا اپنے سر پر اٹھا رکھا ہے اور پرندے اسے کھا رہے ہیں۔

قَالَ لاَ يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلاَّ نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ إِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ(37)

یوسف نے کہا جو کھانا تمکو ملنے والا ہے وہ انے نہیں پائیگا کے میں اس سے پہلے تم کو اسکی تعبیر بتا دونگا یہ ان میں سے ہے جو میرے پروردیگار نے مجھے سکھائی ہے۔ جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اخرت کا انکار کرتے ہیں میں انکا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں۔

تشریح۔ پیغمبر یوسف نے انکو خوابوں کا مطلب بتایا اور وہ یہ ہے کے "شراب نچوڑنے کے خواب کا مطلب "شراب سے جڑے ہوئے کاموں کی نشاندہی کرتی ہے اور" سر پر روٹی رکھنا اور پرندے کھا رہے ہیں" کا مطلب اس شخص کو تکلیف ہوگی اور اس وجہ سے اسکے دماغ کا سکون بگڑ جائیگا یعنی اسکے دماغ کا سکون پرندے اڑا کر لے جائینگے۔ اللہ تعالی خوابوں کی حقیقت کا علم اپنے کچھ خاص بندوں کو ہی دیتے ہیں اور یوسف نے بے ایمانی اور فریب کو پہلے ہی تیاگ دیا تھا اور اپنے باپ دادا کا مذہب یعنی سچائی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری پر قائم تھے اور قدرتی اصولوں کے مطابق "ہر چیز کو موت انی ہے" کے اصول کو سمجھا اور محسوس کیا تھا ۔

پیغام! یوسف نے حق کو پہچانا اور اپنایا اور جن اصولوں سے سماج کو نقصان پہنچ سکتا تھا ان کو چھوڑ دیا ۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَآئِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللّهِ مِن شَيْءٍ ذَلِكَ مِن فَضْلِ اللّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ(38)

اپنے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں بس یہ شیان نہیں کے کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک کروں یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے اصولوں پر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب جو یوسف کے خاندان کے تھے وہ بھی ان پر قائم تھے۔ نیک پرہیزگاروں کو اللہ کے اصولوں کے علاوہ اور کوئی بھی اصول قبول کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ نیک اور پرہیزگاروں کے لئے اللہ کی رحمت یعنی سکون کا راستہ جو زیادہ سے زیادہ لوگ نہیں سمجھتے۔

پیغام! امن وسکون انسان کے جینے کا بہترین مقصد ہونا چاہئے۔

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ(39)

میرے جیل خانے کے رفیقوں بھلا کیا جدا جدا اقا اچھے یا ایک خدائے یکتا وغالب۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے قید خانے کے ساتھیوں کو بتایا کے ایک خدا اور اسکے اصولوں پر ایمان لائیں۔ پانے کی لالچ میں اپنے دماغ سے بہتیروں کو اپنا معبود نا بنائیں کیونکہ ایسا کرنے سے انکے دماغ کا سکون برباد ہو جائیگا اور اللہ یہ سب سے یکتا طاقتور ہے ۔

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ أَسْمَاء سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَآؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ(40)

جن چیزوں کو تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں خدا نے انکی کوئی سند نہیں اتاری کے خدا کے سوا کسی کی

حکومت نہیں ہے اور نا اس نے ارشاد فرمایا کے اسکے سوا کسی کی عبادت کروں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے فائدے مند اور سکون والے اصولوں کو چھوڑ کر کیا لوگ کو سنسکار کے بس میں اجائینگے۔ کو سنسکار انسان کے من گھڑت اور بے فائدہ والے اعمال ہیں اور اللہ تعالی کی طرف سے یعنی قدرت میں اسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اللہ تعالی کے اصول جو انسان کے لئے فائدہ مند اور سکون عطا کرتے ہیں ان اصولوں کے علاوہ کوئی بھی کو سنسکار والے اصولوں کے پابند نا ہوں جس کا کوئی ٹھوس ثبوت نا ہو اور نا وہ ثابت شدہ ہوں ۔

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهُ خَمْراً وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ(41)

میرے جیل خانے کے رفیقوں تم میں سے ایک تو اپنے اقا کو شراب پلایا کریگا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائیگا جانور اسکا سر کھائینگے جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا ہے۔

تشریح۔ سکون اور محبت والا راستہ ہی سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ اپنی لالچ، حسد اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات میں ڈوبے رہتے ہیں اور انہیں سچائی نظر نہیں اتی۔ یوسف نے یہی بات اپنے قید خانے کے ساتھیوں کو بھی بتائی ۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِيْ السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ(42)

اور دونوں شخصوں میں سے جسکی نسبت خیال کیا کے وہ رہائی پا جائیگا اس سے کہا کے اپنے اقا سے میرا ذکر کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے اقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف کئی برس جیل میں رہے۔

تشریح۔ قید سے نجات پانے والوں سے یوسف نے اپنا پیغام اپنے مالک تک پہنچانے کی بات کی ۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيْ أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلأُ أَفْتُونِيْ فِيْ رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ(43)

اور بادشاہ نے کہا میں میں دیکھتا ہوں ہوں کے سات موٹی گائیں ہیں جنکو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات خشک اے سرداروں اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاو۔

تشریح۔ یوسف کے ہنر کے بارے میں جب بادشاہ کو پتہ چلا تو خبر دینے والے کو بادشاہ نے اپنے خواب کے بارے میں بتایا اور وہ خواب تھا" سات موٹی گائیں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں"

قَالُواْ أَضْغَاثُ أَحْلاَمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيْلِ الأَحْلاَمِ بِعَالِمِيْنَ(44)

انہوں نے کہا یہ تو پریشان خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں اتی۔

تشریح۔ خبر دینے والوں نے کہا خوابوں کی تعبیر بتانے کا علم انکے پاس نہیں ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَاْ أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيْلِهِ فَأَرْسِلُونِ(45)

اب وہ شخص جو قیدیوں میں تھا اور رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد وہ بات یاد اگئی بول اٹھا کے میں اپکو اسکی تعبیر بتاتا ہوں مجھے جانے کی اجازت دیں۔

تشریح۔ یوسف کے ساتھ قید ہونے والے ساتھی قیدی نے یوسف کے پاس جا کر خواب کی تعبیر جاننے کی بادشاہ سے اجازت مانگی ۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ أَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلاَتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّيْ أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ(46)

یوسف اے بڑے سچے ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیں کے سات موٹی گائیں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور سات سوکھے ہوئے تاکہ میں لوگوں کے پاس جا کر تعبیر بتاوں عجب نہیں کے وہ جائیں۔

تشریح۔ یوسف کے پاس جا کر اس شخص نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تَأْكُلُونَ (47)

انہوں نے کہا تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے جو کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا کھانے میں ائے انکو انکے خوشوں میں رہنے دو۔

تشریح۔ یوسف نے بتایا سات سال تک اناج کو زمین میں اگایا جائیگا اور سات سال تک کچھ اناج خرچ کریں اور باقی حفاظت سے بچا کر رکھیں۔

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلاَّ قَلِيلاً مِّمَّا تُحْصِنُونَ (48)

پھر اسکے بعد سات سخت سال ائینگے جو تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ سب کھا جائینگے پھر وہی تھوڑا سا رہ جائیگا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑا ہوگا ۔

تشریح۔ اسکے بعد جو سات سال ائینگے اسمیں سوکھا پڑیگا اور اسوقت جمع کیا ہوا اناج کام میں ائیگا ۔

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (49)

پھر اسکے بعد ایک ایسا سال ائیگا کے خوب مینہ برسے گا اور لوگ اس میں رس نچوڑینگے۔

تشریح۔ اسکے بعد ایک سال ایسا ہوگا جب بہت بارش ہوگی اور ڈھیر سارے اناج کی پیداوار ہوگی۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللاَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ (50)

بادشاہ نے حکم دیا کے یوسف کو میرے پاس لاو جب قاصد انکے پاس گیا تو انہوں ے کہا اپنے اقا کے پاس واپس جاو اور ان سے پوچھو ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ بے شک میرا پروردیگار انکے مکر سے خوب واقف ہے

تشریح۔ یہ بات سنکر بادشاہ نے حکم دیا کے یوسف کو اسکے پاس لیکر ائیں بادشاہ نے کہا کے یوسف اپنے پرانے مالک کے پاس چلا جائے اور ان عورتوں کی خبر لے جنہوں نے انکے خلاف سازشیں رچی تھیں۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَاْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (51)

بادشاہ نے پوچھا اسوقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا سب بول اٹھیں کے بادشاہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے کے میں نے اسکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بے شک سچا تھا ۔

تشریح۔ اس عورت یعنی یوسف کی مالکن نے اپنا گناہ قبول کیا اور یوسف کو سچا، نیک اور پاک بتایا۔

ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ (52)

یہ بات اسلئے پوچھی کے عزیز کو یقین ہو جائے کے میں نے اسکے پیٹھ پیچھے کوئی برائی نہیں کی اور خدا برائی کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے مالک عزیز سے کہا نا میں نے اپکے خاندان کی عزت سے کھلواڑ کیا اور نا ہی انکے ساتھ بے ایمانی کی ہے۔

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلاَّ مَا رَحِمَ رَبِّيَ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ (53)

اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس امارہ برائی ہی سکھاتا ہے مگر یہ کے میرا پروردیگار رحم کرے بے شک میرا پروردیگار بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے نفس کو تہذیب کے مقرر شدہ رشتوں کے دائرے میں رکھا تھا اور اللہ رحم کرنے والا بخشنے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ (54)

بادشاہ نے حکم دیا کے اسے میرے پاس لاو میں اسے اپنا مصاحب خاص بناونگا پھر جب ان سے گفتگو کی تو کہا اج سے تم میرے ہاں صاحب منزلت صاحب اختیار ہو۔

تشریح۔ بادشاہ نے یوسف کو بلایا اس پر یقین کیا اور انہیں عزت بخشی۔

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَآئِنِ الأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (55)

کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیں کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور اس کام سے واقف بھی ہوں

تشریح۔ یوسف نے بادشاہ سے گزارش کی کے انہیں ملک کے خزانوں پر مقرر کردیں۔

وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (56)

اسطرح ہم نے یوسف کو ملک میں جگہ دیا وروہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے کرتے ہیں اور نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

تشریح۔ اوراس طرح اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے یوسف کو نوازا ۔

وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (57)

اور جولوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے انکے لئے اخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔

تشریح۔ اس سچائی کی وجہ سے ایمان والے پرہیزگاروں کو اخرت میں شانتی حاصل ہوتی ہے ۔

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (58)

اور یوسف کے بھائی انکے پاس گئے تو یوسف نے انہیں پہچان لیا اور یہ انکو نا پہچان سکے۔

تشریح۔ یوسف کی بھائی جب انکے پاس ائے تو یوسف نے انہیں پہچان لیا مگر انکے بھائی انہیں پہچان نہیں سکے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (59)

جب یوسف نے انکے لئے انکا سامان تیار کردیا تو کہا جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے انا کیا تم نے نہیں دیکھا کے میں ناپ بھی پورا پورا دیتا ہوں اور مہمانداری بھی خوب کرتا ہوں۔

تشریح۔ یوسف نے جب انہیں ٹھیک ٹھیک اناج دے دیا اور ساتھ میں کہا اپنے سوتیلے بھائی کو بھی لیکر انا کیا ان لوگوں کو یوسف کی ایمانداری نظر نہیں ائی۔

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ (60)

اگر تم اسے میرے پاس لیکر نا ائے تو تمہیں ناغلہ ملیگا اور نا میرے پاس اسکو گے۔

تشریح۔ پھر یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا کے جس بھائی کو وہ چھوڑائے ہیں اسے بھی لیکر ائیں ورنہ نا ئیں یعنی اپنے سوتیلے بھائیوں سے کہا اسکے سگے بھائی کو لیکر ائیں جسے وہ لوگ چھوڑائے ہیں۔

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ (61)

انہوں نے کہا ہم اسکے بارے میں اپنے باپ سے تذکرہ کرینگے اور یہ کر کے رہینگے۔

تشریح۔ یوسف کے سوتیلے بھائیوں نے وعدہ کیا کے وہ ضرور اسکے سگے بھائی کو لانے کی کوشش کرینگے ۔

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (62)

اور اپنے خدام سے کہا کے انکا سرمایا انکے تھیلوں میں رکھو عجب نہیں کے جب یہ اپنے اہل واعیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں عجب نہیں کے یہ پھر یہاں ائیں۔

تشریح۔ ان لوگوں کا سامان انہیں واپس دے دیا گیا ۔

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (63)

جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے کے ہم سے غلہ روک لیا گیا ہے اپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجیں کے ہم پیمانہ بھر کر لائیں اور ہم اسکی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں۔

تشریح۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے اور کہا کے ہم سے سامان روک لیا گیا ہے اور چھوٹے بھائی کو ساتھ لانے کی بات کی ہے۔

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (64)

کہا کے میں اس بات میں تم پر اعتماد نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا بھائی کے بارے میں کیا تھا سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے اور زیادہ رحم کرنے والا ۔

تشریح۔ یوسف کے والد یوسف کو کھونے کا باوجود بھی اللہ پر یقین رکھتے ہوئے ان دھو کے بازوں (بیٹوں) پر بھروسہ کیا پھر بھی انکے دل میں شک اور کچھ سوال رہ گئے۔

وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَاعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَـذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ(65)

اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کے انکا سرمایا انکو واپس کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابا ہمیں کیا چاہئے یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اب ہم اپنے اہل اعیال کے لئے پھر غلہ لائینگے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کرینگے اور ایک اونٹ کا بوجھ کا غلہ زیادہ لائینگے یہ تھوڑا ہے۔

تشریح۔ یوسف کے دھوکے باز بھائیوں نے جب اپنا اسباب کھولا تو اپنی چیزیں موجود پائیں اس سے انہیں یہ ثبوت ملا کے انہیں انکی چیزیں واپس مل گئی ہیں اور اپنے والد سے کہا کے وہ دوبارہ جائینگے اور مزید سامان لائینگے اور یہ سامان کچھ زیادہ ہی ہوگا اور اپنے سوتیلے بھائی کی بھی حفاظت کرینگے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقاً مِّنَ اللّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلاَّ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ(66)

کہا کے جب تک خدا کا عہد کے اسکو میرے پاس لاوگے میں اسکو تمہارے ساتھ نہیں بھیجونگا مگر یہ کے تم گھیر لئے جاو جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو کہا جو قول قرار ہم کر رہے ہیں اسکا خدا ضامن ہے۔

تشریح۔ پیغمبر یعقوب نے ان لوگوں سے کہا کے تب تک انکے دھوکے باز بیٹے اللہ کی قسم کھا کر زبان نا دیں اور اگر ان پر کوئی مصیبت نا ائے تب تک وہ اپنے بیٹے کو انکے ساتھ نہیں بھیجیں گے۔ دھوکے بازوں نے قسم کھائی اور زبان دی یعقوب نے انکی قسموں کا یقین کیا اور اسے اللہ کے حوالے کیا۔

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لاَ تَدْخُلُواْ مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُواْ مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ(67)

اور ہدآیت کی کے بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نا ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور خدا کی تقدیر تو تم سے روک نہیں سکتا حکم اسی کا ہے اور میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

تشریح۔ یعقوب نے اپنے بچوں کو مشورہ دیا کے مصر کے شہر میں الگ الگ راستوں سے جائیں اور اللہ کا حکم بھی اٹل ہے اور یعقوب صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَلَمَّا دَخَلُواْ مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللّهِ مِن شَيْءٍ إِلاَّ حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ(68)

اور جب وہ ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں سے باپ نے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو زرا بھی ٹال نا سکے بس یعقوب کے دل کی خواہش جو انہوں نے پوری کی بے شک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے انکو علم سکھایا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔ یعقوب ایک گیانی انسان تھے اور انہیں پتہ تھا کے کس طرح اپنے بچوں کی حفاظت کی جائے اور یہ گیان انہیں اللہ کی طرف سے ملا تھا ۔

وَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّيَ أَنَاْ أَخُوكَ فَلاَ تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ(69)

اور وہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کے میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نا کرنا۔

تشریح۔ یوسف کے پاس جب یہ لوگ پہنچے تو یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بلا لیا اور کہا کے اپنے سوتیلے بھائیوں کے برتاو سے دکھی نا ہو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ(70)

جب انکا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے کے اسباب میں پانی پینے کا پیالہ رکھ دیا پھر ایک اواز دینے والے نے پکار کر کہا کے اے قافلے والوں تم لوگ چور ہو۔

تشریح۔ ایک شاہی پیالہ چوری ہونے کا اعلان ہوا ۔

قَالُواْ وَأَقْبَلُواْ عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ(71)

انہوں نے اسکی طرف منہ پھیر کر کہا تمہاری کیا چیز کھوئی ہے۔

تشریح۔ یوسف کے بھائیوں نے پوچھا کیا سامان چوری ہوا ہے ۔

قَالُواْ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاء بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَاْ بِهِ زَعِيمٌ (72)

جواب دیا کے شاہی پیمانہ گم ہے جو اسے لے ائے اسے ایک اونٹ کا غلہ ملیگا اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔

تشریح۔اعلان کرنے والوں نے کہا شاہی پیالہ چوری ہوا ہے اور جو اسے ڈھونڈ نکالے گا اسے ایک اونٹ برابر اناج دیا جائیگا اور یوسف اسکے ذمہ دار ہونگے۔

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (73)

انہوں نے کہا اللہ کی قسم تمکو خوب علم ہے کے ہم ملک میں فساد پھیلانے نہیں ائے اور نا ہم چور ہیں۔

تشریح۔یوسف کے بھائیوں نے کہا کے وہ چور نہیں ہیں اور نا وہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔

قَالُواْ فَمَا جَزَآؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ (74)

انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ہو۔

تشریح۔تلاش کرنے والوں نے پوچھا اگر وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو انہیں کیا سزا ملنی چاہئے۔

قَالُواْ جَزَآؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (75)

جواب دیا کے اسکی یہی سزا ہے کے جس کے اسباب میں پایا جائے وہی اسکا بدلہ ہے ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیتے ہیں۔

تشریح۔انہوں نے جواب دیا کے جس کے سامان سے وہ پیالہ نکلے گا وہ غلام بن جائیگا۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاء أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاء أَخِيهِ كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّن نَّشَاء وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (76)

یوسف نے انکے سامان کی تلاشی شروع کر دی اپنے بھائی کی تلاشی سے پہلے پھر اس پیمانہ کو بھائی کے سامان سے نکالا ہم نے یوسف کے لے اسی طرح یہ تدبیر کی اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نا لے سکتا تھا مگر یہ کے اللہ کو منظور ہو ہم جسے چاہیں درجہ بلند کر دیں ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔

تشریح۔یوسف نے سبھوں کی تلاشی لینے کے بعد وہ پیالہ اپنے بھائی کے بورے سے نکال لیا اور قانون کے مطابق اس نے اپنے بھائی کو روک لیا اور اللہ جسے چاہے عزت سے نوازتے ہیں۔

قَالُواْ إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَاناً وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ (77)

انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے اسکا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا اور انکے سامنے بلکل ظاہر نا کیا کہا کے تم بدتر جگہ میں ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے۔

تشریح۔یوسف کے بھائیوں نے کہا یہی کام اسکے بڑے بھائی نے بھی کیا تھا ۔

قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيراً فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (78)

انہوں نے کہا اے عزیز مصر اسکے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے شخص ہیں اپ اسکے بدلہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں ہم دیکھتے ہیں کے اپ بڑے نیک نفس ہیں۔

تشریح۔پھر کہا کے اسکا باپ بوڑھا ہے اسلئے اسے چھوڑ دیں اور اسکے بدلے میں کسی دوسرے کو رکھ لیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلاَّ مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذاً لَّظَالِمُونَ (79)

یوسف نے کہا ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی اسکے سوا دوسرے کو گرفتار کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ایسا کرنے سے تو ہم ناانصافی کرنے والے ہو جائینگے۔

تشریح۔یوسف نے کہا کے ہر کسی کو اپنی غلطی کی سزا یا جزا خود بھگتنی پڑتی ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُواْ مِنْهُ خَلَصُواْ نَجِيّاً قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُواْ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقاً مِّنَ اللّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّىَ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (80)

جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کے تمہارے والد نے تم سے اللہ کی قسم لیکر پختہ عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے بارے میں کوتاہی کر چکے ہو پس میں تو اس سرزمین سے ناٹلوں گا جب تک والد صاحب خود مجھے اجازت نا دیں یا اللہ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

تشریح۔ یوسف کے بڑے بھائی نے اس بات کا انکار کیا اور کہا اللہ ہی اس بات کا فیصلہ کرینگے ۔

ارْجِعُواْ إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُواْ يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ (81)

تم سب والد کی خدمت میں جاو اور کہو کے اپ کے صاحب زادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی جو ہم جانتے تھے ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نا تھے۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کے گھر لوٹ جاو اور اپنے والد کو ساری باتیں بتاو ۔

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيْرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (82)

اپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم ائے ہیں اور یقینا ہم سچے ہیں۔

تشریح۔ انکے بھائی اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے منتیں کرنے لگے کیونکہ ان لوگوں نے اپنے والد سے وعدہ کیا ہوا تھا۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعاً إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (83)

کہا یہ تو نہیں بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنائی اب صبر ہی بہتر ہے قریب ہے کے اللہ ان سب کو میرے پاس پہنچا دے وہی علم والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح۔ یعقوب نے امید ظاہر کی کے انکے دونوں بیٹوں کو انکے پاس اللہ سے لے ائیں اور اللہ بڑا حکم والا ہے اور اپنے بیٹوں کی باتوں پر یقین نہیں کیا ۔

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (84)

پھر ان سے منھ پھیر لیا اور کہا ہائے افسوس انکی انکھیں بوجہ رنج و غم سے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔

تشریح۔ اور ان سے منھ پھیر لیا اور اپنے بچوں کے لئے افسوس ظاہر کرتے کرتے غم کی وجہ سے اپنی انکھیں سفید کر لیں۔

قَالُواْ تَاللهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضاً أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (85)

بیٹوں نے کہا اپ ہمیشہ یوسف کی یاد میں لگے رہینگے یہاں تک کے کھل جائیں یا ختم ہو جائیں۔

تشریح۔ ان لوگوں نے اپنے والد سے کہا کے یوسف کے غم میں انکی موت ہو جائیگی۔

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (86)

انہوں نے کہا میں تو اپنی پریشانیاں اور رنج کی فریاد اللہ سے ہی کر رہا ہوں مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔

تشریح۔ یعقوب نے جواب دیا کے وہ اپنا غم اور تکلیف اپنے خدا کے سامنے ظاہر کرینگے اور جتنی اللہ کی سچائی وہ جانتے ہیں انکی اولاد نہیں جانتی ۔

يَا بَنِيَّ اذْهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلاَ تَيْأَسُواْ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (87)

میرے بچوں تم جاو یوسف اور اسکے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید نا ہو۔ رب کی رحمت سے نا امید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

تشریح۔ اور بچوں کو مشورہ دیا کے اپنے بھائی اور یوسف کی تلاش جاری رکھیں اور اللہ کی رحمت سے مایوس نا ہوں اور اللہ کی رحمت سے مایوس وہی ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَيْهِ قَالُواْ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (88)

پھر جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اے عزیز ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہم حقیر پونجی لائے اپ ہمیں پورا غلہ ناپ دیں اور ہم پر خیرات کریں۔ اللہ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

تشریح۔ یوسف کے بھائی دوبارہ گئے اور خیرات مانگی اور کہا اللہ خیرات دینے والوں کو انعام دیتے ہیں۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ (89)

یوسف نے کہا جانتے بھی ہو کے تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ اپنی نادانی کی حالت میں کیا کیا ۔

تشریح۔ یوسف نے ان لوگوں سے پوچھا کیا انہیں یاد ہے کے نہیں کے انہوں نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا ۔

قَالُواْ أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَاْ يُوسُفُ وَهَـذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ(90)

انہوں نے کہا کیا واقعی تم یوسف ہو جواب دیا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر فضل و کرم کیا بات یہ ہے کے جو بھی پرہیزگاری اور صبر کریگا اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

تشریح۔ انہوں نے یوسف سے اسکی پہچان پوچھی کے واقعی وہ یوسف ہے یا کوئی اور یوسف نے اپنی پہچان دی اور کہا کے اللہ نے انکے ساتھ مہربانی کی اور ساتھ میں یہ بھی کہا کے اللہ نیکوں کی نیکی ضائع نہیں کرتے ۔

قَالُواْ تَاللّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ(91)

انہوں نے کہا اللہ کی قسم اللہ نے تجھے ہم پر برتری دی اور یہ بھی سچ ہے کے ہم خطا کار تھے۔

تشریح۔ ان لوگوں نے بھی اپنا گناہ قبول کیا ۔

قَالَ لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ(92)

جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں بخشے وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان۔

تشریح۔ یوسف نے اپنے سارے الزامات واپس لے لئے اور کہا کے اللہ انکے گناہوں کو معاف کرے اور اللہ ہی رحم کرنے والا ہے۔

اذْهَبُواْ بِقَمِيصِي هَـذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيراً وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ(93)

میرا یہ کرتا لے جاو اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کے وہ دیکھنے لگیں اور اجائیں اپنے تمام خاندان کو لیکر۔

تشریح۔ یوسف نے اپنا کپڑا اپنے بھائیوں کو دیا اور کہا کے اس کپڑے کو اپنے والد کے چہرے پر ڈال دیں تا کہ انکی انکھوں کی روشنی واپس اجائے اور اپنے رشتداروں کو بھی لیکر انے کے لئے کہا۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّيَ لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلاَ أَن تُفَنِّدُونِ(94)

جب یہ قافلہ جدا ہوا تو انکے والد نے کہا مجھے تو یوسف کی خوشبو ارہی ہے اگر تم مجھے سٹھیا ہوا قرار نا دو۔

تشریح۔ یعقوب نے یوسف کو محسوس کیا ۔

قَالُواْ تَاللّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلاَلِكَ الْقَدِيمِ(95)

وہ کہنے لگے واللہ اپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔

تشریح۔ لوگ کہنے لگے کے یہ انکا پرانا وہم ہے۔

فَلَمَّا أَن جَاء الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيراً قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيَ أَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ(96)

جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر انکے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے کہا میں تم سے نا کہا کرتا تھا کے میں اللہ کی وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔

تشریح۔ اور جب خوشخبری اگئی اور یوسف کا کپڑا انکی انکھوں پر رکھا گیا تو انکی انکھوں کی روشنی لوٹ ائی۔ یعقوب نے دعوی کیا تھا جتنا اللہ کے انصاف کے بارے میں وہ جانتے ہیں کوئی اتنا نہیں جانتا۔

قَالُواْ يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ(97)

انہوں نے کہا بابا اپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش کیجئے بے شک ہم قصوروار ہیں۔

تشریح۔ انکے بیٹوں نے گناہوں سے نجات پانے کے لئے اپنے والد سے دعا کی درخواست کی۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيٓ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ(98)

کہا اچھا میں جلدی تمہارے لئے بخشش مانگوگا وہ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔یعقوب نے اپنے بیٹوں کی درخواست کو قبول کرے ہوئے کہا کے اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُواْ عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُواْ مِصْرَ إِن شَاء اللّهُ آمِنِينَ(99)

جب یہ سارا گھرانا یوسف کے پاس پہنچ گیا تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کے اللہ کو منظور ہے تو اپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں ائیں۔

تشریح۔یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور مصر میں رہنے کے لئے کہا ۔

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّواْ لَهُ سُجَّداً وَقَالَ يَا أَبَتِ هَـذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقّاً وَقَدْ أَحْسَنَ بِيٓ إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاء بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ(100)

اور اپنے تخت کے پاس ماں باپ کو اونچا بیٹھایا اور سب اسکے سامنے سجدہ میں گر گئے تب کہا کے ابا جی میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب مجھے جیل خانے سے نکالا اور اپ لوگوں کو صحرا سے لے ایا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا میرا رب جو چاہے اسکے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم والا حکمت والا ہے۔

تشریح۔یوسف نے اپنے ماں باپ کو اونچا درجہ دیا اور انکے قدموں پر سجدہ کیا اور کہا اللہ مہا شکتی والا اور گیانی ہے۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ(101)

اے میرے پروردیگار تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔اے اسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور اخرت میں میرا ولی اور کار ساز ہے تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔

تشریح۔یوسف نے اپنے پرودیگار کا شکریہ ادا کیا اور اس رحمت کا جو انہیں ملی۔

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاء الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُواْ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ(102)

یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم اپکی طرف وحی کر رہے ہیں اپ انکے پاس نا تھے جب کے انہوں نے اپنی بات ٹھان لی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔

تشریح۔ساری سازشیں کی جانکاری یوسف کو ملتی تھی۔

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ(103)

گو اپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایماندار نا ہونگے۔

تشریح۔اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس بات پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ(104)

اپ ان سے کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے ہیں یہ تو تمام دنیا کے لئے نصیحت ہے۔

تشریح۔مگر یوسف نے کبھی بھی مدد کے بدلے میں کچھ نہیں مانگا اور لوگوں کے لئے یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ(105)

اسمان اور زمین میں بہت ساری نشانیاں ہیں جن سے یہ منھ موڑے گزر جاتے ہیں۔

تشریح۔اسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں اور اس پر غور فرمانے سے اللہ کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللّهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ(106)

ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہیں۔

تشریح۔ بہت سارے لوگ اللہ تعالی کی موجودگی کو مانتے ہیں مگر انکے اصولوں کو قبول نہیں کرتے یہی مشرک ہیں۔

أَفَأَمِنُواْ أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ(107)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کے انکے پاس اللہ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب اجائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔

تشریح۔ مشرک اپنے گناہوں اور کوسنکار پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں کے انکو انکے کرموں کے پھل کا نتیجہ نہیں ملیگا مگر اچانک انکی زندگی میں قیامت اجائیگی اور انہیں خبر تک نا ہوگی ۔

قُلْ هَـذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ(108)

اپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے میں مشرکوں میں نہیں۔

تشریح۔ پرہیزگاری، سچائی، انسانیت، محبت تعلیم اور شانتی ہی اللہ تعالی کے اصول ہیں جو انہیں ملا۔ اللہ پاک ہے اور یوسف گنہگاروں میں سے نہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَى أَفَلَمْ يَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَواْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ(109)

اپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے بھی رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے نہیں دیکھا کے ان سے پہلے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقینا اخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔

تشریح۔ یوسف اور ان سے پہلے جتنے بھی رسول یعنی سچائی بتانے والے ائے انکے پاس اللہ کا سچا گیان ثبوت کے ساتھ موجود ہوتا تھا۔

حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّواْ أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُواْ جَاءهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاء وَلاَ يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ(110)

یہاں تک کے جب رسول نا امید ہو گئے اور وہ خیال کرنے لگے کے انہیں جھوٹ کہا گیا ہے فورا ہی ہماری مدد ان کے پاس اپہنچی جسے ہم نے چاہا نجات دی بات یہ ہے کے ہمارا عذاب گنہگاروں سے واپس نہیں کیا جاتا۔

تشریح۔ رسول بھی انسانی جذبات سے ازاد نہیں ہوتے کیونکہ وہ بھی انسانوں میں سے ہی گیانی انسان ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالی کی مدد اور وقت نے رسولوں کے احکام ثابت کئے ۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُوْلِي الأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثاً يُفْتَرَى وَلَـكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ(111)

ان کے بیان میں یقینا عقل والوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے یہ قران جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں جو اس سے پہلے کی ہیں کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدآیت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

تشریح۔ یہ سارے قصے (گھٹنائیں) جو قران شریف میں بیان کئے گئے ہیں وہ گیانیوں کے لئے تجربہ حاصل کرنے کا اور اس پر عمل کرنے کا ذریعہ ہے۔ قران کی یہ ساری باتیں من گھڑت نہیں۔ یہ ایمان والوں اور گیانیوں کے لئے ایک سچی اور فائدے مند راہنما ہے اور اللہ کی رحمت ہے نیک اور پرہیزگاروں کے لئے۔

سورۃ الرعد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

المر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِيَ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يُؤْمِنُونَ (1)

الم ر یہ قران کی آیتیں ہیں اور جو کچھ اپکی طرف اپکے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

تشریح۔ الف لم ر

ل ۔ یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد ﷺ سے انکار نا کریں۔

یہ کتاب اللہ کی طرف سے قدرت بنکر انسان اور انسانی تہذیب کو اشیر واد کے طور پر ملی ہے اور یہ سچے فائدہ مند اصولوں سے بھری ہوئی ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے ۔

پیغام! الف سے اللہ

ل سے لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔

م سے محمد ﷺ یعنی قدرتی سچائی بتانے والے اور شانتی کا راستہ بتانے والے رسول سے راعنا یعنی ان ساری باتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

آیت کی شروعات میں کہا گیا ہے ''تلک ایات الکتاب'' اسکا مطلب یہ ہے ان آیتوں میں سچائی اور گہرائی ہے اور پھر کہا جاتا ہے کے ''یہ تمارے رب کی طرف سے تمہیں ملی ہے'' اب سوال یہ اتا ہے کے اس آیت کو بیان کرنے والے اور سننے والوں کا رب کیا الگ الگ ہے؟ اس آیت کے اخر میں کہا گیا ہے ''زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان نہیں لائینگے'' یہ بات کہکر کہنے والے کی مایوسی اس آیت میں جھلک رہی ہے مگر اس آیت کو گہرائی سے پر کھنے پر ایک سچائی کی روشنی نظر اتی ہے جیسے کے کہا جاتا ہے ''یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہیں ملی'' یعنی ہر قوم کے لوگوں نے اپنے اپنے رب کو اپنے اپنے ناموں اور اپنے اپنے طریقوں سے پکارا جسکی منظوری ہمیں اس آیت سے ملتی ہے اور اس آیت کے اخری پیراگراف میں یہ کہا گیا ہے ''زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان نہیں لائینگے'' اگر یہ بات اللہ تعالی کی ہے تو اس میں اللہ کی کمزوری ظاہر ہو رہی ہے اور اگر یہ آیت رسول کی ہے تو رسول کی مایوسی نظر ارہی ہے اور اگر یہ بات انسانی فطرت اور گنہگار کردار کو سامنے رکھ کر کہی جا رہی ہے تو یقینا اس بات کا گہرا مطلب اور سچائی ثابت ہوتی ہے۔ جیسے کے سچائی جب شروع شروع انسان کے سامنے اتی ہے تب وہ اسے قبول کرنے میں ہچکچاہٹ اور شک ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان اصولوں کی سچائی بلند ہو تو وقت کے ساتھ ساتھ انسان اسے قبول کر لیتا ہے اور یہی انسانی فطرت ہے۔ ہر قوم کے رب کا نام الگ الگ ہے اور یہ قدرتی اصول ہیں ہر انسان کی سوچ اور رہنے سہنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے اور قدرت نے ان اصولوں کو قران شریف کی آیتوں سے انسانوں کو سمجھایا تا کہ وہ فرقوں کے نام سے فساد نا کریں ۔

اللّهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ لأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الأَمْرَ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاء رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (2)

اللہ وہ ہے جس نے اسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کے تم اسے دیکھ رہے ہو پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے ہر ایک معیاد معین پر گشت کر رہا ہے وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کے تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔

تشریح۔ اسمان یعنی مہا کاش جیسے وگیانک (سائنسی) زبان میں مہاسن (space) کہتے ہیں نا اس میں ہوا ہے اور نا ہی کوئی ستون سارے گروہ نکچھتر (ستارے / سیارے) اپنے اپنے محور (orbit) پر قائم ہیں چاند اور سورج کو بھی گتی (رفتار) پردان کی ہے۔ چاند اپنے اپ پر گھومتے ہوئے دنیا کا طواف (پردکشن) کرتا ہے اور سورج بھی اپنے اصولوں کے تحت گتی (رفتار) اختیار کر رکھی ہے۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے وقت اور تخلیق کے اصولوں مطابق چلتے رہتے ہیں۔ یہ ساری کریہ پر کریہ (ردوعمل) پر مانوک شکتی (ایٹمی طاقت) کے ذریعہ چلتی ہے سمجھدار اور گیانی ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الأَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَأَنْهَاراً وَمِن کُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْْنِ اثْنَیْْنِ یُغْشِیْ اللَّیْْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِیْ ذَلِکَ لَآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَتَفَکَّرُونَ(3)

اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اوراس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں اوراس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردئے ہیں وہ رات کو دن سے چھپادیتا ہے یقیناغور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔اسی پرمانوشکتی کے ذریعہ gravitational Pull ہےاور دنیا گول ہوتے ہوئے بھی انسان کے لئے بچھی ہوئی لگتی ہےاوراس طاقت کے ذریعہ پہاڑ،ندی اور ہر قسم کے کھانے اور پھل مہیا ہیں اور دنیا کا اپنے اپ پر گھومنے پر رات دن کی تخلیق ہوئی اور یہ سائینسدانوں کے لئے ایک مثال ہے۔

وَفِیْ الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَغَیْْرُ صِنْوَانٍ یُسْقَی بِمَاء وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَی بَعْضٍ فِیْ الأُکُلِ إِنَّ فِیْ ذَلِکَ لَآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُونَ(4)

اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگائے ہیں اور انگوروں کے باغات اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ ایک زرے سے دوسرے زرے کو جوڑ کر زمین میں الگ الگ قسم کے وجود کی تخلیق کرتی ہے مہاشکتی ہر قسم کے پھل،اناج اور کپڑے یعنی انسانی زندگی کی وہ تمام لوازمات جو مختلف شکلوں میں ہوتے ہیں یہ بھی اس اعلی طاقت کا کام ہے جس نے انسان کو رنگ برنگی زندگی دی اور یہ سائینسدانوں کے لئے ایک مثال ہے۔

وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَئِذَا کُنَّا تُرَاباً أَئِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ أُوْلَـئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ وَأُوْلَـئِکَ الأَغْلاَلُ فِیْ أَعْنَاقِهِمْ وَأُوْلَـئِکَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خَالِدونَ(5)

اگر تجھے تعجب ہوتو واقعی انکا یہ کہنا عجیب ہے کے کیا جب ہم مٹی ہوجائینگے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہونگے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردیگار سے کفر کیا یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہیں اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں اوراس میں ہمیشہ رہینگے۔

تشریح۔ ہر کوئی سوال کرتا ہے کے فنا کے بعد جب ہر چیز مٹی ہوجائیگی یعنی ایٹم (زرہ) تو کیا انسان کو بھی دوسرا جنم لینا پڑیگا؟ یہی وہ لوگ ہیں جو قدرت کے اصولوں کا انکار کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کی گردنوں میں اشانتی کی زنجیر ہوتی ہےاور اشانتی کے نرک میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔

پیغام! پریورتن (بدلاو) قدرت کا اصول ہےاور ہر چیز یا ہر مخلوق کی موت یقینا ہےاور موت کے بعد وہ کیا شکل اختیار کریگی یہ قدرت ہی جانتی ہے۔جیسے انسان موت کہتے ہیں یہ قدرت کی نظر میں پریورتن ہے یا اسے روپ انتر (ایک شکل سے دوسری شکل بننا) کہہ سکتے ہیں۔

جولوگ قدرت کے ان اصولوں کا انکار کرتے ہیں وہ کافر ہیں (مثال 4/10)

وَیَسْتَعْجِلُونَکَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلاَتُ وَإِنَّ رَبَّکَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَی ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ(6)

اور جو تجھ سے جلدی کررہے ہیں راحت سے پہلے ہی یقینا ان سے پہلے سزائیں گزر چکی ہیں بے شک تیرا رب بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی اور یہ بھی یقینی بات ہے کے تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

تشریح۔ ہزاروں لاکھوں سالوں کی تکلیفوں کے بعد انسان کو اللہ تعالی نے ادھونک جیون (حیرت انگیز) دیا ہےاور ایک کے بعد ایک ایجادات دیکر انسانی تہذیب کو پر رونق بناتے گئے۔اللہ تعالی کے اصولوں کو انکار کرنے کے باوجود اللہ نے انسانوں کو معاف کیا اور انکے جینے کے طریقات کو اور بھی اسان کرتے گئے ۔اللہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے یعنی کٹھورتا (سختی) سے گنہگاروں کو اشانتی بھی دیتے ہیں۔

وَیَقُولُ الَّذِیْنَ کَفَرُواْ لَوْلا أُنزِلَ عَلَیْْهِ آیَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ(7)

اور کافر کہتے ہیں اس پر اسکے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نا اتاری گئی بات یہ ہے کے اپ تو صرف اگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔

تشریح۔سچائی کو جھٹلانے والے اور کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے پتھر دل گنہگار انسان (کافر) کہتے ہیں کیوں نہیں انکے سامنے اللہ کا وجود ثابت ہوتا؟ گیانی تو صرف شانتی

اور سچائی کا راستہ بتانے والے ہیں (اس راستہ کو محسوس نا کرنا انسان کی اپنی مرضی ہے) اور ہر قوم کے نیک انسان ہی اس راستہ کو پہچانتے ہیں۔

پیغام! نیکی، محبت، پاکیزگی، انسانیت، عدم تشدد، گیان اور شانتی کا راستہ ہی اللہ کا راستہ ہے اور اس فائدے مند راستہ کو حضرت محمد ﷺ نے بھی اللہ کی طرف سے لوگوں کو سمجھایا تھا۔ دنیا میں جتنی بھی قومیں کسی بھی نام یا خیالات کی کیوں نا ہوں سب کی بنیاد ایک ہے یعنی عدم تشدد، انسانیت، شانتی، محبت، تعلیم اور اس راستہ پر گیان حاصل کرنے کو ہی سہی راستہ کہا گیا ہے۔

اللّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَى وَمَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ (8)

مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی ہر چیز اسکے پاس اندازے سے ہے۔

تشریح۔ عورت کے پیٹ میں جس طرح بچہ پلتا ہے بڑھتا ہے اور پیدا ہوتا ہے اور یہ ایک خاص وقت اور اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور اسکے بارے میں قدرت یعنی اللہ سب جانتے ہیں۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ (9)

ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے برا اور بلند و بالا۔

تشریح۔ انسان کی نظر سے جو نظر آتا ہے اور جو نظر نہیں اتا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کے انسانی دماغ کے ذریعہ جو ایجادات ابھی تک نہیں ہوئی وہ سب اللہ کے اختیار میں ہیں اور اللہ مہان اور بلندی والا ہے۔

پیغام! برھانڈ (کائینات) میں ابھی بھی ایسے بہت سارے راز ہیں جسکا انسانوں کو پتہ نہیں ہے یہاں تک کے انسان کو خود اپنی پیدائش کا راز بھی حاصل نہیں ہوا۔ وگیانک (سائنس) انسانی دماغ کی پیداوار ہے یہ انسان کا بھرم ہے۔ قدرت اگر نہیں چاہتی تو کوئی بھی سائنسی ایجادات ممکن نہیں ہوتی اور یہ اسلئے کے یہ وقت بوقت انسانوں کو ملتا رہا ہے۔

سَوَاء مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ (10)

تم میں سے کسی کا اپنی بات چھپا کر کہنا اور با اواز بلند سے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا اور جو دن میں چل رہا ہو سب اللہ پر برابر و یکساں ہیں۔

تشریح۔ انسان اپنے گناہوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جیسے کے رات کا چھپ جانا اور دن کے اجالے کی طرح کچھ انسان سچائی کو قبول بھی کرتے ہیں اور نیکی کے راستہ پر بھی چلتے ہیں۔ ان سب باتوں کی خبر اللہ رکھتے ہیں۔

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّهُ بِقَوْمٍ سُوءاً فَلاَ مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ (11)

اس کے پہرے دار انسان کے اگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اسکی نگہبانی کرتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت اللہ نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نا بدلیں جو انکے دلوں میں ہے۔ اللہ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اسکے کوئی بھی انکا کارساز نہیں۔

تشریح۔ انسان کا ضمیر اگے پیچھے یعنی ہر جگہ سے اسے برائی سے روکتا ہے اور یہ ایک پہرے دار کی طرح ہے۔ انسان کا ضمیر جب سچائی کو محسوس کرنے لگتا ہے اور اسے اپنانے لگتا ہے تب اسکے نصیب کا بدلاو ہوتا ہے یعنی اسے شانتی حاصل ہوتی ہے۔ اگر اللہ کسی کو تکلیف دینا چاہے تو اس سے بچنے طاقت کسی کے پاس نہیں اور اللہ سارے کاموں کو انجام دیتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَطَمَعاً وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (12)

وہ اللہ ہی ہے جو تمکو بجلی کی چمک ڈرانے اور امید دلانے کے لئے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔

تشریح۔ وہی اللہ ہے جو انسانوں کو گیان کی روشنی اور سچائی کا راستہ دکھاتا ہے اور وہی اللہ ہے جو اس راستہ سے بھٹکے ہوؤں کو ڈر بھی دکھاتا ہے۔ انسان کی اشا نراشا (امید ناامیدی) سب اللہ کی قدرت ہے اور انسان کو گہری تکلیف بھی اللہ ہی دیتے ہیں جیسے کے اسمان میں گھنے بادل ۔

پیغام! زیادہ بارش ہونے سے سیلاب اجاتا ہے اور ٹھیک ٹھیک بارش ہونے سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے یعنی اس سے اچھی فصل ہوتی ہے جو انسان خوراک کے طور پر

استعمال کرتا ہے اور سیلاب سے انسان ڈرتا بھی ہے لیکن اچھی فصل کی امید میں بارش کی بھی امید رکھتا ہے۔ سیلاب انسان کی دکھ اور تکلیف ڈھانک دیتی ہے اور ٹھیک ٹھیک بارش اسے خوشحالی عنایت کرتی ہے۔

سوال؟ موجودہ ترجمہ کے مطابق انسان کے اگے پیچھے اگر پہرے دار ہیں تو پھر وہ گناہ کیوں کرتے ہیں؟ کیا عالم اس بات کا جواب دینگے؟

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلآئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ(13)

گرج اسکی تسبیح وتعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اسکے خوف سے وہی اسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے کفار اللہ کی بابت اس سے لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ سخت وقت والا ہے۔

تشریح۔ اللہ کی قدرت یا اسکے فائدے یا انسان کے لئے عذاب دونوں ہی انکی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی تمام قدرت انکی طاقت سے ڈرتی ہے اور وہ طاقت اسمان میں بادل کو ٹکرا کر بجلی پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں عذاب دینا ہوتا ہے بادلوں سے زیادہ پانی برسا کر سیلاب کی شکل میں دے دیتے ہیں لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں مگر اسکی طاقت کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

پیغام! اللہ کا غائبانہ وجود اور عبادت کے طریقات کو لیکر جو لوگ اپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کے اسکی طاقت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا اور نا ایک پتہ ہل سکتا ہے ۔

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاء لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ(14)

اسی کو پکارنا حق ہے جو لوگ اوروں کو اسکے سوا پکارتے ہیں وہ انکا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کر اس کے منھ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اسکے منھ میں پہنچنے والا نہیں ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔

تشریح۔ سچائی کو نا سمجھ کر کوسنسکار میں بھٹکے ہوئے اور اللہ کی طاقت کو نا سمجھتے ہوئے جو لوگ دوسرے خیالات پر یقین رکھتے ہیں اور انہیں چھوڑ نا نہیں چاہتے (یعنی اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت) ایسے لوگوں کو سچائی کی روشنی اور سہی راستہ یعنی سکون کا راستہ نصیب نہیں ہوتا یعنی اللہ کا جواب انہیں نہیں ملتا کوئی کوئی انسان دونوں ہاتھ پھیلا کر پانی کے لئے ترستہ ہے اور اسے پانی نہیں ملتا ۔

پیغام! بنیاد کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کو سنسکار ہے اور وہ بنیاد ہے کے ہر زرے میں اللہ کی طاقت ہونے کی وجہ سے دنیا چلتی ہے۔ اس لحاظ سے کائنات کا کوئی بھی کام اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا اس بات کو جو سمجھ گیا اسکے لئے اللہ کو محسوس کرنا اسان ہے۔

وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَظِلالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ(15)

اللہ کے لئے ہی زمین اور اسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور نا خوشی سے سجدہ کرتی ہے اور انکے سائے بھی صبح وشام ۔

تشریح۔ انسان کے چاہنے یا نا چاہنے سے اسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کی طاقت سے چلتا ہے یعنی سب اللہ کو ہی سجدہ کرتے ہیں۔ دن کے کسی بھی وقت چاہے صبح ہو یا شام یا تہذیب کی رفتار سب اللہ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے ۔

قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ قُلِ اللّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاء لاَ يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء خَلَقُواْ كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ(16)

اپ پوچھئے کے اسمانوں اور زمین کا مالک کون ہے کہہ دیجئے اللہ کیا تم پھر بھی اسکے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان پر بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟ کیا یہ جنہیں اللہ کے شریک ٹھرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کے انکے نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو۔ اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا اور زبردست غالب حکمت والا ہے ۔

تشریح ۔ پرماتوک شکتی کے ذریعہ تمام کائنات کی تخلیق ہوئی اور وہی طاقت اللہ کی ہے ۔ یقینا گنہگار گناہ کو اپنا مالک (معبود) سمجھ بیٹھتے ہیں مگر گناہ خود اپنے اندر اچھا برا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نا اندھا اور نا انکھ والا ایک جیسے ہو سکتے ہیں ۔ گیان اور مورکھتا بھی ایک نہیں ہوسکتی ۔ شیطان یعنی گناہ والی طاقت قدرت کی کوئی بھی مخلوق یا تخلیق کا کوئی بھی اصول نہیں بنا سکتی کیونکہ وہ خود اللہ کی تخلیق کا ایک پہلو ہے اور لوگوں کو بہکانا اسکا ہی کام ہے اور اللہ طاقتور اور سب پر غالب ہے ۔

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِياً وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاء حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاء وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ(17)

اسی نے اسمان سے پانی برسایا پھر اپنی پانی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھایا اور اس چیز میں بھی جسکو اگ میں ڈال کر تپاتے ہو زیور یا سامان کے لئے اسی طرح کی جھاگ ہے اسی طرح اللہ حق و باطل کی مثال بیان فرماتے ہیں اب جھاگ تو ناکارہ ہوکر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے اللہ اسی طرح اپنی مثالیں بیان کرتا ہے ۔

تشریح ۔ قدرت میں ایسے ردوعمل بھی ہوتے ہیں جیسے کے اسمان سے بارش برسانا اور ندی نالوں سے گزرتے ہوئے سمندر میں جا گرنا ۔ پانی کے اوپری حصے میں سورج کی تپش سے وہ پانی بھاپ بنکر دوبارہ بادل بن جاتا ہے یعنی اوپری حصہ بھاپ بنکر اڑ جاتا ہے ۔ کسی بھی چیز کو جلانے کے لئے اکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور جب زیورات یا کسی بھی چیز کے لئے اگ جلائی جاتی ہے تو اس چیز کے اوپر اکسیجن کے ذریعہ جھاگ بنتی ہے اور اسطرح اللہ تعالی سائینس کے ذریعہ انسان کو حق اور باطل کی پہچان دیتے ہیں ۔ گندگی یعنی جس چیز کو انسان کی ضرورت نہیں ہے اللہ نے انسانوں کو اسکی پہچان دے دی ہے اور قدرت نے پانی کا بہاو اور ٹھہراو اسطرح رکھا ہے کے مخلوق کو اسکا فائدہ پہنچے اور اللہ اس طرح گیانیوں یعنی سمجھداروں کو اسکی پہچان دیتے ہیں ۔

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَى وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُواْ لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لاَفْتَدَواْ بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ(18)

جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجاوری کی انکے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے انکے حکم کی برداری نہیں کی اگر انکے لئے زمین میں جو کچھ بھی ہے اور ویسا بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں یہی ہیں جنکے لئے برا حساب اور انکا ٹھکانہ جہنم جو بہت ہی بری جگہ ہے ۔

تشریح ۔ جو انسان اپنے فائدے کے لئے اپنے رب کی قدرت اور انکے اصولوں کو سمجھ کر اپنی زندگی کو اپنے رب کے حوالے کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے ۔ دنیا کی ہر چیز یا اسکے برابر کوئی بھی بات ان دو قسم کے انسانوں کے درمیان کوئی معنی نہیں رکھتی ۔ جو لوگ اللہ کی قدرت کو نہیں مانتے اور انکے اصولوں کی خلافی کرتے ہیں انہیں دنیا کی کوئی بھی چیز بدسکونی اور بے چینی کے عذاب سے نجات نہیں دلوا سکتی ۔ بدسکونی اور بے چینی کا جہنم انکا ٹھکانہ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے ۔

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ(19)

کیا وہ شخص جو علم رکھتا ہوا پکی طرف اپکے رب کی طرف سے اتارا گیا ہو وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو جائیگا جو اندھا ہو ۔ نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں ۔

تشریح ۔ جو انسان حق کو سمجھتا ہے یعنی قدرت اور اللہ کے ذریعہ انکے سامنے جوابدہ اور جاہل کبھی بھی یکساں نہیں ہو سکتے ۔ سمجھنے والے گیانی صرف اللہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں ۔

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ وَلاَ يِنقُضُونَ الْمِيثَاقَ(20)

جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور قول قرار کو توڑتے نہیں ۔

تشریح ۔ ایسے گیانی ، سمجھدار ، صاف دل اور نیک انسان قدرت کے اصولوں پر یعنی اللہ اور انکے عہد کو کبھی بگاڑتے یا توڑتے نہیں یہی اللہ کے ساتھ نیک انسان کا عہد ہے ۔ پیغام ! نیکی ، انسانیت ، محبت ، پرہیزگاری ، علم ، امن وچین اور عدم تشدد یہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ انسان کے ساتھ اللہ کا عہد ہے اور قدرتی طور پر انسانی سماج میں موجود ہے اور یہی انسانی تہذیب کی بنیاد ہے جو اسے نہیں مانتے وہی اسے توڑ کر کافر ہوتے ہیں ۔

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ(21)

اور اللہ نے جن کو جوڑنے کا حکم دیا وہ اسے جوڑتے ہیں اور اپنے پروردیگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

تشریح۔ نیک اور گیانیوں کا ضمیر (انتراتما) اللہ کے حکم سے کام کرتا ہے یعنی جس چیز کا حکم اللہ دیتا ہے وہ لوگ وہی کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے برا کام یعنی گناہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ لوگ گناہوں کے عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی ان لوگوں کا ضمیر انکو گناہ کرنے نہیں دیتا ۔

پیغام! نیک انسان اللہ سے نہیں ڈرتے اللہ سے محبت کرنے والے یعنی قدرت سے محبت کرنے والے اگر ڈرتے ہیں تو صرف ان اصولوں سے جن سے قدرت بگڑتی ہے یعنی شیطانی اصولوں سے۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُواْ ابْتِغَاء وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ(22)

اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ۔

تشریح۔ نیک لوگ صبر کرتے ہیں اللہ یا قدرت کے وردان کے لئے امن قائم کرتے ہیں اپنے دماغ اپنے پریوار اور سماج میں۔ قدرت کے بھنڈار سے انہیں جو بھی ملتا ہے اس میں مطمین رہتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں۔ خرچ کرتے وقت کوئی ناجائز کام نہیں کرتے کے اسے چھپایا جائے ۔ اپنی نیکی اور برائی سے اسے پرکھتے ہیں ایسے لوگ ہی بہترین ہیں۔

پیغام! "چھپ کر خرچ کرنا" کا مطلب یہ ہے کے غلط قسم کی دولت کو خرچ کرنا یا انجام دینا یا ناجائز طریقہ سے کسی کام کو انجام دینا جس سے سماج کو نقصان پہنچے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلاَئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ(23)

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائینگے اور انکے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہونگے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئینگے۔

تشریح۔ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وچین اور عدم تشدد چاہنے والے ایسی خوشحالی میں رہینگے کے انکے ساتھ ساتھ اس پاس کے رہنے والے میاں بیوی اور بچے ان اصولوں کا سبق لیتے ہوئے سکون کے سائے میں براجمان ہونگے انکے عمل کی بدولت خوشحالی فرشتہ بنکر انہیں گھیر لیگی اور ہر طرف سے سکون ہی سکون ہوگا۔

سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ(24)

کہینگے تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا ہے اس دار اخرت کا ۔

تشریح۔ قدرت کی طرف سے ان پر سلامتی ہوگی اور انکے صبر، نیکی اور پرہیزگاری کا بدلہ انہیں سکون اور امن وچین کی شکل میں ملیگا ۔

وَالَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ(25)

اور جو اللہ کے عہد کو اسکی مظبوتی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کو جوڑنے کا اللہ حکم دیتے ہیں انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں انکے لئے لعنتیں ہیں اور انکے لئے برا گھر ہے۔

تشریح۔ جو انسان اللہ کے اصولوں کو یعنی عہد کو (عدم تشدد اور شانتی) سچا سمجھنے کے بعد توڑتے ہیں یعنی فساد کرتے ہیں (عدم تشدد اور شانتی میں ہی انسان کی نجات کا راستہ ہے) اور جو یہ بات نہیں سمجھتے ان پر اللہ کی لعنت اور بدسکونی کا عذاب اور یہ بہت برا اور بے چینی کا ٹھکانہ ہے۔

اللّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُواْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مَتَاعٌ(26)

اللہ جسکی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور جسکی چاہے گھٹاتا ہے یہ تو دنیا کی زندگی میں مست ہو گئے حالانکہ دنیا اخرت کے مقابلے میں حقیر ہے۔

تشریح۔ اللہ کے پسندیدہ انسانی عمل ہیں پرہیزگاری۔ اللہ جسے چاہے زیادہ دیتے ہیں اور جسے چاہے کم اور جو انسان اپنی حیثیت میں خوش رہتے ہیں اور صبر کرتے ہیں انہیں ہی شانتی ملتی ہے۔ انسان کی زندگی چند دنوں کی ہے اور ہر کسی (نفس) کو موت کا مزا چکھنا ہے ۔

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِيْ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ(27)

کافر کہتے ہیں اس پر کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ اللہ جسے گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اسکی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔

تشریح۔ اندھے بہرے اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے کافر سچائی دیکھ نہیں پاتے اور سچائی کی نشانی اور اسکا ثبوت ڈھونڈتے ہیں۔ جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے اسے گمراہ کر دیتے ہیں اور جو اسکی طرف انا چاہے اسے راہ بھی دکھاتے ہیں۔

پیغام! اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں شیطان کی شیطانیت اور نیکوکاروں کی نیکی سب اللہ کی مرضی سے ہی ہوتی ہے تا کہ انسانی زندگی رنگ برنگی ہو اور یکساں نا لگے۔

الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(28)

جو لوگ ایمان لائے انکے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی ہوتی ہے۔

تشریح۔ نیکی، پرہیزگاری، علم، محبت، انسانیت، عدم تشدد اور امن وسکون چاہنے والے ایماندار لوگ دھیان (عبادت) اور اپنے عمل کے ذریعہ اللہ یعنی قدرت کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کرتے ہیں اور اس وجہ سے انکے دل ودماغ کو چین، سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ(29)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انکے لئے خوشحالی اور بہترین ٹھکانہ ہے۔

تشریح۔ محبت، انسانیت، عدم تشدد پرہیزگاری، امن وچین اور علم کے اصولوں پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں انکے لئے خوشحالی اور اچھا ٹھکانہ ہے ۔

كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِيْ أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِيَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ(30)

اس طرح ہم نے اپکو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی تھیں کے اپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی اپ پر اتری ہے پڑھکر سنائیں یہ اللہ رحمن کے منکر ہیں اپ کہہ دیں میرا پالنے والا تو وہی ہے اسکے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اس پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع۔

تشریح۔ حضرت محمد ﷺ کو دنیا کے تمام انسانوں کے لئے راہ نما بنایا گیا۔ ان سے پہلے بھی انسانی سماج میں بہت سارے پیغام پہنچانے والے اور الگ الگ قوم کے لوگ موجود تھے۔ اللہ کا سچا پیغام انے کے بعد بھی کچھ لوگوں نے اسے انکار کیا لیکن انسان کو یہ سمجھنا چاہئے کے قدرتی طاقت ہی ہمارا رب ہے جو اللہ کی عظیم طاقت کے ذریعہ چلتی ہے اور اس طاقت کے علاوہ اور کوئی بھی طاقت نہیں۔ انو پرمانو (ذرہ) سے بنی ہوئی قدرت کی ہر چیز اس اعلی اور عظیم طاقت کے ذریعہ ہی چلتی ہے اور پریورتن (بدلاو) کا مالک بھی وہی اعلی طاقت ہے۔ دنیا کی تمام مخلوق اس طاقت سے بنی بھی ہے اور اسکی موت بھی ہے۔ ہر انسان اس طاقت سے بنا ہے اور اسی طاقت کے ذریعہ اسکی موت بھی ہے۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى بَل لِّلّهِ الأَمْرُ جَمِيْعاً أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَن لَّوْ يَشَاءُ اللّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعاً وَلاَ يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ تُصِيْبُهُم بِمَا صَنَعُواْ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيْباً مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ(31)

بالفرض کسی قران کے ذریعہ پہاڑ چلا دئے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرادی جاتیں بات یہ ہے کے سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے تو ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کے اگر اللہ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو انکے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نا کوئی سخت سزا پہنچتی ہے ہاں انکے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہیگی جبتک وعدہ الہی اپہنچے اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تشریح۔ قران شریف کے ذریعہ کسی پہاڑ کو چلانا دنیا کا ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، مردوں سے باتیں کرنا یہ اچنبھا (معجزہ) اللہ کے اختیار میں ہے۔ قران شریف ایک گیان والی کتاب ہے اور انسانوں کے لئے راہنما اور جو لوگ گیان کے علاوہ کسی اچنبھا کی امید رکھتے ہیں انہیں مایوسی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتے ہیں جو لوگ اللہ کے اصولوں کو توڑتے ہیں، بگاڑتے یا اسکی خلافی کرتے ہیں انہیں بدسکونی اور بے چینی کا عذاب بھگتنا پڑتا ہے اور یہ کافروں کو قدرتی طور پر ملتا ہے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُواْ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ(32)

اپ کے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑ لیا پس کیسا ہوا میرا عذاب۔

تشریح۔سچائی اور نیکی پر چلنے والے اور نیکی کی ہدایت دینے والوں کا مذاق تاریخ کے ہر دور میں کیا گیا ہے اور سچے اصولوں کی خلافی کرنے والوں کو قدرتی طور پر گمراہی اور بدسکونی حاصل ہوتی ہے۔

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُواْ لِلّهِ شُرَكَاء قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي الأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُواْ مَكْرُهُمْ وَصُدُّواْ عَنِ السَّبِيْلِ وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ(33)

وہ اللہ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی اسکے کئے ہوئے اعمال پر ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں زرا انکے نام تو لو کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں یا صرف اوپری باتیں بتا رہے ہیں۔بات دراصل یہ ہے کے کفر کرنے والوں کے لئے انکے مکر سجا دئے گئے ہیں اور وہ صحیح راہ سے روک دئے گئے ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کردے اسکو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔

تشریح۔تمام قدرت اللہ کی طاقت سے چلتی ہے اس لحاظ سے ہر عمل کا نگہبان اللہ ہی ہے جو اللہ کے اصولوں کی خلافی کرتے ہوئے دوسرے کسی اصولوں کی یعنی شیطانی اصولوں کی تعبداری کرتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا کے انکے (شیطانی) اصولوں میں کیا فائدہ ہے۔حق تو یہ ہے کے کچھ فائدہ نا ہوتے ہوئے بھی انسانوں کے درمیان ہی کچھ انسان شیطانی اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔انسان کو رنگ برنگی یعنی مختلف زندگی دینے کے لئے اللہ کچھ انسانوں سے گناہ کرواتے ہیں اور سزا بھی دیتے ہیں اور انسان کو دماغ دیکر کچھ حد تک اپنی راہ چننے کا اختیار بھی دیا ۔

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُم مِّنَ اللّهِ مِن وَاقٍ(34)

ان کے لئے دنیا میں بھی عذاب اور اخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے انہیں اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کو انکی زندگی میں ہی انکے کاموں کا نتیجہ مل جاتا ہے یعنی گناہوں کی سزا مل جاتی ہے۔قدرت کے عذاب سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وِظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَواْ وَّعُقْبَى الْكَافِرِيْنَ النَّارُ(35)

اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا یہ ہے کے اسکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اسکا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اسکا سایا بھی یہ ہے انجام پرہیزگاروں کا اور کافروں کا انجام دوزخ۔

تشریح۔نیک، پرہیزگار، محبت، انسانیت اور امن وچین چاہنے والوں کے لئے سکون اور چین والی زندگی اور ایسی زندگی جس میں نہر کے ٹھنڈے پانی کی طرح سکھ اور امن شانتی ہوگی اور انکے عمل کا نتیجہ ہمیشہ ہمیشہ کی طرح رہیگا اور گنہگاروں کا ٹھکانا بدسکونی اور بے چینی کا جہنم ۔

وَالَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّهَ وَلا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ(36)

جنہیں ہم نے کتاب دی وہ تو جو کچھ اپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اسکی بعض باتوں سے منکر ہیں۔اپ اعلان کردیجئے کے مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کے میں اللہ کی عبادت کروں اور اسکے ساتھ شریک نا کروں میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

تشریح۔کتاب کے ذریعہ جسے سچا گیان ملا ہوا سے قدرت کی سچائی پر خوشی ہوتی ہے۔کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی اونچی خواہشات کے بس میں اکر سچے گیان کے کچھ حصوں کو انکار کرتے ہیں اور کوسنسکار میں ڈوب جاتے ہیں۔وہ لوگ جان لیں کے ہر کسی کو اسی قدرت میں سما جانا ہے اسلئے انسان کے لئے یہی بہتر ہے کے وہ اللہ اور اسکی قدرت کے خلاف جا کر اسکا شریک نا ٹھہرائے اور قدرتی اصولوں کے مطابق ہی چلے۔

وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْماً عَرَبِيّاً وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاء هُم بَعْدَ مَا جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ وَاقٍ(37)

اسی طرح ہم نے یہ قران کو عربی زبان میں اتارا اگر اپ نے انکی خواہشوں کی پیروی کی اسکے بعد اپکے پاس علم اچکا تو اللہ سے اپکو کوئی حمایتی ملے گا اور نا بچانے والا۔

تشریح۔قران شریف کو عربی زبان میں رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے لوگوں کو سمجھایا اور انکے ذریعہ بنائے ہوئے سماج کے انتظام کا طریقہ وحی کے ذریعہ انکے دماغ میں ڈالا گیا۔سچا گیان سمجھنے کے بعد جو انسان اسے جھٹلاتے ہیں یا اسکے اصولوں کو توڑتے ہیں ان لوگوں کو قدرت کی طرف سے جو عذاب ہونے والا ہے اس سے بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجاً وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ(38)

ہم نے اپ سے پہلے بہت سارے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا کسی رسول سے یہ نہیں ہوسکتا کوئی نشانی لائے بغیر اللہ کی اجازت کے ہر مقرر وعدہ کی ایک لکھت ہے۔

تشریح۔وقت کی گردش میں انسانی سماج میں سچائی اور اچھائی بتانے والے لوگ اتے رہے اور سمجھاتے رہے۔انکا خاندان بھی ہوتا ہے۔عام انسانوں کی زندگی جینے کے باوجود ان لوگوں کا گیان عام لوگوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایک خاص مقرر وقت تک دنیا میں جیتے ہیں۔

يَمْحُو اللّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ(39)

اللہ جو چاہے مٹادے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے ۔

تشریح۔تہذیب کی رفتار، وقت کا بہاو اور انسانی تہذیب کی ترقی سب اللہ کے اختیار میں ہے۔قدرت کا اتہاس یعنی انسانی تہذیب کا اتہاس جو قدرت میں سمایا ہوا ہے یعنی ''لوح محفوظ'' وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔

وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ(40)

ان میں سے کئے ہوئے وعدہ میں سے کوئی اگر ہم اپکو دکھادیں یا اپکو فوت کردیں تو اپ پر تو صرف پہنچادینا ہی ہے حساب تو ہمارے ذمہ ہے۔

تشریح۔انسان کا کام ہے صرف اور صرف سچائی بتانا اور باقی سب حساب کتاب قدرت کے اختیار میں ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّا نَأْتِي الأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللّهُ يَحْكُمُ لاَ مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ(41)

کیا وہ نہیں دیکھتے کے ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے ارہے ہیں۔اللہ حکم کرتا ہے کوئی اسکے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح۔گنہگاروں کو کیا یہ نظر نہیں اتا انکی زندگی چاروں طرف سے تکلیفوں میں گھری ہوئی ہے اور اللہ کے اصولوں کو توڑنے والا کوئی نہیں اور سارے حساب کتاب کا مالک اللہ ہے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلّهِ الْمَكْرُ جَمِيعاً يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (42)

ان سے پہلے والے لوگوں نے بھی مکاری میں کمی نہیں کی تھی لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ کے علم میں ہے کافروں کو ابھی معلوم ہو جائیگا کے جہاں کی جزا کس کے لئے ہے ۔

تشریح۔ہر دور میں چالباز، دھوکے باز اور فریب دینے والے لوگ انسانی سماج میں موجود ہوتے ہیں اور انسان کو سہی غلط کی پہچان بھی ہے اور اللہ کی مرضی سے انسانی دماغ اس چیز کو قبول بھی کرتا ہے جس سے اسے فائدہ ہو اور کافروں کو پتہ چل جاتا ہے سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَسْتَ مُرْسَلاً قُلْ كَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ(43)

یہ کافر کہتے ہیں آپ اللہ کے رسول نہیں ۔آپ جواب دیں کے مجھ میں اور تم میں اللہ گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

تشریح۔گنہگار سچائی بتانے والے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔انسان اور اللہ کے درمیان قدرت ہی بہترین گواہ ہے اور قدرت ہی سچائی کو ثابت بھی کرتی ہے اور علم والے اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

سورۃ إبراہیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓرٰ کِتٰبٌ أَنزَلۡنَاهُ إِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذۡنِ رَبِّهِمۡ إِلَىٰ صِرَاطِ الۡعَزِيزِ الۡحَمِيدِ (1)

الرا یہ عالی شان کتاب ہم نے اپکی طرف اتاری کے اپ لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردیگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف سے۔

تشریح۔الف سے اللہ

ل سے لا الہ الا اللہ

ر سے راعنا مطلب انکار مت کرو

''نہیں کوئی سوائے اللہ کے'' اس بات سے انکار نہیں۔اللہ کی قدرت سے انسان کو گیان ملا اور اس گیان سے انسان اگیانتا (جہالت) کے اندھیرے سے نکل کر گیان کی روشنی کی طرف ایا اور اللہ کی قدرت کی مرضی سے سکھ شانتی کے راستے پر انسان گیان کی روشنی کے ذریعہ سے ہی ایگا ۔

پیغام!انسان کے عمل کا مالک ہے اسکا دماغ اور اس دماغ کی ہر سوچ اللہ کے اختیار میں ہوتی ہے سچا گیان انسان کو تہذیب کی روشنی سے ملا۔انسان پہلے جنگلی زندگی جیتے تھے۔اللہ کی مرضی سے اج انسان کو ایک حیرت انگیز زندگی نصیب ہوئی۔بگ بینگ کی تھیوری کے مطابق کائنات پہلے اندھیرے میں تھی پھر اللہ نے اسے روشنی بخشی یعنی اجالے کی طرف لے ائے۔

اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الۡأَرۡضِ وَوَيۡلٌ لِّلۡكَافِرِينَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيدٍ (2)

اللہ کا ہے جو کچھ اسمانوں اور زمین میں اور کافروں کے لئے سخت عذاب کی خرابی۔

تشریح۔پرمانوک شکتی (اللہ کی طاقت) کے ذریعہ قدرت کا ہر ردعمل پورا ہوتا ہے اس حساب سے اسمانوں اور زمین میں جو بھی ہوتا ہے وہ سب اللہ کی طاقت سے ہی پورا ہوتا ہے۔گناہ والی طاقت کو اپنا کر انسان اللہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اپنی شانتی کو بگاڑتا ہے یہی انکے لئے عذاب ہے۔

الَّذِينَ يَسۡتَحِبُّونَ الۡحَيَاةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُونَهَا عِوَجاً أُوْلَـٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (3)

جو اخرت کے مقابلے میں دینوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجہ کے گمراہی میں ہیں۔

تشریح۔دنیا میں انسان کی پیدائش دنیاوی زندگی جینے کے لئے ہے اور دنیاوی زندگی جینے کا مطلب دنیا میں اللہ نے جو قدرتی خوشی رکھی ہے اسکا مزا لینا۔دنیاوی زندگی کے نام پر اور اپنی موت کو بھلا کر یعنی اخرت کو بھلا کر لالچ،حسد اور موہ مایا میں ڈوب جانا اور اونچی خواہشات میں ڈوب کر قدرتی چیزوں کو زیادہ سے زیادہ ہڑپنے یا اسے اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرے تو وہ انسان یقینا مصیبت میں ہے۔

وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوۡمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَشَاءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الۡعَزِيزُ الۡحَكِيمُ (4)

ہم نے ہر نبی اسکی قوم کی زبان میں بھیجا تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کردے۔اب اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے راہ دکھائے وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔

تشریح۔سچائی اور شانتی کا راستہ بتانے والے جتنے بھی پیغمبر یا اوتار اس دنیا میں ائے ان سبھوں کی زبان الگ الگ تھی مگر اللہ کا پیغام ایک ہی تھا یعنی ہر ایک نے ایک ہی اصول کو الگ الگ زبان اور جگہوں میں بتایا۔اس ایت پر غور کرنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کے دنیا میں جتنی بھی زبانیں ہیں وہ سب قدرتی ہیں۔ہر رسول کو الگ الگ بھیجنے

کا مطلب جس جگہ کے انسان کو جو بھی زبان سمجھ میں اتی ہو وہ اس زبان میں اللہ کے اصولوں کو سمجھیں ۔اس بات میں ایک اور پیغام بھی ہے یہ کوئی ضروری نہیں کے کسی خاص زبان کو برکت کے لئے پڑھا جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کے حضرت محمد ﷺ عربی زبان کے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تو کوئی دوسری زبان میں کوئی رسول ایا ہی نہیں ۔اگر کوئی ایسی سوچ رکھتا ہے تو اللہ کی یہ آیت جھوٹی ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر جگہ کی تہذیب اور رہن سہن الگ الگ ہیں ۔مذہب کو اپنانے کا مطلب یہ نہیں کے جس جگہ انسان ہو اسکی تہذیب کو چھوڑ کر جس مذہب کو اپنائے اس مذہب کی تہذیب کو بھی اپنائے (اسلام اور عربی تہذہب) زبان تہذیب کی بنیاد ہے اور اس آیت میں اس بات کو صاف اور سیدھے طور پر بیان کیا گیا ہے تا کہ انسان جس جگہ رہے اس جگہ کی تہذیب اور زبان کی عزت کرے اور اس بات پر قائم رہنا ہر انسان کا فرض ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (5)

ہم نے موسی کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا اپنی قوم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر کرنے والے کے لئے۔

تشریح ۔ٹھیک اسی طرح اللہ نے موسی کو اسکے وطن، اسکی زبان اور اسکی تہذیب میں سچائی قائم کرنے کے لئے سچی دلیلوں کے ساتھ انکی پہچان کروائی تا کہ انکی قوم کے لوگ جو ضعیف العتقادی کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے انہیں گیان کی روشنی حاصل ہو ۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاء مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (6)

جس وقت موسی نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کئے جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے اور تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بڑی ازمائش تھی۔

تشریح ۔انسانی فطرت ہے کے وہ پرانی باتیں بھلا دیتا ہے اور اس فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے موسی نے اپنی قوم کے لوگوں کو کچھ تاریخی واقعات یاد دلائے تا کہ وہ اسے یاد رکھیں اور نیک کام کریں۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (7)

اور جب تمہارے پروردیگار نے تمہیں اگاہ کر دیا کے اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقینا میرا عذاب بہت سخت ہے۔

تشریح ۔اللہ کے اصولوں پر قائم رہنا ہی اللہ کی شکر گزاری ہے اور جو اللہ کے اصولوں پر قائم رہتے ہیں انہیں اللہ کی طرف سے امن وسکون حاصل ہوتا ہے اور جو اللہ کے اصولوں پر قائم نہیں رہتے انہیں اللہ کا عذاب یعنی اشانتی نصیب ہوتی ہے۔

وَقَالَ مُوسَى إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ (8)

موسی نے کہا کے اگر تم اور روئے زمین پر کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز تعریفوں والا ہے۔

تشریح ۔اللہ کا کوئی بھی عمل چاہے وہ اچھا ہو یا برا اسے متاثر نہیں کرتا اور نا ہی اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔انسان جو بھی کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لاَ يَعْلَمُهُمْ إِلاَّ اللّهُ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (9)

کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں ائیں ؟ یعنی قوم نوح ، عاد اور ثمود کی اور انکے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا ان کے پاس انکے رسول معجزے لائے لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ منہ میں دبا لئے اور صاف کہہ دیا جو کچھ تمہیں دیکر بھیجا گیا ہے ہم اسکے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم بلا رہے ہو ہمیں تو اس میں شبہ ہے۔

تشریح ۔ہر قوم میں رسول ائے سچی نشانیاں لیکر اور ہر قوم کی زبان میں یعنی اس جگہ کی تہذیب اور سنسکار کے ساتھ ۔اس بات کو تاریخی ثبوت سمجھ کر اس سے انسانوں کو سبق لینا چاہئے مگر نا سمجھ انسانوں نے عاد اور ثمود جیسے رسولوں کی ہدایتوں کو انکار کیا اور اسکے ساتھ ساتھ سچائی کا راستہ بتانے والوں کا بھی انکار کیا ۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُواْ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ(10)

انکے رسولوں نے انہیں کہا کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تجھے شک ہے جو اسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تو تمہیں اسلئے بلا رہا ہے کے تمہارے تمام گناہ معاف فرمادے اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے انہوں نے کہا کے تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو تم چاہتے ہو کے ہمیں ان خداوں کی عبادت سے روک دو جنکی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔

تشریح۔اپنی پرانی ضعیف العتقادی والی سوچ کو لوگوں نے چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کے سچائی بتانے والے رسول بھی انکی طرح ایک عام انسان ہیں۔ اللہ انسانوں کے ذریعہ ہی بھلائی کا سبق دیتے ہیں اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے انسان اپنی ضد اور مغروریت کے بس میں اکر اپنے پرانے خیالات چھوڑنا نہیں چاہتے اور سچائی ثابت ہونے کے بعد بھی اپنے من گھڑت دلیلیں پیش کرتے ہیں۔سچائی خود بخود اپنے وقت پر ثابت ہو جاتی ہے اور کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے جھوٹے گنہگار انسان منہ کے بل گر پڑتے ہیں۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ(11)

ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا یہ تو سچ ہے کے ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کے ہم خود کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان والوں کو صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہے۔

تشریح۔ان کے رسولوں نے یعنی سچائی بتانے والوں نے ان سے کہا کے وہ بھی انکی طرح ایک انسان ہیں اور اللہ جسے چاہے اپنے سچے علم سے نوازتے ہیں اور پھر بغیر اللہ کے حکم کے کوئی بھی دلیل نہیں لاتا۔بے شک نیک انسان صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَمَا لَنَا أَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ(12)

اخر کیا وجہ ہے کے ہم اللہ پر بھروسہ نا رکھیں جبکہ اس نے ہماری راہیں سجھائی ہیں واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر کرینگے توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کے اللہ ہی پر توکل کریں۔

تشریح۔کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی قدرت پر بھروسہ کرنے کے لئے وجہ ڈھونڈتے ہیں حالانکہ اللہ وہ ہے جو سہی راستہ دکھاتا ہے۔انسان کا صبر بھی اللہ کی قدرت ہے ۔بھروسہ کرنے والوں کو اللہ کی قدرتی نشانیاں صاف شفاف نظر اتی ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ(13)

کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کے ہم تمہیں ملک بدر کر دینگے یا تو پھر ہمارے مذہب میں لوٹ اؤ تو انکے پروردیگار نے انکی طرف وحی بھیجی کے ہم ان ظالموں کو غارت کر دینگے۔

تشریح۔ہر قوم میں اور انہیں کی زبان میں اللہ نے رسول بھیجے۔ہر قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو رسولوں کی سچی باتوں کو انکار کرتے ہیں اور رسولوں کو انکے وطن سے نکال دینے کی دھمکی بھی دیتے ہیں اور رسولوں کو ضعیف العتقادی اور جھوٹی باتوں کی طرف بلاتے ہیں مگر بلند سچائی رسولوں کے دماغ (وحی) میں اللہ ڈال دیتے ہیں اور ظالموں کو برباد بھی اللہ ہی کرتے ہیں۔

پیغام!اس آیت میں اللہ نے کسی خاص رسول کو مخاتب نہیں کیا اور کافر لفظ ہر رسول کے وقت اور ہر قوم پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ہر یگ میں سچائی کی مخالفت کرنے والے موجود ہوتے ہیں اور انہیں ہی کافر کہا گیا ہے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ(14)

اور اسکے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائینگے یہ ہے انکے لئے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے خوفزدہ رہیں۔

تشریح۔پاک پروردیگار کا وعدہ یعنی قدرتی اصول یہ ہیں کے تہذیب کے شہر میں نیک،امن چاہنے والے اور انسانیت پر عمل کرنے والے عالموں کو اباد کیا جائے اور یہ ان

انسانوں کے لئے ہے جو عذاب الٰہی سے ڈرتے ہیں اور گناہوں سے پاک ہیں۔

پیغام! اللہ کی دی ہوئی تہذیب کے سامنے کوئی بھی جہالت، کوسنکار اور غیر عقلی والے خیالات ٹک نہیں سکتے اور اللہ کی دی ہوئی تہذیب اور سچ کے رفتار کے آگے کوئی بھی جھوٹ کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جب اللہ غیب ہے اور تمام چیزیں ان سے ہیں یا انکی ہیں تو آگے، پیچھے اور سامنے کا کیا مطلب؟ اس سوال کے مطابق یہ تشریح بلکل درست ہے۔

وَاسْتَفْتَحُواْ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ(15)

اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے۔

تشریح۔ کوسنکار اور جھوٹ کو اپنانے والے اپنے جھوٹ پر نا کامیاب رہتے ہیں اور ڈھونڈتے ہیں کوئی بیچ کا راستہ۔ جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے اور سچ سچ اور اسکے درمیان کوئی بھی راستہ قدرتی طور پر نہیں ہے۔

مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِن مَّاء صَدِيدٍ(16)

اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

تشریح۔ جھوٹے اور کوسنکار والے لوگوں کے سامنے جہالت کا اندھیرا اور بدسکونی کا دوزخ رہتا ہے یعنی (پیپ اور گندہ خون)

يَتَجَرَّعُهُ وَلاَ يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ(17)

جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پئے گا پھر بھی اسے گلے سے اتار نا سکے گا اور اسے ہر جگہ موت اتی دکھائی دیگی لیکن وہ مرنے والا نہیں پھر اسکے پیچھے بھی سخت عذاب ہے۔

تشریح۔ اور دھیرے دھیرے یہی جہالت اور کوسنکار اسے دیمک کی طرح نگل جاتی ہے جسے وہ برداشت نہیں کرسکتا اور نا اسے چھوڑ سکتا ہے۔ موت کی دعا کرنے پر بھی موت نہیں اتی۔ اللہ کا یہ عذاب اسے بے چین کر دیتا ہے۔

مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لاَّ يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُواْ عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِيدُ(18)

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا انکے عمل مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا اندھی والے دن چلے جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نا ہونگے یہی دور کی گمراہی ہے۔

تشریح۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پالن ہار کے اصولوں اور اسکی سچائی کا انکار کیا اور ایسے لوگ ہی گمراہ ہوتے ہیں اور انکے اصولوں کی بنیاد اتنی کمزور ہوتی ہے جیسے کے راکھ جسے طوفان اڑا کر لے جاتا ہے اور رتی بھر بھی نہیں چھوڑتی۔ ٹھیک اسی طرح انکے اعمال کی بنیاد کی کمزوری (بدسکونی) کو راکھ کی طرح اڑا لے جاتی ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحقِّ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ(19)

کیا تو نے نہیں دیکھا کے اللہ نے اسمانوں اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے۔

تشریح۔ انسان کے شک کی بنیاد پر اسے یہ سمجھنا چاہئے کے اللہ نے زمین اور اسمان کے ساتھ ساتھ تخلیق کی ہر چیز ٹھیک ٹھیک بنائی ہے اور قدرت کے اصولوں کے مطابق اسکی موت بھی ہے اور پریورتن (بدلاو) بھی یعنی موت اور شروعات۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّهِ بِعَزِيزٍ(20)

اللہ پر یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں ۔

تشریح۔ اور یہ اللہ تعالی پر کوئی دشوار نہیں ۔

وَبَرَزُواْ لِلّهِ جَمِيعاً فَقَالَ الضُّعَفَاء لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعاً فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّهِ مِن شَيْءٍ قَالُواْ لَوْ هَدَانَا اللّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاء عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ(21)

سب اسکے روبرو کھڑے ہونگے اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے ہم تو تمہارے تعبدار تھے تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکتے ہیں وہ جواب دینگے کے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم ضرور تمہاری راہنمائی کرتے اب تو ہم پر بیقراری کرنا اور صبر کرنا دونوں برابر ہیں ہمارے لئے کوئی چھٹکارا نہیں۔

تشریح۔اللہ کے اصولوں اور انکی قدرت کے سامنے سب کو کھڑا ہونا پڑیگا اور انسانی سماج میں صرف دو ہی طبقہ ہے ایک اچھا اور دوسرا برا یعنی ایمان والے اور گنہگار۔
گنہگار طبقہ کے رکھوالوں سے گناہ کی فرمانبرداری کرنے والے پوچھیں گے کیا انکے طبقہ کی رکھوالی کرنے والے انہیں گناہ کے عذاب سے بچا سکتے ہیں۔حق تو یہ ہے کے گناہ کے عذاب سے گنہگار ازاد نہیں۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ إِنَّ اللّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلاَّ أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلاَ تَلُومُونِيْ وَلُومُواْ أَنفُسَكُم مَّا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (22)

جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائیگا تو شیطان کہے گا اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدے کئے تھے انکے خلاف کیا میرا تم پر کوئی دباو تو نہیں تھا ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی پس تم مجھے الزام نا لگاو بلکہ خود اپنے اپ کو ملامت کرو نا میں تمہارا فریادرس اور نا تم میری فریاد کو پہنچنے والے میں تو اسے مانتا ہی نہیں کے تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے یقینا ظاموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تشریح۔اللہ نے انسانوں کو قدرتی طور پر اچھے برے کی پہچان دی ہے پھر بھی انسان اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات،لالچ اور ہوس کے بس میں اکر گناہ کرتے ہیں۔

اللہ کا سچا وعدہ یہ ہے"نیکی کے بدلے نیکی اور برائی کے بدلے برائی"اور یہ وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔شیطان جتنا بھی انسان کو بہکائے مظبوط ایمان والے اسکے بہکاوے میں نہیں اتے اور اگر ابھی جائیں تو اسکی سزا انہیں خود بھگتی پڑتی ہے۔

وَأُدْخِلَ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلاَمٌ (23)

جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان جنتوں میں داخل کئے جائینگے جنکے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے خیر مقدم سلام ہوگا ۔

تشریح۔نیک عمل کرنے والے سکون کی جنت میں رہتے ہیں وہاں ٹھنڈے پانی کی طرح ٹھنڈک ہوگی اور قدرت کی طرف سے سلامتی کا وعدہ اور وہاں اسے سکون ہی سکون حاصل ہوگا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِيْ السَّمَاء (24)

کیا اپ نے نہیں دیکھا کے اللہ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مظبوط اور ٹہنیاں اسمان کی طرف۔

تشریح۔ایمان والوں کا ایمان اتنا مظبوط ہونا چاہئے جس طرح ایک پیڑ کی جڑ مظبوطی سے زمین کی گہرائی تک ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری، امن وچین اور عدم تشدد کے اصول اسکے ضمیر کی گہرائی تک پہنچے ہوئے ہونگے اس سے پھر کوئی گناہ نا ہوسکے۔اسکی سوچ دل ودماغ اتنے اونچے اور بڑے خیالات والے ہوں کے اسکے سامنے اسمان کی اونچائی بھی کم پڑ جائے جیسے کے کسی درخت کی شاخیں اسمان کو چھو رہی ہیں۔

تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (25)

جو اپنے پروردیگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا تاکے وہ نصیحت حاصل کریں ۔

تشریح۔ایسے لوگ قدرت کی طرف سے یعنی اللہ کی طرف سے بہترین سے بہترین خوشحالی کی زندگی پائینگے۔اللہ یہ ساری مثالیں انسانوں کے لئے بیان فرمارہے ہیں اور سمجھدار اسے سمجھ جاتے ہیں۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ (26)

اور ناپاک کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین سے کچھ اوپر ہی اکھاڑ لیا گیا اسے کچھ ثبات تو نہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کی مثال اس پیڑ کی طرح ہے جنکی جڑیں کمزور ہوتی ہیں اور تھوڑی سی کوشش سے ہی انہیں جڑ سے اکھاڑنے کے لئے کافی ہے جسکی کوئی بنیاد نہیں۔

يُثَبِّتُ اللّهُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِيْ الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاءُ (27)

ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مظبوط رکھتا ہے دنیا اور اخرت کی زندگی میں ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔

تشریح۔اللہ کی مرضی سے انسانی سماج میں نیکی اور بدی موجود ہے اگر بدی نہیں ہوتی تو نیکی کی قدر نہیں ہوتی اور انسان کی زندگی ویران ہوجاتی۔اس اصول کے تحت نیک اور پرہیزگاروں کو اللہ اپنے اصولوں پر قائم رکھتے ہیں اور گنہگار ظالموں کو انکے اصولوں پر بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْراً وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ(28)

کیا آپ نے انکی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا ۔

تشریح۔تواریخ میں ایسی بہت ساری مثالیں ہیں کے کچھ لوگوں نے امن کے بدلہ (اللہ کی نعمت) ظلم کو اپنا مقصد بنایا اور اپنی بربادی کا گھر اپنے ہاتھوں بنایا۔

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ(29)

یعنی دوزخ جس میں یہ سب جائینگے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

تشریح۔یعنی بدسکونی کا جہنم انکا ناپاک ٹھکانا ہوتا ہے۔

وَجَعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً لِّيُضِلُّواْ عَن سَبِيْلِهِ قُلْ تَمَتَّعُواْ فَإِنَّ مَصِيْرَكُمْ إِلَى النَّارِ(30)

انہوں نے اللہ کے ہمعصر بنالئے ہیں کے لوگوں کو اللہ راہ سے بہکائیں کہہ دیں خوب مزے کرلو تمہاری بازگشت تو اخر جہنم ہی ہے۔

تشریح۔ پاپی یعنی گنہگاروں نے شیطان یعنی گناہ کو اللہ کا شریک ٹھرایا اور نیکیوں سے گمراہ ہوگئے وہ جان لیں کے انہیں صرف کچھ دنوں کی مہلت ہے اور اخر میں انہیں بدسکونی کا دوزخ حاصل ہوگا۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ آمَنُواْ يُقِيْمُواْ الصَّلاَةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيْهِ وَلاَ خِلاَلٌ(31)

میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کے نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نا کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچہ کرتے رہیں اس سے پہلے کے وہ دن اجائے جس میں نا خرید وفروخت ہوگی نا دوستی اور محبت۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگار انسان یہ جان لیں کے انکا کام ہے نماز کی پابندی کرنا اور قدرت کی طرف اسے جو بھی ملا اس پر خوش رہیں اور خرچ کریں اور یہ اسلئے جب انکی موت اتی ہے تب اسکے پاس خرید وفروخت کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا اور نا ہی انکا کوئی ساتھی ساتھ ہوتا ہے یعنی انسان کو موت کا مزا اکیلے ہی چکھنا پڑتا ہے

پیغام!نماز میں چار قسم کے کردار ادا کئے جاتے ہیں اور اس کردار کے ساتھ اللہ کے کچھ گہرے راز بھی جڑے ہوئے ہیں جنہیں سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

نماز شروع ہوتی ہے نیت باندھنے سے ! اسکا گہرا مطلب ہے کے اللہ کے اصولوں اور انکے غائبانہ وجود پر یقین کرنے کا عہد۔

اسکے قیام کا مطلب !اسکی نیت میں کئے گئے وعدہ کو مظبوط کرنا ۔

اسکے رکوع کا مطلب !اسکا مطلب ہے اللہ کے اصولوں یعنی محبت، نیکی، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون، عدم تشدد اور شکھشا کو ماننا اور ان اصولوں کے اگے سر جھکانا۔

اسکے سجدہ کا مطلب !اللہ کے اگے اپنے اپکو پوری طرح وقف کردینا یعنی اتم سمرپن اور اسکے بعد سلام پھیر کر نماز مکمل کی جاتی ہے اور اسکا مطلب یہ ہے اللہ کے دئے ہوئے ہر حال پر خوش رہتے ہوئے اشیرواد اور دعا ۔

اس آیت میں انسان کو اس بات پر بھی اگاہ کیا گیا ہے کے موت وقت اسکے پاس کچھ بھی نہیں رہتا وہ خالی ہاتھ اتا ہے اور خالی ہاتھ ہی واپس جاتا ہے۔قدرت کے ان اصولوں کو سمجھتے ہوئے وہ پرہیزگاری اور صبر کی زندگی جیے۔

اللّهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَ(32)

اللہ وہ ہے جس نے اسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اسمانوں سے بارش برسا کر اسکے ذریعہ سے تمہاری روزی کے لئے پھل نکالے اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کردیا کے دریاوں میں اسکے حکم سے چلیں پھریں اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کردیں۔

تشریح۔کائنات کی تمام چیزیں اللہ نے ہی بنائی ہیں چاہے وہ اسمان ہو یا زمین۔اسمان سے پانی برسا کر انسانوں کے لئے اناج اگایا، ندی دریا اور سمندر بھی بنائے۔ انسان کو علم کی دولت بھی بخشی اور سمندر میں کشتیاں بھی بنائیں دریاوں میں باندھ باندھے تاکہ پانی کو بہتر طریقہ سے استعمال کرسکیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ(33)

اس نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا کے برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

تشریح۔انسان کی ضرورت کے مطابق سورج اور چاند کو بھی مقرر کیا جو ہمیشہ چلتے رہتے ہیں (چاند اپنے اپ پر گھومتے ہوئے دنیا کے چاروں طرف گھومتا ہے اور سورج کے اندر ایٹومک طاقت کے ذریعہ جو دھماکے ہوتے ہیں وہ بھی ہمیشہ چلنے والے ردعمل ہیں) اور دنیا کا اپنے اپ پر گھومتے ہوئے دن رات کی تخلیق کا ہونا اور رات کو ہر مخلوق ارام کرتی ہے اور دن میں کام ۔

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ(34)

اسی نے تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نا سکو یقینا انسان بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

تشریح۔انسان کو اللہ نے ہر نعمت اور سہولت سے نوازا پھر بھی وہ اپنے عمل کے ذریعہ ناشکری کرتا ہے اور گناہ کو قبول کرتا ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ(35)

جب انہوں نے کہا اے میرے پروردیگار اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔

تشریح۔ابراہیم نے دعا کی انسانی سماج کو امن وامان اور حفاظت بخشنے کی اور انکی اولاد کو کو سنسکار (بت پرستی) سے دور رکھنے کی۔

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ(36)

اے میرے پالنے والے معبود انہوں نے بہت سارے معبودوں کو راہ سے بھٹکایا ہے پس میری تعبداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف کرنے والا کرم کرنے والا ہے۔

تشریح۔کوسنکار اور غیر عقلی (بتوں) باتوں سے انسان گمراہ ہو گئے تھے جو انسان ابراہیم کے بتائے ہوئے سچائی کے راستہ پر چلے اسے اللہ کی معافی اور رحم نصیب ہوگا۔

رَّبَّنَا إِنِّيْ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ(37)

اے ہمارے پروردیگار میں اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے یہ اسلئے کے وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو انکی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں۔

تشریح۔ابراہیم نے اپنے ال اولاد کے لئے دعا کی کے وہ لوگ نیک اور بھلائی والے رہیں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللّهِ مِن شَيْءٍ فِيْ الأَرْضِ وَلاَ فِيْ السَّمَاء (38)

اے میرے پروردیگار تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں زمین واسمان کی کوئی بھی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔

تشریح۔ابراہیم نے اللہ سے یہ بھی دعا کی کے وہ سب دیکھتا سنتا ہے اور اسکا انصاف مکمل ہے۔

الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيعُ الدُّعَاء (39)

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسحاق اور اسماعیل عطا فرمائے کچھ شک نہیں میرا پالن ہار دعاوں کا سننے والا ہے۔

تشریح۔تعریف صرف اللہ کی ہی ہے اور اللہ ہی سب کی عبادت قبول کرنے والا ہے۔اللہ تعالی نے ابراہیم کو بڑھاپے میں دو اولادوں سے نوازا اسحاق اور اسماعیل۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء (40)

مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد کو بھی میری دعا قبول فرما ۔

تشریح۔اے پروردیگار سارے انسانوں کو نماز پر قائم رکھ اور ان انسانوں میں سے ایک بڑی نسل کو نیکی اور پرہیزگاری کی ہدایت دے یا اللہ اس دعا کو قبول کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ(41)

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور دیگر مومنوں کو بھی بخش دے جس دن حساب ہونے لگے۔

تشریح۔اے میرے پروردیگار میں ایک انسان ہوں اور انجانے میں کی گئی میری غلطیوں اور گناہوں کو بخش دے اور اسکے ساتھ ساتھ ہر انسان کو اور میرے ماں باپ کو اپنی ہدایت کی روشنی سے روشن کردے۔

وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ(42)

ناانصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نا سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک کی مہلت دئے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی ۔

تشریح۔بیوقوف، جاہل اور گنہگار جو کچھ کرتے ہیں اللہ سب دیکھتے جانتے ہیں اور انہیں صرف چند دنوں کی مہلت ہے۔

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لاَ يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاء (43)

وہ اپنے سر اٹھائے دوڑ بھاگ رہے ہونگے خود اپنی طرف بھی انکی نگاہیں نا لوٹینگی اور انکے دل خالی اور اڑے ہوئے ہونگے۔

تشریح۔گنہگار اور پاپیوں کی اونچی خواہشات (سر اٹھا کر دوڑنا) اتنی زیادہ ہوتی ہے اور وہ وقت اور حالات کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں اور انہیں بے بس کر دیتی ہے اور انہیں اپنا سکھ چین نظر نہیں اتا۔

وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُواْ رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُواْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ(44)

لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کردے جب کے ان کے پاس عذاب اجائیگا اور ظالم کہیں گے کے ہمیں ابھی اور مہلت دے کے ہم تیری تبلیغ کریں اور تیرے پیغمبروں کی تعبداری میں لگ جائیں کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھا رہے تھے تمہارے لئے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔

تشریح۔گناہ کے نتیجہ کے بارے میں لوگوں کو اگاہ کرنا ایمان والوں کا فرض ہے۔

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الأَمْثَالَ(45)

اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے نا تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کے ہم نے انکے ساتھ کیسا کچھ کیا ہم نے بہت مثالیں بیان کر دی تھیں۔

تشریح۔گنہگاروں کے درمیان رہتے ہوئے لوگوں کو صحیح غلط کی پہچان ہوتی ہے اور انہیں گناہ کے نتیجہ کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

وَقَدْ مَكَرُواْ مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ(46)

یہ اپنی چالیں چل رہے ہیں اور اللہ کو ان تمام چالوں کی خبر ہے اور انکی چالیں ایسی نا تھیں کے ان سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے ۔

تشریح۔پہاڑ کی طرح اونچی اونچی جتنی بھی سازشیں کیوں نا ہوں اللہ سبھوں سے واقف ہے۔

فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ (47)

اپ ہرگز خیال نا کریں کے اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کریگا وہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

تشریح۔اللہ کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا یعنی قدرتی طور پر نیکی کا بدلہ نیک یعنی سکون والی زندگی اور گناہ کا بدلہ عذاب یعنی بدسکونی والی زندگی اور یہی قدرت کا فیصلہ ہے۔ رسولوں نے بھی یہی بات سمجھائی اور یقینا اللہ طاقتور اور ہر بات کا بدلہ لینے والا ہے۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُواْ للّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ(48)

جس دن زمین اس زمین کے سوا اور بدل دی جائیگی اور اسمان بھی سب کے سب اللہ کے سامنے حاضر ہونگے۔

تشریح۔جس دن انسانی تہذیب کا خاتمہ ہوگا اور دوسری تہذیب کی بنیاد (رچنا) ڈالی جائیگی اس دن سارے اصول ثابت ہونگے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الأَصْفَادِ(49)

اپ اس دن گنہگاروں کو دیکھیں گے کے زنجیروں میں ایک جگہ جکڑے ہونگے ۔

تشریح۔گنہگار اپنے پاپوں کے نتیجہ سے بندھے ہوئے ہونگے۔

سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ النَّارُ(50)

ان کے لباس گندھک کے ہونگے اور اگ انکے چہروں پر بھی چڑھی ہوگی۔

تشریح۔ بدسکونی کی اگ انکے چہرے کو ڈھانک لے گی

لِيَجْزِيَ اللّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ(51)

یہ اسلئے کے اللہ ہر کسی کو اس کے کئے کا بدلہ دے بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی ۔

تشریح۔ اور اللہ ہر جان کو اسکی کمائی کا بدلہ دیگا اور اسے حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔

هَـذَا بَلاَغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِ وَلِيَعْلَمُواْ أَنَّمَا هُوَ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ(52)

یہ قران تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے اس کے ذریعہ وہ ہوشیار کردئے جائیں اور بخوبی معلوم کرلیں کے اللہ ایک ہی معبود ہے اور عقلمند سوچ سمجھ لیں۔

تشریح۔ یہ پیغام لوگوں تک پہنچادیں اور انہیں گناہ کے نتیجہ سے ڈرائیں۔ وہ جان لیں کے اللہ ایک اکیلا اور یکتا ہے اور عقل والوں کے لئے نصیحت۔

سورۃ الحجر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓرٰ تِلۡکَ آیَاتُ الۡکِتَابِ وَقُرۡآنٍ مُّبِیۡنٍ(1)

الر یہ کتاب کی آیتیں ہیں کھلے اور روشن کتاب کی۔

تشریح۔الف سے اللہ

ل سے لاالہ الا اللہ

ر راعنا یعنی انکار نہیں یعنی قران شریف کے اصولوں سے انکار نہیں۔

رُّبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ(2)

وہ بھی وقت ہوگا کے کافر اپنے مسلمان ہونے کی ارزو کرینگے۔

تشریح۔گناہ میں ڈوبے ہوئے اور گناہ کا عذاب بھگتنے والے (کافر) کہیں گے اگر وہ مسلمان ہوتے تو انہیں سکون کی زندگی حاصل ہوتی اور یہ کتنی اچھی بات ہوتی۔

پیغام!اس آیت سے ایک بات اور ثابت ہوتی ہے کے غیر مسلم (دوسری قوم کے لوگ) کافر نہیں ہیں اور یہ اسلئے کے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے باپ دادا بھی بت پرست تھے اور خود رسول پاک نے بھی اپنی 40 سالہ زندگی تک بتوں کی ہی رکھوالی کی تھی اگر وہ ایمان لائے ہوتے تو" مسلمان" ہونے کی ارزو کا کیا مطلب؟

مسلمان اور کافر کا لفظ انسان کے کردار کا نام ہے کسی امت گروہ یا فرقہ کی نمائیندگی نہیں کرتا۔

ذَرۡہُمۡ یَاۡکُلُوۡا وَیَتَمَتَّعُوۡا وَیُلۡہِہِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ(3)

اپ انہیں کھاتا، نفع اٹھاتا اور امیدوں میں مشغول چھوڑ دیں یہ خود ابھی جان لینگے ۔

تشریح۔کافروں کو انکے جھوٹے اصول، موہ مایا اور کوسنکار میں ڈوبے ہوئے اللہ کے حوالے چھوڑ دیں۔وقت کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہوجائیگا۔

وَمَاۤ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا وَلَہَا کِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ(4)

کسی بستی کو ہم نے ہلاک نہیں کیا مگر یہ کے اسکے لئے مقرر نوشتہ تھا۔

تشریح۔اللہ اس گنہگار امت کو ہلاک کر دیتا ہے جو اسکے وقت اور دائرے میں ہے۔

پیغام!اگر کافر کا مطلب بت پرست ہے تو اللہ بت پرستوں کو ہلاک کیوں نہیں کرتا؟ یہ سب سے زیادہ اور قدیم عبادت کا طریقہ ہے اور دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگ اج بھی اس طریقہ پر قائم ہیں کافر کا مطلب ہے گنہگار انسان اور یہ کسی خاص گروہ، طبقہ یا فرقہ کی نشاندہی نہیں کرتا۔

مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّۃٍ اَجَلَہَا وَمَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ(5)

کوئی گروہ اپنی موت سے نا اگے بڑھتا ہے نا پیچھے رہتا ہے۔

تشریح۔کوئی بھی گنہگار ایسا نہیں ہے یا یہ کہہ سکتے ہیں کے کوئی بھی کوسنکار (ضعیف العتقادی) والی سوچ ایسی نہیں جو وقت سے پہلے ختم ہوئی ہو یعنی انسانی سماج کے لئے کوئی بھی نقصاندہ سوچ وقت سے پہلے ختم نہیں ہوتی۔

پیغام! یہ ایت پھر اس بات کو ثابت کرتی ہے کے عبادت کے طریقات کی بنیاد پر کوئی طبقہ نہیں بنتا ۔مثال کے طور پر رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے اور انکے وقت تک بت پرستی تھی اور اج بھی ہے۔

وَقَالُوۡا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡ نُزِّلَ عَلَیۡہِ الذِّکۡرُ اِنَّکَ لَمَجۡنُوۡنٌ(6)

انہوں نے کہا اے شخص جس پر قران اترا یقیناً تو کوئی دیوانہ ہے۔

تشریح۔قران شریف کا مطلب نا سمجھتے ہوئے قران کی خلافی کرنے والوں نے رسول پاک کو دیوانہ کہا۔

لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ(7)

اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔

تشریح۔فرشتوں کی سچائی کو نا سمجھتے ہوئے اور اللہ کے وجود کو نا جانتے ہوئے رسول سے سوال کیا کے فرشتوں کو حاضر کریں۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَمَا كَانُواْ إِذاً مُّنظَرِينَ(8)

ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ اتارتے ہیں اور اس وقت وہ مہلت نہیں دئے جاتے۔

تشریح۔فرشتے یعنی قدرت کا ہر پہلو حق ہے اور یہ پہلو قدرت کے ہر توازن کو برقرار رکھتے ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ(9)

ہم نے ہی اتارا ہے قران اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔

تشریح۔قدرت کے ہر احکام کو قران کے ذریعہ اللہ نے لوگوں تک پہنچایا اور اللہ ہی قدرت کے ہر پہلو کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الأَوَّلِينَ(10)

ہم نے اپ سے پہلی امتوں میں بھی اپنے رسول بھیجے۔

تشریح۔رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے بھی اللہ تعالی نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے پیغمبر بھیجے۔انسانی تہذیب کے ہر دور اور ہر زبان میں رسول اتے رہے۔

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلاَّ كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِؤُونَ(11)

اور جو بھی رسول اتا وہ اسکا مزاق اڑاتے ۔

تشریح۔اور انسانی سماج میں ہر سچائی بتانے والوں (رسول) کا مذاق اڑایا گیا ۔

كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ(12)

گنہگاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح داخل کر دیا کرتے ہیں۔

تشریح۔گنہگار قدرتی طور پر یہ کام کرتے ہیں اسلئے قدرت میں نیکی اور بدی دونوں موجود ہیں۔

لاَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينَ(13)

وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے۔

تشریح۔سماج میں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی ضد اور مغروریت سے سچائی کو قبول نہیں کرتے اور یہ بات تہذیب کے شروعات سے ہی چلی ارہی ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّواْ فِيهِ يَعْرُجُونَ(14)

اگر ہم ان پر اسمان کا دروازہ کھول دیں اور یہ ان پر چڑھنے بھی لگ جائیں۔

تشریح۔اسمان جیسا کھلا اور بڑا سچائی کا دروازہ ان لوگوں کے سامنے جتنا بھی کھل جائے یا اس سے جتنا بھی فائدہ انہیں ملتا رہے وہ سچائی کو قبول نہیں کرینگے۔

پیغام! سائینسدان جتنا بھی سچائی کو ثابت کریں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اسکا فائدہ اٹھانے کے باوجود تہذیب کی رفتار کو پیچھے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

لَقَالُواْ إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ(15)

تب بھی یہی کہیں گے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ جادو کر دیا گیا ہے۔

تشریح۔پھر بھی کچھ لوگ کہینگے کے انکی نظر بندی کر دی گئی ہے اور سحر کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ(16)

یقیناہم نے اسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجایا گیا ہے۔

تشریح۔ بے شک اللہ نے چاند، ستارے ، سیارے اور سورج کو مقرر کیا ہے اور ہر ایک کو اپنا اپنا دائرہ (orbit) دیا۔ گیانی یعنی سمجھدار اس گہرائی کو سمجھ جاتے ہیں۔

پیغام! عربی زبان میں" برج" بول کر کوئی لفظ نہیں ہے۔

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (17)

اور اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا ۔

تشریح۔ اسمان کے چاند ستاروں کی طرح انسانی سماج میں بھی انسانوں کو ایک ایک دائرے میں رکھا اور کسی کسی انسان کو اتنا گیان (علم) دیا کے انکار تبہ انسانی سماج میں چاند ستاروں کی طرح چمکتا رکھا اور ایسے نیک انسانوں کو تمام شیطانی چکروں سے بچائے رکھا ۔

پیغام! آیت نمبر 16 کو مثال کے طور پر (چاند، ستارے، سیارے) پیش کیا گیا ہے اور انسانی سماج سے اسکا موازنہ کیا گیا ہے۔

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ(18)

ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اسکے پیچھے چمکتا ہوا انگارہ لگتا ہے۔

تشریح۔ حق کی بات اگر کسی انسان کے کان میں چلی جائے یا وہ اسے سن لے تو یقینا اسکا ضمیر اسکے ذہن کو شعلہ کی طرح تپش دیکر حق کی طرف لے ایگا ۔

پیغام! ان آیتوں کے ساتھ جو کہانیاں جڑی ہوئی ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں اور یہ اسلئے کے اللہ لامحدود ہے۔ کہانیوں میں جو اللہ کا ٹھکانہ بتایا گیا ہے وہ اللہ کی شان میں گستاخی ہے" چمکتا ہوا شعلہ" کا مطلب ہے" حق کی روشنی" جو کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو اپنی (حق) روشنی سے روشن کر دیتی ہے۔

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ(19)

اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اس پر پہاڑ ڈال دئے اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی۔

تشریح۔ سورج سے نکلی ہوئی دنیا پہلے گیس کا گولا تھی اس میں کوارک اور گلون نام کے زروں کی حرارت جب کم ہوئی تب زمین کی تخلیق ہوئی۔ دنیا کا تقریبا گول ہونے کے باوجود وہ انسان کے لئے پھیلی ہوئی ہے۔ زمین کا اتار چڑھاو اور انسان کو ندی جیسے پانی کا بہاو دیکر انسانی ضروریات پوری کی۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ(20)

اور اسی میں ہم نے تمہارے لئے روزیاں بنا دیں جنہیں تم روزی دینے والے نہیں۔

تشریح۔ انسان اگر کسی کی بھلائی کرتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کے یہ اسکا کردار ہے لیکن یہ اسکا وہم ہے کیونکہ دنیا میں انسان کا جو بھی کردار ہے وہ کبھی بھی اللہ کی اجازت کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (21)

اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو اسکے مقرر اندازے سے اتارتے ہیں۔

تشریح۔ تمام قدرت اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کی مرضی سے ہی انسان کو قدرت کے خزانے سے ملتا رہتا ہے۔

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (22)

اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں پھر اسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اسکا ذخیرہ کرنے والے نہیں۔

تشریح۔ زمین کا پانی سورج کی تپش سے بھاپ بنکر بادل کی شکل اختیار کرتا ہے اور اللہ کی قدرت کے ذریعہ ہی بادلوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا کر بارش پیدا کرتی ہے اور اس بارش سے کھیتی ہوتی ہے اور انسان اسکو پینے کے کام میں بھی لاتا ہے۔

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ(23)

ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔

تشریح۔اور یقیناً تخلیق کے ہر بدلاو کا مالک اللہ تعالی ہے اور ''حضرت وارث پاک'' کو اللہ تعالی نے اپنے سچے علم سے نوازا اور وہ سچا علم حق الہیٰ کی شکل میں بیان ہوا۔
پیغام! حق الہیٰ تخلیق کی شروعات سے لیکر دنیا کے خاتمہ تک انسان کے دماغ اور انکے خیالات کے ذریعہ زندہ رہے گا اللہ تعالی کا حق کبھی بھی ختم نہیں ہوتا

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ(24)

اور تم میں سے اگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں۔
تشریح۔ماضی، حال اور مستقبل یعنی وقت کے ہر پل کا علم اللہ کو ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ(25)

اپ کا رب سب لوگوں کو جمع کریگا یقیناوہ بڑا ہی حکمت والا بڑے علم والا ہے۔
تشریح۔ ہر چیز قدرت میں بنتی اور قدرت میں ہی فنا ہو جاتی ہے یعنی سب کو اکٹھا ہونا پڑتا ہے اور اللہ حکمت والا مہا گیانی ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ(26)

یقیناہم نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا فرمایا۔
تشریح۔

سورہ انبیا21 آیت30

کیا کافروں نے نہیں دیکھا کے اسمان اور زمین دونوں بند تھے پس ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر شے کو بنایا پھر بھی وہ ایمان نہیں لاتے۔

سورہ نور24 آیت45

اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا پس ان میں سے کوئی دو پیروں پر چلتا ہے کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے اور کوئی چار پیروں پر پر چلتا ہے اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

گیتا ادھیاے 10 شلوک 20

میں تمام جانداروں کے دلوں میں پرم اتما کی حیثیت سے موجود ہوں میں تمام جانداروں کی شروعات، درمیان اور خاتمہ (اخرت) ہوں۔
سورج سے دنیا پیدا ہوئی اور دھیرے دھیرے دنیا کی حرارت کم ہوتی گئی اور الگ الگ قسم کی گیسیں وجود میں ائیں۔ان گیسوں میں ہائیڈروجن اور اکسیجن 1:2 کے تناسب سے ملکر پانی کی تخلیق ہوئی اور اس پانی سے دنیا کی سب سے پہلی ایک خلیہ والی جان وجود میں ائی اگر ہم یہ سمجھیں کے ہائیڈروجن یعنی ادم اور اکسیجن یعنی اماں حوا ہے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کے ان دونوں کے ملاپ کے بعد ہی ''جان'' پیدا ہوئی۔حضرت ادم اور اماں حوا کے تصورات ایک علامت ہیں

سورہ عبس 80 آیت20/19

اسکو ایک نطفہ سے پیدا کیا پھر اسے اندازے پر رکھا پھر اسکی راہ اسان کی
نوٹ! انسانی کلون کی دریافت کے ذریعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کے انسان کی پیدائش پانی کی بوند سے ہوئی ہے اور اس پانی کی بنیاد ہے حضرت ادم اور اماں حوا۔
وہی ایک خلیہ والی جان نے ہزاروں قسم کی شکلیں اور مختلف نشیب وفراز سے گزرتے ہوئے اور لاکھوں سالوں کی مدت پار کر کے انسانی شکل اختیار کی اس طرح ہر جان کی بنیاد ہے پانی۔
انسان کی طرح ہر جاندار کو مختلف شکلوں سے گزر کر موجودہ شکل میں انا پڑا۔
قران شریف کی مختلف آیتوں میں انسان کی موجودہ حالت سے پہلے رکھی گئی الگ الگ حالتوں کا اشارہ ملتا ہے اب رہی انسان کی پیدائش تو سائینسدانوں کے مطابق انسان ایک مرکب ہے جس میں الگ الگ قسم کے عناصر اور کیمیاوی موجود ہیں اور ان سارے عناصر اور کیمیکل کے بارے میں مذہبی کتابوں میں مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
گیتا ادھیائے 9 شلوک 8

تمام قدرت میرے اختیار میں ہے یہ خود بخود میری مرضی سے بار بار پیدا ہوتی ہے اور میری ہی مرضی پر اخر میں ختم ہو جاتی ہے۔

سورہ فاطر 35 آیت 11

اور اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے سے بنایا اور نا کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نا جنتی ہے مگر اسکے علم میں اور کوئی بڑی عمر والا نہیں پاتا ہے اور نا کسی عمر سے کمی کی جاتی ہے یہ سب ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ کو اسان ہے۔

سورہ انعام 6 آیت 2

وہی جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت معین کیا اور اسکے یہاں ایک وقت معین ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

سورہ الحجر 15 آیت 26

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ایک کھنکھناتے ہوئے سیاہ بودار گارے سے۔

ایک انسان کے جسمانی وزن میں تقریبا 18٪ پروٹین اور 7٪ معدنیات 15٪ چربی اور باقی 60٪ پانی ہوتا ہے ہر مخلوق کا جسم پروٹین، چربی، کاربوہائیڈریٹ پانی اور معدنیات سے بنتے ہیں اور یہ ساری چیزیں مختلف عناصر سے بنتی ہیں جو قدرت سے مخلوق کو حاصل ہوتی ہیں اور یہ سارے عناصر مختلف مقدار میں انسانی جسم میں پائے جاتے ہیں۔

(1) Carbon 50 %	(2) Oxygen 20 %
(3) Hydrogen 10 %	(4) Calcium 4 %
(5) Phosphorus 2. 5 %	(6) Potassium 1 %
(7) Salphar 0.8 %	(8) Sodium 0.4%
(9) Chlorine 0 . 4 %	(10) Magnesium 0 . 1 %
(11) Iron 0.01%	(12) Manganese 0.001 %

(13) Iodine 0 . 00005%

(From Harpers Bio-chemistry by Robert K Murray R produced with Permission from west B S Toddlor Text Book Bio-Chemistry Third CD Macmillan 1961)

قران شریف میں ان سارے عناصر کو کھنکھناتی مٹی کہہ کر پکارا گیا ہے اور واقعی یہ یہ کھنکھناتی اور سوکھی حالت میں قدرت میں پائی جاتی ہیں اور ان سارے عناصر میں ایک خاص قسم کی بو بھی پائی جاتی ہے اور یہ بو کسی کو اچھی لگتی ہے اور کسی کو نا گوار لگتی ہے اور یہ سارے عناصر خوراک کے ذریعہ انسان کے جسم میں مختلف انداز اور طریقوں سے پہنچتے ہیں۔

کائنات کی شروعات میں پانی کی پیدائش ہوئی اور اس پانی سے ایک خلیہ والی جان اور اسکے بعد مسلسل خلیوں والی جان کی پیدائش جاری رہی پھر مختلف قسم کی جان ایک مقرر وقت تک دنیا میں رہی۔

سورج سے نکلی ہوئی دنیا میں موجود یہ سارے عناصر ایک گہرے راز کے حقدار ہیں اور اس سچائی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ان الفاظوں (پانی کی بوند، کھنکھناتی مٹی، خون کی پھٹک) کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیوں کو سائینسدانوں کی تحقیقات غلط ثابت کر چکی ہے ۔

پاک پروردیگار کی مرضی سے ابھی بھی دنیا میں ایسے انسان موجود ہیں جو جنگلی زندگی جیتے ہیں نا ہی وہ کپڑوں کا استعمال جانتے ہیں اور نا اگ کا اور ابھی تک دنیا کی تہذیب سے وہ نا اشنا ہیں ایسی ہی قوم ہندوستان کے انڈومان کے کچھ جزیروں میں ملتی ہے۔ افریقہ کے جنگلوں اور دنیا کے کچھ حصوں میں غیر مذاہب انسان کی موجودگی انسان کی پرانی حالت کو ثابت کرتی ہے۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (27)

اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی اگ سے پیدا کیا۔

تشریح۔انسان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالی نے پانی کی بنیاد ڈالی۔سورج سے نکلی ہوئی دنیا پہلے گیس کا گولا تھی اور یہ گیس کا گولا گلون اور کوارک نام کے زروں سے بنا تھا اور زروں کی حرات کو قابو میں رکھتا تھا۔ نیوٹرینو نام کا ایک زرہ (کنا) جسکی رفتار روشنی سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے اور بلیک ہول اور سورج سے نکلے ہوئے نیوٹرینوں کے جھنڈ کے جھنڈ نے دنیا کی بناوٹ اور ردوعمل میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ دنیا کے سارے ردوعمل کو انجام دینے میں نیوٹرینو کا کردار ایک خاص اور اہم مقام رکھتا ہے۔ نیوٹرینو ایک ایسا زرہ (کنا) ہے اور اتنی تیز رفتاری رکھتا ہے کے دنیا کی کوئی بھی چیز اسکے راستہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی اور انو پرمانو کے اندر جو طاقت پیدا ہوتی ہے اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جانا یا بہانا بھی نیوٹرینو کا کام ہے۔

نیوٹرینو کی پیدائش۔سورج کے اندر لگا تار ایٹومک دھماکے اور بلیک ہول ذمہ دار ہے اس نیوٹرینو کی رفتار کا اس حساب سے جنات کو اللہ نے اگ سے پیدا کیا یعنی نیوٹرینو کو سورج سے پیدا کیا اور اسکی تپش میں کوئی دھواں نہیں ہوتا یعنی بے دھوئیں کی اگ پیدا کی۔سائینسدان اس راز کو 20 / 25 سال بعد دریافت یا ایجاد کرینگے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (28)

اور جب تیرے پروردیگار نے فرشتوں سے فرمایا میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔

تشریح۔

سورہ فاطر 35 آیت 11

اور اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے سے بنایا اور نا کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نا جنتی ہے مگر اسکے علم میں اور کوئی بڑی عمر والا نہیں پاتا ہے اور نا کسی عمر سے کمی کی جاتی ہے یہ سب ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ کو اسان ہے۔

سورہ انعام 6 آیت 2

وہی جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت معین کیا اور اسکے یہاں ایک وقت معین ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

سورہ الحجر 15 آیت 26

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ایک کھنکھناتے ہوئے سیاہ بودار گارے سے۔

تشریح۔ایک انسان کے جسمانی وزن میں تقریبا 18٪ پروٹین اور 7٪ معدنیات 15٪ چربی اور باقی 60٪ پانی ہوتا ہے ہر مخلوق کا جسم پروٹین، چربی، کاربوہائیڈریٹ، پانی اور معدنیات سے بنتا ہے اور یہ ساری چیزیں مختلف عناصر سے بنتی ہیں جو قدرت سے مخلوق کو حاصل ہوتی ہیں اور یہ سارے عناصر مختلف مقدار میں انسانی جسم میں پائے جاتے ہیں۔

(1) Carbon 50 %	(2) Oxygen 20 %
(3) Hydrogen 10 %	(4) Calcium 4 %
(5) Phosphorus 2. 5 %	(6) Potassium 1 %
(7) Salphar 0.8 %	(8) Sodium 0.4%
(9) Chlorine 0 . 4 %	(10) Magnesium 0 . 1 %
(11) Iron 0.01%	(12) Manganese 0.001 %
(13) Iodine 0.00005%	

From Harpers Bio-chemistry by Robert K Murray R produced with Permission from west B S Toddlor Text Book Bio-Chemistry Third CDM

قران شریف میں ان سارے عناصر کو کھنکھناتی مٹی کہہ کر پکارا گیا ہے اور واقعی یہ کھنکھناتی اور سوکھی حالت میں قدرت میں پائی جاتی ہیں اور ان سارے عناصر میں ایک خاص قسم کی بو بھی پائی جاتی ہے اور یہ بو کسی کو اچھی لگتی ہے اور کسی کو نا گوار لگتی ہے اور یہ سارے عناصر خوراک کے ذریعہ انسان کے جسم میں مختلف انداز اور طریقوں سے پہنچتے ہیں۔

کائنات کی شروعات میں پانی کی پیدائش ہوئی اور اس پانی سے ایک خلیہ والی جان اور اسکے بعد مسلسل خلیوں والی جان کی پیدائش جاری رہی پھر مختلف قسم کی جان ایک مقرر وقت تک دنیا میں رہی۔

سورج سے نکلی ہوئی دنیا میں موجود یہ سارے عناصر ایک گہرے راز کے حقدار ہیں اور اس سچائی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ان الفاظوں (پانی کی بوند، کھنکھناتی مٹی، خون کی پھٹک) کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیوں کو سائینسدانوں کی تحقیقات غلط ثابت کر چکی ہے ۔

پاک پرودیگار کی مرضی سے ابھی بھی دنیا میں ایسے انسان موجود ہیں جو جنگلی زندگی جیتے ہیں نا ہی وہ کپڑوں کا استعمال جانتے ہیں اور نا اگ کا اور ابھی تک دنیا کی تہذیب سے وہ نا اشنا ہیں ایسی ہی قوم ہندوستان کے انڈومان کے کچھ جزیروں میں ملتی ہے۔ افریقہ کے جنگلوں اور دنیا کے کچھ حصوں میں غیر مذاہب انسان کی موجودگی انسان کی پرانی حالت کو ثابت کرتی ہے۔

سورہ روم 30 آیت 22

اور اسکی نشانیوں میں سے ہے زمین اور اسمانوں کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف۔ بے شک اس میں نشانی ہے دانشمندوں کے لئے ۔

دنیا کے مختلف حصوں کے مختلف موسمی حالات، معدنیات اور نباتات ہونے کی وجہ سے انسانوں کی ساخت، رنگ روپ، شکل وصورت اور زبان الگ الگ ہوتی ہیں ۔ پاک پروردیگار کے چنے ہوئے خاص عناصر سے ہی سارے انسانوں کی پیدائش ہوئی۔ صرف باہر کا چمڑ یعنی شکل بناوٹ اور ذہن الگ الگ ہیں یہ کیوں؟

انسانی وجود کو تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں

(1) جسم

(2) جسم کے اندر پاک پروردیگار کی روح

(3) اتما یعنی ذہن

ان تین حصوں کو وضاحت سے بیان کر رہا ہوں جو پاک پروردیگار کی مرضی سے مجھے نصیب ہوا ۔

جسم ! جیسے کے بیان کیا گیا ہے انسان کا جسم مختلف عناصر کا مرکب ہے اور وہ عناصر زمین میں کھنکھناتی یعنی سوکھی حالت میں پائے جاتے ہیں۔ جس طرح زمین کی مٹی سے اسکا جسم بنتا ہے ٹھیک اسی طرح انسان کا جسم زمین میں ہی فنا ہو جاتا ہے چاہے جسطرح اسکی تجہیز و تکفین کی جائے۔ انسانی سماج میں خاص طور پر دو ہی قسم کی تجہیز و تکفین کی رسمیں پائی جاتی ہیں ''جلانا اور دفنانا''۔

موت کے بعد انسانی جسم کا کوئی وجود نہیں ہوتا چاہے جلائیں یا دفنائیں مٹی کے بنے ہوئے جسم کو مٹی ہی ہو جانا ہے۔ جلانے سے انسانی جسم کے پانی کا حصہ بھاپ بنکر اڑ جاتا ہے اور جو راکھ ہے وہ زمین میں سما جاتی ہے اور دفنانے سے جسم کے پانی کا حصہ زمین میں جذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ جلانے اور دفنانے کی رسموں میں بھی انسانوں کا ذہنی اختلاف پوری طرح برقرار ہے اور اس اختلاف کو مٹانے کے لئے فسادی اور ناسمجھ لوگوں کو اسکی جانکاری دینا ضروری ہے۔ جلانے کی رسم خاص طور پر ہندوستان میں پائی جاتی ہے اور یہ رسم ویدک سماج سے ائی ہے اور اسکی وجہ ہے ہندوستان کی نرم زمین، ندیوں کی کثرت اور لکڑیوں کی فراوانی اور بکثرت سیلاب۔ ندیوں کے کنارے نرم زمین ہونے کی وجہ سے جسم کو دفنانے کے بعد اگر بارش یا سیلاب ائے تو مٹی ہٹ سکتی ہے اور مردہ جسم باہر اسکتا ہے لیکن لکڑیوں کی فراوانی مردہ جلانے میں کوئی کمی نہیں کرتی۔ دینی طور پر اگر یہ کہا جائے کے موت کے بعد جسم کا کوئی وجود نا ہونے کی وجہ سے اس زمانے کے رشی منی مردہ کو جلا کر ختم کرنا مناسب سمجھتے تھے تا کہ قبر پرستی جیسا شرک نا ہو اور انسان کے اگ کا استعمال سیکھنے کے قبل دنیا میں دفنانے کی رسم موجود تھی اور یہ انسان کا ایک قدرتی کردار ہے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسی کے امتی دفنانے کی رسم ادا کرتے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کے ان لوگوں کی پیدائش سے بہت پہلے ان جگہوں پر دفنانے کی رسم موجود تھی۔

رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے انکے اباواجداد بت پرست ہوتے ہوئے بھی دفنانے کی رسم ادا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی قوم کے لوگ پہلے سے ہی اپنے مردوں کو دفناتے چلے ارہے تھے۔ اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کے دفنانا یا جلانا پوری طرح موسم اور حالات پر منحصر ہے فسادی اور ناسمجھ لوگ اس بات پر جھگڑتے ہوئے اپس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جان لیں کے یہ ساری رسمیں پاک پروردیگار کی مرضی سے دنیا میں قائم ہیں کوئی بھی تجہیز وتکفین کی رسم غلط نہیں ہے ساری رسموں کا مقصد مردہ اور لاوجود جسم کو مٹانا یعنی ختم کرنا۔ دفنانے کی رسم انسان کے قدرتی خیالات تھے اور جلانے کی رسم حالات کے مطابق لوگوں نے اختیار کی۔

مردہ جسم کا کوئی وجود نا ہونے کی وجہ سے گیتا، قران، توریت اور انجیل میں مردوں پر کوئی خاص رسم ورواج کی ہدایت نہیں فرمائی گئی، لیکن مردہ انسانوں کی یاد میں انسانوں کو کھانا کھلانا، غریبوں کو روزمرہ کی استعمال کی چیزیں عنایت کرنا یہ سب نیکی میں شمار ہوتی ہیں اور ہر مذہب کے لوگوں نے اسے اختیار کیا ہوا ہے۔

مردوں کے نام پر چادر چڑھانا، پنڈی بنا کر اناج ضائع کرنا (کتابوں کے مطابق یہ رسم پرندوں یا جانوروں کو کھلانے کی ہے اور کہیں کہیں اگر دانی برہمنوں کو پنڈی بنا کر کھلائی جاتی ہے) یہ سب گناہ میں شمار ہیں اور غیر عقلی رسمیں ہیں۔

نوٹ! پنڈی :تل چاول اور گھی سے پیڑا بنا کر مردوں کے نام پر پھینک دیا جاتا ہے۔

جسم میں پاک پروردیگار کی روح کی موجودگی ؛

کائنات کی ساری چیزیں زرے (ایٹم) سے بنتی ہیں اس لحاظ سے انسان کا وجود بھی ایٹم (زرہ) سے قائم ہے اور وہی زرہ ایک دوسرے سے جڑ کر مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے۔ زروں کے اندر الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون ایک عظیم طاقت کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یہ ایک طاقت ہے (-نیگٹیو +پوزیٹیو) اور اس طاقت کے ذریعہ سارے زرے ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں اور یہ طاقت پاک پروردیگار کا نور ہے اور وہ لامتناہی، لازوال اور لافانی ہر جان میں موجود ہے۔

سورہ سجدہ 32 آیت 9

پھر اسے ٹھیک کیا اور اپنی طرح کی روح پھونکی اور تمہیں کان اور انکھیں اور دل عطا کیا اور کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو

سورہ الحجر 29 آیت 15

ارجب اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی خاص معزز روح پھونک دوں تو اسکے لئے سجدہ میں گر جانا ۔

گیتا ادھیائے 2 شلوک 17

وہ جو سارے جسم میں سمایا ہوا ہے اسکو نا مٹنے والا سمجھ اس نا مٹنے والی اتما کو ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ۔

نوٹ! نور سے مراد وہ ایٹمی طاقت جو تمام زروں کی بنیاد ہے۔

گیتا ادھیائے 9 شلوک 4/5/9

یہ سارا جگت (کائنات) میرے اویکت (غیر ظاہر) روپ سے بھرا ہوا ہے ۔سب جاندار مجھ سے ہیں لیکن میں ان میں سے نہیں۔

پھر بھی یہ ساری سشٹی (تخلیق) مجھ میں نہیں ہے زرا میری یوگ شکتی کو دیکھو اگر چہ میں تمام جانداروں کا پالن کرنے والا ہوں اور ہر جگہ موجود ہوں پھر بھی میں اس تخلیق کا حصہ نہیں ہوں کیونکہ میری ذات ہی اس وجود کا سرچشمہ ہے۔

تمام قدرت میرے اختیار میں ہے اور یہ خود بخود میری مرضی سے بار بار پیدا ہوتی رہتی ہے اور میری ہی مرضی پر اکر ختم ہوجاتی ہے۔

پاک پروردیگار نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا اور اس میں اپنی روح ڈالی جسطرح مشین کے لئے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح انسان کے جسم میں پاک پروردیگار اپنی روح سے جان پیدا کرتے ہیں اور جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہوجاتا ہے تو وہ اپنی روح کو نکال کر جسم کی موت مقرر کرتے ہیں ۔

قران کی سورہ الحجرات کی آیت نمبر 29 میں پاک پروردیگار نے فرشتوں کو حکم دیا کے مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کریں جبکہ قران میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کے پاک

پروردیگار کو اپنے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا ناپسند ہے تو سوال یہ اٹھتا ہے کے فرشتوں کو کیوں کہا کے "ادم کو سجدہ کرو" اسکی دو وجوہات ہیں۔

پاک پروردیگار نے اپنی روح انسان کے اندر ڈالی اور فرشتوں کو بلاواسطہ اپنی روح کو سجدہ کروا کر انہیں انسان کی خدمت پر مقرر کیا ۔

فرشتوں سے انسان کو سجدہ کروانے کی بات کتابوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا کر پاک پروردیگار نے انسانوں کو یہ پیغام دیا کے مخلوق کی خدمت ہی اللہ کی خدمت ہے جس طرح فرشتے مخلوق کی خدمت پر مقرر ہیں۔

پاک پروردیگار نے پیدائش اور موت اپنے ذمہ رکھی۔ سائینسدان اپنی لاکھ کوشیشوں کے باوجود بھی موت کو روک نہیں سکے اور رہی بات پیدائش کی تو سائینسدانوں نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی تو ضرور بنائی لیکن صرف زائیگوٹس تک ہی محدود رہے نطفہ کا کوئی بھی حصہ وہ لوگ نکال نہیں پائے زائیگوٹس کو ایک مقرر وقت کے بعد ماں کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں ڈالنے سے پہلے مصنوعی طریقہ سے مرد اور عورت کی "منی" کو ملا کر زائیکوٹس بناتے ہیں اور اسے کچھ گھنٹے ٹیسٹ ٹیوب میں رکھنے کے بعد اسے عورت کی بچہ دانی میں ڈال دیا جاتا ہے۔

سورہ یونس 10 آیت 4

تم سب کو اللہ کے پاس جانا ہے اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے بے شک وہ پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا تا کہ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا انکے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا انکے کفر کی بدولت۔

گیتا ادھیائے 2 شلوک 22/27

جس طرح انسان پرانا لباس چھوڑ کر نیا لباس پہنتا ہے اسی طرح اتما پرانے اور ناکارہ جسم کو چھوڑ کر نیا جسم حاصل کرتی ہے۔

جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور مریگا اور جو مر گیا ہے وہ دوبارہ ضرور پیدا ہوگا چناچہ تمہیں اپکے فرض کی ادائیگی پر غمزدہ نہیں ہونا چاہئے۔

مذہبی کتابوں کے مطابق اتما یعنی روح کی موت نہیں ہوتی ۔ پاک پروردیگار کی مرضی سے وہ صرف ایک جسم چھوڑ کر دوسرے جسم کو اپناتی ہے ان باتوں پر الگ الگ کتابوں میں پاک پروردیگار نے الگ الگ بیان فرما کر دوسرے جنم (پیدائش) کا راز اپنے تک محدود رکھا لیکن میرا دماغ پوری طرح دوسرے جنم کی پوری طرح تائید کرتا ہے حالانکہ کوئی بھی اسکا ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکا۔

اج کے دور میں انسان کو اپنی زندگی سکون سے جینے کا اور اپنی صحت کا خیال رکھنے کا پورا پورا حق ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس لحاظ سے ناحق قتل کئے بغیر اور پرہیز کے ذریعہ اور اللہ کے مقرر کئے ہوئے طریقوں کے ذریعہ انسان اپنی حیثیت کے مطابق بچہ پیدا کرے اور اسکی اچھی پرورش کر کے نسل اور سماج کو اچھا بنائے۔

اتما یعنی ذہن! پاک پروردیگار نے انسانوں کو اعلی قسم کا ذہن عطا فرما کر دوسری مخلوقات سے افضل بنایا اور اس ذہن سے انسان دینی اور دنیاوی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

حیاتاتی طور پر یہ ذہن انسان کے دماغ کے الگ الگ حصوں میں الگ الگ طریقوں کی سوچ پیدا کرتا ہے اور اسکے مطابق ہی انسان کام کرتا ہے اور جو سوچ ذہن میں پیدا ہوتی ہے وہ نفس کے ذریعہ جسم کے مختلف حصوں میں پہنچتی ہے اور اس افضل اور اعلی دماغی سوچ کے لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔

انسانی دماغ کی جسامت 1274 Cubic Centimeter اور اسکا وزن 1.5 Kg ہے۔ [$\frac{\text{وزن } 1.5\text{ Kg}}{\text{جسامت } 1274\text{ ccm}}$]

سائینسدانوں نے اسے کام اور ترتیب کے مطابق تین حصوں میں بانٹا ہے۔

سیری برم / سیری بیلم / میڈولا

سیری برم کا کام ہے : اگاہی کرنا، شعور کا جگانا، یادداشت، عقل اور فہم، تخیل اور وجہ ڈھونڈنا، جذبہ یہی جسم کے الگ الگ جذبات کو محسوس کرتا ہے مثال کے طور پر ہنسنا، سونگھنا، چکھنا، بولنا اور اسکے نیچے والے حصے سے بھوک، پیاس، جنسی جذبات اور جسمانی حرارت محسوس کر سکتے ہیں۔ دماغ کا یہ حصہ خلیوں والے نفس سے بنتا ہے اور اسکے اندر جیلی یعنی لعاب کی طرح شئے موجود ہے اور اس لعابی شئے کا کام ہے مختلف ادراک (احساس) کو وجود میں لانا۔

سیری بیلم : سیری بیلم کا کام ہے پٹھوں کو کام میں لانا چلنے، پھرنے اور دوڑنے میں پٹھوں کا توازن برقرار رکھنا ۔

میڈولا : اسکا کام ہے دل کے کاموں کا توازن رکھنا اور جسم کے اندرونی اجزا کے کام کو اگے بڑھانا ۔ یہ سائینسدانوں کی برسوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ لیکن پھر بھی ایک

سوال رہ جاتا ہے کے انسان کی مختلف سوچ کا حصہ تو سائینسدانوں نے نکالا لیکن یہ سوچ کسطرح پیدا ہوتی ہے؟

دماغ کے اندر کا لعابی حصہ ایک کیمیاوی مرکب ہے اور یہاں پر ان زروں کا ردعمل مختلف انداز میں ہوتا ہے اور یہی ردعمل انسان کی سوچ کو عمل میں لاتی ہے۔ پاک پروردیگار نے کچھ حد تک ہی انسانی ذہن کو انسان کے اختیار میں رکھا۔ قسمت، پیدائش اور موت کے علاوہ باقی سارے فیصلے انسان کے اپنے اختیار میں ہیں اور کچھ حد تک پیدائش کا سلسلہ بھی پاک پروردیگار نے انسان کے ذمہ چھوڑا۔ انسان کو سکون کی زندگی بخشنے کیلئے کتابوں کے ذریعہ ہدایت بھیجی تا کہ انہیں سکون کا راستہ چننے میں اسانی ہو۔

جسمانی اور جنسی ساخت کے مطابق انسان کو تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں مرد، عورت اور ہیجڑا (مخنث)

جسمانی طور پر مرد عورت سے طاقتور ہوتا ہے اسلئے طاقت اور خوراک کی بنیاد پر قران شریف نے مرد کو عورت پر فضیلت کی بات کی ہے۔ مرد عورت یا مخنث کوئی بھی ہو عذاب اور ثواب میں پاک پروردیگار کا انصاف یکساں ہے ۔

سورہ عمران 3 آیت 195

بس انکے رب نے انکی دعا قبول فرمائی میں کسی محنت کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم اپس میں ایک ہو سو جن لوگوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے لڑے اور مارے گئے میں انکی برائیاں ان سے دور کردونگا اور انہیں باغات میں داخل کرونگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اللہ کی طرف سے ثواب ہے اور اسکا اچھا بدلہ۔

سورہ نسا 4 آیت 124

جو بھلے کام کریگا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ کے وہ مومن ہوں تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر تل برابر بھی ظلم نہیں ہوگا ۔

وراثت سے ملے ہوئے حصوں میں ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاک پروردیگار نے عورت کو مرد سے کم حصہ عطا فرمایا۔

قران شریف میں پاک پروردیگار نے مخنث کے بارے میں کوئی ذکر نہیں فرمایا لیکن قران سے پہلے کی کچھ کچھ کتابوں میں مخنث کا ذکر ہے۔ تواریخ میں مخنث بادشاہوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مرد عورت کے ساتھ ساتھ مخنث کو بھی معاشی حقوق ملنے چاہئے۔

سائینسدانوں نے ثابت کردیا ہے کے مرد عورت کی طرح مخنث بھی جنسی خلیوں کے اندر کے ردوبدل سے پیدا ہوتے ہیں۔ جنسی خلیہ میں کروموزم نام کا ایک حصہ ہوتا ہے جسکے اندر توارثی نطفہ ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کا نطفہ ملکر جب زائیگوٹ پیدا ہوتا ہے تو اس میں 23 جوڑے کروموزم موجود ہوتے ہیں اور کروموزم کا کام ہے بچوں کے جسمانی وجود کو اگے بڑھانا ان 23 جوڑے کرموزم میں 22 جوڑوں کا کام ہے انسانی ساخت، جسمانی رنگ، بالوں کا رنگ، انسانی کردار اور بھی بہت سارے اعمال ماں باپ سے بچوں تک پہنچانا اور 23 جوڑے کا کام ہے بچوں کی جنسی پہچان دینا۔ مرد عورت اور مخنث کا فیصلہ یہی 23 جوڑے سے ہوتا ہے۔ زائیگوٹ میں عورت کی طرف سے کروموزم x x اور مرد کی طرف سے یعنی 23 کرموزم x y ہوتا ہے۔ اسطرح زائیگوٹس بنتا ہے تو عورت صرف x x قسم کا کروموزم زائیگوٹس کو دے سکتی ہے اور مرد x y قسم کا کروموزم دیتا ہے جب مرد کا x اور عورت کا x ملتا ہے تو عورت بچے اور جب مرد کا y تو xy یعنی مرد بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح قدرت کی مرضی سے جب عورت کے دونوں x اور مردوں کا صرف y یا نہیں تو عورت کے دونوں x اور مردوں کا xy دونوں مل جاتے ہیں تو مخنث پیدا ہوتا ہے ۔

زائیگوٹس کے اندر ٹسٹوسٹرون اور اسٹروجنس نام کے دو جنسی ہارمونس موجود رہتے ہیں اور انکا کام ہے انسان کی جنسی پہچان کا فیصلہ کرنا اور اسکے ہیر پھیر کی وجہ سے مخنث کی پیدائش ہوتی ہے اور اس بات کو سائینسدانوں نے ثبوت کے ساتھ ثابت کردیا۔

انسانی معاشرے میں مخنث کی موجودگی پاک پروردیگار کا فیصلہ ہے۔ مخنث سے مذاق کرنا یا انکو دل بہلانے کی چیز سمجھنا پاک پروردیگار کے فیصلہ کی توہین کرنا ہے۔

مخنث کو معاشرتی حقوق (علم، نوکری، کاروبار) دینے کے ساتھ ساتھ انسان سمجھ کر انہیں اپنا لینا ہی انسانیت ہے اور میں "سدھارتھ چٹرجی" اس کتاب کے ذریعہ انکے جائز حقوق کی درخواست کرتا ہوں۔

شیطان : پاک پروردیگار نے نیکی کے ساتھ ساتھ بدی کو مقرر کر کے گناہ یعنی شیطان کو انسانوں کے درمیان پنپنے کا موقع فراہم کیا انسانوں کے درمیان شیطان کی

موجودگی ضروری تھی تا کہ انسان کی زندگی بدمزا اور ویران نا ہو۔

پاک پروردیگار نے انسانی زندگی کو خوبصورت اور پررونق بنانے کے لئے شیطان کو مقرر کیا اور پاک پروردیگار نے انسانوں کو اس سے بچنے کی ہدایت بھی بخشتے ہیں۔

لیکن انسان کی تمام کوششوں کے باوجود انسانی سماج ان باتوں سے ازادنہیں۔ پاک پروردیگار نے اسے پوری طرح سے نامٹا کر شیطان کے وجود کو دنیا میں برقرار رکھا اور یہ پاک پروردیگار کی بلاواسطہ انسان کو خوش رکھنے کی ترکیب ہے۔

پاک پروردیگار کے وعدے کے مطابق شیطان ہر جگہ موجود ہے اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کے شیطان کی موجودگی بلاواسطہ انسان کے فائدے کے لئے ہی ہے۔

اس موضوع پر قران کی سورہ بقرہ کی آیت 34 کا تفصیلی جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سورہ بقرہ 2 آیت 34

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا ادم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سبھوں نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا، تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ۔

آیت کے مطابق کچھ سوالات جو صدیوں سے انسانی ذہن میں گونج رہے ہیں اور ان سوالوں کے جواب دینا میں (سدھارتھ چٹرجی) مناسب سمجھتا ہوں کیونکہ ان سارے سوالوں کے جواب میں علمائے دین نے جواب دینے کے بجائے فتوی دیا ہے۔ان تمام عالموں اور انسانوں کو اسکی تفصیلات اور سچائی سے روشن کرانا ضروری ہے

سوال: فرشتے ابلیس کی نافرمانی پاک پروردیگار کی توہین ہے اور جہاں پاک پروردیگار کا کوئی بھی کام ادھورا ہوتا اس لحاظ سے !

(1) کیا فرشتوں کی پیدائش یا پرورش میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو انہوں نے نافرمانی کی! یہ کیوں ؟

(2) پاک پروردیگار کی حیثیت کو جاننے کے باوجود فرشتوں کے ذہن میں پاک پروردیگار کے سامنے مغروریت کیوں پیدا ہوئی ؟

(3) سارے فرشتوں سے انسان کو کیوں سجدہ کروایا گیا جبکہ پاک پروردیگار کو اپنے سجدے کے علاوہ اور کسی کا سجدہ منظور نہیں !وہاں پر اس سجدہ کا کیا مطلب؟

(4) فرشتوں کی باتیں کتابوں کے ذریعہ انسانوں تک پہنچانے کا پاک پروردیگار کا کیا مقصد؟

جواب: (1) انسانی زندگی کو ویرانیت سے نجات دینے کے لئے اللہ نے فرشتے ابلیس سے نافرمانی کروائی ۔

(2) فرشتوں کا سارا وجود اور حیثیت اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے بغیر انکا کوئی وجود نہیں تو اس لحاظ سے فرشتے ابلیس کی نافرمانی اللہ کی مرضی تھی ۔

(3) ساری مخلوق اللہ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اس لحاظ سے مخلوق کی خدمت اللہ کی خدمت ہے اور اللہ انسانوں کے ذریعہ ہی دنیا میں موجود ہے اور وہ اپنا ہر کام انسانوں کے ذریعہ ہی کرتے ہیں یا کرواتے ہیں اس لحاظ سے انسان کو سجدہ (یعنی اسکی خدمت) بلاواسطہ طور پر اللہ کی خدمت ہی ہے اور یہ پیغام انسانوں تک پہنچا کر انسان کو انسان کی خدمت کا حکم دیا ۔

(4) ان ساری باتوں کو کتاب کے ذریعہ انسان کو واقف کرانے کا مقصد انسان کو کفریت کی مثال بیان فرمانا۔ جب فرشتے انسان کو سجدہ (خدمت پر مقرر) کر سکتے ہیں تو انسان کو اس سے سبق لیتے ہوئے مخلوق کی خدمت کے ذریعہ اللہ تعالی کے اگے سجدہ کرنا چاہئے اور یہی اللہ کا حکم، مرضی اور منشا بھی ہے اور اس سے نافرمانی کرنے والا کافر ہے۔

انسان کے ہر قدم پر شیطان کو مقرر کر کے جیسے اللہ نے انسانوں کو ویرانیت سے نجات دی ٹھیک اسی طرح کتابوں اور رسولوں کی معرفت اس سے بچنے کا طریقہ بھی عطا فرمایا تا کہ انسان کو سکون اور امن حاصل ہو ۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ(29)

تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اسکے لئے سجدے میں گر پڑنا۔

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ(30)

سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ(31)

مگر ابلیس نے کے اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے انکار کر دیا ۔

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ(32)
فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کے تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نا ہوا۔
قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ(33)
وہ بولا کے میں ایسا نہیں کیا انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ(34)
فرمایا کے اب تو بہشت سے نکل جا کیونکہ تو راندہ درگاہ ہے۔
وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ(35)
اور تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت کے دن تک۔
قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ(36)
کہنے لگا مجھے اس دن تک ڈھیل دے کے لوگ دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جائیں۔
قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ(37)
فرمایا اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے۔
إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ(38)
روز مقرر کے وقت تک ۔
قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۔(39)
کہا کے اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے میں زمین میں انکے لئے معاصی کو مزین کرونگا اور ان سب کو بہکاونگا ۔
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ(40)
سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں ۔
قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ(41)
ارشاد ہوا ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔
إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ(42)
میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کرینگے۔
وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ(43)
یقیناً ان سب کے وعدہ کی جگہ جہنم ہے۔
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ(44)
جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان کا ایک حصہ بنا ہوا ہے۔
تشریح۔ بدسکونی یعنی اشانتی یعنی نرک (جہنم) کے سات دروازے (پہلو) ہیں اور وہ انسان کو دوزخ کی زندگی جینے پر مجبور کرتی ہے انسان کی سات فطرتیں یہ ہیں ۔
(1) لوبھ یعنی لالچ (2) حسد (3) نفرت (4) ہوس (5) کرودھ یعنی غصہ (6) جہالت (7) ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات ۔
جب یہ ساری چیزیں انسان کے ہوش ہواس گم کر دیتی ہیں تب اسے جہنم (نرک) کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔
پیغام! سچائی کو قبول نا کر کے اپنی ضد میں اندھے ہو کر جو انسان گناہ کرتا ہے اسے جہنم کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ(45)
پرہیزگار جنتی باغوں اور چشموں میں ہونگے۔

تشریح۔ جو انسان ان سات بری فطرتوں کو قابو میں رکھ سکتے ہیں اور اپنے ضمیر کو پاک رکھتے ہیں انہیں ہی جنت حاصل ہوتی ہے یعنی سکون والی زندگی ۔

ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِيْنَ(46)

سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاو۔

تشریح۔ انسان کو سلامتی، سکھ اور سکون تب حاصل ہوتا ہے جب وہ اپنی بری فطرت کو قابو میں رکھ سکتے ہیں اور انسان کے دماغ کا بہترین نتیجہ ہے سکون۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ(47)

ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دینگے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ہیں ایک دوسرے کے امنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے۔

تشریح ایسے انسانوں کے دلوں سے نفرت اور حسد مٹ جائیگا اور انکے درمیان محبت اور بھائی چارہ پھیل جائیگا ۔

لاَ يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ(48)

نا تو وہاں انہیں کوئی تکلیف ہوگی اور نا وہ وہاں سے کبھی نکالے جائینگے۔

تشریح۔ اور ایسی زندگی کو کوئی تکلیف چھو نہیں سکتی اور یہی زندگی وہ ہمیشہ ہمیشہ بسر کرینگے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ(49)

میرے بندوں کو خبر کر دو میں بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہوں۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی قدرت معاف کرنے والی مہربان ہے۔

وَأَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الأَلِيْمَ(50)

اور ساتھ میں میرا عذاب بھی بڑا دردناک ہے۔

تشریح۔ جب کسی انسان کی زندگی سے امن و سکون چلا جاتا ہے تب وہ کہیں کا نہیں رہتا۔

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ(51)

انہیں ابراہیم کی مہمانوں کا حال سناو۔

تشریح۔ مثال کے طور پر ابراہیم کے مہمانوں کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔

إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلاَماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ(52)

کے جب انہوں نے اسکے پاس اکر سلام کہا تو انہوں نے کہا ہم کو تم سے ڈر لگتا ہے۔

تشریح۔ ایک کے بعد ایک سچائی ابراہیم کے دماغ میں روشن ہونے لگی تو وہ اس سچائی سے ڈرنے لگے اور یہ اسلئے کے وہ جانتے تھے کے برسوں پرانے قدیم خیالات جو لوگوں کے دماغ میں بیٹھ چکے ہیں انہیں نکالنا بڑا ہی مشکل ہے۔

قَالُواْ لاَ تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلاَمٍ عَلِيْمٍ(53)

انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔

تشریح۔ لیکن جب اللہ کی قدرت نے سمجھایا کے سچائی کا سامنا بغیر ڈرے کریں اور نیک بچے کی خوشخبری بھی دی ۔

قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِيْ عَلَى أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ(54)

کیا کہا اس بڑھاپے کے اجانے کے بعد تم مجھے خوشخبری کیسے دے رہے ہو۔

تشریح۔ انسان کا جسم وقت کے ساتھ بوڑھا ہو جاتا ہے اور یہ قدرت ہے مگر یہ کوئی ضروری نہیں اور کبھی کبھی قدرت اپنے نبیوں کو از ماتی اور نئے قانون کی تخلیق کرتی ہے۔

قَالُواْ بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلاَ تَكُن مِّنَ الْقَانِطِيْنَ(55)

انہوں نے کہا ہم آپکو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں اپ مایوس لوگوں میں شامل نا ہوں۔

تشریح۔ سچائی انسان کے دماغ کو روشن کرتی ہے اور انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّآلُّونَ(56)

کہا اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔

تشریح۔ اللہ کی قدرت کو جو لوگ نہیں سمجھتے اور ضعیف العتقادی اور جھوٹ کی راہ پر چلتے ہیں یہی لوگ بھٹکے ہوئے گمراہ ہیں۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ(57)

پوچھا کے اللہ کے بھیجے ہوئے تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے۔

تشریح۔ اللہ کی قدرت انگنت رازوں سے بھری ہوئی ہے اور اسکے بارے میں انسانوں کے دماغ میں سوال اٹھتے ہیں۔

قَالُواْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ(58)

انہوں نے کہا کے ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

تشریح۔ اللہ کی قدرت ہمیشہ گناہ کے خلاف ہوتی ہے اور گنہگار اللہ کی سچائی اور قدرت سے بہت دور ہوتے ہیں ۔

إِلاَّ آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ(59)

مگر خاندان لوط کے ہم ان سب کو ضرور بچا لینگے۔

تشریح۔ مثال کے طور پر لوط کے خاندان کا ذکر کیا گیا ہے اور قدرتی طور پر اللہ کے عذاب سے لوط کے خاندان کو بچا لیا گیا۔

إِلاَّ امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ(60)

سوائے اسکی بیوی کے ہم نے اسے روکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے

تشریح۔ پیغمبر اور انکا خاندان گناہ سے پاک تھا سوائے انکی بیوی کے۔

فَلَمَّا جَاء آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ(61)

جب بھیجے ہوئے فرشتے ال لوط کے پاس پہنچے۔

تشریح۔ پیغمبر لوط کو سچائی کی روشنی حاصل ہوئی۔

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ(62)

تو انہوں نے کہا کے تم لوگ جو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔

تشریح۔ مگر لوگ اس سچائی کو سمجھ نہیں پائے۔

قَالُواْ بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُواْ فِيهِ يَمْتَرُونَ(63)

انہوں نے کہا ہم تمہارے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے ہیں۔

تشریح۔ جس راز کو لوگوں نے غیر عقلی اور ضعف العتقادی باتوں میں ڈال رکھا تھا اسکی سچائی لوگوں کے پاس ائی تھی۔

وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ(64)

ہم تیرے پاس حق لائے اور ہیں بھی بلکل سچے۔

تشریح۔ اور یہی قدرتی سچائی ہے اور ایمان کا دائرہ بھی یعنی محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون، بھائی چارہ، عدم تشدد اور تعلیم ۔

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُواْ حَيْثُ تُؤْمَرُونَ(65)

اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات کے کسی حصہ میں چل دے اور اپ انکے پیچھے رہنا اور تم میں سے کوئی مڑ کر بھی نا دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے چلے جانا۔

تشریح۔ گناہ کے اندھیرے سے نکل کر ایمان والے خاندان یعنی ایمان والے ساتھیوں کے ساتھ نکل پڑیں اور پھر انسان اس سچے راستہ کو اپنائے اور پیچھے مڑ کر نا دیکھے۔

نیکی کے لئے سب سے اگے بڑھو اور اتنا اگے بڑھو کے گناہ اسے چھو نا سکے۔

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَؤُلاء مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ(66)

اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ کر دیا کے صبح ہوتے ہی ان لوگوں جڑ کاٹ دی جائیگی۔

تشریح۔سچائی جب روشن ہوجاتی ہے اور اندھیرے کو ڈھانپ کر چاروں طرف روشنی پھیلانے لگتی ہے تب ضعیف العتقادی اور غیر عقلی باتوں میں ڈوبے ہوئے گنہگار لوگوں کا جڑ سے خاتمہ ہوجاتا ہے۔

وَجَاء أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ(67)

اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے ائے۔

تشریح۔نیکی اور امن سکون چاہنے والے خوشیاں مناتے ہیں ۔

قَالَ إِنَّ هَؤُلاء ضَيْفِي فَلاَ تَفْضَحُونِ(68)

کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم مجھے رسوا نا کرو۔

تشریح۔پیغمبر لوط نے کہا امن وسکون،تعلیم، بھائی چارہ انسانیت کے مہمان ہیں انکو ٹھکرا کر پیغمبروں کے اصولوں کو شرمندہ نا کریں۔

وَاتَّقُوا اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ(69)

اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نا کرو۔

تشریح۔پیغمبر نے کہا کے اللہ کی قدرت سے پیار کریں اور گناہ کے نتیجہ سے ڈریں اور اللہ کے اصولوں کو دل سے مانیں ۔

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ(70)

وہ بولے کیا ہم نے تجھے ٹھیکے داری سے منع نہیں کر رکھا۔

تشریح۔قدرت میں نیکی کے ساتھ ساتھ بدی بھی مقرر کر رکھی ہے اور کسی کی ذمہ داری کسی پر نہیں۔نیکی اور امن وسکون کی دنیا میں ہر کسی کا استقبال ہے یعنی محبت اور معافی ہر کسی کے لئے ہے۔

قَالَ هَؤُلاء بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ(71)

اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری بچیاں موجود ہیں۔

تشریح۔امن وسکون چاہنے والوں کی نسل ہمیشہ دنیا میں موجود رہتی ہے جیسے کے لوط کے بعد انکے بیٹوں نے لوط کے خیالات لوگوں تک پہچائے۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ(72)

تیری عمر کی قسم وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں ہیں۔

تشریح۔قدرت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خودغرض ہیں اور صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں ۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ(73)

پس سورج نکلتے نکلتے انہیں ایک بڑے زور کی اواز نے پکڑ لیا۔

تشریح۔سچائی کی روشنی سامنے اتے ہی مذہب کے نام پر ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو اگھیرا ۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ (74)

آخر ہم نے اس شہر کو تلے اوپر کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر کے پتھر برسائے۔

تشریح۔اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے گروہ کو غلط راستہ پر چلنا سکھا دیا اور پتھر کی طرح سخت تکلیفیں دیکر انہیں سزا دی ۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ(75)

بصیرت والوں اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ بلاشبہ بصیرت والوں کے لئے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں۔

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ (76)

یہ بستی ایسی راہ پر ہے جو برابر چلتی رہتی ہے۔

تشریح۔ نیکی اور امن کی راہ کے ساتھ ساتھ قدرت نے بدسکونی کی مثال بھی رکھی ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (77)

اور اس میں ایمان داروں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ (78)

ایکہ بستی کے رہنے والے بھی ظالم تھے۔

تشریح۔ ظلم گنہگاروں کی فطرت ہے۔

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ (79)

جن سے ہم نے انتقام لیا یہ دونوں شہر کھلے راستہ پر ہیں۔

تشریح۔ اسلئے قدرت ہمیشہ گنہگاروں کو سزا دیتی ارہی ہے اور تواریخ اسکی گواہ ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ (80)

اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔

تشریح۔ کچھ عالم انسان بھی اپنی خواہشات اور مغروریت کے بس میں اکر رسولوں کی سچی ہدایت کو جھٹلاتے ہیں ۔

وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (81)

اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں بھی دکھائیں وہ ان سے روگرانی ہی کرتے رہے۔

تشریح۔ سچائی کو جاننے کے باوجود انہوں نے سچائی سے منھ پھیرا۔

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ (82)

یہ لوگ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے بےخوف ہوکر۔

تشریح۔ ایسے لوگ گناہ کے پہاڑ میں سکون کا گھر تلاش کرتے ہیں۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ (83)

اخر انہیں بھی صبح ہوتے ہی چنگھاڑ نے ادبوچا۔

تشریح۔ اخر کار ایسے لوگوں کو بھی سچائی کی روشنی نے ادبوچا۔

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ (84)

پس انکی کسی بھی تدبیر عمل نے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔

تشریح۔ اور انکی کسی بھی تدبیر نے انکا ساتھ نہیں دیا ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (85)

ہم نے اسمانوں اور زمین کو اور انکے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور قیامت ضرور انے والی ہے پس تو حسن وخوبی سے درگزر کر۔

تشریح۔قدرت نے تخلیق کی ہر چیز کا خاتمہ رکھا ہے۔تخلیق اور خاتمہ کے درمیان ہر چیز کی ضرورت اور ایک مقصد ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ (86)

یقینا تیرا پروردیگار ہی پیدا کرنے والا ہے۔

تشریح۔تمام دنیا کی تخلیق کی بنیاد ہے وہ اعلی طاقت ۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (87)

یقینا ہم نے اپکو سات آیتیں دے رکھی ہیں کے دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قران بھی دے رکھا ہے۔

تشریح۔نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وچین، عدم تشدد اور تعلیم ان سات اصولوں سے قدرت نے انسانوں کو نوازا اور یہی اس اعلی قران کی بنیاد ہے۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (88)

اپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نا دوڑائیں جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے نا ان پر اپ افسوس کریں اور مومنوں کے لئے اپنے بازو جھکائیں رہیں۔

تشریح۔ضرورت سے زیادہ لالچ، ہوس، اونچی خواہشات، نفرت اور مغروریت کی طرف لوگ نا جائیں۔ہوس اور حریص یہ کافروں کی فطرت ہے اور نیک لوگ اسکی طرف نظر نہیں کرتے اور نا ہی ان اعمالوں سے غمگین ہوتے ہیں۔

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ (89)

اور کہہ دیجئے کے میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

تشریح۔قدرت ہی سب کی مالک ہے۔

كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ (90)

جیسے کے ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا۔

تشریح۔اور قدرت سے ہی انسان کو ساری چیزیں ملتی ہیں۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (91)

جنہوں نے اس کتاب الہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔

تشریح۔اور جو لوگ انسانی سماج اور اللہ تعالی کی قدرت یعنی قران کو مذہب کے نام پر طبقہ میں بانٹتے ہیں یعنی نفرت پھیلاتے ہیں ۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (92)

ہم ان سب سے ضرور باز پرس کرینگے۔

تشریح۔لوگوں پر یہ ضروری ہے کے انکے خیالات پر سوال اٹھائیں۔

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (93)

ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔

تشریح۔اور انکے اعمال پر بھی ۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (94)

اس حکم کو جو اپکو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے اور مشرکوں سے منھ پھیر لیں۔

تشریح۔اور جو حکم نیک لوگوں کو دیا جارہا ہے اسے کھول کھول کر سنا دیا جائے۔

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ(95)

اپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں انکی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔

تشریح۔اور جو لوگ نیک خیالات والوں کا مذاق اڑاتے ہیں انکے لئے قدرت ہی کافی ہے ۔

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ(96)

جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہوجائیگا۔

تشریح۔اور جو لوگ اللہ تعالی کے اصول چھوڑ کر گناہ کے اصولوں کو اپناتے ہیں انہیں اسکا نتیجہ ضرور ملتا ہے اور وہ سچائی ضرور جان لینگے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ(97)

ہمیں خوب علم ہے کے انکی باتوں سے اپکا دل تنگ ہوتا ہے۔

تشریح۔گنہگاروں کے اعمال سے نیک لوگوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ قدرت سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ(98)

اپ اپنے پروردیگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہوجائیں ۔

تشریح۔نیک لوگ اپنے اپکو اللہ کے اگے سپرد/ وقف کرتے ہوئے اللہ تعالی کی تعریفیں کرتے ہیں۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ(99)

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کے اپ کو موت اجائے۔

تشریح۔یعنی زندگی کی اخری سانس تک۔

سورۃ النحل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحیم اور مہربان ہے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ(1)

اللہ کا حکم اپہنچا اب اسکی جلدی نا مچاؤ تمام پاکی اسکے لئے ہے وہ برتر ہے ان سب سے جنہیں یہ اللہ کے نذدیک شریک بتلاتے ہیں۔

تشریح۔قدرت کے اصول اور جینے کے اسان طریقے انسان کو مل چکے ہیں جلد بازی میں ان اصولوں کو سمجھنے میں غلطی نا کریں اللہ پاک مہان اور شیطان سے افضل ہے۔

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ(2)

وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے تم لوگوں کو اگاہ کردو کے میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس تم مجھے سے ڈرو ۔

تشریح۔اللہ تعالی اپنی قدرت کے ذریعہ اور اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہے سچا گیان اور ایجادات کا گیان دیتے ہیں۔پر مانوک شکتی اس طرح قدرت کی ہر چیز کو چلاتی ہے اور یہ بھی اللہ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے اس علم کی بدولت اور اللہ کے علم کے سوا کوئی بھی طاقت ممکن نہیں۔

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ(3)

اسی نے اسمان اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں۔

تشریح۔وہ اعلی طاقت یعنی اللہ جس نے دنیا کے ساتھ ساتھ تمام کائنات کی تخلیق بھی کی انکی طاقت ہر گناہ اور گنہگاروں کے اوپر ہے۔

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ(4)

اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا ۔

تشریح۔انسان کی تخلیق کی بنیاد ہے ایک خلیہ والی جان (OneCellAnimal) اور ہزاروں بدلاو کے بعد انسان کو یہ شکل ملی پھر بھی یہ اپنے خیالات پر غرور کرتے ہیں اور اپس میں لڑتے ہیں۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ(5)

اس نے چوپائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام اتے ہیں۔

تشریح۔وہی اللہ ہے جس نے طرح طرح کے جانوروں کو پیدا کیا ان میں کچھ انسان کے کام اتے ہیں اور کچھ جانوروں کو کھاتے ہیں۔

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ(6)

اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاو تب بھی اور جب چرانے لیجاو تب بھی۔

تشریح۔انسان کی عزت میں ہی رونق ہے اور جب وہ عزت کماتا ہے تب اسکی رونق ہوتی ہے اور عزت کے ساتھ اسکی موت بھی اور یہی رونق لوگوں کے دلوں میں بہت دنوں تک رہتی ہے۔

پیغام! جولوگ جانور نہیں چراتے کیا یہ ایت ان لوگوں کے لئے نہیں ہے؟ یہ ایت صاف اور سچے طور پر گیانیوں، پرہیزگاروں اور نیک انسانوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جنہوں نے عزت کو اپنی دولت کی کٹھ پتلی نہیں بنایا ۔

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ(7)

اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم بغیر ادھی جان کے پہنچ ہی نہیں سکتے یقینا تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

تشریح۔انسانی تہذیب انسان کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر تہذیب، گیان اور حیرت انگیز تہذیب (شہر) کی طرف لے اتی ہے اور بغیر اللہ کی مرضی سے انسان

اس جگہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ قدرت کے رحم و کرم سے انسان کو بہترین دماغ ملا اور اللہ کی مرضی سے ہی اس دماغ کو استعمال کرتے ہوئے انسانی سماج اور تہذیب کو حیرت انگیز بنایا۔ اللہ ہمارا رب ہے جو بڑا ہی دیالو اور معاف کرنے والا ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ(8)

گھوڑوں کو خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا کے تم انکی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں اور بھی وہ ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرتا ہے جس کا تمہیں علم بھی نہیں۔

تشریح۔ انسانی زندگی کو تیز رفتار کرنے کے لئے اور اسکے ساتھ ساتھ انسان کے ایسی میل ملاپ اور رہن سہن کو ایک دوسرے کے ساتھ شامل کرنے کے لئے طرح طرح کی سواریاں مہیا کروائیں۔ گدھا، گھوڑا اور خچر سے لیکر موٹر گاڑی، ٹرین اور ہوائی جہاز جسکا علم انسان کو نہیں تھا ۔

وَعَلَى اللّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَاء لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ(9)

اور اللہ کا سیدھی راہ کا بتا دینا ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا۔

تشریح۔ یہی ہے اللہ کا سیدھا راستہ جو اللہ نے انسانوں کو دکھایا۔ اس ایت کے ساتھ اللہ نے کو سنسکا روالی سوچ بھی رکھی۔ اللہ جسے چاہے سچائی کا دیدار کراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ(10)

وہی تمہارے فائدے کے لئے اسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اس سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔

تشریح۔ قدرت ہی سورج کی تپش سے پانی کو بھاپ بنا کر اسمان میں بادل بناتی ہے اور پھر بادلوں میں بھاپ کا وزن زیادہ ہونے پر وہی بھاپ بارش بنکر زمین پر برستی ہے۔ بارش کا پانی انسان کے پینے اور کھیتی کے کام اتا ہے اور بارش کے ذریعہ پیدا ہوئے پیڑ پودے مخلوق (انسان/ جانور) اسے خوارک کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ(11)

اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لئے اس میں بڑی نشانی ہے جو غور فکر کرتے ہیں۔

تشریح۔ قدرت سے اور قدرت میں انسان کے لئے اناج، زیتون، کھجور، انگور اور تمام قسم کے پھل (جو انسانی ضرورت پوری کرتے ہیں) موجود ہیں یقینا گیانی اور سمجھدار انسان قدرت کے ان اصولوں کو بخوبی پہچان لینگے۔

پیغام! سائینسدانوں نے ان سارے اصولوں کو ثبوت کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ(12)

اسی نے رات دن سورج چاند کو تمہارے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں یقینا اس میں عقلمندوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ وہ اعلی طاقت جو کائنات کے زرے زرے میں موجود ہے وہی طاقت چاند، سورج، رات، دن اور سارے ستارے، سیاروں کی تیزی اور تیز رفتاری کو چلاتی ہے اور یقینا قدرت کے ان اصولوں کے اندر سائینس کے اصول کارفرما ہیں۔ جس انسان کا ضمیر گیان اور سچائی سے بھرا ہوا ہوتا ہے ان لوگوں کے لئے یہ ایک مثال ہے

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الأَرْضِ مُخْتَلِفاً أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ(13)

اور بھی بہت ساری چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین میں پھیلا رکھی ہیں بے شک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔

تشریح۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت ساری چیزیں طرح طرح کی رنگ و روپ کی ہیں جو اللہ نے زمین میں پھیلا رکھی ہیں۔ بے شک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بڑی بھاری نشانیاں ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُواْ مِنْهُ لَحْماً طَرِيّاً وَتَسْتَخْرِجُواْ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ(14)

اور دریا بھی اس نے تمہارے بس میں کر دئے تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے لئے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کے کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی اور اسلئے بھی کے تم اسکا فضل تلاش کرو اور ہوسکتا ہے کے تم شکر گزاری کرو ۔

تشریح۔سمندر کا گہرا راز بھی قدرت کی مرضی سے انسان کے اختیار میں ہے اور سمندر کو بھی انسانوں نے اپنے فائدہ کے لئے استعمال کیا ہے۔

پیغام! آیت نمبر 10 سے 14 تک اللہ تعالی نے سورج کی کرن اور پانی کے سائنسی اصول بیان کئے ہیں اور پانی کے بغیر کسی بھی مخلوق کی زندگی محال ہے۔جس طرح سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں ٹھیک اسی طرح انسان کی زندگی کی بنیاد ہے پانی اور تخلیق کی بھی یہی بنیاد ہے۔جیسے ہی انسان کو پانی کا بنیادی علم حاصل ہوا انسان نے اسے اپنے فائدہ کے لئے استعمال کیا۔سمندر یا دریا کی مچھلی انسان کھاتا ہے سمندر سے موتی بھی نکلتے ہیں۔ان پانچ آیتوں کی بنیاد ہے سورج کی کرن اور پانی کا علم جو سمجھدار اور صاف دل کے اور گیانی ہیں وہ میری ان باتوں کو محسوس کر لینگے۔گیان انسان کا سب سے قیمتی زیور ہے سونا یا ہیرا نہیں ۔

وَأَلْقَى فِي الأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيْدَ بِكُمْ وَأَنْهَاراً وَسُبُلاً لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ(15)

اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئے تا کہ تمہیں لیکر نا ہلے اور نہریں اور راہیں بنا دیں تا کہ تم منزل مقصود تک پہنچو ۔

تشریح۔وہی اللہ تعالی ہے جس نے دنیا میں مظبوط پہاڑ کی طرح سچ کو قائم کیا اور اس سچ تک پہنچنے کے لئے انسان کے لئے گیان (علم) اور وگیان (سائینس) کا راستہ مقرر کیا ۔

پیغام! وگیان صاف پانی کی طرح ہوتا ہے جسکے ذریعہ انسان اپنی راہ یا منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔دنیا کا اتار چڑھاو بتانے والی ہلکی باتوں کے پیچھے جو راز ہے میں (سدھارتھ چڑ جی) نے اللہ کی مرضی سے بیان کر دیا۔دنیا کی زمین میں پہاڑ کے ساتھ ساتھ ریگستان، سمندر اور جنگل بھی ہیں اور دنیا کا کوئی بھی کونا ایسا نہیں ہے جو مظبوط پیغام نا دیتا ہو۔ندی اور راستوں کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کے منزل تک پہنچنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے لیکن ہوائی جہاز کا اس ایت میں کوئی ذکر نہیں وہ کیوں؟ اور یہ اسلئے کے وہ راستہ جو ایمان کی منزل تک جاتا ہے صرف اسکا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

وَعَلامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ(16)

اور بھی بہت ساری نشانیاں مقرر فرمائی اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں

تشریح۔انسان کی منزل کے لئے اللہ نے تمام قسم کی راہیں مقرر کی ہیں۔سماج میں عالموں اور گیانیوں کو رکھ کر جیسے کے اسمان میں ستارے اور انسان کو انکے نقش قدم پر چلنے کی راہ دکھائی ۔

پیغام! رسول پاک حضرت محمد ﷺ اسکی بہترین مثال ہیں۔

سوال! کیا اج کے زمانے میں لوگ چاند ستارے دیکھ کر راہ طے کرتے ہیں۔کیا یہ ایت اج کے دور کے لئے ادھوری یا نامکمل ہے؟ نہیں! بلکہ اسمان کے چاند ستاروں کا مطلب ''سماج کے وہ بہترین اور اعلی انسان'' جنہیں اللہ تعالی نے بہترین سچے گیان اور اعلی کردار (چرتر) سے نوازا اور جنکا کردار لوگوں کے لئے ایک مثال اور راہنما ہے۔

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لاَّ يَخْلُقُ أَفَلا تَذَكَّرُونَ(17)

تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے ۔

تشریح۔قدرت نے جو اصول انسانوں کے لیے بنائے یا جو گیان وقت بوقت انسانوں کو دئے گئے ہیں کیا یہ انسان کے بس میں ہے وہ خود اسے مکمل کرے یعنی بغیر قدرت کی مدد سے پھر بھی انسان نہیں سمجھتا۔

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ اللّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ(18)

اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم نہیں کر سکتے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی مہربانی سے جو قدرت انسانوں کو ملی اسے انکار کرنا بیوقوفی ہے۔اللہ تعالی معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

وَاللّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ(19)

اور جو کچھ تم چھپاو اور ظاہر کرو اللہ سب جانتا ہے۔

تشریح۔قدرت کے سامنے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے اور یہ اسلئے کے ہر پرمانو شکتی اور نیوٹرینو کے ذریعہ قدرت دنیا کی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑے سے بڑے ردعمل

کوانجام دیتی ہے یعنی چلاتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لاَ يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ(20)

اور جن جن لوگوں کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ گنہگار ان اصولوں کو نہیں سمجھتے اور اپنے دماغ میں کچھ لغصاندہ سوچوں کو پیدا کرتے ہیں ۔

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاء وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ(21)

مردے ہیں زندہ نہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کے کب اٹھائے جائینگے۔

تشریح۔ پریورتن (بدلاو) کولوگوں نے موت کا نام دیا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتے کے کب کس طرح کس جگہ اور کب کس کا بدلاو یا تغیر ہوگا۔

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ(22)

تم سب کا معبود صرف اللہ اکیلا ہے اور اخرت پر ایمان نا رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ ایٹم سے بنی ہوئی ہر چیز تغیر کے بعد دوبارہ ایٹم بن جاتی ہے اور یہ کام ہوتا ہے اس اعلی طاقت کے ذریعہ جسے لوگ پرمانوک شکتی کہتے ہیں اور وہی طاقت ہی معبود ہے۔ یہ ایک طاقت ہے مگر اسکی شکلیں مختلف ہیں۔ جو لوگ تغیر اور بدلاو پر یقین نہیں رکھتے وہ سچائی سے کوسوں دور ہیں اور اپنی اس غلط فہمی کی وجہ سے اہنکار میں اکر لالچ، حسد، ہوس اور موہ مایا جیسے گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

لاَ جَرَمَ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ(23)

بے شک وشبہ اللہ ہر اس چیز کو جسے وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جسے ظاہر کرتے ہیں بخوبی جانتا ہے وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی طاقت کے سامنے دنیا کی کوئی بھی چیز چھپ نہیں سکتی۔ (یہاں تک کے انسان کے دماغ کی سوچ)

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ(24)

ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کے تمہارے پروردیگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

تشریح۔ مغرور انسان کو اللہ تعالی پسند نہیں کرتا اور کوسنسکار اور غیر عقلی کہانیوں پر جو لوگ یقین رکھتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔

لِيَحْمِلُواْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلاَ سَاء مَا يَزِرُونَ(25)

اس کا نتیجہ ہوگا کے قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ انکے بھی بوجھ کے بھی حصہ دار ہونگے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے دیکھو تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

تشریح۔ اور اسکا نتیجہ انہیں اخری وقت میں ضرور ملتا ہے۔ گناہ کا بوجھ انہیں بدسکونی میں ڈھکیل دیگا اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی لے ڈوبے گا جو انکی سوچ سے متاثر ہوتے ہیں اور یہی انکا برا انجام ہے۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ(26)

ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا اللہ نے انکی عمارتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور ان پر انکی چھتیں اوپر سے گر پڑیں اور انکے پاس عذاب وہاں سے ایا جہاں سے انکا گمان بھی نا تھا ۔

تشریح۔ کوسنسکار کو سماج میں زندہ رکھنے کے لئے گنہگاروں کے بزرگ بھی تمام قسم کی سازشیں کرتے رہے مگر سچائی اتنی صاف اور بلند تھی کے اسکی روشنی میں کوسنسکار اور غیر عقلی باتوں کی عمارت ڈھے گئی اور ان پر بدسکونی کا عذاب نازل ہوا نا وہ کوسنسکار کو چھوڑ سکتے تھے اور نا سچائی کو اپنا سکے اور یہ ایک بڑا عذاب ہے۔

پیغام! جس سازش کے تحت لوگ مذہبی کتابوں سے دور ہو گئے اس ایت میں اسکا ذکر کیا گیا ہے ۔

(1) بغیر سمجھ کر مذہبی کتابوں کو پڑھنے میں ثواب۔

(2) عورتوں کو تعلیم سے دور رکھنا ۔

(3) غیر عقلی رسم ورواج سے انسانوں کو ڈرا کر اللہ کی عبادت کے نام پر اسے اپنانے پر مجبور کرنا ۔

(4) مذہبی کتابوں کی سچائی کو چھپانا اور اسے غلط طریقہ سے پیش کرنا ۔

(5) مذہبی کتابوں کے ساتھ دوسری کتابوں کو جوڑ کر اسکے صحیح مطلب سے گمراہ کرنا ۔

(6) مذہب کے نام پر اور اصولوں کی بنیاد پر لوگوں کو اپس میں لڑوانا، عبادت کے طریقات کی بنیاد پر انسانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا گناہ عظیم ہے۔ عبادت صرف اور صرف انسانی اعمال کے ذریعہ ہی پوری ہوتی ہے طریقات سے نہیں۔

(7) انسانوں کو پانے کی لالچ دیکر اسے غیر عقلی اعمال کرنے پر مجبور کرنا جیسے کے جنت کا خواب دیکھا کر غیر عقلی باتوں سے سیدھے سادھے انسان کو گمراہ کیا جاتا ہے۔

(8) تہذیب کی رفتار کو پرانے گھٹیا اور دقیانوسی خیالات سے متاثر کرنا ۔

(9) ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کی عمارت ہمیشہ ڈھے پڑتی ہے انسان ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کے ساتھ جب عبادت کرتے ہیں تو وہ "شرک" کرتے ہیں۔ ہر انسان کو قدرت سے ملی ہوئی بشارت الگ الگ ہوتی ہے۔

(10) انسان کے درمیان تمام فساد کی جڑ ہے عبادت کے طریقات اور غیر عقلی رسم ورواج اسلئے قران میں یا کسی بھی مذہبی کتاب میں کسی خاص عبادت کا طریقہ نہیں بتایا گیا ہے۔ محبت، انسانیت، پرہیزگاری، نیکی، عدم تشدد اور علم کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا طریقہ مکمل نہیں ہے۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالْسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ(27)

پھر قیامت والے دن بھی اللہ انہیں رسوا کریگا اور فرمائیگا کے میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار اٹھیں گیں کے اج تو کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی ۔

تشریح۔ سارے گنہگار اپنے گناہوں کے خود ذمہ دار ہیں اور کبھی نا کبھی کسی نا کسی وقت انہیں اپنے کاموں پر بے عزت ہونا پڑتا ہے۔ یہ اپنے گناہوں کو چھپانے کے لئے جھگڑتے ہیں اور دوسروں پر تمام قسم کے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ گیانی ان سب باتوں کو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کے یہ گنہگاروں کے لئے ایک عذاب ہے۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِيَ أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُاْ السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ(28)

وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں فرشتے جب انکی جان قبض کرنے لگتے ہیں اسوقت وہ جھک جاتے ہیں کے ہم برائی نہیں کرتے اللہ خوب جاننے والا جو کچھ تم کرتے تھے

تشریح۔ گنہگار گناہ کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور اللہ انکے کاموں سے خود واقف ہے۔

فَادْخُلُواْ أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ(29)

پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاو پس کیا ہی برا ٹھکانہ غرور کرنے والوں کا۔

تشریح۔ مغرور گنہگار انسان جنہیں اپنی مغروریت میں گناہ نظر نہیں اتا انکا ٹھکانہ ہے بدسکونی کا جہنم اور وہ ہمیشہ اس میں رہینگے بس کیا ہی برا ٹھکانہ غرور کرنے والوں کا۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْاْ مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ خَيْراً لِّلَّذِينَ أَحْسَنُواْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ(30)

اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کے تمہارے پروردیگار نے کیا نازل فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں اچھے سے اچھا جن لوگوں نے بھلائی کی انکے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور یقینا اخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر۔

تشریح۔ اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور یقینا اخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر اور کیا ہی خوب ہے پرہیزگاروں کا گھر۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآؤُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللّهُ الْمُتَّقِينَ(31)

ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جو کچھ یہ طلب کرینگے وہاں انکے لئے موجود ہوگا پرہیزگاروں کو اللہ اسی طرح بدلہ عطا فرماتا ہے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کے لئے سکون کی جنت ہوگی اور انکی زندگی ایسی سکھ شانتی سے بھری ہوگی جیسے کے ٹھنڈی نہر کا پانی اور یہی انکی اچھائی کا انعام ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ(32)

وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کے وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں تمہارے لئے سلامتی ہے جاو جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلہ جو تم کرتے ہو۔

تشریح۔اور جن لوگوں کی موت ایسی حالت میں ہوتی ہے انکی اتما (روح) کو ہی سکون چین حاصل ہوتا ہے یعنی اتما کا پرم اتما سے ملن اور یہی انکے کاموں کا نتیجہ ہے۔

هَلْ يَنظُرُوْنَ إِلاَّ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّهُ وَلَـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ(33)

کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کے انکے پاس فرشتے ائیں یا تیرے رب کا حکم اجائے ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا جو ان سے پہلے تھے ان پر اللہ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

تشریح۔کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ثبوت ہونے کے باوجود ثبوت ڈھونڈتے ہیں۔سچائی کو قبول نہیں کرتے اور کوسنسکار کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور چاہتے ہیں کے فرشتے انکے سامنے اکر انہیں سچائی کا دیدار کرائیں یا انکے گناہوں پر انکو سزا دیں۔ٹھیک اسی طرح انکے بزرگ بھی کہا کرتے تھے۔تہذیب کی ترقی اور وقت کے ساتھ ساتھ جو سچائی اللہ تعالی نے دی اس پر یقین کرنے والوں میں یہ لوگ نہیں تھے۔سچائی سے دور ہو کر اپنے اپ پر ظلم کرتے رہے اور قدرت یعنی اللہ کا اس میں کوئی قصور نہیں۔

پیغام!اج کی اس عجیب وغریب دنیا پر نظر دوڑانے سے ہی سچ جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے اور جو اس سچ کے خلاف ہیں وہ اپنے ہی بنائے ہوئے کوسنسکار کی دلدل میں پھنس کر اشانت (بدسکونی) جیون جیتے ہیں۔نا وہ سچ کو قبول کر پاتے ہیں اور نا اپنے گھٹیا دقیانوسی خیالات کو چھوڑ پاتے ہیں اور نتیجہ ترقی شدہ اور سکون والی زندگی جینے والوں کے خلاف انکے دل میں نفرت اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔اس حسد سے وہ بے چین ہو جاتے ہیں اور اپنی غلط بیوقوفی والی سوچ کو سچ ٹھہرانے کے لئے تمام قسم کی کہانیاں رچتے ہیں اور اپنا عیب چھپا کر دوسروں میں عیب ڈھونڈتے ہیں۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُواْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ(34)

پس انکے برے اعمال کا نتیجہ انہیں مل گیا اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اسی نے گھیر لیا ۔

تشریح۔پس انہیں انکے برے اعمال کا نتیجہ مل گیا اور جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے اس بات نے انہیں گھیر لیا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَاء اللّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلا آبَاؤُنَا وَلاَ حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلاَّ الْبَلاغُ الْمُبِيْنُ(35)

مشرکوں نے کہا اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اسکے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہیں کرتے نا اسکے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے یہی فعل انکے پہلے کے لوگوں کا رہا تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام پہنچا دینا ہے ۔

تشریح۔ایسے لوگ (مشرک) کہیں گے جس کوسنسکار کو ہم اپنی عبادت سمجھتے تھے وہ ہمارے بزرگوں کا سکھایا ہوا علم ہے۔رسولوں کا کام ہے صرف سچائی بتانا ماننا یا نا ماننا یہ انسان کا اپنا فعل ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ فَسِيْرُواْ فِي الأَرْضِ فَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ(36)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کے صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسکے سوا تمام معبودوں سے بچو پس بعض لوگوں کو اللہ نے ہدآیت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی پس تم زمین میں چل پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

تشریح۔اج انسانی سماج جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس پر نظر دوڑانے اور غور کرنے سے لوگوں کو سچ جھوٹ کا پتہ چل جائیگا اور یہ بھی پتہ چل جائیگا کے دنیا کے ہر طبقہ میں سچائی بتانے والے یعنی رسول موجود تھے اور جو اس سچائی کو قبول نہیں کر سکتے وہی گنہگار یعنی بھٹکے ہوؤں میں سے ہیں۔صرف چند رسومات عبادت کے طریقات نہیں ہو سکتے۔

إِن تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (37)

گواپ انکی ہدایت کے خواہشمندر ہے ہیں لیکن اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کردے اور نا انکا کوئی مددگار۔

تشریح۔صرف اللہ تعالی کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اللہ جسے گمراہ کرے تو انکا کوئی مددگار نہیں۔قدرتی سچائی ہے اللہ کی ہدایت۔

وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (38)

وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کے مردوں کو اللہ زندہ نہیں کریگا کیوں نہیں ضرور زندہ کریگا یہ تو اسکا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔کچھ لوگ زبانی طور پر اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کے مردوں کو زندہ نہیں کیا جائیگا یعنی مردہ ذہن والوں کو اللہ کی سچی روشنی نہیں مل سکتی۔اللہ تعالی اپنی قدرت کا وعدہ ضرور پورا کرتے ہیں۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَاذِبِينَ (39)

اس لئے کے جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں اللہ تعالیٰ صاف بیان کردیا اور خود کا فر اسکا جھوٹا ہونا جان لیں۔

تشریح۔ہر انسان کی پسند ناپسند اور جینے کا طریقہ الگ الگ ہوتا ہے مگر انسان ایکدوسرے کے ساتھ ملکر رہتے ہیں۔ (Need + Unity + Diversity = Control) لیکن جو کافر ہیں وہ اپنے گناہوں سے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں اور اپنی خواہشات اور مقصد پر تکمیل پانے کے لئے دوسروں کے جذبات کا احساس نہیں کرتے ۔یہی لوگ جھوٹے سچائی کو انکار کرنے والے کافر ہیں۔

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (40)

ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہنا کے ہوجاوہ ہوجاتی ہے۔

تشریح۔دنیا کا ہر ردعمل (کریہ پر کریہ) یہاں تک کے پیدا ہونا، بدلنا، اور تغیر (پریورتن) سب اللہ کی طاقت سے ہی پورا ہوتا ہے اور یہ سب اللہ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے اور اسکے ہونے میں ایک پل کی بھی دیر نہیں لگتی۔

پیغام!''کن فیکون'' کے ساتھ ایک گہرا سائنسی تعلق ہے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي اللّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ (41)

جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانہ دنیا میں عطا فرمائینگے اور اخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے کاش لوگ اس سے واقف ہوتے۔

تشریح۔گناہ کے خلاف لڑتے لڑتے جو لوگ گنہگاروں کے ظلم اور تکلیفوں کا شکار ہوئے اور اسے اللہ کا دیا ہوا حال سمجھ کر برداشت کیا انہیں یقینا سکون کا گھر حاصل ہوگا۔ گنہگاروں کو اگر یہ خبر ہوتی کے جن پر یہ لوگ ظلم اٹھا رہے ہیں انہیں سکون کی زندگی حاصل ہوگی تو یقینا یہ پرہیزگاروں سے حسد کرتے۔

الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (42)

وہ جنہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا اور اپنے پالنے والے پر ہی بھروسہ کرتے رہے۔

تشریح۔صبر کرنے والے اور اپنے اصولوں پر قائم رہنے والے صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (43)

اپ سے پہلے ہم مردوں کو بھیجتے رہے جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے اگر تم انہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو ۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے کے یگ یگ سے دنیا میں رسول ائے سچے گیان کے ساتھ جو لوگ اس بات کو نہیں مانتے وہ تواریخ کا مطالعہ کریں انہیں سمجھ میں اجائیگا۔

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (44)

دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر ہم نے اپکی طرف ہی اتارا ہے کے لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا اپ اسے کھول کھول کر بیان فرمادیں شاید کے وہ غور فکر کریں۔

تشریح۔اللہ تعالی نے اپنی قدرت میں ہر طرح کی اپنی نعمت کی مثالیں رکھی ہیں۔سچائی کی روشنی لوگوں کے سامنے چمکتی روشنی کی طرح ہے۔لوگ اس سچائی پر اور دنیا کے

حال پر غور کریں اور سوچیں۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُواْ السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللّهُ بِهِمُ الأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ (45)

بدترین داو پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا انکے پاس ایسی جگہ سے عذاب اجائے جہاں کا انہیں وہم گمان نا ہو۔

تشریح۔ سچائی سے گمراہ کرنے والے اپنی سازش کے تحت یہ بھول جاتے ہیں کے وہ اپنی قبر خود کھود رہے ہیں اور وہ کس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اسکا انہیں اندازہ ہی نہیں۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ (46)

یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے یہ کسی صورت میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

تشریح۔ یہ لوگ اپنے عمل کے ذریعہ خود اپنا نقصان کر رہے ہیں اور اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (47)

یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑیں یقیناً تمہارا پروردیگار اعلی شفقت اور رحم والا ہے۔

تشریح۔ ایسے لوگوں کو سچائی سے ڈرائیں اور انکو عمل کے نتیجہ سے دھمکائیں تا کے یہ لوگ گناہوں سے باہر اجائیں۔ اللہ بڑا ہی دیالو اور معاف کرنے والا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى مَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلاَلُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّداً لِلّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ (48)

کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کے اسکے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ کے سامنے سربسجود ہوتے ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے انسان کو بہترین دماغ دیا اور اس دماغ کے اندر اللہ نے اپنے وجود کے ساتھ شیطانی وجود بھی رکھا انسان کو ویرانیت سے نجات دینے کے لئے۔ انسان کے اندر احساس، دکھ سکھ، اچھا برا، خوشی غم اور مختلف چیزیں چننے کی عقل بھی دی اور ساتھ میں اسے ضمیر یعنی ویو یک بھی دیا جو ہمیشہ سائے کی طرح اسکے دماغ کو چلاتا رہتا ہے کبھی دائیں سے اچھائی کا پیغام دیتا ہے اور کبھی بائیں سے اور اخرکار ہر سوچ ایمان والے کو سچائی یعنی نیکی کی طرف ہی لے جاتی ہے۔

وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَالْمَلآئِكَةُ وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ (49)

یقیناً اسمان اور زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

تشریح۔ یقیناً تمام قدرت اللہ کی طاقت سے چلتی ہے اور ہر چلنے والی چیز کی بنیاد ہے اللہ تعالی۔ قدرت اپنے سارے کام اپنی مرضی سے کرتی ہے اور وہ مغرور نہیں ہے۔

يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (50)

اور اپنے رب سے جو انکے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اسکی تعمیل کرتے ہیں۔

تشریح۔ اور تمام قدرت اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرتی ہے اور انسان بھی قدرت کا ایک حصہ ہے۔

وَقَالَ اللّهُ لاَ تَتَّخِذُواْ إِلَـهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَـهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (51)

اللہ ارشاد فرما چکا ہے کے دو معبود نا بنا و معبود تو صرف وہی اکیلا ہے میرا ہی ڈر اور خوف رکھو ۔

تشریح۔ اللہ تعالی ایک ہے اور بے جوڑ ''ادیتیم یعنی'' اوم ایونگ ادیتیم'' یعنی لا الہ الا اللہ ۔

پیغام! یہ آیت ''ہیگن بوسن'' کی دریافت کو ثابت کرتی ہے جسے سائینسدانوں نے ایجاد کیا ۔ ایٹومک طاقت ہی ہے جو ایک ہے اور اسکا کوئی جوڑ نہیں'' اوم ایونگ ادیتیم'' یعنی لا الہ الا اللہ ۔

وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِباً أَفَغَيْرَ اللّهِ تَتَّقُونَ (52)

اسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسکی عبادت لازم ہے کیا پھر تم اسکے سوا اوروں سے ڈرتے ہو۔

تشریح ۔ ایٹومک طاقت ہی اسمان زمین کے سارے ردعمل کو انجام دیتی ہے اور وہی طاقت اللہ کی ہے اور انسانوں کو تخلیق کرنے والی بھی اور انسان اس سے ڈریں۔

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ (53)

تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش ائے تو اسی کی طرف فریاد کرتے ہو۔

تشریح۔ ہر سکھ دکھ کا مالک اللہ تعالی ہے اور جو اسے قدرت سے ملتا ہے وہ سب اللہ کی دین ہے۔

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ(54)

اور جہاں اس نے تم سے وہ مصیبت دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتے ہیں۔

تشریح۔اور جب قدرت انسان کے دکھ تکلیفوں کو دور کرتی ہے اور بے شمار برکتیں نازل کرتی ہے تب ان میں سے کچھ انسان گناہ (شرک) کر کے اس اعلی طاقت کو بے عزت کرتے ہیں۔

لِيَكْفُرُواْ بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُواْ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ(55)

ہماری دی ہوئی نعمتوں کے ساتھ ناشکری کریں اچھا کچھ فائدہ اٹھالو اخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائیگا۔

تشریح۔قدرت کی طرف سے ایسے انسان کو سکھ سکون ملتا ہے اور اگر انکو اس سے تسلی نہیں ہوتی اور کچھ زیادہ پانے کی حرص میں عیاش بن جاتے ہیں انکو اس عیاشی کا نتیجہ بعد میں ضرور ملتا ہے۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لاَ يَعْلَمُونَ نَصِيباً مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ(56)

اور جسے جانتے بوجھتے بھی نہیں اسکا حصہ ہماری دی ہوئی روزی سے مقرر کرتے ہیں واللہ تمہارے اس بہتان کا سوال تم سے ضرور کیا جائیگا۔

تشریح۔انسان کو قدرت سے جو کچھ بھی ملا ہے اس نے انسانی سماج میں ایک اچھا کردار ادا کیا اسکے علاوہ قدرت میں ایسے بہت سارے راز بھی ہیں جو انسان نہیں جانتا اور جو باتیں وہ نہیں جانتا یا جو اسکے لئے غیب ہیں اسکو لیکر کچھ انسانوں نے الگ الگ کہانیوں ضعیف العتقادی اور غیر عقلی باتیں پھیلا رکھی ہیں اپنے فائدہ کے لئے ۔

جب اللہ تعالی کی قدرتی سچائی لوگوں کے سامنے اتی ہے تب غیر عقلی اور ضعیف العتقادی والی کہانیاں سنانے والوں پر سوال کھڑے ہو جاتے ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ(57)

اور اللہ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں اور اپنے لئے وہ جو اپنی خواہش کے مطابق ہو۔

تشریح۔عورت کو کمزور سمجھتے ہوئے ہمارا سماج اسے بوجھ سمجھنے لگتا ہے۔لڑکیاں پیدا ہوتے ہی انہیں بھگوان (اللہ) کے نام پر مندروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ہندوستان میں اسے دیوداسی رسم ورواج کہتے ہیں۔مندروں میں انکا کام تھا ناچ گا کر لوگوں کا دل بہلانا دھیرے دھیرے یہ رسم ورواج جسم فروشی میں بدل جاتی ہے۔

قران کی اس ایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کے بھارت ملک کا تعلق کہیں نا کہیں عرب سے تھا۔سماج میں مردوں کی حکومت یا انکا دبدبہ ہونے کی وجہ سے ہمارے سماج کے لوگ بیٹوں کی امید رکھتے ہیں۔اللہ تعالی نے اس ایت کے ذریعہ اس امید (بیٹا) کو ناجائز ٹھہرایا اور اسکے ساتھ ساتھ اللہ کے نام پر عورت کو جسم فروشی میں دھکیل دینا بھی ناجائز ہے۔

پیغام! دیوداسی رسم ایک مثال ہے اور دنیا کے بہت سارے حصوں میں یہ رسم اج بھی الگ الگ شکلوں میں موجود ہے۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالأُنثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ(58)

ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جائے تو اسکا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔

تشریح۔اج بھی دنیا میں اور خاص طور پر ہمارے ملک بھارت میں جب لڑکی کی پیدائش ہوتی ہے تو لوگوں میں مایوسی پھیل جاتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کے ہمارا سماج اج بھی ضعیف العتقادی، جہالت اور غیر عقلی باتوں سے باہر نہیں نکل سکا۔ہمارے سماج میں ابھی بھی یہ سوچ ہے کے عورت کو پردے میں رکھیں اور گھر کی چار دیواری میں قید کر کے اسکی ازادی چھین لیں اور مردوں کے اس دبدبہ والے سماج میں عورت بھی یہ چاہتی ہے کے وہ بھی لڑکے کی ماں بنے اور لڑکا ہی پیدا ہو ۔

يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلاَ سَاء مَا يَحْكُمُونَ(59)

اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے سوچتا ہے کیا اسکو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں۔

تشریح۔جہالت نے اس سماج کو اتنی بری طرح سے گھیر رکھا ہے کے کچھ لوگ بیٹی کی پیدائش پر شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور اسے زمین میں گاڑ دینے کی کوشش کرنے

میں بھی نہیں ہچکچاتے۔

لِلَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّهِ الْمَثَلُ الأَعْلَىَ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (60)

اخرت پر ایمان نا رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے اللہ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت وہ بڑا ہی غالب با حکمت ۔

تشریح۔لوگوں کی ایسی سوچ اتنی گھٹیا بے بنیاد اور قدرت کے بھی خلاف ہے۔اللہ تعالی ایسے لوگوں پر سخت لعنت بھیجتے ہیں اور اللہ دیکھتا سنتا ہے۔

پیغام! عورت ایک نسل کی بنیاد ہے اور اس ایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کے عورت مرد کے حقوق برابر ہیں۔عورت کی پیدائش پر مایوسی ظاہر کرنا اور اسکے جینے کا حق چھین لینا سخت گناہ ہے۔نیک اور عالم بیٹی بدقماش اور بدکار بیٹے سے ہزار گنا بہتر ہے۔جب سب کی سزا اور جزا یکساں ہے اور نیک کام کا نتیجہ نیک اور برے کام کا نتیجہ برا ملتا ہے تو پھر بیٹے کی امید رکھنے والوں کو بیٹے سے تکلیف اور بیٹی سے سکون حاصل ہوتا ہے اور یہی قدرت کا انصاف ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ (61)

اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ انکی گرفت کرتا رہے تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نا رہتا لیکن وہ تو انہیں ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیتا ہے جب انکا وقت اجاتا ہے تو نا وہ ایک ساعت پیچھے رہ سکتے ہیں اور نا اگے بڑھ سکتے ہیں۔

تشریح۔اگر لوگوں کے گناہوں پر اللہ انکی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہیں رہتا۔اللہ انہیں ایک مقرر وقت تک ڈھیل دیتا ہے اور جب انکا وقت اجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نا اگے بڑھ سکتے ہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ (62)

اور وہ اپنے لئے جو ناپسند رکھتے ہیں اللہ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور انکی زبانیں جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کے انکے لئے خوبی ہے نہیں دراصل انکے لئے اگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی کے جو اصول لوگوں کو ناپسند ہیں اس پر کچھ لوگ اپنی طرف سے من گھڑت اصول بنا کر اللہ کے نام سے اسے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یقینا ایسے لوگوں کے لئے جہنم ہے اور ضرور انہیں بدسکونی کی اگ میں پھینکا جائیگا ۔

تَاللّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63)

ہم نے تم سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے انکے اعمال بد انکی نگاہوں میں اراستہ کر دئے وہ شیطان اج بھی انکا رفیق ہے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے کے دنیا کے ہر کونے میں اور ہر امت میں سچائی بتانے والے ائے جنہیں لوگوں نے رسول کہا مگر گنہگاروں نے انکی سچائی، ایمانداری اور نیک اصولوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہیں کہیں دوست بن کر بھی انہیں گمراہ کیا گیا۔

پیغام! ٹھیک اسی طرح رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد کچھ لوگ مسلمانوں کے خیر خواہ بنکر رسول اور اللہ کے نام پر جھوٹی کہانیاں رچا کر مسلمانوں کو ضعیف العتقادی اور غیر عقلی باتوں کی طرف ڈھکیل دیا اور اج مسلمان نام کی قوم ضعیف العتقادی اور جہالت کے اندھیرے میں ڈوب کر دنیا میں فساد کے ذمہ دار بنے ہوئے ہیں اور اللہ فساد کے سخت خلاف ہے اور اس سے نفرت کرتے ہیں۔یہ میرا دعوا ہے (سدھارتھ چترجی) اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کے قران شریف ہی وہ واحد کتاب ہے جو تمام انسانوں کو سچائی کی راہ دکھا سکتی ہے اور اس کتاب کے ساتھ جڑی ہوئی کوئی بھی مذہبی کتاب کا کوئی وجود نہیں۔

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلاَّ لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (64)

اس کتاب کو ہم نے اپ پر اسلئے اتارا کے اپکے لئے ہر اس چیز کو واضع کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور ایمانداروں کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت میں ہی لوگوں کے سارے اختلافات کا فیصلہ موجود ہے چاہے وہ قران کے ذریعہ ہو یا سائینس یعنی سچے علم کے ذریعہ۔کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کے باہر جا کر اپس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں اور اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے سماج میں قانون کی اجارہ داری قائم ہوئی جسکی بنیاد ہے رسول۔

پیغام! ہر انسان کی سوچ، پسند ناپسند، رہن سہن، زبان اور رنگ وروپ الگ الگ ہوتا ہے مگر پھر بھی انسان ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اگر اختلاف کو اپنی زندگی بنا لیتے اور نفرت کو بنیاد بنا لیتے تو انسانی سماج ٹوٹ کر چکنا چور ہو جاتا اور سماج نام کا وجود ہی نہیں رہتا۔ مگر قدرت نے انسان کے اندر محبت، بھائی چارہ، انسانیت، عدم تشدد، تعلیم اور پاکیزگی یہ سارے کردار ڈال کر اسکے دماغ کو دوسری مخلوق سے جدا رکھا اور بہترین سماجی تہذیب کا علم بھی عطا کیا اور جو انسان ان اصولوں کی خلافی کرتا ہے وہ یقیناً اللہ کے اصولوں کے علاوہ دوسروں کی پرستش کرتا ہے۔

وَاللّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (65)

اللہ نے اسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے یقیناً ان لوگوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ جنگلی زندگی جینے والے انسانوں کو علم کی روشنی دیکر قدرت یعنی اللہ تعالی نے زندگی عطا کی جس طرح بارش زمین کو ہرا بھرا کرتی ہے۔ انسانی زندگی کی تاریخ جاننے والے اس قدرتی نشانی کو سمجھ سکتے ہیں۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَآئِغاً لِلشَّارِبِينَ (66)

تمہارے لئے چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کے ہم تمہیں انکے پیٹ میں سے گوبر اور لہو کے درمیان میں سے خالص دودھ پلاتے جو پینے والوں کے لئے اچھا ہے۔

تشریح۔ کچھ مخلوق انسان کو بے حد فائدہ پہنچاتی ہے اور اس ایت میں اسلئے یہ فرمایا گیا ہے کے جس" چیز" سے انسان کو فائدہ پہنچے انسان اسکا وفادار رہے یعنی اس جانور سے بدسلوکی نا کرے۔

وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (67)

کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکے لئے اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔

تشریح۔ تمام قسم کے پھل مثال کے طور پر کھجور، انگور جو انسان کے لئے بہترین خوراک ہے اور ان چیزوں سے شراب بھی تیار ہوتی ہے جو انسان بطور دوا کے بھی استعمال کرتا ہے ۔ واقفیت رکھنے والوں کے لئے یہ ایک مثال ہے۔

پیغام! یہ ایت ثابت کرتی ہے کے نشہ حرام ہے مگر شراب جسے لوگ فائدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بھی حرام نہیں ہے۔ اس ایت میں جو شراب کا ذکر کیا گیا ہے اسے دوائی کے طور پر جو لوگ استعمال کرتے ہیں اسکی نشاندہی کرتی ہے۔ نشہ کا مطلب دولت، عورت، شہرت، شراب اور وہ تمام نشیلی چیزیں جس سے انسان کے ہوش و ہواس گم ہو جائیں وہ بلکل حرام ہے۔ شراب سے جو روزی ملتی ہے یعنی انگور اور کھجور کا جو کاروبار ہوتا ہے وہ انسان کے لئے جائز ہے مگر نشیلی چیزوں کا کاروبار کرنا بلکل ناجائز ہے۔

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (68)

اپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کے پہاڑوں اور درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی ٹٹیوں میں اپنا گھر بنا ۔

تشریح۔ شہد کی مکھی بھی انسان کو فائدہ دیتی ہے۔ قدرت نے اسکی زندگی کے چکر کو کچھ اسطرح بنایا ہے کے وہ اپنا گھر بناتی ہے اور لوگوں کو شہد اور موم ملتا ہے۔

ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاء لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (69)

اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی اسان راہوں پر چلتی پھرتی رہ ان کے پیٹ سے رنگین مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے غور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔

تشریح۔ شہد کی مکھی پھولوں کے اندر سے شہد نکال کر اپنے چھتے میں جمع کرتی ہے۔ شہد انسان کی بہت ساری بیماریوں کے کام اتا ہے۔ واقفیت رکھنے والوں کے لئے یہ ساری قدرتی نشانیاں ہیں۔

وَاللّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (70)

اللہ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی تمہیں پھر فوت کریگا تم میں سے ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کے بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی ناجانیں

بے شک اللہ دانا اور توانا ہے۔

تشریح۔ دنیا کی ساری مخلوق کو پیدا کرتی ہے قدرت یعنی اللہ اور قدرتی اصولوں کے مطابق دنیا کی ہر مخلوق کی موت یقینا مقرر ہے اور اسے ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلنا ہے۔ انسان کی نظر میں اسے موت کہتے ہیں لیکن قدرت کی نظر میں یہ ایک تبدیلی ہے اور اللہ سب کچھ جانتا اور سب پر قادر ہے۔

وَاللّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُواْ بِرَآدِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاء أَفَبِنِعْمَةِ اللّهِ يَجْحَدُونَ(71)

اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کے وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے ہر انسان کو الگ الگ حیثیت اور خاصیت دی کسی کو کمزور دماغ دیا کسی کو مظبوط ذہن سے نوازا۔ جو انسان اپنی خاصیت کو بانٹنے میں ہچکچاتے ہیں یا کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ یقینا اللہ کی دی ہوئی نعمت کی بے عزتی کرتے ہیں۔

پیغام! اس آیت میں ''رزق'' علم کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ اس آیت کے پہلے والے حصہ میں کہا گیا ہے کے ''اللہ ہی قدرتی طور پر امیر غریب کا فیصلہ'' کرتے ہیں اور اسکے فیصلہ کے خلاف جا کر اس دوری کو مٹانا انسان کے بس میں نہیں مگر جو علم والے ہیں وہ اپنے علم اور جانکاری کو لوگوں کے درمیان بانٹیں تو یقینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور انسانی سماج کے لئے بہتر ہوگا۔

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ(72)

اللہ نے تمہارے لئے تم میں ہی تمہاری بیویاں پیدا کی اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائینگے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرینگے۔

تشریح۔ دنیا میں سب سے پہلے ایک زرے والی جان (One Cell) وجود میں ائی تھی اسکے بعد سیل ڈویزن کے ذریعہ مختلف مخلوق کی تخلیق ہوئی اور دنیا پھیلتی گئی یعنی انسان کی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد۔ مخلوق کو بہترین خوارک سے نوازا اور انکی خوراک بھی الگ الگ رکھی۔ جو اللہ تعالی پر یقین لاتے ہیں انکا یقین جھوٹا نہیں ہے۔ شیطانی سوچ کو اپنا کر (یعنی گناہ) اللہ کی قدرت کو انکار کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقاً مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ شَيْئاً وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ(73)

اور وہ اللہ کے اور انکی عبادت کرتے ہیں جو اسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی روزی نہیں دے سکتے اور نا کچھ قدرت رکھتے ہیں۔

تشریح۔ ایسی عبادت کسی کام کی نہیں جس میں دنیا، انسانی سماج اور تہذیب کو نقصان پہنچے اور اسمان زمین کا قدرتی تسلسل بگڑ جائے۔ گناہ کے اندر وہ طاقت نہیں کے وہ انسان کو سکون اور بہترین خوراک مہیا کروائے ۔

فَلاَ تَضْرِبُواْ لِلّهِ الأَمْثَالَ إِنَّ اللّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ(74)

اللہ کے لئے مثالیں مت بناو وہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

تشریح۔ جب تخلیق کی ہر بنیاد اللہ ہے اور اسکی طاقت سے ہی ساری چیزیں بنتی اور بگڑتی ہیں تو اسکی کوئی مثال نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالی لامحدود، لازوال اور لامتناہی ہے اور سب کچھ جانتا ہے اور انسان صرف تھوڑے سے دماغ کا مالک ہے۔

ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً عَبْداً مَّمْلُوكاً لاَّ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقاً حَسَناً فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرّاً وَجَهْراً هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ(75)

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کے ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دی جس سے وہ کھلے چھپے خرچ کرتا ہے کیا یہ سب برابر ہو سکتے ہیں اللہ ہی کے لئے سب تعریف بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی کوئی مثال نہیں ہوسکتی۔انسان کا مالک قدرت ہے اور قدرت سے ہی لوگوں کو ساری چیزیں ملتی ہیں۔

وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَىَ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لاَ يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (76)

اللہ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے دو شخصوں کی جن میں سے تو ایک گونگا ہے اور کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہیں بھی اسے بھیجے گا وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا کیا یہ اور وہ جو عدل کا حکم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پر برابر ہوسکتے ہیں۔

تشریح۔انسانوں کے لئے اللہ نے ایک سبق لوگوں کے درمیان دنیا میں موجود رکھا یعنی انسانوں میں ہی کوئی چلاک ہوتا ہے اور کوئی بیوقوف۔قدرت بگاڑ نے یعنی گناہ کر نے والے بیوقوف ہوتے ہیں اور قدرت پر بوجھ ہیں یعنی اپنے مالک پر بوجھ ہیں جو سماج کے لئے کوئی بھی اچھا کام نہیں کر سکتے۔بیوقوف اور علم والا کبھی بھی برابر نہیں ہوسکتے۔

وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلاَّ كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (77)

اسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ ہی کو معلوم ہے اور قیامت کا امر تو ایسا ہے ہی ہے جیسے انکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی طاقت ہی تخلیق کی بنیاد ہے۔انسان اپنے دماغ کا صرف 10٪ فیصد حصہ ہی استعمال کرسکتا ہے۔قدرت کے سارے راز جو انسانوں کے لئے ادھورے ہیں اسکا علم صرف قدرت کو ہی ہے ۔

وَاللّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَجَعَلَ لَكُمُ الْسَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (78)

اللہ نے تمہیں تمہارے ماوں کے پیٹوں سے نکالا ہے کے اسوقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اسی نے تمہارے کان، انکھیں اور دل بنائے کے تم شکر گزاری کرو۔

تشریح۔اللہ تعالی نے انسانوں کو بیوقوفی کی زندگی سے یا اندھیری زندگی سے علم کی دنیا میں لائے۔جس طرح ماں کی کوکھ سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور اسے سچائی کی ایک اگ یعنی دماغ دیا اور سننے کے لئے کان اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے لئے ضمیر دیا ۔

أَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاء مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ اللّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (79)

کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہوکر فضا میں ہیں خدا کے سوا کوئی اور تھامے ہوئے نہیں بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح۔لوگ یہ نہیں دیکھتے کے کس طرح اسمان میں ستارے اور سیارے گھوم رہے ہیں اور یہ سارے اللہ کی طاقت سے گھوم پھر رہے ہیں اور علم والوں کے لئے ایک مثال ہے۔

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَناً وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الأَنْعَامِ بُيُوتاً تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثاً وَمَتَاعاً إِلَى حِينٍ (80)

اللہ نے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنادی اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنادئے جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی اور انکی اون اور بالوں سے بھی بہت سے سامان اور ایک مقرر وقت تک کے لئے فائدہ کی چیزیں بنائیں۔

تشریح۔دنیا میں زمینی کشش رکھکر (Grvitational Pull) لوگوں کے گھروں کو قائم رکھا اور علم، سائینس اور مذہب کو انسان کا لباس بنایا تا کہ وہ دنیا (زمین) میں سکون سے جی سکیں اور چل سکیں۔سردی سے بچنے کے لئے بہترین گرم کپڑوں سے نوازا ۔

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلاَلاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَاناً وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (81)

اللہ نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام ائیں وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمت دے رہا ہے کے تم حکم بردار بن جاو۔

تشریح۔اللہ تعالی نے قدرت میں ہر پہلو کے برعکس پہلو رکھا جیسے کے اسکے پاک ضمیر کو پاکیزگی کی چھاوں تلے رکھا۔دکھ تکلیف کے وقت اسکا سہارا بنا یعنی پہاڑ کی طرح

ایک مظبوط سہارا بنایا گناہ اور برائی کی تپش سے انسانوں کی حفاظت فرمائی۔ مذہب کو انسان کا لباس بنایا، دکھ، تکلیف اور گناہ سے لڑائی کرنے کے لئے مذہب اور سائینس کو بہادری کا لباس پہنایا اور اسطرح اللہ نے انسانوں کی زندگی کو سنوارا۔ اللہ کی اس قدرت کے اگے اپنے اپکو پوری طرح وقف کر دینا ہی انسان کا فرض ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ (82)

پھر بھی اگر یہ منہ موڑیں تو اپ پر صرف کھول کر تبلیغ کرنا ہی ہے۔

تشریح۔ اگر لوگ گناہ کی طرف بھاگتے ہیں تو نیک انسانوں کا فرض ہے کے اللہ کے اصولوں کا پیغام ان تک پہنچا دیں۔

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ (83)

یہ اللہ کی نعمتیں جانتے پہچانتے ہوئے بھی انکے منکر ہو رہے ہیں بلکہ ان میں اکثر ناشکرے ہیں۔

تشریح۔ گنہگار اللہ کی مہربانی اور خیر خواہی سے مبرا ہیں اور یہی کافر ہیں۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ثُمَّ لاَ يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ وَلاَ هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (84)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑے کرینگے پھر کافروں کو نا اجازت ہوگی اور نا ہی ان سے توبہ کرنے کو کہا جائیگا۔

تشریح۔ انسانی سماج میں ہر طبقہ کا رہن سہن، کھانا پینا اور رسمیں الگ الگ ہوتی ہیں اور یہ سارے مختلف موسم، زمین کی ساخت اور حالات پر منحصر ہیں لیکن گناہ اور اسکے ساتھ جڑے ہوئے تمام گنہگاروں کی ایک الگ جماعت ہوتی ہے جس کا کام ہے لوگوں کو برباد کرنا اور وہ دنیا کے کسی بھی کونے کے کیوں نا ہوں۔ اس قسم کے لوگوں کی نا تو کوئی معافی ہے اور نا ہی انکا کوئی بہانہ سنا جائیگا ۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ الْعَذَابَ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ (85)

اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لینگے پھر نا تو ان سے ہلکا کیا جائیگا اور نا ڈھیل دئے جائینگے

تشریح۔ ظلم کرنا ان لوگوں کا کاروبار ہے اور ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالی کا عذاب کبھی بھی قدرتی طور پر کم نہیں ہوتا ۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُواْ شُرَكَاءهُمْ قَالُواْ رَبَّنَا هَؤُلاء شُرَكَآؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ (86)

اور جب مشرکیں اپنے شریکوں کو دیکھ لینگے تو کہینگے یہی ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارتے تھے وہ انہیں جواب دینگے کے تم بلکل جھوٹے ہو۔

تشریح۔ سچائی سے منہ موڑنے والے اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے مشرقین جو مغروریت اور ضد میں اندھے تھے جب انکے سامنے اللہ کی سچائی ثابت ہوگی تب وہ اپنے اپکو جھوٹا اور بیوقوف سمجھیں گے۔

وَأَلْقَوْاْ إِلَى اللّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (87)

اس دن وہ سب اللہ کے سامنے اطاعت کا اقرار کرینگے اور جو بہتان بازی کیا کرتے تھے وہ سب ان سے گم جائینگے۔

تشریح۔ ایسے لوگ اللہ تعالی کی سچائی کے سامنے اپنے اپکو وقف کر دینگے۔ جھوٹ اور ضعیف العتقادی انکے سامنے پھیکی پڑ جائیگی۔

الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يُفْسِدُونَ (88)

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائینگے یہ بدلہ ہوگا انکی فتنہ پروازیوں کا۔

تشریح۔ جو انسان محبت، امن وسکون، انسانیت، عدم تشدد، پرہیزگاری، تعلیم اور پاکیزگی کے اصولوں کا انکار کرتا ہے یعنی کفر کرتا ہے اور اللہ تعالی کے ان اصولوں کے سامنے رکاوٹ بنکر کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ انکو انکے نتیجہ کے عوض زبردست سزا دیتے ہیں

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيداً عَلَى هَؤُلاء وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ۔ (89)

اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے انکے مقابلہ پر گواہ کھڑا کرینگے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا بیان

ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔

تشریح۔سوال: (1) جب اللہ سب کچھ دیکھتا جانتا ہے تو انکو کسی کی گواہی اور سفارش کی کیا ضرورت ہے؟ اس ایت میں گواہی کا مطلب ہے اللہ کے اصولوں کی نشاندہی کرنا کے انسانی طبقہ انکے قدرتی اصولوں کو کتنی کامیابی سے چلا رہے ہیں اسکی گواہی؟ قدرت کو اللہ تعالی نے سب کے اوپر رکھا اور قدرت ہی سارے انسانوں کی گواہ ہے یعنی سب سے بڑی گواہ اور جو مسلمان ہوتا ہے اسے اللہ کی قدرت کے بارے میں پوری جانکاری اور سچا علم ہے اور اللہ کا پورا علم یعنی قران ہے۔

(2) جب اللہ تعالی پلک جھپکتے سارے کام کرسکتا ہے تو انہیں گواہی یا انسانی مدد کی کیا ضرورت ہے؟ اور وہ بھی ایک نہیں دو دو؟

(3) یہ کون سا دن ہوگا جس میں سبھوں کو اٹھایا جائیگا؟ اگر یہ قیامت کا دن ہے تو قیامت سے ہزار سال پہلے مرنے والے کیوں قیامت کا انتظار کرینگے؟ اور قیامت سے ایک گھنٹہ پہلے مرنے والے کا انتظار صرف ایک گھنٹہ کا ہوگا۔ کیا اللہ تعالی کا انصاف بدلتا رہتا ہے؟

(4) یہ قران اگر صرف ایک کتاب ہے تو کیا اس قران نامی کتاب میں اللہ تعالی کی تمام قدرت کا ذکر ہے؟

ان سوالوں پر غور کرنے سے اس آیت کا راز لوگوں کو سمجھ میں اجائیگا؟ اللہ تعالی کی تمام قدرت ہی قران ہے؟ اسے کسی کتاب کی شکل دیکر اسے محدود کرنا اور اس کتاب کو ہی اللہ کی تخلیق کی ہر چیز سمجھا سراسر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی ہے جو انکے لامحدود وجود کو چھوٹا کرتی ہے۔ خوشی، چین وامن، علم اور قدرت پاک پروردیگار نے انسان کو تحفہ میں دی اور جو ان چیزوں سے محروم ہیں انہیں جیتے جی اللہ تعالی کا عذاب ملتا ہے اور مسلمان وہ ہوتا ہے جو نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، امن وسکون اور علم کے اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں۔

إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاء ذِيْ الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90)

اللہ عدل، بھلائی اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، ناشائستہ اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے کے نصیحت حاصل کرو۔

تشریح۔اللہ تعالی عدل، بھلائی اور قرابتداروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، ناشائستہ حرکتیں، ظلم اور زیادتی سے روکتا ہے۔ یہی اللہ تعالی کی صحیح سچی اور علم کی راہ ہے۔

پیغام! انسانی ضمیر انسان کو اسکے گناہ کے کاموں سے روکتا ہے اور وہی ضمیر اسکو نیکی، پاکیزگی اور فرض کو نبھانے کے لئے اکساتا ہے۔ انسانی ضمیر اللہ تعالی کے وجود سے بنتا ہے اور ہر سوچ اللہ تعالی کے ذریعہ ہی انجام پاتی ہے یا پہنچتی ہے۔

وَ أَوْفُواْ بِعَهْدِ اللّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلاَ تَنقُضُواْ الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (91)

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم اپس میں قول وقرار اور قسموں کو انکی پختگی کے بعد مت توڑو حالانکہ اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو تم جو کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

تشریح۔قدرت کے ساتھ انسان کا جو عہد ہے وہ ہر انسان پورا کرے اور وہ عہد ہے نیکی، محبت، پرہیزگاری، بھائی چارہ، انسانیت، تعلیم اور امن وسکون اور اس بات کو سمجھتے ہوئے انسان اس عہد کو نا توڑے اور اللہ جانتا ہے انسان جو کرتا ہے۔

وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (92)

اور اس عورت کی طرح نا ہو جاو جس نے اپنا سوت مظبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہو کے تم اپس کی قسموں کو مکر کا باعث بناو اسلئے کے ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے بات صرف یہ ہے اس عہد سے اللہ تمہیں ازمارہا ہے۔ اللہ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کردیگا جس میں اختلاف کر رہے تھے۔

تشریح۔انسان اپنے ہاتھوں سے اپنا سکھ چین اور سکون خراب نا کرے اور نا گناہ کو قبول کرے اور اپسی اختلافات کو دشمنی کا درجہ نا دیں اور قسمیں کھا کر فساد اور دشمنی کو قبول نا کریں۔ اللہ انسانوں کو الگ الگ خیالات کا مالک بنا کر ازماتے ہیں۔ سچ قدرتی طور پر سامنے اجاتا ہے اور قدرت ہی سچ جھوٹ کا خلاصہ کردیتی ہے۔

وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (93)

اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت دے تم جو کچھ کرتے ہو اسکے بارے میں باز پرس کی جائیگی۔

تشریح۔ اگر قدرت چاہتی تو ہر انسان کے خیالات ایک جیسے ہوتے مگر اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت دے۔

وَلاَ تَتَّخِذُواْ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُواْ السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ(94)

اور تم اپنی قسموں کو اپنی دغابازی کا بہانہ نا بناو پھر تو تمہارے قدم اپنی مظبوطی کے بعد ڈگمگا جائینگے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنی پڑیگی کیونکہ تم نے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا ۔

تشریح۔ اپنے فائدہ کے لئے دھوکا دینا اور جھوٹی قسم کھانا سخت گناہ ہے ۔

وَلاَ تَشْتَرُواْ بِعَهْدِ اللّهِ ثَمَناً قَلِيلاً إِنَّمَا عِندَ اللّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ(95)

تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلہ نا بیچ دیا کرو یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔

تشریح۔ اللہ اور اسکی قدرت میں جو بھی راز ہیں اس راز کو ضعیف الاعتقادی کا لباس پہنا کر لوگوں کو مت ٹھگو یعنی تھوڑے سے فائدہ کے لئے قدرت کا غلط استعمال مت کرو۔ قدرت میں جو کچھ بھی ہے سب انسانوں کی بھلائی کے لئے ہے یعنی سب بہتر ہے اگر انسان سمجھے۔

مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ(96)

تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ دیتے ہیں۔

تشریح۔ انسان کے پاس اج جو بھی ہے وہ کل کسی اور کا تھا اور اسکی موت کے بعد کسی اور کا ہو جائیگا مگر قدرت کے پاس جو کچھ ہے اسکا مالک قدرت ہے۔ صبر کرنے والے سکون کی زندگی جیتے ہیں اور یہی انکے لئے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ(97)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اسے نہایت بہتر زندگی عطا فرماتے ہیں اور انکے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دینگے۔

تشریح۔ نیکی کرنے والوں کو خوشی اور سکون کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور یہی انکے اچھے کرموں کا نتیجہ ہے ۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ(98)

قران پڑھتے ہوئے راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

تشریح۔ تمام قدرت ہی اللہ کا قران ہے اور اسے سمجھنے کے لئے ضعیف الاعتقادی اور مغروریت جیسے شیطانی سوچ سے پناہ مانگیں ۔

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ(99)

ایمان والوں اور رب پر بھروسہ رکھنے والوں پر اسکا زور نہیں چلتا ۔

تشریح۔ گناہ اور گنہگاروں کا ایمانداروں سے کوئی واسطہ نہیں۔

إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ(100)

ہاں اسکا زور تو ان پر چلتا ہے جو اس سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں

تشریح۔ گنہگار گناہ کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالی کے اصولوں کو چھوڑ کر گناہ والے اصولوں کو اپنا کر اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُواْ إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ(101)

اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کے تو تو بہتان باز ہے بات یہ ہے کے اکثر تو جانتے ہیں نہیں۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے اصول کبھی بھی نہیں بدلتے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جب انسانی تہذیب بدلتی ہے تب ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگ پرانے خیالات میں اندھے ہو کر نئی اور حیرت انگیز اور جدید تہذیب پر سوالات اٹھاتے ہیں۔ یہی لوگ بیوقوف ہیں۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ(102)

کہہ دیں کے اسے اپنے رب کی طرف سے روح القدس حق کے ساتھ لیکر ائے تا کہ ایمان والوں کو استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے راہنمائی اور بشارت۔
تشریح۔ نیوٹرینو اور گاڈ پارٹیکل (جسے قران میں جبریل کہا گیا ہے) دنیا کے سارے کام انجام دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَـذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ (103)
ہمیں علم ہے کے یہ کافر کہتے ہیں اسے تو ایک ادمی سیکھاتا ہے اسکی زبان جسکی طرف یہ نسبت کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ قران صاف طور پر عربی زبان میں ہے۔
تشریح۔ مثال کے طور پر تمام زبانوں کے ساتھ عربی زبان بھی موجود ہے اور قران شریف نام کا ہدایت نامہ حضرت محمد ﷺ نام کے رسول کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا۔

إِنَّ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ لاَ يَهْدِيهِمُ اللّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (104)
جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ کی طرف سے بھی رہنمائی نہیں ہوتی اور انکے لئے المناک عذاب ۔
تشریح۔ جو لوگ اللہ تعالی کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے یعنی زیادہ لالچ میں گناہ کر بیٹھتے ہیں اللہ انہیں سکون کی راہ نہیں بتاتے اور بدسکونی ہی انکا عذاب ہے۔

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ (105)
جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا یہی لوگ جھوٹے ہیں۔
تشریح۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو قدرتی سچائی کو انکار کرتے ہیں اور ضعیف العتقادی میں ڈوب جاتے ہیں۔

مَن كَفَرَ بِاللّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَـكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (106)
جو اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اسکے جس پر جبر کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہیں کے لئے بہت بڑا عذاب۔
تشریح۔ سچائی اور سکون کا راستہ پانے کے بعد جو انسان امن وسکون اور اس راستہ کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ضرور بدسکونی کے بدلے بدسکونی پاتے ہیں۔
بدسکونی اللہ کا عذاب ہے لیکن اس انسان کے لئے نہیں جسکا ضمیر پوری طرح سچائی پر قائم ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّواْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (107)
یہ اسلئے کے انہوں نے دنیا کی زندگی اخرت سے زیادہ محبوب رکھی۔ اللہ کافروں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔
تشریح۔ قدرت اس انسان کو راہ نہیں دکھاتی جسے اپنی ضد اور مغروریت اللہ کے اصولوں سے زیادہ پیارے ہوں اور وہ اس ضد اور مغروریت سے اپنی زندگی کو گناہ کے دلدل میں ڈوبا دیتا ہے۔

أُولَـئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَـئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (108)
یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں کانوں اور انکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ غافل ہیں۔
تشریح۔ ایسے لوگوں کا ضمیر، سچائی دیکھنے والی انکھیں، پاکیزگی اور حقیقت سننے والے کان بند ہو چکے ہوتے ہیں ۔

لاَ جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (109)
کچھ شک نہیں کے یہی لوگ اخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔
تشریح۔ یقینا ایسے لوگ ہی اپنے اخری وقت میں سب سے زیادہ تکلیفیں جھیلنے والے ہونگے اور بدسکونی کی موت مرتے ہیں۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُواْ مِن بَعْدِ مَا فُتِنُواْ ثُمَّ جَاهَدُواْ وَصَبَرُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (110)
جب لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک ان باتوں کے تیرا رب انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے ۔
تشریح۔ سچائی کی راہ میں لڑنے والے، چلنے والے، صبر کرنے والے ضرور اللہ کی مہربانی اور نوازشیں حاصل کرینگے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (111)
جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لئے لڑتا جھگڑتا ائے تو ہر شخص کو اسکے کئے ہوئے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور ان پر ظلم نا ہوگا ۔
تشریح۔ گنہگار یاد کریں اس دن جس دن انکا ضمیر انکے ہر گناہ کا حساب مانگے گا اور کسی بھی معاملے میں زرا سی بھی ناانصافی نہیں ہوگی۔

وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّهِ فَأَذَاقَهَا اللّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ(112)

اللہ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھیں اسکی روزی اسکے پاس ہر جگہ سے بافراغت چلی ارہی تھی پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا انکے اعمال کا ۔

تشریح ۔ دولت ،شہرت اور امن وسکون کے ساتھ جو لوگ جیتے ہیں انہیں اللہ کی نعمت حاصل ہے ایسے لوگ اگر اللہ کے اصولوں کو انکار کریں یعنی دولت شہرت اور امن و سکون کے ساتھ اللہ کے اصولوں کی فرمانبرداری نا کریں تو یقیناانہیں بدسکونی اور بے چینی کا عذاب (قدرت کی طرف سے) ملتا ہے ۔

وَلَقَدْ جَاءهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ(113)

ان کے پاس انہیں میں سے رسول پہنچا پھر بھی انہوں نے اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب نے ادبوچا اور وہ تھے ہی ظالم ۔

تشریح ۔ انسانوں کے درمیان ہی اللہ تعالی نے سچائی اور علم کی باتیں بتانے والے موجود رکھے اور جو انسان سچائی اور علم کے ساتھ ناانصافی کرے یا جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے اس پر اللہ کا عذاب ۔

فَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ حَلاَلاً طَيِّباً وَاشْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ(114)

جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاو اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

تشریح ۔ لوگ قبول کریں ان ساری باتوں کو جو انسان اور انسانیت کے لئے فائدے مند ہوتی ہیں یعنی جو انسان اور انسانیت کے لئے حلال ہیں اور لوگ اللہ کی مہربانی حاصل کریں۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ(115)

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نا وہ خواہشمند ہو اور نا حد سے گزرنے والا ہو تو یقینا اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

تشریح ۔ اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے کچھ کھانے حرام کئے ہیں جو انکی صحت کے لئے فائدے مند نہیں ہیں ۔

تَقُولُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـذَا حَلاَلٌ وَهَـذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ لاَ يُفْلِحُونَ(116)

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نا کہا کرو کے یہ حلال اور یہ حرام ہے کے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو سمجھ لو کے اللہ پر بہتان کرنے والے کامیابی سے دور ہیں۔

تشریح ۔ کسی بھی چیز پر جھوٹا فائدہ بتا کر یا چیزوں (خوراک) میں ملاوٹ کر کے بیچنا بلکل حرام ہے ۔ تھوڑے سے فائدہ کے لئے انسانی خوراک میں ناانصافی نا کریں۔

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ(117)

انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور انکے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

تشریح ۔ اور جو ایسا کرتا ہے اسے تھوڑا سا فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن اسکا ضمیر اسکی ہر خوشی ،امن وچین چھین لیتا ہے اور یہی اسکا عذاب ہے۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ(118)

اور یہودیوں پر ہم نے جو کچھ حرام کیا اسے ہم پہلے ہی ا پکو سنا چکے ہیں ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

تشریح ۔ اللہ تعالی کے اصول کبھی بھی نہیں بدلتے اور صدیوں سے انسانوں کو فائدہ پہنچانے والی ہدات بیان کرتے ہیں اللہ انسانوں پر زرا سا بھی ظلم نہیں کرتا۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُواْ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ(119)

جو کوئی جہالت سے برے عمل کرے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر اپکا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش والا ہے اور نہایت مہربان ہے۔

تشریح ۔ غلطی اور گناہ میں بڑا فرق ہے ۔ غلطی انجانے میں ہوتی ہے اور جان بوجھکر جو غلطی کرتے ہیں وہ گناہ ہے ۔ غلطی کرنے والے اگر دل سے اس غلطی کا احساس کریں اور اسے چھوڑ دیں اور دوبارہ ایسا کام نا کریں تو یقینا اللہ کی مہربانی اور معافی اسے حاصل ہوگی ۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِلّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ(120)

بے شک ابراہیم پیشوا اور اللہ کے فرمانبردار اور مخلص تھے وہ مشرک نا تھے۔

تشریح۔پیغمبر ابرہیم نیک لوگوں کے امام تھے اور اللہ کے اصولوں کے پکے فرمانبردار اور وہ مشرک نا تھے ۔

شَاكِراً لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (121)

اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کرلیا اور انہیں راہ راست پر چلایا ۔

تشریح۔قدرت سے انسانوں کو جو مہربانی ملی اس پر وہ خوش تھے اور قدرت نے ہی انہیں چنا تھا انسانی سماج کی صفائی ستھرائی کے لئے اور انہیں سیدھا راستہ دکھایا گیا ۔

وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (122)

ہم نے اسے دنیا میں بھی بہتری دی اور اخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں ہیں۔

تشریح۔قدرت نے انہیں سکون اور انسانی سماج کو صاف ستھرا رکھنے کا راستہ دکھایا اور تواریخ انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی نیک اور اچھے لوگوں کی طرح ۔

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (123)

پھر ہم نے اپکی جانب وحی بھیجی کے اپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں جو مشرک نا تھے۔

تشریح۔ابراہیم کے ذہن میں اللہ تعالی نے سچائی کا علم (وحی) دیا اور ان اصولوں کو سچا سمجھا اور مانا ۔

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُواْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (124)

ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمہ ہی ضروری کی گئی ہے جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا بات یہ ہے کے اپکا پروردیگار خود ہی انکے اختلافات کا فیصلہ قیامت کے دن کریگا۔

تشریح۔جس طرح ہفتہ کے اخر میں سنیچر ہوتا ہے اسی طرح انسان کی زندگی کی اخرت میں سکھ چین پانے کے حق کو ضروری کیا گیا ہے اور یہ عمر دراز لوگوں کا حق ہے اور اس میں کوئی اختلافات نہیں اور جو اس میں اختلافات پیدا کرتے ہیں انہیں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کے وہ بھی ایک دن انہی جیسے ہونگے یعنی عمر دراز ۔

ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (125)

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیں اور ان سے بہترین گفتگو کریں یقینا اپکا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

تشریح۔قدرت انسان کو بلاتی ہے نیکی، محبت، انسانیت، پاکیزگی، امن وسکون، عدم تشدد اور علم کی طرف۔انسان اپس میں محبت اور اخلاق رکھیں اور اللہ جانتا ہے ہے راہ سے بھٹکنے والوں کو اور راہ یافتہ لوگوں سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ (126)

اور اگر بدلہ لو تو بھی صرف اتنا جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہے اور اگر صبر کرو تو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

تشریح ۔انسان کو اتنا ہی عذاب ملتا ہے جتنا اسکا گناہ ہے اور جو صبر کرتے ہیں وہ بہترین ہیں۔

پیغام!انسان کا انسان سے بدلہ لینا گناہ ہے مگر گنہگاروں کو سزا اللہ تعالی انسانوں کے ذریعہ ہی دیتے ہیں اور انسان اپنی حد پار نا کریں۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (127)

اپ صبر کریں بغیر توفیق الہی کے اپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور انکے حال پر رنجیدہ نا ہوں اور جو مکر وفریب کرتے رہتے ہیں ان سے دل تنگ نا ہوں۔

تشریح۔وقت اور حالات کے ذریعہ قدرت ہی لوگوں کو صبر کرنا سیکھاتی ہے۔

إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ (128)

یقین مانو کے اللہ نیک اور پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ۔

تشریح۔نیک، پرہیزگاروں اور جو اچھے کام کرتے ہیں انکے ساتھ بھی اللہ ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ أَسۡرَی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلاً مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ إِلَی الۡمَسۡجِدِ الأَقۡصَی الَّذِیۡ بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ آیَاتِنَا إِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ البَصِیۡرُ(1)

پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے اس پاس ہم نے برکتیں رکھی اسلئے کے ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نشانی دکھائیں یقینا اللہ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے انسان کو جو دماغ دیا ہے وہ پاک ہے اور اس دماغ میں یہ تمام سائنسی علوم کی دریافت بھی ڈالی ہے اور آج اسکی بدولت انسان گھر بیٹھے تمام دنیا کی خبر رکھ سکتے ہیں اور اس قدرت کو 1400 سو سال پہلے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے دماغ میں بھی ڈالی گئی تھی۔ انہوں نے ٹیلی پیتھی اور یوگا کے ذریعہ مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصی تک کا سفر کیا تھا اور یہ قدرت کی ایک بہترین نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی اور اللہ سب جانتا سنتا ہے۔

پیغام! یہ ایت نا تو اللہ کی زبانی ہے اور نا ہی رسول کی زبانی۔ اس آیت کو قران شریف کے ذریعہ لوگوں تک پہچانے کا کیا مقصد؟ حیرت کی بات یہ ہے کے اس ایت میں حضرت محمدؐ ﷺ کا ذکر (نام) تک نہیں ہے۔ اس ایت کے ساتھ جڑی ہوئی جو کہانیاں ہیں اس میں کوئی تاریخی اور سائنسی ثبوت بھی نہیں ہے۔

ان سارے سوالوں کا جواب پوری طرح وگیان (سائینس) کے ذریعہ ہی پورا ہوسکتا ہے اور اسطرح اس ایت میں جو سائنسی وگیانک راز ہے اسے سمجھنا انسان کے لئے ضروری ہے۔ انسانی دماغ قدرت کا ایک بہترین شہکار (تخلیق) ہے اور اس دماغ سے ہی انسان سارے کام انجام دیتا ہے رسولوں کی چھٹی حس تیز ہوتی ہے اور انہیں ٹیلی پیتھی کا علم قدرتی طور پر ملتا ہے۔

وَآتَیۡنَا مُوسَی الۡکِتَابَ وَجَعَلۡنَاہُ ہُدًی لِّبَنِیۡ إِسۡرَائِیۡلَ أَلاَّ تَتَّخِذُواۡ مِن دُونِیۡ وَکِیۡلاً(2)

ہم نے موسی کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا کے تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نا بناو۔

تشریح۔ پیغمبر موسی کو بھی قدرت کا سچا علم اور جینے کا بہترین طریقہ ملا تھا اور اپنے امت کے راہنما تھے ۔

ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّہٗ کَانَ عَبۡداً شَکُوراً(3)

اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا ۔

تشریح۔ ٹھیک اسی طرح کا علم پیغمبر نوح اور انکی اولادوں کو بھی نصیب ہوا تھا ۔

وَقَضَیۡنَا إِلَی بَنِیۡ إِسۡرَائِیۡلَ فِیۡ الۡکِتَابِ لَتُفۡسِدُنَّ فِیۡ الأَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوّاً کَبِیراً(4)

ہم نے بنی اسرائیل کے لئے انکی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کے تم زمین میں دوبارہ فساد برپہ کروگے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کروگے ۔

تشریح۔ بنی اسرائیل کے ذریعہ اللہ تعالی نے انسانوں کو یہ پیغام دیا کے انسان دو قسم کی لڑائیاں لڑتا ہے۔ ایک اپنے اندر کے ضمیر میں نیکی اور بدی کی لڑائی اور باہر سماج میں پھیلی ہوئی نیکی اور بدی کی لڑائی کے ساتھ۔

فَإِذَا جَاء وَعۡدُ أُولاہُمَا بَعَثۡنَا عَلَیۡکُمۡ عِبَاداً لَّنَا أُوۡلِیۡ بَأۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُواۡ خِلاَلَ الدِّیَارِ وَکَانَ وَعۡداً مَّفۡعُولاً(5)

ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کرتے ہیں ہم نے تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔

تشریح۔ پہلی لڑائی میں انسان جب اپنے ضمیر سے نیکی اور بدی کی لڑائی لڑتے ہیں تب یقینا سماج میں نیکی کا توازن برقرار رکھنے کے لئے انسانی ضمیر کو اللہ اپنے نور سے

پاک کرتے ہیں اور جو بڑے لڑاکو ہوتے ہیں انہیں بدی پر ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔ ہر انسان کے دماغ کو پاک کرتے ہوئے (یعنی گھر گھر گھستے ہوئے) سماج میں برائی کا خاتمہ کرتے ہیں اور یہ ضرور ہوگا یہی قدرت کا وعدہ ہے۔

پیغام! اس آیت میں بدی کے خلاف انسانی جہاد یعنی انقلاب کا ذکر ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (6)

پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ کر دیا اور تمہارے دن پھیرے اور مال واولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا۔

تشریح۔ اللہ تعالی دوبارہ بدی کو ختم کر کے سماج میں نیکی کی بنیاد کو بلند کرتے ہیں اور انسان کو سکھ چین اور نیک اولاد سے مدد کرتے ہیں۔ نیک انسان کی فراوانی سے سماج علم والا اور پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا (7)

اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لئے اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لئے پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت ایا کے وہ تمہارے چہرے بگاڑ دے اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اس مسجد میں گھس جائیں اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔

تشریح۔ سکون اور بدسکونی کی بنیاد ہے اچھے اور برے کام۔ سچائی سمجھنے کے بعد اگر دوبارہ کوئی یہ کام کرتا ہے تو یقینا قدرت انکا چہرہ یعنی کردار لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیتی ہے اور جن گناہوں کو وہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور عذاب انکے گھروں میں گھس کر انکے دماغی سکھ چین والی زندگی کو توڑ پھوڑ کر برباد کر دیتا ہے۔

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا (8)

امید ہے تمہارا رب تم پر رحم کرے ہاں اگر تم پھر وہی کرنے لگو تو ہم دوبارہ ایسا ہی کرینگے اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم کو بنا رکھا ہے۔

تشریح۔ گناہ اور غلطی میں فرق یہ ہے کے غلطی انجانے میں ہوتی ہے اور جب اسکا احساس ہو جائے اور دوبارہ دہرایا جائے تو وہ گناہ ہوتا ہے۔ غلطی کرنے کے بعد جب اسکا احساس ہو جائے تو وہ اللہ کے سامنے معافی کا حقدار ہے لیکن اگر اس غلطی کو بار بار دوہرایا جائے تو وہ گناہ ہے اور گناہ کافرانا کردار ہے اور اسکی کوئی معافی نہیں۔ کافروں کی زندگی بدسکونی کی قید میں دوزخ کا عذاب بھگتی رہتی ہے۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يِهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا (9)

یقینا یہ قران وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کے انکے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

تشریح۔ یقینا اللہ کا کلام یا اسکا سچا راستہ جو قرن شریف کے ذریعہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے بیان کیا وہ سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ وہ انسان جو محبت، انسانیت، پرہیزگاری، نیکی، عدم تشدد، امن وامان اور تعلیم (شکھشا) پر ایمان رکھتے ہیں اور ان سارے اصولوں کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں انہیں انسانی سماج میں قدرت کی طرف سے برکت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (10)

اور یہ کے جو لوگ اخرت پر یقین نہیں رکھتے انکے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح۔ اخرت پر ایمان لانے کیا مطلب ہے ہر کام کے انجام پر ایمان لانا۔ نیک کام پر یعنی بعد میں انسان کو نیک یعنی اچھا نتیجہ ملیگا اور جسے اس بات پر یقین نہیں اسے اللہ کی طرف سے عذاب ہوتا ہے۔

پیغام! انسان کی زندگی کی شروعات سے لیکر اسکی موت تک اور ساتھ ساتھ دنیا کی اخرت (خاتمہ) تک یہ سارے اصول کے دائرے میں اتے ہیں اور یہ اسلئے کے "اخرت لفظ" ایک نشانی ہے ان تمام اچھے اور برے کاموں کے نتیجہ کی۔ انسان کے ہر ردعمل (کریہ پر کریہ) کا انجام جب نیکی اور شانتی کی طرف جاتا ہے تب اسکی اخرت اچھی ہوتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو ضرور وہ گنہگار ہوگا۔ اخرت کا مطلب صرف "قیامت" تک محدود نہیں قیامت ضرور اینگی مگر اس بات پر ایمان لا کر انسان کو کیا فائدہ ملیگا اور

کیا نقصان ہوگا؟ یادرکھیں قران شریف میں بے بنیاد باتیں نہیں کی گئی ہیں اسلئے اخرت کا مطلب ہے انسان کے نیک کاموں کا نتیجہ نیک اور برے کاموں کا نتیجہ برا اور یہی اللہ کا اصول ہے اور اس بات پر ایمان لانا ہے۔ انسان کی کوئی بھی سوچ جسکا کوئی بھی نتیجہ اور انجام نا ہو وہ کو سنسکار یعنی ضعیف العقادی ہے۔

وَيَدْعُ الإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الإِنسَانُ عَجُولاً (11)

اور انسان برائی کی دعا مانگنے لگتا ہے بلکل اسکی اپنی بھلائی کی دعا کی طرح انسان ہے ہی بڑا جلد باز ۔

تشریح۔ گنہگار اپنے گناہوں پر کامیابی پانے کے لئے کبھی کبھی دعا کا سہارا لیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کے ناسمجھ انسان یا بیوقوف جب سہی غلط کی پہچان کھو دیتا ہے اور اپنی ضد اور اہنکار پر اپنے اپکو سہی سمجھنے لگتا ہے وہی لوگ اس طرح کی دعا کرتے ہیں جسطرح نیک اور سکون چاہنے والے امن اور پاکیزگی کی دعا کرتے ہیں۔ ہر انسان چاہتا ہے کے اسکی دلی مراد جلد از جلد پوری ہو جائے۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُواْ فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُواْ عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً (12)

ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنائیں۔ رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اسلئے بھی کے برسوں کا حساب اور شمار معلوم کر سکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرمایا دیا ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کے ذریعہ گیان، اگیانتا، پوتر اور اپوتر، نیکی اور بدی، سچ اور جھوٹ ان ساری چیزوں کی نشانیاں رات اور دن کی طرح صاف رکھیں ہیں ۔ جیسے کے جہالت (مورکھتا) کو رات کی طرح بے نور کیا گیا ہے ٹھیک اسی طرح گیان اور ایمان کو دن کے اجالے کی طرح روشن بنایا اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت کے ذریعہ انسان کو جینے کا بہترین ذریعہ دیا۔ مثال کے طور پر دن رات کی گنتی کے علاوہ اور ساری وگیانک باتیں جسکا خاص بیان اللہ کی قدرت میں موجود رکھا ۔

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً (13)

ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اسکے گلے میں لٹکا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اسکے سامنے اسکا نامہ اعمال نکالینگے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائیگا۔

تشریح۔ قدرت نے انسان کو بہترین دماغ دیا اور وہ اپنے سارے کام اسی دماغ سے ہی کرتا ہے۔ پہلے دماغ میں سوچ پیدا ہوتی ہے بعد میں وہ انسانی کردار کی شکل اختیار کرتی ہے اور انسانی کردار ہی انسانی چرتر کی بنیاد ہے۔ ضمیر یا انترا تما کو انسانی وجود کے ساتھ جوڑ کر یعنی اسکے گلے میں لٹکا کر پاک پروردیگار نے انسان کو سہی غلط چننے کے قابل بنایا اور اپنے اعمال کے ذریعہ انسان سہی راستہ یعنی نیکی، محبت، پرہیزگاری، انسانیت، عدم تشدد اور تعلیم کے ساتھ سکون کا راستہ چن سکتا ہے انسان کے اعمال ہی اسکی نیکی بدی کا حساب بیان کرتے ہیں۔

اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيباً (14)

لے خود اپنی کتاب اپ پڑھ لے اج تو اپ ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔

تشریح۔ انسان اگر اپنے اعمال پر نظر دوڑائے تو اسکا دماغ ہی سہی غلط کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

مَّنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولاً (15)

جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لئے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اسکا بوجھ اسی پر ہے کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نا لادے گا اور ہماری سنت نہیں کے رسول بھیجنے سے پہلے عذاب کرنے لگیں۔

تشریح۔ جو لوگ نیکی، محبت، پرہیزگاری اور امن کے راستہ پر چلتے ہیں انکی انترا تما (ضمیر) اور دماغ شانت ہوتا ہے اور جو لوگ گناہ کے راستہ پر چلتے ہیں انکا دماغ بدسکون اور بے چین رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کی انترا تما انہیں شانتی سے جینے نہیں دیتی اور کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور اللہ تعالی غلطی کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں دیتا۔ مگر غلطی سمجھنے کے بعد اگر وہ دوبارہ غلطی کرے تو اسے ضرور سزا ملتی ہے۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُواْ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيراً (16)

اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ برباد کر دیتے ہیں۔

تشریح۔ اور جب اللہ تعالی کو سنسکار اور گناہ والی سوچ کو سماج سے مٹانا چاہتے ہیں تو سمجھدار اور پرہیزگاروں کو راہ دکھاتے ہوئے اس سوچ کو مٹا دیتے ہیں۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَى بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (17)

ہم نے نوح کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔

تشریح۔ اور قدرت نے نوح کے بعد ہندوستان کے بہت سارے کو سنسکار میں ڈوبی ہوئی جن جاتیوں (فرقے) کے کو سنسکار کو مٹاتے ہوئے ہندوستانی سماج کو پاک اور پوتر کیا اور اللہ ہر چیز کا نگہبان ہے ۔

پیغام! مثال کے طور پر چھوا چھوت اور عورت کو جلانے کی رسم (پرم پرا) کو اللہ نے مٹا دیا ۔

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا (18)

جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا کا ہی ہوا سے ہم یہاں جس قدر جس کے لئے چاہیں سر دست دیتے ہیں بالآخر اسکے لئے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہوگا ۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی قدرت گناہ کے کاموں کو کچھ حد تک مہلت دیتی ہے اور اسکی وجہ ہے کے انسان کو رنگ برنگی زندگی عنایت کرنا پھر جب گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تب اللہ تعالی گنہگاروں کا ناش (خاتمہ) کر کے سماج کو پاک اور پوتر (پاکیزہ) بناتے ہیں۔

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا (19)

اور جس کا ارادہ اخرت کا ہو اور جیسی کوشش اسکے لئے ہونی چاہئے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جنکی کوشش کی اللہ کے یہاں پوری قدر کی جائیگی۔

تشریح۔ اور جو انسان اپنے کاموں کے نتیجہ اور اپنی زندگی کے اخری حصہ میں اور سماج کی بہتری کی سوچ رکھتے ہیں اور اپنے عمل سے اپنی اور سماج کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں انکی ہر نیک کوشش کامیاب اور قبول ہوتی ہے۔

كُلًّا نُّمِدُّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا (20)

ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردیگار کے انعامات میں سے تیرے پروردیگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے ہر کسی کو الگ الگ خوبیوں سے نوازا ہے اور اللہ کی نوازشوں پر روک نہیں۔

انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا (21)

دیکھ لیں ان میں سے ایک کو ایک پر ہم نے کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور اخرت درجوں میں اور بھی بڑھ کر ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی۔

تشریح۔ انسانی سماج میں ایک انسان کی دوسرے انسان پر فضیلت ہے اور کسی کو کسی خاص چیز میں فضیلت ہے اور یہی اللہ کی قدرت ہے۔ اس قدرت کو مان کر اور اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق کام کرنا انسان کا فرض ہے۔ حسد کرنے والوں سے اللہ سخت نفرت کرتا ہے نیکی، شکھشا، پرہیزگاری اور گیان میں انسانوں میں کسی خاص خاص انسان کو فضیلت ہے اور یقینا انسانی سماج میں نیک اور گیانیوں کی سوچ ہی اخر کامیاب ہوتی ہے۔

لَّا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا (22)

اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود ٹھہرا کر بے حال اور بیکس ہو کر بیٹھ رہے گا۔

تشریح۔ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد، شکھشا اور گیان ہی اللہ تعالی کے اصول ہیں اور اسکے ساتھ حسد، نفرت، اہنکار، غصہ، لالچ ان ساری بری فطرتوں کو اپنا کر اللہ کا شریک نا کریں۔

پیغام! مسلمان کہتے ہیں کے مورتی بنا کر اللہ تعالی کی شکل بنانا گناہ ہے یعنی مورتی پوجنا گناہ ہے پھر انکا کہنا ہے کے اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ تعجب کی بات ہے بت پرستی دنیا کا قدیم مذہب ہے اور اج بھی دنیا میں 80 فیصد لوگ بت پرستی کرتے ہیں تو ایسی صورت میں میں کیا سمجھوں؟ کیا بت پرستی اللہ تعالی کی

مرضی کے بغیر ہورہی ہے؟ یا مسلمانوں کی سوچ غلط ہے؟ لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی سوائے اللہ کے یعنی ہر ذرے میں اللہ تعالی کی طاقت موجود ہے اور ذرہ ذرے سے ملکر ایک شکل اختیار کرتا ہے اسکا مطلب یہ ہوا کے ہر شکل کا مالک اللہ تعالی ہے اور اللہ تعالی کی کوئی شکل نہیں یا درکھیں دنیا کا کوئی بھی کام بیکار نہیں ہوتا یعنی اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (23)

اور تیرا پروردیگار صاف حکم دے چکا ہے تم اسکے سوا کسی اور کی عبادت نا کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو انکے اگے اف نا کرنا نا انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ انکے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ بات کرنا۔

تشریح۔اللہ تعالی نے انسانوں کو دماغ دیکر یہ حکم فرمایا کے انکے اصولوں پر چلتے ہوئے انکی عبادت کرنا یہ انسانی سماج اور انسانیت کے لئے بہتر ہے۔نیک نسل کی بنیاد نیک ماں باپ ہونے کی وجہ سے انکے ساتھ اچھا سلوک کریں اور یہی اس ایت کا حکم ہے۔اللہ تعالی نے انسانوں کے اندر یہ سوچ ڈالی ہے اور جو اسکے لئے غیر ضروری ہوتا ہے وہ اسکے لئے باطل ہوجاتا ہے۔مگر ماں باپ یا کوئی بھی قریبی رشتہ دار اس سوچ کے دائرے میں نہیں اسکتا اسلئے انسان کے اندر ممتا،محبت، مایا ڈال کر اس بات کو ثابت کیا پھر بھی انسان کبھی نا کبھی اپنی موہ مایا، لالچ اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کے بس میں اکر شیطان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں یعنی شرک کرتے ہیں۔

پیغام! اللہ تعالی کا شریک ٹھہرانا اور اسکے بعد اس ایت میں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیوں جوڑا گیا ہے اور ان دونوں کا کیا تعلق ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ثابت کرتا ہے کے ایمان کے ساتھ یعنی اللہ تعالی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ انسان کے پاک جذبات کا گہرا تعلق ہے اور وہی پاک جذبات انسانی رشتوں کی بنیاد ہیں اور اسی سے انسانی سماج بنا اور ٹکا ہوا ہے اور اسی جذبات کی بنیاد پر انسانی فرض بھی بنتے ہیں اور اسے ادا کرنا ہی ایمان ہے۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً (24)

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ انکے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا اے پروردیگار اپ پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا۔

تشریح۔نیک خیالات کے پیچھے یا نیک انسان کے پیچھے انکے ماں باپ کا اہم کردار ہوتا ہے۔پاک اور پرہیزگاری کے سنسکار اور تہذیب کی تعلیم بچوں کو ماں باپ سے ملتی ہے اسلئے نیک لوگ ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں کے انکی طرح کی پرورش ہر بچے کو ملتا کے انسانی سماج میں سکون، بھائی چارہ اور عالموں کی تعداد بڑھے۔

پیغام! بچوں کو پہلی تعلیم ماں باپ سے ملتی ہے اور ہر ماں باپ کو چاہیئے کے اپنے بچوں کو عدم تشدد، پرہیزگاری، انسانیت، محبت، تعلیم اور سچی راہ پر چلنا سکھائیں یہی انسانی فرض ہے اور جو ایسا نہیں کرتے اور بچوں کو نفرت کی اگ، جہالت کے اندھیرے اور ضعیف العتقادی میں دھکیل دیتے ہیں یقیناوہ کافر ہیں اور ساتھ میں ایسے لوگ بھی کافر ہیں جو بچوں سے انکا بچپنا چھین لیتے ہیں۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُواْ صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُوراً (25)

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

تشریح۔انسان کے ضمیر (انترا تما) کا مالک ہے اللہ تعالی اور وہی بچوں کے ساتھ کئے گئے گناہ کو چھوڑ کر باقی سارے گناہوں کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

پیغام! گناہ عظیم! بچوں کے ساتھ کیا گیا گناہ اور ناحق کسی کا دل دکھانا۔

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيراً (26)

اور رشتداروں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اصراف اور بیجا خرچ سے بچو۔

تشریح۔نیک انسان اپنے رشتداروں کے لئے جو فرض ہوتا ہے اسے ضرور ادا کرتے ہیں اور اسکے ساتھ یتیم، مسافر اور اپنے پڑوسی کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔

پیغام! اس ایت اور اس سے پہلے والی ایت میں پرورش کا ذکر کر کے اللہ تعالی نے اسے اور بھی مظبوطی بخشی کے انسان اپنے فرض کو ادا کریں اور اگر اس میں کوئی خامی یا کوتاہی ہو تو اسے تلاش کر کے دور کرنے کی کوشش کریں۔ عیاشی اور گناہ پر پیسے خرچ نا کریں اپنے افراط زر کو سماج کلیان میں لگائیں اور تمام قسم کا نشہ جس میں وہ اپنے ہوش ہواس گنوادے وہ فضول خرچی ہے ۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً (27)

بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردیگار کا ناشکرا۔

تشریح۔ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاء رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلاً مَّيْسُوراً (28)

اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں تو بھی تجھے چاہئے کے عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دیں۔

تشریح۔ انسان کی امید پوری نا ہونے پر اسے مایوسی ہوتی ہے تو ایسی امید کو اپنے رب کے نام پر وقف کر دینا ہی بہتر ہے اور اپنے اپکو اللہ تعالی کے دئے ہوئے حال پر خوش رہنے کی عادت اپنے دماغ میں ڈال لیں۔

وَلاَ تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلاَ تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً (29)

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نا رکھ اور نا اسے بلکل ہی کھول دے پھر ملامت کیا ہوا اور ماندہ بیٹھ جائیگا۔

تشریح۔ اور اپنے خواہشات کو اتنا بھی محدود نا کریں کے جینے کی حسرت ہی ختم ہو جائے اور اپنی خواہشات کو اتنا بھی وسیع نا کریں کے امید پوری نا ہونے پر جینے کی چاہت بھی ختم ہو جائے اور وہ اپنے اپکو بے بس محسوس کرنے لگیں یعنی معیانہ روی اختیار کریں ۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (30)

یقینا تیرا رب جسکے لئے چاہے روزی تنگ کرتا ہے اور جسکے لئے کشادہ یقینا وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا۔

تشریح۔ یقینا اللہ جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جسکا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا خبردار ہے۔

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْءاً كَبِيراً (31)

اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نا مارو انکو اور تمکو ہم روزی دیتے ہیں یقینا انکا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

تشریح۔ قدرت کا حکم ہے کے کسی بھی جان کا قتل کرنا گناہ ہے مگر بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس پر روک لگانے کا طریقہ اللہ تعالی کی مرضی سے انسان کو ملا اور اللہ کا حکم ہے کے اس طریقہ کو استعمال کر کے اپنی حیثیت کے مطابق بچہ پیدا کریں یقینا جان کا قتل یعنی بچہ کا قتل گناہ ہے۔

پیغام! اج سے ہزار سال پہلے انسان کے پاس وہ علم نہیں تھا جو بچہ کی پیدائش پر روک لگا سکے۔ اللہ تعالی نے یہ طریقہ انسان کو اج کیوں دیا؟ اس سوال پر غور کرنے سے اللہ تعالی کی ایک بہترین قدرت کا نظارہ انسان کو ملتا ہے۔ میڈیکل سائینس کی ترقی کے ساتھ ساتھ ماں اور پیدا شدہ بچہ کی موت کی شرح کم ہوگئی ہے۔ پہلے زمانے میں قدرت طور پر انسانی ابادی کنٹرول ہوتی تھی اور اج کے زمانے میں قدرت میڈیکل سائینس کے ذریعہ انسانوں کی موت کو قابو میں رکھا اور ساتھ ساتھ قدرت نے انسانوں کی ابادی پر قابو پانے کی وہ ساری ترکیبیں سکھائیں کے انسان اپنی مرضی اور حیثیت کے مطابق بچہ پیدا کر سکے اور اپنی زندگی کو اسان اور خوشحال بنائے۔

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاء سَبِيلاً (32)

خبردار زنا کے قریب بھی نا پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ۔

تشریح۔ محبت، عزت اور انسانیت کے بغیر جسمانی تعلقات قائم کرنا زنا ہے اور جو انسان یہ پاپ کرتا ہے وہ بے شرم ہے اور اس نے کافرانہ راستہ اختیار کر رکھا ہے۔

وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً (33)

اور کسی جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نا کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مارڈالا جائے ہم نے اسکے وارث کو طاقت دی ہے پس اسے چاہئے کے مارڈالنے میں زیادتی نا کرے بے شک وہ مدد کیا گیا ہے۔

تشریح۔ ناحق قتل کرنا کسی بھی جان کا بلکل حرام ہے اگر کسی انسان کو غلط طریقہ سے یا غلط الزام دیکر قتل کیا جائے تو یقینا اس انسان کی ساری ذمہ داری قانونی طور پر قاتل پر ہوگی اور اس میں زیادتی نا ہو تا کہ ذمہ داری اٹھانے والا زیادتی کے ڈر سے ذمہ داری اٹھانے سے ڈرے۔

پیغام! جنگل کا جانور بھوک لگنے سے دوسرے جانور کا قتل کرتا ہے اور اس بات سے سبق لیتے ہوئے انسان کو بھی چاہئے کے اپنی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جانور کا استعمال کریں لیکن جس انسان کا ضمیر پوری طرح شیطان کے قبضہ میں ہو یعنی پوری طرح گنہگار ہو جائے اور گناہ اور ظلم کی ساری حدیں پار کر چکا ہو تو اسکے سارے گناہوں کا راستہ ختم کر دیا جائے یعنی اسے قید کر کے اسکے سارے عمل پر قابو کیا جائے

وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً (34)

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نا جاو بجز اس طریقہ سے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کے اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہوگی۔

تشریح۔ دنیا کی ساری دھن دولت جو انسان کے کام اتی ہے وہ اللہ تعالی کی ہے لاچار اور مجبور انسان کو کمزور سمجھ کر گنہگار اس پر ظلم کرتا ہے یعنی اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اپنے لئے فائدہ حاصل کرتا ہے یقیناوہ قدرت اور انسانی سماج کے اگے بے عزت ہوگا اور اسے اپنے کردار کا حساب دنیا والوں کو دینا ہوگا۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذا كِلْتُمْ وَزِنُواْ بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (35)

اور جب ناپنے لگو تو بھر پور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تشریح۔ لاچار، مجبور اور بے بس انسان کے لئے جو بھی کچھ کیا جائے اسے سچائی اور ایمانداری سے کیا جائے۔

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (36)

جس بات کی تجھے خبر نا ہو اسکے پیچھے نا پڑ کیونکہ کان انکھ اور دل سے پوچھ گچھ ہوگی۔

تشریح۔ کسی بھی معاملے میں تحقیقات اور علم جب تک پورا نا ہو تب تک اس پر کوئی رائے قائم کرنا بیوقوفی اور نادانی ہے۔ انسان کو قدرت نے انکھ، کان، دماغ اور ضمیر (انتراتما) دیا ہے تا کہ انسان بہترین سے بہترین طریقہ سے تحقیقات کرے اور سچائی تک پہنچے۔ ہر تحقیقات کا ایک بہترین نتیجہ سامنے اتا ہے تب وہ تمام سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

پیغام! کچھ لوگ کہتے ہیں کے زیادہ تحقیقات میں جاو گے تو بھٹک جاو گے تلاش اور تحقیقات کا تجسس انسانی دماغ کو سچائی کا دیدار کراتا ہے اور ہر سچائی اللہ تعالی کو سجدہ کرتی ہے۔

وَلاَ تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً (37)

اور زمین میں اکڑ کر مت چل نا تو زمین کو پھاڑ سکتا اور نا پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔

تشریح۔ اہنکاری اور خود کو افضل سمجھنے والا افضل نہیں ہوتا جب تک قدرتی طور پر انسان کے ذریعہ اسکی فضیلت کا اعلان نا کیا جائے۔ اہنکار اور ضد انسان کو اندھا بنا دیتی ہے اور وہ کبھی بھی سچائی کے بلند پہاڑ پر نہیں پہنچ سکتا۔

كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً (38)

ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک ناپسند ہے۔

تشریح۔ جاہل اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی سوچ رکھنے والے، دوسروں کی برائی ڈھونڈنے والے، دوسروں سے حسد کرنے والے اللہ کو بلکل پسند نہیں۔

ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلاَ تَجْعَلْ مَعَ اللّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدْحُوراً (39)

یہ مجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب ترے رب نے حکمت سے اتاری تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نا بنا ملامت خوردہ اور راندہ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی وحی کا مطلب ہے کے انسانوں کے درمیان کے کسی خاص انسان کے دماغ سے قدرتی طور کسی چیز کی دریافت یا ایجاد ہو اور وہ انسان اور انسانی سماج کے فائدے کے لئے استعمال ہو اور اس وحی کی وجہ سے انسان کو تمام سہولت کے ساتھ جینے کی شان حاصل ہو جو دوسری مخلوق کو نہیں اسلئے اللہ تعالی کے اصول کے ساتھ شیطانی اصولوں کو ملا کر اللہ کا شریک نا بنائیں۔

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلآئِكَةِ إِنَاثاً إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلاً عَظِيماً (40)

کیا بیٹوں کے لئے اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو لڑکیاں بنالیں بے شک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔

تشریح۔قدرت میں سب سے زیادہ ذمہ داری عورت اٹھاتی ہے اسلئے اللہ تعالی نے عورتوں کو فرشتوں کا درجہ دیا۔

پیغام !نسل کی بنیاد ہے عورت ۔اپنی کوکھ میں ایک انسان کی پرورش کرنا اور اسے پیدا کرنا قدرت کی ایک بہترین نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔انسان کی نظر میں عورت صرف ایک اولاد ہے مگر ایک ماں کا روپ اور فرشتے کا روپ اللہ کے دربار میں برابر ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَـذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُواْ وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلاَّ نُفُوراً (41)

ہم نے اس قران میں ہر طرح بیان فرمایا کے لوگ سمجھ جائیں لیکن اس سے تو انہیں نفرت ہی بڑھتی ہے۔

تشریح۔قران شریف میں صاف اور سیدھی بات ہونے کے باوجود قران کے نام پر جو طبقہ اج ہے وہ صاف اور سیدھے طور پر قران کے سچے ، فائدہ مند، صاف اور سیدھے اصولوں کی خلافی کر رہے ہیں۔

پیغام !میں ”سدھارتھ چڑ جی“قران شریف کے نام پر چلنے والے اسلامی طبقہ کے لوگوں پر یہ الزام لگا رہا ہوں کے وہ لوگ سمجھ کر یا نا سمجھی میں قران شریف کے اصولوں کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذاً لاَّبْتَغَوْاْ إِلَى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلاً (42)

کہہ دیں اگر اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسے کے یہ لوگ کہتے ہیں تو ضرور وہ اب تک عرش کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے۔

تشریح۔یہ لوگ جان لیں کے اللہ تعالی کی بلندی اسمانوں سے بھی بلند ہے۔نفرت اور عدم تشدد کی سوچ کو اپنا معبود بنا کر انہیں سکون نہیں مل سکتا۔

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّاً كَبِيراً (43)

جو کچھ یہ کہتے ہیں ان سب سے پاک اور بالاتر بہت دور بہت بلند۔

تشریح۔ان (شیطانی) لوگوں کے اصول بالکل اللہ کے نہیں ہیں اور اللہ ان اصولوں سے پاک اور بہت ہی بلند ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَـكِن لاَّ تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (44)

ساتوں اسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ایسی کوئی چیز نہیں جو اسکی پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نا کرتی ہو ہاں یہ صیح ہے کے تم اسکی تسبیح سمجھ نہیں سکتے ہو۔وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔

تشریح۔قدرت کی ہر چیز اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ چلتی ہے اور وہ اسکی فرمانبردار ہے مردہ ضمیر والے اپنے کرم پھل پر یقین نہیں کرتے کیونکہ انکے ضمیر پر ایک گہرا پردہ پڑا ہوا ہے

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ حِجَاباً مَّسْتُوراً (45)

تو جب قران پڑھتا ہے ہم تیرے اور انکے درمیان جو اخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔

تشریح۔گناہ اور نیکی کے درمیان اللہ تعالی نے ایک گہرا پردہ ڈال رکھا ہے گنہگاروں کو جب نیکی کی بات بتائی جاتی ہے تو اس بات پر انہیں یقین نہیں ہوتا کیونکہ انکا ضمیر ایک گہرے پردے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔

وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْراً وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْاْ عَلَى أَدْبَارِهِمْ نُفُوراً (46)

اور انکے دلوں میں ہم نے پردے ڈال دئے ہیں کے وہ اسے سمجھیں اور انکے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اسکی توحید کے ساتھ اس قران میں کرتا ہے تو وہ روگرانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

تشریح۔ضمیر اور دماغ جب پوری طرح بند ہوتے ہیں تو اسے گیان (علم) کی باتیں سمجھ میں نہیں اتیں یعنی اللہ تعالی کی طاقت اور اسکے وجود کے بارے میں اگر انہیں بتایا جائے تو ایسے ناسمجھ لوگ وہاں سے ہٹ جاتے ہیں۔

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلاَّ رَجُلاً مَّسْحُوراً (47)

جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان سے ہم خوب واقف ہیں جب یہ اپکی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جبکہ یہ ظالم کہتے ہیں تم اسکی تعبداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔

تشریح۔اچھائی اور نیکی کے خلاف یہ لوگ چکرانت (سازش) کرنے کے لئے چھپ کر نیک لوگوں کی باتیں سنتے ہیں اور کہتے ہیں کے یہ جادو ہے۔

انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُواْ لَكَ الأَمْثَالَ فَضَلُّواْ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلاً (48)

دیکھیں تو سہی اپ کے لئے کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں اب تو راہ پانا انکے بس میں نہیں رہا ۔

تشریح۔سچائی کو دیکھنے کے بعد اسے پوری طرح گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی لوگ راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَقَالُواْ أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً وَرُفَاتاً أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً (49)

انہوں نے کہا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے تو کیا ہم ازسرنو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دئے جائینگے۔

تشریح۔موت کے بعد کے حالات کے بارے میں ان لوگوں کے الگ الگ قسم کے خیالات کو سنسکار اور غلط فہمیاں رکھتے ہوئے سوالات کرتے ہیں۔

قُلْ كُونُواْ حِجَارَةً أَوْ حَدِيداً (50)

جواب دیں تم پتھر بن جاو یا لوہا ۔

تشریح۔انکا مردہ ضمیر پتھر اور لوہے کی طرح سخت ہو جاتا ہے اور انہیں سچائی نظر نہیں اتی۔

أَوْ خَلْقاً مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُؤُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَن يَكُونَ قَرِيباً (51)

یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت ہو پھر وہ پوچھیں کے کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے اپ جواب دے دیں کے وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا اس پر وہ اپنا سر ہلا ہلا کر اپ سے دریافت کرینگے کے اچھا یہ ہوا کب ؟ تو اپ جواب دے دیں کے عجب کے وہ قریب ہی ان لگی ہو۔

تشریح۔انسان اپنے دماغ کا کچھ ہی حصہ استعمال کر سکتا ہے اور دنیا میں ایسا بہت کچھ ہے جسکی انسان کلپنا بھی نہیں کر سکتا۔وقت کے ساتھ ساتھ قدرت نے انسانوں کو بہت کچھ دیا جو انسان کی کلپنا (تصور) سے باہر ہے ٹھیک اسی طرح جنم اور پونرجنم کیا ہوگا (دوبارہ) اور وہ کس صورت میں ہوگا اسکا علم صرف قدرت کے پاس ہے انسان کو اسکا تھوڑا سا ثبوت ہی ملا ہے اور اس ثبوت کی بنیاد پر انسان اس معاملے میں کچھ تصور (سر ہلانا) کر سکتے ہیں اور سچائی کی تلاش کرتے ہیں۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً (52)

جس دن وہ تمہیں بلائیگا تم اسکی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کے تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔

تشریح۔قدرت جب انسان کے دماغ سے کسی سچائی کو انسان تک پہنچاتی ہے تو انسان اس سچائی کی پکار میں اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہیں اور سچائی کی تعریف کرتے ہیں ۔سچائی کی روشنی جب اجاتی ہے تو لوگ یہ سوچتے ہیں کے صرف تھوڑے دنوں تک قدرت نے سچائی سے محروم رکھا تھا۔

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُواْ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلإِنْسَانِ عَدُوّاً مُّبِيناً (53)

اور میرے بندوں سے کہہ دیں کے وہ بہت اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

تشریح۔نیک اور گیانی انسان کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے گنہگاروں کو یہ کہہ دیں کے سچائی بہت بلند اور اسکا کوئی بدل نہیں۔گناہ اور کو سنسکار انسانیت اور سچائی کا کھلا دشمن ہے اور وہ شیطان کا بندہ ہے۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلاً (54)

تمہارا رب تمہیں بہت ہی زیادہ جاننے والا ہے وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تو عذاب دے ہم نے اپکو ان کا ذمہ دار نہیں بنایا۔

تشریح۔اللہ اور اسکی قدرت ہی تمام انسانوں کا رب ہے اسلئے انسان کی ساری پہچان قدرت سے چھپی ہوئی نہیں ہے اور سارے انسانوں کا حق بھی قدرت میں برابر ہے کوئی کسی سے چھوٹا یا بڑا نہیں ہے اور ہر کوئی اپنے اپنے فرض کو نبھائیں ۔

وَرَبُّکَ أَعْلَمُ بِمَن فِیْ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیِّیْنَ عَلَی بَعْضٍ وَآتَیْنَا دَاوُودَ زَبُوراً(55)

اسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اپکا رب اسے بخوبی جانتا ہے۔ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی اور داود کو زبور عطا فرمائی۔

تشریح۔تمام علم چاہے وہ اسمان میں ہو یا زمین پر قدرت اپنے اپکو بخوبی پہچانتی ہے۔ہر نبی کو اپنے وقت اور ماحول کے مطابق کچھ نا کچھ خاصیت اور عزت دی اور نبی داود کے دماغ سے اللہ تعالی نے زبور نام کی کتاب لوگوں تک پہنچائی ۔

قُلِ ادْعُواْ الَّذِیْنَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلاَ یَمْلِکُونَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنکُمْ وَلاَ تَحْوِیْلاً(56)

کہہ دیں اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکار و لیکن نا تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نا بدل سکتے ہیں۔

تشریح۔وقت اور حالات قدرت کے اختیار میں ہوتے ہیں اور قدرت کے علاوہ یہ طاقت کسی میں نہیں ہے کے انسان کے حالات،دکھ،تکلیف اور وقت کا بدلاو کرے۔

أُولَئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُونَ یَبْتَغُونَ إِلَی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ أَیُّهُمْ أَقْرَبُ وَیَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَیَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوراً(57)

جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے تقرب میں رہتے ہیں کے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اسکی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اسکے عذاب سے خوفزدہ ہیں ۔ترے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کو چھوڑ کر جن لوگوں نے شیطانی راستہ اختیار کیا ہوا ہے وہ جان لیں کے شیطان بھی اللہ کی طاقت سے طاقتور ہے مگر اللہ کے اگے اسکی کوئی حیثیت نہیں ۔ اسلئے گناہ کے نتیجہ سے جو عذاب انسان کو ملے گا وہ اس سے ڈریں۔

وَإِن مَّن قَرْیَةٍ إِلاَّ نَحْنُ مُهْلِکُوهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَاباً شَدِیْداً کَانَ ذَلِکَ فِیْ الْکِتَابِ مَسْطُوراً(58)

جتنی بھی بستیاں ہیں ہم قیامت کے دن سے پہلے یا تو انہیں ہلاک کر دینے والے ہیں یا سخت تر سزا دینے والے ہیں یہ تو کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔

تشریح۔دنیا میں جب قیامت اینگی تو ساری انسانی قوم ختم ہو جائیگی۔

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالآیَاتِ إِلاَّ أَن کَذَّبَ بِهَا الأَوَّلُونَ وَآتَیْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُواْ بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالآیَاتِ إِلاَّ تَخْوِیْفاً(59)

ہمیں نشانات کے نازل کرنے سے روک صرف اسی کی ہے کے اگلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں ہم نے ثمود کو بطور بصیرت کے اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم تو لوگوں کو ڈرانے کے لئے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں۔

تشریح۔قدرت جب اپنی سچائی بیان کرنا چاہے گی تو وہ ضرور بیان کریگی سچائی سامنے انے سے پہلے جو لوگ اس بات کو کو سنسکار اور جھوٹا سمجھتے تھے ان لوگوں کو سچائی کا دیدار ہوگا ۔

وَإِذْ قُلْنَا لَکَ إِنَّ رَبَّکَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ أَرَیْنَاکَ إِلاَّ فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِیْ الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا یَزِیْدُهُمْ إِلاَّ طُغْیَاناً کَبِیْراً(60)

اور یاد کرو جب ہم نے اپ سے فرمایا کے اپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے اور جو رویا اپکو ہم نے دکھایا تھا وہ لوگوں کے لئے صاف ازمائش تھی اور اس طرح وہ درخت بھی جس سے قران میں اظہار نفرت کیا گیا ہے ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔

تشریح۔لوگ یاد رکھیں کے انسان خود قدرت کی پیداوار ہے اور انکے چاروں طرف جو کچھ بھی ہے وہ قدرت کا ہے۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات جو انسان کو ناجائز خواب دکھاتی ہے وہ صرف انسان کا بھرم ہے اور شیطانی (پیڑ) ہے جس پر تمام قدرت لعنت کرتی ہے اور اللہ کے عذاب سے نیک انسان ڈرتا ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِکَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِیْسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْناً(61)

جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کے ادم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا۔اس نے کہا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

تشریح۔انسان کے اندر اللہ تعالی نے بہترین دماغ،ضمیر اور احساس ڈال کر اللہ نے اپنی فطرت کے کچھ حصے انسان کو دئے اور یہ اللہ کا نور ہے اور اس نور کو سجدہ کرنے کے

لئے اللہ نے تمام قدرت کو مقرر کیا اسلئے قدرت کے کچھ حصوں کو قابو کرنے کی طاقت انسان میں ہے۔ مٹی کے بنے ہوئے انسان کے اندر اچھی اور بری طاقت کی موجودگی اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ ابلیس نام کا شیطان جو انسان کے دماغ میں بری سوچ پیدا کرتا ہے وہ انسان کی اچھی سوچ کو سجدہ نہیں کرتا ۔

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَـذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلاَّ قَلِيلاً (62)

اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اسکی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے اپنے بس میں کرلونگا۔

تشریح۔ اور یہ سوچ انسان کی اخری سانسوں تک اسکے ساتھ رہتی ہے۔ انسان کے دماغ سے شروع ہوکر دنیا کے خاتمہ تک یہ سوچ موجود رہتی ہے اور یہ اسلئے کے اس طاقت کے بغیر انسان کے لئے دنیا ویران ہوجائیگی۔

پیغام! کچھ لوگ سوچتے ہیں جب سب کچھ اللہ تعالی ہی کرتے ہیں تو شیطان کو ختم کیوں نہیں کرتے کیونکہ اسکی وجہ سے ہی انسان کو رنگ برنگی زندگی ملتی ہے اگر گناہ نہیں ہوتا تو اچھائی کی قدر نہیں ہوتی۔ بدبو کے بغیر خوشبو کی قدر ادھوری ہے۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاء مَّوْفُوراً (63)

ارشاد ہوا کے جاان میں سے جو بھی تیرا تعبدار ہوجائیگا تو تم سب کی سزا جہنم جو پورا بدلہ ہے ۔

تشریح۔ قدرتی فرمان یہ ہے کے شیطان اور اسکے بندے جو شیطان کے نقش قدم پر چلتے ہیں انہیں اشانتی کا دوزخ حاصل ہوتا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (64)

ان میں سے جسے تو اپنی اواز سے بہکا سکے اور ان پر سوار اور پیادے چڑھا اور انکے مال اور اولاد میں سے بھی اپنا ساجھا لے اور انہیں وعدے دے ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔

تشریح۔ گناہ کی چمک وقتی اور پرفریب ہے اور جو انسان اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ اور موہ مایا جیسی شیطانی فطرت کے بس میں اکر گناہ کرتا ہے اسکی سکھ شانتی برباد ہوجاتی ہے اور یہی گناہ کا وعدہ ہے۔ جو انسان دولت اور اولاد کی موہ مایا میں گناہ کرتے ہیں انکا بڑا ہی برا نتیجہ ہوتا ہے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلاً (65)

میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو نہیں تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے اصول یعنی محبت، پرہیزگاری، انسانیت، شانتی، عدم تشدد اور شکھشا پر جو پوری طرح قائم رہتے ہیں اور انہیں اصولوں پر جیتے ہیں انکے ارادوں کو شیطانی اصول ڈگمگا نہیں سکتے۔

رَّبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (66)

تمہارا پروردیگار وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اسکا فضل تلاش کرو وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔

تشریح۔ اللہ ہی ہے جو نیک لوگوں کی پاکیزگی اور جان کی حفاظت گنہگاروں سے کرواتے ہیں جیسے کے سمندر میں کشتی طوفانوں کے درمیان گھر جاتی ہے اور قدرت ہی اسکی حفاظت کرتی ہے اور اللہ بڑا ہی مہربان ہے۔

وَإِذَا مَسَّكُمُ الْضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلاَّ إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الإِنْسَانُ كَفُوراً (67)

اور سمندر میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے ہو سب گم ہوجاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

تشریح۔ زندگی کے سمندر میں جب تکلیفیں اتی ہیں تب لوگ اللہ کو پکارتے ہیں اور جب اللہ لوگوں کو تکلیفیں اور بدسکونی سے نجات دیتے ہیں تب وہ قدرت کی مہربانی بھول جاتا ہے انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً ثُمَّ لاَ تَجِدُواْ لَكُمْ وَكِيلاً (68)

تو کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کے تمہیں خشکی کی طرف میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی اندھی بھیج دے پھر تم اپنے لئے کسی نگہبان کو نا پاو گے۔

تشریح۔قدرتی عذاب لوگوں کے لئے ایک سبق ہے اور اسوقت انکا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفاً مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لاَ تَجِدُواْ لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعاً(69)

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کے اللہ پھر تمہیں دوبارہ دریا کے سفر میں لے ائے اور تم پر تیز وتند ہواوں کے جھونکے بھیج دے اور تمہارے کفر کے باعث تمہیں ڈوبا دے پھر تم اپنے لئے ہم پر اسکا دعوی کرنے والا کسی کو نا پاو گے۔

تشریح۔جب انسان کی زندگی میں خوشحالی اتی ہے تو وہ اپنی زندگی میں ائے ہوئے دکھوں اور تکلیفوں کو بھول جاتا ہے۔طوفان کی طرح اپنی زندگی کے اتار چڑھاو کو بھول کر ساری تعلیم اور اصولوں کے بھلا کر پھر سے گناہ کرنے لگ جاتا ہے تب اللہ کے عذاب سے اسے کوئی بھی بچانے والا نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِيْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً(70)

یقینا ہم نے اولاد ادم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

تشریح۔ادم اور حوا یعنی ہائیڈروجن اور اکسیجن سے ملکر پانی بنتا ہے اور پانی ہی تمام چیزوں کی بنیاد ہے۔قدرت کی مہربانی سے پانی اور زمین میں تمام قسم کے جاندار موجود ہیں اور ان جانداروں کی خوراک بھی موجود ہے۔انسان کو اللہ تعالی نے اپنی کچھ قدرت پر قادر بنایا۔

يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَأُوْلَـئِكَ يَقْرَؤُونَ كِتَابَهُمْ وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيْلاً(71)

جس دن ہم ہر جماعت کو اسکے پیشوا سمیت بلائینگے پھر جن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامہ اعمال پڑھے گا اور دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

تشریح۔نیک لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ایسے لوگ ہر تکلیف کو اللہ تعالی کا دیا ہوا حال سمجھ کر گزارہ کرتے ہیں۔گنہگاروں کے سارے کرتوت سماج میں گنے جاتے ہیں جسکا نتیجہ برا ہوتا ہے۔

وَمَن كَانَ فِيْ هَـذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِيْ الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيْلاً(72)

اور جو کوئی اس جہاں میں اندھا رہا وہ اخرت میں بھی اندھا اور راستہ سے بھٹکا ہوا ۔

تشریح۔جو لوگ سچائی کو نہیں پہچانتے یعنی سچائی کو دیکھ نہیں سکتے وہ ہر قدرتی ترقی پر اندھے ہوتے ہیں جہالت اور ضد اس اندھے پن کی بنیاد ہے۔

وَإِن كَادُواْ لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذاً لاَّتَّخَذُوكَ خَلِيْلاً(73)

یہ لوگ اپکو اس وحی سے جو ہم نے اپ پر اتارا ہے بہکانا چاہتے ہیں کے اپ اسکے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ لیں تب تو اپکو یہ لوگ اپنا ولی دوست بناتے ہیں۔

تشریح۔کچھ لوگ اللہ تعالی کی سچائی کو بگاڑ کر اپنے مطلب سے پیش کرتے ہیں اور سچائی کے خلاف اپنے مطلب کے لئے کو سنسکار کی نئی نئی کہانیاں تخلیق کرتے ہیں۔

وَلَوْلاَ أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيْلاً(74)

اگر ہم اپکو ثابت قدم نا رکھتے تو بہت ہی ممکن تھا کے انکی طرف قلیل مائل ہو جاتے۔

تشریح۔گناہ اور ثواب کا توازن قدرتی طور پر اللہ تعالی ہی چلاتے اور برقرار رکھتے ہیں لیکن انسان کے پاس بھی اچھا برا چننے کے کچھ اختیار ہیں ۔

إِذاً لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْراً(75)

اور ہم اپکو زندگی میں دوگنا اور مرنے پر بھی دوگنا عذاب چکھاتے ہیں پھر اپ اپنے لئے ہمارے مقابلے کسی کو مددگار بھی نا پاتے۔

تشریح۔گنہگاروں کا خاتمہ اللہ تعالی ہی کرتے ہیں اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

وَإِن كَادُواْ لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذاً لاَّ يَلْبَثُونَ خِلافَكَ إِلاَّ قَلِيْلا (76)

یہ تو اپکے قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے ہی لگے تھے کے اپکو اس سے نکال دیں پھر یہ بھی اپکے بعد بہت ہی کم ٹھہر پاتے۔

تشریح۔گنہگاروں کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کے وہ سکون والے شہر کو بگاڑ دیں مگر یہ انکی کوشش بیکار ہے۔

سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا وَلاَ تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلاً (77)

ایسا ہی دستور انکا تھا جو اپ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور اپ ہمارے دستور میں کبھی بھی ردوعمل نا پائینگے۔

تشریح۔سارے رسولوں نے انہی بنیادی اصولوں کو وقت کے دائرے میں لوگوں کو سمجھایا اور ان بنیادی اصولوں کو کوئی نہیں توڑ سکتا ۔

پیغام! کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کے مذہبی کتابوں کو بدل دیا گیا ہے لیکن یہ باتیں قران شریف کی اس آیت کے خلاف ہیں۔قران شریف کے اصولوں کے مطابق اللہ تعالی کے اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو پھر الگ الگ طریقوں کی نماز کہاں سے ائی؟72 فرقوں کا وجود کہاں سے ایا؟اور مسلمان کس حق سے یہ بات کہتے ہیں کے مذہبی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوئی ؟حقیقت تو یہ ہے کے اللہ تعالی کے اصول شروع سے لیکر اج تک ایک تھے ایک ہیں اور ایک ہی رہینگے وہ ہیں محبت،انسانیت، پرہیزگاری ،شانتی،عدم تشدد، بھائی چارہ اور شکھشا اسکے علاوہ جو بھی اصول ہیں وہ پوری طرح شیطانی ہیں گندگی انسان کے ذہن میں ہے اللہ تعالی کے اصولوں میں نہیں۔

أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً (78)

نماز کو قائم کریں سورج ڈھلنے سے لیکر رات کی اندھیرے تک اور فجر کا قران پڑھنا بھی یقینا فجر کے وقت کا قران پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کے اصولوں (نماز) کیساتھ زندگی کی شروعات سے لیکر اخر تک جینا پڑتا ہے اور اسکے ساتھ ہی مرنا پڑتا ہے۔تکلیفوں (رات) کے وقت بھی ان اصولوں سے ہٹنا نہیں پڑتا اور جب تکلیفوں سے نجات مل جانے کے بعد خوشی کا وقت اتا ہے یعنی فجر کی طرح نیا سورج زندگی میں روشنی لیکر اتا ہے تب ان اصولوں پر قائم رہنا چاہئے۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً (79)

رات کے کچھ حصوں میں تہجد نماز میں قران کی تلاوت کریں یہ زیادتی اپ کے لئے ہے عنقریب اپکا رب اپکو مقام محمود میں کھڑا کریگا۔

تشریح۔زندگی کے دکھ تکلیفیں جب گہری ہوجاتی ہیں تب اللہ تعالی کے اصولوں کو سختی سے پکڑ کر یعنی تہجد ادا کریں اور یقینا اللہ تعالی اپنے بندوں کو خوشی دینگے۔

پیغام!''تہجد''یعنی اپنے برے وقت پر بھی ایمان پر قائم رہنا ۔

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَاناً نَّصِيراً (80)

اور دعا کیا کریں کے اے پروردیگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر کر۔

تشریح۔اور دعا کریں اے پروردیگار جہاں مجھے لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح سے نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ دے اور مدد فرما۔

وَقُلْ جَاء الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً (81)

اور اعلان کردے کے حق اچکا اور ناحق نابود ہوگیا یقینا باطل نابود ہونے والا ہے۔

تشریح۔اور اعلان کردو کے حق اگیا اور ناحق نابود ہوگیا یقینا باطل کو نابود ہونا ہی تھا ۔

پیغام! دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں نے جن اصولوں کو اپنایا وہی حق ہے یعنی سچائی اور یہ اتنی بلند ہے کے یہ کبھی نا کبھی اور کسی نا کسی صورت میں سامنے اجاتی ہے اور انسان اسے اپنا لیتے ہیں اگر کوئی اپنی ضد میں اندھے ہوکر اس سچائی کو ٹھکرادے تو یہ اسکی بیوقوفی ہے سچائی کا کوئی قصور نہیں۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلاَّ خَسَاراً (82)

یہ قران جو ہم نازل کررہے ہیں مومنوں کیلئے خوشخبری اور رحمت ہاں ظالموں کے لئے نقصان کے سوا اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔

تشریح۔قدرتی طور پر انسان کے دماغ میں سچے اصول یعنی قران شریف لوگوں تک پہنچا انسان اور انسانی سماج کے لئے رحمت اور گیان ہے اور اس گیان کے دائرے سے باہر جانے والوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُوساً (83)

اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتا ہے۔

تشریح۔کچھ انسان اپنے اہنکار اور ضد کی وجہ سے سچائی سے دور ہو جاتے ہیں اور جب انکو تکلیف پہنچتی ہے تب وہ نراش (ناامید) ہو جاتے ہیں۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَى سَبِيلاً (84)

کہہ دیں ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے جو پوری ہدایت کے راستہ پر ہیں انہیں تمہارا رب ہی بخوبی جانتا ہے۔

تشریح۔ہر انسان اپنی فطرت اور کردار کا مالک ہے اور اللہ تعالی بھی اچھی طرح جانتے ہیں کے کون سہی راستہ پر ہے اور کون غلط راستہ پر ۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوتِيتُم مِّن الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً (85)

اور یہ لوگ اپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں اپ جواب دے دیں کے روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔

تشریح۔لوگ گیانیوں سے روح یعنی انترا تما کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔انترا تما پرم اتما کے حکم سے چلتی ہے اور اسکے بارے میں لوگوں کو تھوڑی سی جانکاری ہے۔

پیغام! نیکی بدی، سکھ دکھ، ان سارے کرداروں کو اللہ چلاتے ہیں یعنی قابو میں رکھتے ہیں ۔

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلاً (86)

اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی اپکی طرف اتاری گئی ہے اسے سلب کر لیں پھر اپکو اس کے مقابلہ میں کوئی حمایتی میسر نا اسکے۔

تشریح۔اگر اللہ تعالی کی مرضی ہو تو وہ یقینا انسان کے دماغ میں جو بھی علم ڈالتے ہیں وقت کے دائرے میں بدل بھی سکتے ہیں اللہ انسانوں پر مہربان اور انکا مددگار ہے۔

إِلاَّ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيراً (87)

سوائے اپکے رب کی رحمت کے یقینا اپ پر اسکا بڑا ہی فضل ہے۔

تشریح۔انسان اور انسایت پر اللہ کا بہت بڑا فضل اور رحمت ہے ۔

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً (88)

کہہ دیں اگر تمام انسان اور جنات مل کر اس قران کی مثل لانا چاہیں تو ان سب کے لئے اسکے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں ۔

تشریح۔اللہ تعالی کی طاقت کے علاوہ تمام انسان اور گاڈ پارٹیکل کے بس کی بات نہیں کے قدرت کی کوئی بھی چیز کا پریورتن (تبدیلی) کر سکیں یعنی اللہ ہی سروشکتی مان ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هَـذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ كُفُوراً (89)

ہم نے تو اس قران میں لوگوں کے سمجھنے کے لئے تمام قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کرنے سے باز نہیں اتے۔

تشریح۔قدرت میں اللہ کی سچائی موجود ہے مگر کچھ لوگ کو سنسکار کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔

وَقَالُواْ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الأَرْضِ يَنبُوعاً (90)

انہوں نے کہا کے ہم اپ پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تاوقتیکہ اپ ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نا کریں۔

تشریح۔کو سنسکار سے متاثر لوگ تب تک سچائی پر یقین نہیں لاتے جبتک سچائی کا کوئی نتیجہ انکے سامنے نہیں اجاتا۔

أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الأَنْهَارَ خِلاَلَهَا تَفْجِيراً (91)

یا خود اپنے لئے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اسکے درمیان اپ بہت سی نہریں جاری کر دکھائیں ۔

تشریح۔کو سنسکار انسان کو تصورات کا رنگین خواب دکھاتا ہے جیسے کے ریگستان میں کھجور اور انگوروں کے باغات اور ساتھ میں نہر کا ٹھنڈا پانی ۔

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاء كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفاً أَوْ تَأْتِيَ بِاللّهِ وَالْمَلآئِكَةِ قَبِيلاً (92)

یا اپ اسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیں جیسا کے اپکا گمان ہے یا اپ خود اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔

تشریح۔اور یہ لوگ سچائی کو نا سمجھ کر کسی اچنبھے کی امید رکھتے ہیں۔

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاء وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَاباً نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنتُ إِلاَّ بَشَراً رَّسُولاً (93)

یا اپکے اپنے لئے کوئی سونے کا گھر ہوجائے یا اپ اسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو اپکے چڑھ جانے کا بھی اسوقت تک یقین نہیں کرینگے جبتک کے ان پر کوئی کتاب نا اتار لائیں جسے ہم خود پڑھیں۔اپ جواب دے دیں کے میرا پروردیگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔

تشریح۔اور جولوگ کوسنسکار کی رسموں کا پالن کرتے ہیں اور اسکے نتیجہ میں یہ سوچتے ہیں کے انکے پاس خوبصورت گھر ہوگا اسمان پر چڑھنے اترنے کے لئے سیڑھیاں ہونگی یہ سب دکھاوا ہے لیکن اللہ تعالی پاک اور مہان ہے اور انکا رسول ایک انسان ہوتا ہے اور رسول کا کام ہے صرف سچائی بتانا تصورات کے خواب نہیں دکھانا اور نا لوگوں کو ٹھگنا اور نا ہی رسول اپنی پرستش کی اجازت ہی دیتے ہیں۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُواْ إِذْ جَاءهُمُ الْهُدَى إِلاَّ أَن قَالُواْ أَبَعَثَ اللّهُ بَشَراً رَّسُولاً (94)

لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی یہی چیز رہی کے انہوں نے کہا کے اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا ؟

تشریح۔انسان یہ غور فرمائے کے قدرت کے جو بھی راز ہیں انسان کے سامنے ائے اور انسان نے جو بھی ایجادات کیں وہ سب کسی خاص انسان کے ذہن سے اللہ تعالی نے انسانوں تک پہنچائی مگر کچھ لوگ ان باتوں پر غور نہیں کرتے۔

قُل لَّوْ كَانَ فِي الأَرْضِ مَلآئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكاً رَّسُولاً (95)

اپ کہہ دیں اگر زمین پر فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی انکے پاس اسمانی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے ۔

تشریح۔قدرتی طور پر اگر سارے راز انسان سمجھ جاتے تو یقینا سہی راہ اور سچائی بتانے والوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

قُلْ كَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (96)

کہہ دیں میرے اور تمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے وہ اپنے بندوں سے خوب واقف ہے ۔

تشریح۔قدرت سچائی کو ہر جھوٹ پر گواہ بناتی ہے اور اللہ انسان کی ہر فطرت سے واقف ہے۔

وَمَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاء مِن دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْماً وَصُمّاً مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيراً (97)

اللہ جس کی راہ نمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کے تو اسکا مددگار اسکے سوا کسی اور کو پائے ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منھ حشر کرینگے حالانکہ کے وہ اندھے بہرے اور گونگے ہوں انکا ٹھکانہ جہنم ہے جب وہ بجھنے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دینگے۔

تشریح۔قدرتی طور پر اللہ تعالی کے اصولوں کے مطابق ہر انسان کو سہی غلط راہ کی پہچان ہوتی ہے۔گنہگار جنکے دماغ کے سارے دروازے بند ہوجاتے ہیں یعنی انکا ضمیر گونگا اور بہرا ہوجاتا ہے وہ صرف اشانتی کی اگ میں ہی جلتے رہتے ہیں۔

ذَلِكَ جَزَآؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُواْ بِآيَاتِنَا وَقَالُواْ أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً وَرُفَاتاً أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً (98)

یہ سب ہماری ایتوں سے کفر کرنے اور اسکے کہنے کا بدلہ ہے کے کیا ہم جب ہڈیاں اور ریزے ریزے ہوجائینگے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھا کھڑا کرینگے۔

تشریح۔ایسے لوگ اللہ تعالی کی پاک قدرت کو انکار کرتے ہیں اور گناہ کو اپناتے ہیں۔اپنی موت اور انجام کو بھلا کر وقتی خوشی ڈھونڈتے ہیں۔موت کے بعد ہر انسان کو زمین میں سما جانا ہے یعنی مٹی سے ملکر مٹی ہوجانا ہے اور پھر اسکا کوئی وجود نہیں رہتا۔پھر بھی لوگ گناہ،لالچ،حسد اور اہنکار کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ اللّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ قَادِرٌ عَلَى أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلاً لاَّ رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلاَّ كُفُوراً (99)

کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی جس اللہ نے اسمان زمین کو بنایا کیا وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر نہیں اسی نے ان لوگوں کے لئے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک وشبہ سے یکسر خالی ہے لیکن ظالم انکار کئے بغیر نہیں رہتے۔

تشریح۔کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کے ہر چیز کی موت یقینا ہے اور ہر بدلاو (پریورتن) کا مالک قدرت ہے پھر بھی یہ لوگ گناہ کرتے ہیں اور ان میں بعض ایسے ہیں جو خود پر اور سماج پر ظلم کرتے ہیں ۔

قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ إِذاً لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الإِنفَاقِ وَكَانَ الإِنسَانُ قَتُوراً (100)

کہہ دو اگر تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اسوقت بھی اسکے خرچ ہو جانے کے خوف سے اسکو روکے رکھتے بیشک انسان تنگ دل ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی قدرت دیا وان ہے اور اس قدرت میں انسان کے لئے ہر سکھ سہولت موجود ہے مگر انسان کی شیطانی فطرت اپنے لالچ کے بس میں اکر زیادہ سے زیادہ چیزوں پر قبضہ یا حق جمانے کی کوشش کرتا ہے اور اسے خرچ کرنا نہیں چاہتا ۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَاسْأَلْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِذْ جَاءهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَونُ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَى مَسْحُوراً (101)

ہم نے موسی کو نو (9) معجزے بلکل صاف صاف عطا فرمائے تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لو جبکہ وہ انکے پاس پہنچے تو فرعون بولا اے موسی میرے خیال سے تجھ پر جادو ہوا ہے۔

تشریح۔ پیغمبر موسی کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت کی 9 سچائیاں بیان کیں اور وہ ہیں۔

(1) ہر زرے میں اللہ کی طاقت موجود ہے۔

(2) محبت، انسانیت، عدم تشدد، پاکیزگی، شانتی، شکھشا اور سماج کلیان ہی پاک راستہ ہے۔

(3) قدرت کے ہر پہلو کا ایک وگیانک ادھار ہوتا ہے ۔

(4) شانتی سے زندگی جینا انسان کا اخری مقصد ہے۔

(5) ہر بدلاو (پریورتن) کا مالک ہے اللہ ۔

(6) وقت کے ساتھ ساتھ انسانی دماغ اور سماج کا بدلاو اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

(7) نیکی بدی، اچھا برا اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

(8) سچا گیان بانٹنے والے سب اللہ کے اوتار (پیغمبر) ہوتے ہیں۔

(9) قدرت کے مختلف رنگ روپ، اتار چڑھاو انسان کو یکساں زندگی سے نجات دیتے ہیں۔

اسکے خلاف چلنے والا ہر انسان ظالم یعنی اتیاچاری ہے اور اسکی نشاندہی کرتا ہے فرعون نام کا راجہ۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَؤُلاء إِلاَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَونُ مَثْبُوراً (102)

موسی نے جواب دیا کے تجھے علم ہو چکا ہے کے اسمان وزمین کے پروردیگار نے ہی یہ معجزے دکھانے کے لئے نازل فرمائے ہیں میں تو سمجھ رہا ہوں تو یقینا برباد ہلاک کیا گیا ہے۔

تشریح۔ پیغمبر موسی نے لوگوں کو سمجھایا کے کائنات کے تمام بدلاو اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی مکمل ہوتے ہیں اور گناہ کا نتیجہ سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں جسکا ثبوت دنیا کے ہر کونے میں موجود ہے۔

فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ الأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ جَمِيْعاً (103)

اخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کے انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اسکے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔

تشریح۔ گناہ میں ملوث راجہ فرعون اپنے کو سنسکار اور ضد میں اندھا تھا اور اللہ تعالی نے اسکے دماغ کی ساری کھڑکیاں بند کر دیں تھیں اور اسے سچائی کی روشنی کا دیدار نہیں ہوا اور وہ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اشانتی کے عذاب میں ڈوب گیا ۔

وَقُلْنَا مِن بَعْدِهِ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اسْكُنُواْ الأَرْضَ فَإِذَا جَاء وَعْدُ الآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفاً (104)

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا کے سرزمین پر تم رہو سہو ہاں جب اخرت کا وعدہ ایگا ہم تم سب کو سمیٹ کر لے اینگے۔

تشریح۔ اسکی موت (فرعون) کے بعد لوگوں کی زندگی میں شانتی اور گیان کی ایک نئی صبح طلوع ہوئی گیانیوں کو شانتی کی زندگی حاصل ہوئی اور گنہگاروں کو موت۔

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ مُبَشِّراً وَنَذِيْراً (105)

اور ہم نے اس قران کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اترا ہم نے اپکو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی سچائی یعنی قران قدرت نے موسی کے دماغ میں بھی دیا تھا اور یہی سچی خوشخبری برائی کے نتیجہ سے ڈرانے والی تھی ۔

وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلاً (106)

قران کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اسلئے اتارا ہے کے اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے بدریج نازل فرمایا۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے احکام اور سچائی انسان اور اسکی تہذیب کو وقت کے ساتھ ساتھ دھیرے دھیرے ملتی رہی جسکا نتیجہ یہ ہے کے اج انسان ایک خوشگوار، پرنور اور پسندیدہ زندگی اور سماج کا حقدار ہے۔

پیغام! قدرت کا سچا گیان یعنی قران۔

قُلْ آمِنُواْ بِهِ أَوْ لاَ تُؤْمِنُواْ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلأذْقَانِ سُجَّداً (107)

کہہ دیں تم اس پر ایمان لاو یا نالاو جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اسکی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ تھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

تشریح۔ انسان اس بات پر یقین کرے یا نا کرے یعنی قدرتی سچائی کو انکار کرے اس سے قدرت کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سچائی جب لوگوں کے سامنے اتی ہے تو وہ خود اسکے اگے سجدہ کرتے ہیں یعنی پوری طرح سے اسے قبول کرتے ہیں۔

وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً (108)

اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

تشریح۔ اور نیک لوگ اللہ تعالی کی سچائی کو پاک اور مہان مانتے ہیں اور انکے اصولوں کو ہی اپناتے ہیں۔

وَيَخِرُّونَ لِلأذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعاً (109)

وہ اپنے تھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے ہیں اور یہ قران انکی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔

تشریح۔ سچے اور نیک لوگوں کی انترا تما (ضمیر) نازک ہوتی ہے اور انکے اندر کوئی اہنکار نہیں ہوتا یعنی اپنے اپکو زمین میں یا سب سے زیادہ نیچی حالت میں رہنے پر بھی شرمندگی محسوس نہیں کرتے اور نا اپنے اپکو سب سے بڑا یعنی اول سمجھتے ہیں دوسروں کے دکھ اور تکلیفوں پر انکے انسو بہہ جاتے ہیں یعنی دوسروں کی دکھ تکلیفوں پر انکا ضمیر متاثر ہو جاتا ہے۔

قُلِ ادْعُواْ اللّهَ أَوِ ادْعُواْ الرَّحْمَـنَ أَيّاً مَّا تَدْعُواْ فَلَهُ الأسْمَاء الْحُسْنَى وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (110)

کہہ دو اللہ کو اللہ کہکر پکارو یا رحمن کہکر جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں نا تو تو اپنی نماز بہت بلند اواز سے پڑھ اور نا بلکل پوشیدہ بلکہ اسکے درمیان کا راستہ تلاش کر۔

تشریح۔ اس اعلی اور افضل طاقت کا نام صرف انسان کی ایک ذہنی تسلی ہے نام دیکر اسے محدود کر دینا انکی شان اور فطرت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالی لامحدود ہے اور اس سچائی کو نا ہی چھپایا جا سکتا ہے اور نا ہی ڈھول پیٹ کر لوگوں کو سمجھایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی کی قدرت اور انکی سچائی کا مالک خود اللہ تعالی ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَم يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً (111)

اور یہ کہہ دیں کے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں جو نا اولاد رکھتا ہے اور نا اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے اور نا وہ کمزور ہے اور نا اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہے اور تو اسکی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

تشریح۔ کائنات کی ساری چیزوں کو تخلیق کرتا ہے اللہ تعالی اسلئے تمام تعریفیں صرف اللہ تعالی کے لئے ہی ہیں۔

سورۃ الکہف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا(1)

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قران اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نا رکھی۔

تشریح۔تمام تعریفیں اس قدرت کی ہیں جس میں کوئی کمی نہیں اور جس میں انسان کے لئے تمام قسم کی سہولتیں اور راحتیں موجود ہیں اور قران نام کی کتاب قدرت کا ایک حصہ ہے۔

قَيِّماً لِّيُنذِرَ بَأْساً شَدِيْداً مِن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً حَسَناً(2)

بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے کے انکے لئے بہترین بدلہ ہے۔

تشریح۔قدرت کا تسلسل اور توازن بلکل ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ انسان کو تکلیف نا ہو مگر گنہگاروں کے لئے جو سزا ہے اسکی نشاندہی اور اگاہی بھی قدرت میں موجود ہے۔پاک اور نیک انسان کو قدرت سے یہ خوشخبری ضرور ملتی ہے کے انکے کرم پھل ضرور اچھے ہیں۔

مَاكِثِيْنَ فِيْهِ أَبَداً(3)

جس میں وہ ہمیشہ رہینگے۔

تشریح۔نیک اور پاک انسان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سکھ شانتی کی زندگی جیتے ہیں۔

وَيُنذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً(4)

اور ان لوگوں کو بھی ڈرا دے جو کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے۔

تشریح۔ہر چیز اللہ تعالی کی طاقت سے بنتی ہے مگر جس طرح انسان اولاد پیدا کرتا ہے اس طرح کی اولاد اللہ کی نہیں مگر ہر تخلیق کا مالک اللہ ہے۔

مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُوْلُوْنَ إِلَّا كَذِباً(5)

درحقیقت نا تو خود انہیں علم ہے نا انکے باپ دادا کو یہ تہمت بڑی بری ہے جو انکے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔

تشریح۔بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کے اللہ تعالی ہر کام انسان کی طرح کرتا ہے یہ صرف ان لوگوں کا تصور ہے ہر طاقت کی بنیاد ہے اللہ جو ہر کردار میں موجود ہے اور ہر کام اسکی طاقت سے ہی ہوتا ہے مگر کوئی بھی کردار اسکی طاقت کو متاثر نہیں کر سکتا۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيْثِ أَسَفاً(6)

پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نا لائینگے تو کیا آپ انکے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر دینگے۔

تشریح۔مورکھ اور ضدی سچائی کو سمجھ نہیں پاتے تو انکو سمجھانے کے لئے ایمان والے اپنا وقت،محنت اور عمر ضائع نا کریں اور اسے قدرت پر چھوڑ دینا چاہئے۔

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً(7)

روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا کے ہم انہیں ازمالیں کے ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔

تشریح۔قدرت میں جو کچھ ہے سب خوبصورت ہے انسان کی نظر اور اسکی سوچ اسے اپنی طرح سے بدصورت اور خوبصورت بنا لیتی ہے۔یہ ایک ازمائش ہے کے کون کس چیز کا استعمال کس طرح کرتا ہے۔قدرت کی کسی بھی چیز کو اگر گناہ کے لئے استعمال کریں تو اس میں کوئی رونق یا شان نہیں ہے۔قدرت کو انسانی فائدہ کے لئے استعمال کرنا

ہی رونق اور شان ہے۔

وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيداً جُرُزاً(8)

اس پر جو کچھ ہے ہم اسے ایک ہموار میدان ڈالنے والے ہیں۔

تشریح۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہے قدرت نے اسے انسانوں کے لئے صاف اور سیدھے میدان کی طرح رکھا ہے۔

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَباً(9)

کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیاں میں سے کوئی عجیب نشانی سمجھ رہا ہے۔

تشریح۔ انسان یہ سمجھتا ہے کے تکلیف اور گناہوں میں بسر کرنے والا (غار) اور سکون اور چین میں رہنے والے یہ دونوں کیا اللہ کی قدرت سے باہر ہیں۔

پیغام! گناہوں کے دلدل میں غرق اور سکھ چین اور گیان (علم) سے بھرپور سارے انسان قدرت کی دین ہیں اور دونوں ہی قدرت سے باہر نہیں۔

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً(10)

ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی ہمارے پروردیگار ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو اسان کردے۔

تشریح۔ مصیبت میں پڑے ہوئے جوان (جوانی میں کئے گئے گناہ کا نتیجہ) مصیبت سے بچنے کے لئے اپنے دماغ کو مایوسی اور بے چینی کے غار میں اپنے اپکو قید کر لیتے ہیں تب وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں اس سے نجات پانے کی اور سہی راہ دکھانے کی۔

فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَداً(11)

پس ہم نے انکے کانوں مین گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دئے۔

تشریح۔ سچی دعا قبول کرتے ہوئے اللہ نے ایسے لوگوں کے دماغ میں یہ سمجھ دی کے سالوں تک ایسے لوگوں کے ضمیر پر پردہ ڈال رکھا تھا اور انکا ضمیر سویا ہوا تھا اور اب وہ جاگ گیا ہے۔ اسلئے کسی نے ٹھیک کیا خوب کہا ہے جب جاگو تب سویرا ۔

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَداً(12)

پھر ہم نے انہیں اٹھ کھڑا کیا کے ہم یہ معلوم کرلیں دونوں گروہ میں سے اس سے انتہائی مدت کو جو انہیں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھا ۔

تشریح۔ پھر اللہ نے انکے ضمیر کو جگایا اور دماغ کے اندر بسے ہوئے گنہگار ضمیر کی پہچان دی اور کس راستہ پر سکون ہے اس راستہ پر انہیں چلایا۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى(13)

ہم انکا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرمارہے ہیں یہ چند جوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انکی ہدایت میں ترقی دی تھی ۔

تشریح۔ اللہ نے ہر انسان کے سامنے اسکی مثال بیان کی جو سچائی کو قبول کرتے ہیں اور اپنے اندر کی خامی اور برائیوں کو پہچانتے ہیں انہیں اپنی زندگی میں ترقی اور سہی راہ نصیب ہوتی ہے۔

وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَهاً لَّقَدْ قُلْنَا إِذاً شَطَطاً(14)

ہم نے انکے دل مظبوط کردئے تھے جبکہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کے ہمارا پروردیگا تو وہی ہے جو اسمانوں وزمین کا پروردیگار ہے ناممکن ہے کے ہم اسکے سوا کسی اور کو معبود پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے غلط بات کہی۔

تشریح۔ قدرت ہی ایسے لوگوں کے ضمیر کو مظبوط کرتی ہے اور ایسے لوگ ضد اور ہٹ نہیں کرتے کیونکہ یہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کے قدرت ہی سب سے بڑی مددگار ہے اور اسکی ہی عبادت یعنی اسکے اصولوں کو قبول کرنا ہی انسانوں کا فرض ہے اور جو ایسا نہیں کرتے وہ گناہ کرتے ہیں۔

هَؤُلَاء قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً(15)

یہ ہے ہماری قوم جس نے اسکے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں انکی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ باندھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے۔

تشریح۔ انسانوں کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے سچے اصولوں کو چھوڑ کر گناہ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس انکے کاموں کی کوئی سہی

وجہ اور نتیجہ نہیں ہوتا یہی لوگ سب سے بڑے ظالم ہیں جو بے بنیاد، جھوٹ اور نقصان والے اصولوں پر چلتے ہیں اور اپکے اپکو سچا ثابت کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

پیغام! اس آیت میں لفظ قوم انسانی سماج کی نشاندہی کرتی ہے۔

وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحمته ويُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقاً (16)

جبکہ تم ان سے اور اللہ کے سوا انکے اور معبدوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم اس غار میں جا بیٹھو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دیگا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دیگا ۔

تشریح۔ جب کوئی انسان گناہ اور اسکے اصولوں سے اپنے اپکو الگ کر لیتا ہے اور اسکا ضمیر زندہ ہے تو اللہ تعالی کے اصولوں (غار) کے اگے پناہ لیتے ہیں اللہ ضرور ان پر اپنی رحمت کی بشارت دیگا اور ساتھ میں عمدہ روزی بھی۔

پیغام! جو انسان گناہ کو اپنی روزی بنالیتا ہے اور اچانک جب اسے اسکا احساس ہوتا ہے تب وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے اسوقت اسکی زندگی میں معاشی تنگدستی اور سماجی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ لوگوں کے طعنہ اسکا جینا دشوار کر دیتا ہے۔ اس حالت سے بچنے کے لئے ایسے انسان کو اللہ تعالی کے اصولوں کے اگے پناہ لینی چاہئے۔ ان ساری باتوں کو اس ایت میں ''غار'' سے تشبیہ دی گئی ہے۔

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيّاً مُّرْشِداً (17)

اپ دیکھیں گے کے افتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب جھک جاتا ہے اور بوقت غروب انکے بائیں جانب کترا کر نکل جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیاں ہیں اللہ جسکی راہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کردے اسکا کوئی کارساز اور راہنما نا پائیگے۔

تشریح۔ انسان جان لے کے دنیا کی قدیم غلط فہمی ہے سورج کا نکلنا اور سورج کا ڈوبنا اور جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کے سورج اپنی جگہ پر قائم ہے اور دنیا اپنے اپ پر گھوم رہی ہے اور جسکی گردش سے دن اور رات ہوتے ہیں۔ اس ایت میں ''سورج'' کا مطلب ہے انسان کا ضمیر جو انسان کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لے جاتا ہے اور وہی ضمیر جب مردہ ہو جاتا ہے تب انسان گناہ کرنے لگ جاتا ہے یعنی سورج کا غروب ہونا۔ انسان کا ضمیر اللہ تعالی کی قدرت میں بلکل کھلی جگہ میں ہے یعنی اسکا ضمیر اسکے دماغ سے متاثر ہوتا ہے۔ انسان کے دماغ میں اللہ تعالی کے وجود کے ساتھ ساتھ شیطانی وجود یعنی اندھیرا بھی رہتا ہے اور اللہ تعالی جسے ہدایت دیتے ہیں وہی سہی راستہ کو پہچانتے ہیں اور جسے اللہ چاہے اسے غلط راستہ پر دھکیل دیتے ہیں۔ اللہ تعالی سب کو سہی راستہ دکھاتا ہے مگر اس راستہ کو پہچاننا انسان کا کام ہے اور اللہ کی قدرت کے علاوہ انسان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوتا۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَاراً وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْباً (18)

اپ خیال کرتے ہیں وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے ہیں ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا اگر اپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہیں تو ضرور الٹے پاوں بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے رعب سے اپ پر دہشت چھائی رہتی ہے۔

تشریح۔ گناہوں میں ڈوبے ہوئے انسان کا ضمیر سویا رہتا ہے مگر انکے اوپری رہن سہن کو دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کے سماج میں یہی جاگے ہوئے ہیں۔ قدرت ایسے لوگوں کے ضمیر کو چاہے تو کبھی داہنے اور کبھی بائیں کروٹ سے بدل دیتے ہیں اور ایسے لوگوں کے ضمیر کے وفادار اعمال وفادار کتے کی طرح ہاتھ پیر پھیلا کر لالچ اور حسد سے بھرپور سوتے رہتے ہیں۔ ایسے انسان اگر اپنے ضمیر میں جھانک کر دیکھیں تو وہ اپنے اعمال پر اتنے شرمندہ ہوتے ہیں اور اپنے ان اعمالوں سے پیٹھ دیکھا کر بھاگ جاتے ہیں اور انکا ذہن اللہ کے خوف سے ڈر جاتا ہے۔

وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (19)

اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھایا کے اپس میں پوچھ کچھ کر لیں ایک کہنے والے نے کہا کے کیوں بھائی تم کتنی دیر ٹھہرے انہوں نے جواب دیا ایک دن یا ایک دن سے بھی کم کہنے لگے تمہارے ٹھہرے کا بخوبی علم اللہ ہی کو ہے اب تم اپنے میں سے کسی کو یہ چاندی دیکر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کے شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے پھر اسی میں سے تمہارے لئے لائے اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نا ہونے دے۔

تشریح۔ جب قدرت گنہگاروں کے ضمیر کو جگاتی ہے تب نیکی بدی سے سوال کرتی ہے کے وہ کتنے دنوں تک گناہ میں ڈوبے ہوئے تھے اور انکا گناہ کتنا گہرا تھا اسکا حساب تو اللہ کے پاس ہے چاہے وہ ایک دن کا ہو یا دن کے کچھ حصوں کا۔ اپنے ضمیر سے نیکی کی دنیا کو تلاش کریں تو ضرور اس میں چاند کی طرح ٹھنڈی روشنی اور سکون ملے گا۔ اپنے دماغ سے اچھی طرح پرکھ لیں کے قدرت میں کون سی چیز پاک ہے اور کون سی چیز ناپاک یعنی کون سے خیالات فائدے مند ہیں اور کون سے فائدہ مند نہیں۔ جو چیز (اصول) انسان اور انسانی سماج کے لئے فائدے مند ہیں اس چیز (اصول) کو اپنائیں اور اپنے اعمال کو نرم اور نیک بنائیں اور دکھاوٹ نا کرتے پھیریں۔

پیغام! قران شریف کوئی کہانیوں کا ڈھیر نہیں اور نا ہی اسکی ایتیں کسی کہانی پر منحصر ہیں اسکی ہر ایت ہر وقت، ہر حالت اور ہر انسان کے لئے مکمل ہے اس لحاظ سے اس ایت سے جڑی ہوئی کہانی باطل ہے۔

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذاً أَبَداً (20)

اگر یہ کافر تم پر غلبہ پالیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لینگے اور پھر تم کبھی بھی کامیاب نا ہوسکو گے۔

تشریح۔ گنہگار جب گناہ سے توبہ کر لیتے ہیں تب گنہگاروں کے گروہ کو تکلیف ہوتی ہے اور گناہ والا طبقہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے ڈر جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو جان سے مارنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور نہیں تو نیک انسان کو زبردستی گناہ میں دھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیغام! پختہ ایمان والے موت اور گنہگاروں سے نہیں ڈرتے۔

وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً (21)

ہم اسطرح لوگوں کو انکے حال سے اگاہ کرتے ہیں کے وہ جان لیں کے اللہ کا وعدہ بلکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں جبکہ وہ اپنے امر میں اپس میں اختلاف کر رہے ہیں کہنے لگے انکے غار پر ایک عمارت بناو انکا رب ہی انکے حال کا زیادہ عالم ہے جن لوگوں نے انکے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کے ہم تو انکے اس پاس مسجد بنالینگے ۔

تشریح۔ قدرت انسانوں کے سارے اختلافات کا فیصلہ کر دیتی ہے۔ جس طرح ہر چیز کی موت یقینی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ قدرت کی نظر میں یہ بدلاو (پریورتن) ہے مگر انسان کی نظر میں یہ موت ہے، بدلاو اور موت کے اصولوں کا جھگڑا انسانوں کے درمیان ہمیشہ سے چلا رہا ہے اور جو انسان کے لئے غیب تھا یعنی جس راز نے لوگوں کو اندھیرے میں رکھا ہوا تھا اس راز کے چاروں طرف انسانوں نے کوسنسکار کے محل بنا رکھے ہیں اور اللہ ان سارے کوسنسکار کے بارے میں جانتے ہیں۔ جو لوگ سچے اور محنتی تھے ان لوگوں نے اپنی محنت سے اللہ کے راز کی تلاش میں گیان اور شکھشا کی مسجد کھڑی کرنے لگے ۔

پیغام! مسجد وہ جگہ ہے جہاں سے انسان کو گیان، شکھشا، عدم تشدد، محبت، بھائی چارہ، پرہیزگاری، نیکی، شانتی اور انسانیت کا علم دیا جاتا ہے۔

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّيٓ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاء ظَاهِراً وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَداً (22)

کچھ لوگ تو کہیں گے اصحاب کہف تین تھے چوتھا انکا کتا تھا کچھ کہیں گے پانچ تھے چھٹا انکا کتا غیب کی باتوں میں اٹکل چلاتے ہیں کچھ کہیں گے وہ سات ہیں اور اٹھواں انکا کتا ہے۔ اپ کہہ دیں میرا پروردیگار انکی تعداد کو خوب جانتا ہے انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں بس اپ انکے مقدمہ میں صرف سرسری گفتگو کریں اور ان میں سے کسی سے انکے بارے میں پوچھ گچھ بھی نا کریں۔

تشریح۔ بہت سارے انسان مختلف قسم کی رسمیں ادا کر کے سمجھتے ہیں کے وہ اللہ کے نیک بندے بن گئے ہیں اور اللہ تعالی کو پالیا ہے یعنی تین تین، چار چار، پانچ پانچ یا چھ چھ خیالی رسمیں ادا کر کے لوگوں نے یہ سوچ لیا ہے کے انہوں نے اللہ تعالی کو پالیا ہے۔ اللہ تعالی کا راز اور انکا غائبانہ وجود پر قیاس کر کے اس طرح کی رسموں پر رسمیں ڈال

کر اللہ تعالی کی عبادت کا طریقہ بناتے رہتے ہیں۔قدرت ان سارے رسموں رواج کے بارے میں جانتی ہے۔جو نیک اور گیانی ہوتا ہے وہ ان سارے رسموں ورواج پر بحث نہیں کرتے کیونکہ انہیں سچا علم خدا کی طرف سے ملا ہوا تھا اور وہ ان سارے من گھڑت رسم ورواج اور عبادت کے طریقہ پر بحث مباحثہ کر کے اپنا وقت اور سماج کا سکون برباد نہیں کرتے۔

پیغام! اس آیت پر چند سوال ہیں جو اس آیت کے موجودہ ترجمہ کو باطل ٹھہراتا ہے۔

سوال؟

(1)اس آیت کا پس منظر کیا ہے؟

(2) اس آیت کو قران میں بیان کر کے اللہ تعالی لوگوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ اور کیا بتانا چاہتے ہیں؟

(3) غار کے اندر انسان کی گنتی اور ساتھ میں کتے کو جوڑنا کس بات کی نشاندہی کرتی ہے؟

(4) اسکے پیچھے جو من گھڑت کہانی ہے اسکی بنیاد پر کیا اج کے زمانے میں یہ آیت باطل ہے یا لوگ اس کہانی کی بنیاد پر اس آیت کو کس طرح قبول کرینگے ۔

(5) انسان کی عمر کسی بھی زمانے میں 300 سال یا 900 سال نہیں رہی اور نا ہی اسکا کوئی ثبوت قدرت میں ہے ۔سائینسدان اس انسانی چکر کو پوری طرح اویشکار (انکشاف) کر چکے ہیں اور لمبی عمر کا انسان صرف کہانیوں میں ہی پائے جاتے ہیں جسکا کوئی ثبوت نہیں اور قران شریف کہانیوں کا ڈھیر نہیں تو ایسی صورت میں ان آیتوں کی سچائی کیا ہوگی؟

(6) غار میں عمارت کیسے بنے گی؟

(7) اللہ تعالی نے ایسا بے بنیاد حکم کیوں دیا ؟

8)) دنیا کے کچھ حصوں میں لوگ غار میں گھر بنا کر رہتے ضرور ہیں مگر اسکے ساتھ اسکا کیا تعلق اور کیا یہ آیت صرف ان لوگوں کے لئے ہے ؟ اور اگر ہے تو قران کی ہر آیت ہر انسان کے لئے مکمل کیسے ہوگی؟

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا (23)

اور ہرگز کسی کام پر یوں نا کہنا کے میں اسے کل کر دونگا۔

تشریح۔نیک انسان سچائی کی تلاش میں کبھی بھی کمزوری یا نرمی نہیں برتتے۔

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا (24)

مگر ساتھ میں انشا اللہ کہہ لینا اور جب بھی بھولے رب کی یاد کر لینا اور کہتے رہنا کے مجھے پوری امید ہے رب مجھے اس سے زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کر۔

تشریح۔مگر ہر کام اللہ تعالی کی مرضی سمجھ کر کرتے رہتے ہیں اور اگر کہیں رکاوٹ ائے تو صرف اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس یقین سے گیان اور علم حاصل کرتے ہیں کے ضرور اللہ اپنی قدرت کے ذریعہ نیک انسان کو گیان اور سچائی کے مقام تک پہنچا دینگے ۔

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا (25)

وہ لوگ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو سال اور گزارے۔

تشریح ۔کوئی کوئی راز تو 300 سال تک انسانی تلاش کے دائرے میں رہ کر اپنا مقام حاصل کرتا ہے اور کسی کو 900 سال سے بھی زیادہ وقت لگتا ہے۔

پیغام!انسان کے لئے جو غیب (غار) ہے اسکی نشاندہی کرتا ہے غار ۔

قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا (26)

اپ کہہ دیں اللہ کو ہی انکے ٹھہرے کی مدت کا علم ہے اسمانوں اور زمین کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے اور وہ کیا ہی اچھا دیکھنے والا سننے والا سوائے اسکے انکا کوئی مددگار نہیں اللہ اپنے حکمت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

تشریح۔انسان یہ سمجھ لے کے زمین کے نیچے اور کائنات میں کیا کیا ہے یہ صرف قدرت ہی جانتی ہے اور انسانی تحقیقات اور جستجو کتنے سالوں کے بعد کسی چیز کا کیا نتیجہ یا کیا

ایجاد ہوگی وہ بھی قدرت کے اختیار میں ہے اور قدرت انسان کا سب سے بڑا مددگار ہے اور اسکا کوئی بھی شریک نہیں۔

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (27)

تیرے جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ اسکی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اسکے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نا پائے۔

تشریح۔قدرت کی وہ سچائی یعنی سکون اور سچے علم کا راستہ جو رسولوں کے دماغ میں اللہ تعالی نے اپنی قدرت کے ذریعہ (وحی) ڈالا۔رسولوں اور نیک انسانوں کی یہ ذمہ داری ہے کے ہر انجان انسان کو وہ نیک اور سچائی کا راستہ بتائیں۔اللہ تعالی کی قدرت سچے علم اور انکے اصولوں کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا اللہ اور اسکی قدرت کے علاوہ کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔

پیغام!اللہ تعالی نے جس طریقہ کو استعمال کر کے انسان کو بڑے سے بڑے ایجاد کا حقدار بنایا اسے وحی کہا گیا ہے اور یہی طریقہ تمام رسولوں کے ساتھ بھی کیا گیا ہے۔کچھ لوگ کہتے ہیں اللہ تعالی کی کتاب جو عیسی ،موسی اور باقی پیغمبروں پر نازل ہوئی تھیں اس میں بدلا وا گیا ہے۔کتاب کے الفاظ تو بدل سکتے ہیں کیونکہ وہ انسانوں کے ہاتھوں میں ہے مگر اللہ کے اصول کبھی بھی نہیں بدلتے۔انسانی تہذیب کی شروعات سے لیکر اخر تک اللہ کے اصول ایک تھے، ہیں اور رہینگے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً۔ (28)

اور اپنے اپکو انکے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردیگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں خبردار تیری نگاہیں ان سے ہٹنے نا پائیں کے دنیاوی زندگی کے ٹھاٹ کے ارادے میں لگ جائیں دیکھ اسکا کہنا نا مان جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔

تشریح۔نیک انسان ہمیشہ اپنے اپکو نیک، گیانی اور پرہیزگاروں کے ساتھ رکھیں اور جو لوگ اپنے اعمال، گیان اور شکھشا کے ذریعہ انسان اور انسانی سماج کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں یعنی رب کی عبادت کر رہے ہیں اور جو لوگ دنیاوی چیزوں کی لالچ سے بہت اوپر ہیں یعنی نیکی کے بدلے کچھ بھی حاصل کرنا نہیں چاہتے اور اسکے ساتھ ساتھ جاہلوں کی غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی والی باتوں پر دھیان نہیں دیتے اور جو لوگ گناہ کی حد پار کر چکے ہیں ان لوگوں سے کنارہ کر لیتے ہیں ۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً (29)

اور اعلان کر دے کے یہ قران حق رب کی طرف سے ہے اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ظالموں کے لئے ہم نے وہ اگ تیار کر رکھی ہے جو انکے گھیرے ہوئے ہے اگر وہ فریادرسی کرینگے تو انکی فریادرسی اس پانی سے کی جائیگی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون دیگا بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری دوزخ ہے۔

تشریح۔اور یہ اعلان کر دیں کے جس راستہ پر امن وسکون شکھشا اور گیان ہے وہی سچا راستہ ہے جو قدرت کی طرف سے انسان کو ملا ہے تو جس کا دل چاہے محبت، انسانیت، نیکی، عدم تشدد، امن، شکھشا اور سچے گیان کے اصولوں پر ایمان لائے اور جس کا دل چاہے بدسکونی، تشدد، نفرت، مغروریت، ضرورت سے زیادہ لالچ اور موہ مایا کو اپنا مقصد بنالیں یعنی کافر بن جائیں تو یقینا ایسے اتیاچاری (ظالم) لوگوں کے لئے قدرت نے اشانتی کی اگ تیار کر رکھی ہے اور ایسے لوگ اشانتی کی اگ میں چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں اور اگر اپنے حال کی شکایت کرتے ہیں تو یقینا کھولتے ہوئے تیل کے چھینٹے کی طرح انکی اشانتی کی اگ کو اور بھی بڑھا دیتی ہے اور ایسی دوزخ بہت ہی تکلیف دہ بے چینی والی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً (30)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔

تشریح۔یقینا جو لوگ اللہ تعالی کے پاک اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں اور نیک کام کے ذریعہ سماج کی، خود کی اور اپنے خاندان میں امن وسکون اور شکھشا کی بنیاد ڈالتے ہیں ایسے لوگوں کا کام اور محنت کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

پیغام!اسلام پر ایمان لانا کوئی رسم نہیں ہے۔اسلام کے ساتھ جینا پڑتا ہے جو اسلام کے ساتھ سہی طریقہ سے جیتا ہے وہی اللہ کے نیک بندے ہیں اور وہی مسلمان ہیں۔

اسلام کے ساتھ جینے کا مطلب ہے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور امن کے اصولوں کے ساتھ جینا اور جو ان اصولوں کی خلافی کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔

أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَاباً خُضْراً مِّن سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً۔(31)

انکے لئے ہمیشگی کے لئے جنتیں ہیں انکے نیچے نہریں جاری ہونگی وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے وہاں تختوں میں تکیے لگائے ہوئے ہونگے کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ ارام گاہ۔

تشریح۔ جو اسلام کو سمجھتے ہیں اور اسلام کے ساتھ جیتے ہیں وہ تمام زندگی سکون کے باغ میں ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ٹھنڈے پانی کی طرح انکا دماغ بھی ٹھنڈا رہیگا یعنی غصہ اور بے چینی نہیں ہوگی اور انکی زندگی میں عزت اور رحمت سونے کے کنگن کی طرح چمکتی رہیگی۔ قدرت کی ہریالی انکا لباس ہوگا رتبہ اور عزت کے حساب سے ایسے لوگ سماج کے اوپری حصوں میں ہونگے جیسے کے ارام سے پلنگ پر ٹیک لگا کر انسان بیٹھتا ہے ایسی زندگی کتنی بہتر زندگی ہے۔

پیغام! یہ ساری باتیں ایک مثال کے طور پر ہیں۔ جنت میں انسان کا جسم نہیں جاتا تو اس لحاظ سے انسان کی روح کا پاک لباس ہے اسلام یعنی جو انسان اسے اپناتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی وہ جنت جاتا ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعاً(32)

اور انہیں دو شخصوں کی بھی مثال سنا دیں جن میں ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درخت سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔

تشریح۔ انسان کے سامنے ہی قدرت نے انسان کے اندر دو قسم کی انترا تما (ضمیر) کا بیان کیا ہے۔ ایک کو انگور کے باغ کی طرح پاک اور امن والا ضمیر اور اسکے چاروں طرف کھجور کے کانٹوں کے پیڑ کی طرح کانٹے دار لالچ، حسد، اہنکار اور نفرت سے گھیر رکھا ہے جب کسی انسان کا نیک ضمیر ان ساری کانٹے دار فطرت کو جیت لیتے ہیں تبھی انہیں کھجور کے میٹھے پھل کی طرح سکون حاصل ہوتا ہے اور یہ دونوں ضمیر نیکی اور بدی کے درمیان کا ایک فاصلہ ہے جو ایک کھیتی کی طرح ہے ۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئاً وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَراً(33)

دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نا کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔

تشریح۔ نیکی اور بدی دونوں پوری طاقت سے انسان کے دماغ میں بیٹھے ہوئے ہیں یعنی دونوں اپنا اپنا پھل پورا پورا دیتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان امن اور چین ٹھنڈے نہر کی طرح بہتی رہتی ہے۔

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَراً(34)

اسکے پاس میوے تھے ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کے تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے حساب سے بھی زیادہ مظبوط ہوں۔

تشریح۔ قدرت میں انسان کے لئے بہت ساری چیزیں موجود ہیں۔ پاک ضمیر اپنے دماغ کے ناپاک ضمیر سے کہتا ہے کے میرے پاس بہت ساری پاک دولت موجود ہے جس سے ہمیں سکون ملیگا۔ پاک اور امن چاہنے والوں کا گروہ برائی اور اشانتی چاہنے والوں سے بڑا ہے۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيْدَ هَذِهِ أَبَداً(35)

اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا کہنے لگا میں خیال نہیں کر سکتا کے کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔

تشریح۔ اپنے گناہوں کے باغ میں جو جم کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنے اپ پر ظلم کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں اپنے سکون کے باغ کو بگاڑتے ہیں اور اس امید پر رہتے ہیں کے وہ سکون والے باغ کو بگاڑ سکیں ۔

وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ خَيْراً مِّنْهَا مُنقَلَباً(36)

اور نا میں قیامت کو قائم کرنے والی خیال کرتا ہوں اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقینا میں اس سے بھی بہتر پاؤنگا ۔

تشریح۔ اور گنہگار ضمیر موت یعنی بدلاو (پریورتن) پر ایمان نہیں لاتے اور اسکے ساتھ ساتھ قدرت اور انکے اصولوں پر بھی یقین نہیں رکھتے لیکن بہتر زندگی کی امید بھی رکھتے ہیں۔

پیغام! یعنی گناہ کی دلدل میں سکون کی عمارت بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔قران شریف کی یہ ایت کوئی کہانیوں کا ڈھیر نہیں ہے ان ایتوں میں کچھ چھپے ہوئے راز ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں (سدھارتھ چٹر جی) اور یہ ہر انسان اور ہر دور کے لئے مکمل ہے۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلاً (37)

اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تو اس سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر تجھے نطفے سے پھر تجھے پورا ادمی بنایا۔

تشریح۔وہ اعلی طاقت جو ہر زرے میں موجود ہے اس سے انکار کرنا بیوقوفی ہے۔ایٹم سے انسان بنا ہے اور وہ ساری چیزیں زمین میں پائی جاتی ہیں جس سے انسان کا جسم بنا ہے پہلے سنگل سیل (Single Cell) سے پرانی (مخلوق) کی بنیاد پڑی اسکے بعد مسلسل بدلاو کے بعد انسان کو چست اور جسمانی طور پر مکمل جسم دیا گیا۔

لَّكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَداً (38)

لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کے وہی اللہ میرا پروردیگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نا کروں۔

تشریح۔انو پرمانو (ایٹم) میں اللہ تعالی کی موجودگی اور اس طاقت سے ہر چیز کا بننا اور بگڑنا یہ ثابت کرتا ہے کے اللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے۔شیطان یعنی گناہ کو اپنا کر نیک انسان اللہ کا شریک نا بنائیں۔

پیغام! انسان کا ضمیر اللہ کو پہچان کر نیک اور ایماندار بنتا ہے اور وہ اللہ کے وجود اور اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں۔

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاء اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تُرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالاً وَوَلَداً (39)

تو نے اپنے باغ کے وقت جاتے ہوئے کیوں نا کہا اللہ کا چاہا ہونے والا ہے کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

تشریح۔نیک انسان اپنی نیک ضمیر کو تلاش کر کے اللہ کو سمجھے گا تب ضرور کہے گا یقینا اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی ماشا اللہ۔اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی بھی طاقت نہیں ہے جو کسی چیز کو بنائے یا بگاڑے۔جو انسان اس سچائی کو سمجھ جاتا ہے چاہے وہ غریب ہو یا لاولاد وہ غمگین اور اشانت نہیں ہوتے ۔

فَعَسَى رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْراً مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَاناً مِّنَ السَّمَاء فَتُصْبِحَ صَعِيداً زَلَقاً (40)

بہت ممکن ہے کے میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے اور اس پر اسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیل چکنا میدان بن جائے۔

تشریح۔نیک اور ایمانداروں کا ضمیر گنہگاروں سے بہتر ہوتا ہے اور غائبانہ طور پر نیک انسان کے دماغ میں نیک سوچ ہی پیدا ہوتی ہے (اسمان سے اترنا) اور گنہگاروں کے دماغ میں بری سوچ پیدا ہوتی ہے اور انکی زندگی ایک ویران میدان کی طرح سوکھی اور بدسکونی سے بھری رہتی ہے نا ہی اس میں کوئی میٹھا پن ہے یعنی سکھ اور سکون کا نتیجہ ہوتا ہے اور نا ہی ایسے لوگوں سے نیک نسل کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔

أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْراً فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَباً (41)

یا اسکا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے بس میں نا رہے کے تو اسے ڈھونڈ لائے ۔

تشریح۔پانی انسان کی زندگی ہے اور وہ اسکے بغیر جی نہیں سکتا۔ٹھیک اسی طرح گنہگار ضمیر کبھی بھی نیکی کی تلاش نہیں کر سکتا یعنی مردہ ضمیر والے انسان کے لئے ایمان (پانی) کی تلاش بلکل ناممکن ہے جبتک اللہ نا چاہے یعنی مردہ ضمیر والے انسان کی زندگی سے پانی کی طرح کی ٹھنڈک بلکل غائب ہو جاتی ہے۔

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَداً (42)

اسکے پھل گھیر لئے پس وہ اپنے اس خرچ پر جو اس نے اس پر کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نا کرتا۔

تشریح۔اور تمام قسم کی مصیبتیں، بدسکونی اور بری سوچ اسکے نیک ضمیر (پھل) کو گھیرے رہتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اس نے جو کچھ بھی اپنے گناہوں کے باغ کو سنوارنے میں خرچ کیا تھا وہ سب بیکار ہو جاتا ہے اور انکا باغ یعنی انکی زندگی تحس نحس ہو جاتی ہے تب وہ محسوس کرتا ہے کے کاش اسکا ضمیر گناہ کو اپنا کر شیطان کا بندہ نہیں بنتا اور اللہ کا شریک نہیں کرتا۔

وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِراً (43)

اسکی حمایت میں کوئی جماعت نا اٹھی کے اللہ سے اسکا بچاو کرتی اور نا وہ خود ہی بدلہ لینے والا بن سکا ۔

تشریح ۔ گنہگاروں کے عذاب کا بوجھ کوئی نہیں اٹھاتا جب ان لوگوں کو گناہ کا احساس ہوتا ہے تو انکا مددگار صرف اللہ ہے ۔ ناپاک طاقت ہمیشہ اور ہر وقت پاک طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتی ہے ۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وَخَيْرٌ عُقْباً(44)

اختیارات اللہ برحق کے لئے ہیں وہ ثواب دینے اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہے ۔

تشریح ۔ یہاں اختیار صرف اللہ تعالی کا ہے اور وہی بہتر بدلہ دینے والا اور ثواب دینے والا ہے ۔

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاء أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيماً تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِراً(45)

انکے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو جیسے کے پانی جسے ہم اسمان سے سے اتارتے ہیں زمین کا سبزہ ملا جلا ہے پھر اخر کار وہ چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں ۔

تشریح ۔ انسان اپنی زندگی کو ایک مثال کی طرح دیکھے تو یقینا وہ ایسا ہوگا جیسے کے اللہ نے اسمان سے پانی اتارا ۔

(اپنی زندگی کو سمجھنے کے بعد اسے اللہ کے اصولوں کے ساتھ جینے کا اور اسے سمجھنے کا مزا ہی کچھ اور ہوگا) زمین کو ہرا بھرا کرتا ہے ٹھیک اسی طرح ماں کے پیٹ سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور پانی کی طرح صاف ستھرے ذہن اور ضمیر کے ساتھ انسان پیدا ہوتا ہے ۔ بارش کے بعد زمین میں ہری بھری سبزیاں اگتی ہیں ٹھیک اسی طرح دھیرے دھیرے انسان تمام وہ چیزیں سیکھ جاتے ہیں جو اسے بہتر سے بہتر زندگی دے ۔ جسطرح بہترین پانی بہترین سبزی اگاتی ہے اسی طرح بہترین سوچ نیک ، پرہیزگار اور ایمان والی سوچ یعنی محبت ، انسانیت والا ضمیر اور شکھشا انسان کو سہی اور سچی راہ دکھاتی ہے اور شانتی دلاتی ہے پھر جب سبزی سوکھ جاتی ہے یعنی انسانی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تب اسکا جسم چور چور ہو کر زمین میں سما جاتا ہے اور اتما پرم اتما (روح کا اللہ سے ملنا) سے مل جاتی ہے یعنی اس ایت کے مطابق " ہوائیں اڑاتی " ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَخَيْرٌ أَمَلاً(46)

مال واولاد تو دنیا کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کی نذدیک ثواب اور اچھی توقع کے بہت بہتر ۔

تشریح ۔ انسان کی پیدائش اور اسکی موت کا سفر اسے تنہا ہی طے کرنا پڑتا ہے اور اس سفر میں دولت اور اولاد اسکی زندگی کو تو ضرور سنوار دیتی ہے مگر موت کے وقت کوئی بھی اسکے کام نہیں اتا ۔ اگر اسکے عمل اچھے ہوں تو اسکا اثر اسکی زندگی اور موت کے وقت ضرور پڑتا ہے ۔ سکون والی زندگی اللہ تعالی کا تحفہ ہے اور یہ ہر چیز سے بہتر ہے

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً(47)

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائینگے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو اکٹھا کرینگے تو ان میں سے ایک کو بھی باقی نہیں چھوڑینگے ۔

تشریح ۔ جب قدرت کی طرف سے لوگوں کی زندگی میں دکھوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور زمین ویران اور بے رنگی نظر انے لگتی ہے تب گناہ کرنے والوں کے سارے کردار انکے دماغ میں اکٹھا ہو جاتے ہیں اور اس پشیمانی سے کسی کو نجات نہیں ملتی ۔

وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفّاً لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِداً(48)

اور سب کے سب تیرے سامنے صف باندھے حاضر کئے جائینگے یقینا تم ہمارے پاس اسی طرح ائے جس طرح ہم نے تجھے پہلی بار پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کے ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدے کا وقت نہیں مقرر کرینگے ۔

تشریح ۔ گناہگار انسان کے باریک باریک گناہ بھی قدرت کے سامنے ظاہر ہو جائینگے اور یقینا انسان کی موت اسکی پیدائش کی طرح ہی قدرت کے اختیار میں ہے یعنی قدرت میں پیدا ہو کر قدرت میں فنا ہو جانا ہے ۔

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا

أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً (49)

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دئے جائینگے پس تو دیکھے گا گنہگار اسکی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائینگے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

تشریح۔ گنہگاروں کے ہر کام قدرت میں لکھے جاتے ہیں اور جب اسکے پاک ضمیر کی پکار اسے ستانے لگتی ہے تب وہ اپنے اعمال نامے پر غور کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس سے خوفزدہ ہو جاتے اور پچھتاوے کی اگ میں جھلستے ہوئے کہیں گے یہ کس کا اعمال نامہ ہے جس میں ہر چھوٹے بڑے گناہ کا حساب کتاب کیا گیا ہے اور اللہ تعالی کسی کے ساتھ ظلم نہیں کرتا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاء مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (50)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کے تم ادم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا یہ جنوں میں سے تھا اس نے اپنے پروردیگار کی نافرمانی کی کیا پھر بھی تم اسے اور اسکی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔

تشریح۔ یہ ثابت ہو جاتا ہے کے تمام قدرت اللہ کے فرشتے ہیں اور شیطان بھی ان میں سے ایک ہے جو ہمیشہ انسان کو بہکاتا اور ورغلاتا رہتا ہے اور انکا سکون چھین لیتا ہے۔ قدرت کا ہر پہلو انسان کو سکون دیتا ہے جیسے کے اگ، ہوا، پانی اور وگیان وغیرہ اور وہ سجدہ کرتے ہیں اللہ کے حکم سے مگر ناپاک ضمیر جسے ابلیس کہا گیا ہے وہ انسان کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا یعنی اللہ تعالی کے دئے ہوئے قدرتی اصولوں کی نافرمانی کرتے ہیں انسان کے دماغ میں بیٹھ کر اور جب انسان شیطان کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں تب وہ اسکا دشمن بن جاتا ہے یعنی کافر ہو جاتا ہے۔ انسان کا یہ روپ بہت ہی گھناونا اور اشانتی سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

مَا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُداً (51)

میں نے انہیں اسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نا خود انکی اپنی پیدائش میں اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنانے والا نہیں۔

تشریح۔ انسان کی پیدائش سے لاکھوں کروڑوں سال پہلے بھی زمین کا وجود تھا اور انسانی وجود کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے شیطانی وجود بھی رکھا اور یہ سائنسی حقیقت ہے اور یہ ایت اسکو ثابت کرتی ہے۔

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقاً (52)

اور جس دن وہ فرمائیگا کے تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو یہ پکارینگے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نا دیگا ہم انکے درمیان ہلاکت کا سامان کر دینگے۔

تشریح۔ گنہگار یاد رکھیں جب انکا ضمیر اللہ کے حکم سے کہے گا کے اپنے گناہوں کے سردار کو بلا کر لے ائیں مگر انکے بلاوے پر گناہ کرنے والوں کے ساتھی اور انکے سردار انہیں گناہوں سے نجات دلوانے کے لئے نہیں ائینگے اور گناہ کے دلدل اور اشانتی کے گڈھے سے وہ نکل نہیں پائینگے۔

وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفاً (53)

اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ جائینگے کے وہ اسی میں جھونکے جائینگے لیکن اس سے بچنے کی جگہ نا پائینگے۔

تشریح۔ پاپی اور گنہگار اشانتی کی اگ دیکھ کر اور اپنی حالت کا معائنہ کر کے سمجھ جائینگے کے انکے کے کئے کی سزا انہیں مل گئی ہے اور اس سے انہیں کبھی نجات نہیں ملیگی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً (54)

ہم نے اس قران میں ہر طریقے کی مثالیں بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے اپنی قدرت (قران) کے ہر پہلو کے ذریعہ انسان کے سامنے ہر طرح کا ثبوت رکھتے ہیں اور انسان کو دماغ دیکر اس ثبوت کو سمجھنے کی طاقت بھی عطا فرمائی۔ لاکھوں ثبوت ہونے کے باوجود انسان ہر اصول پر اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءهُمُ الْهُدَى وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلاً (55)

لوگوں کے پاس ہدآیت اچکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کے اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش ائے یا انکے سامنے کھلم کھلا عذاب ائے۔

تشریح۔انسان کوکون سی بات سچائی قبول کرنے سے روکتی ہے جب انکے سامنے سہی غلط کی ہر مثالیں موجود ہیں۔صرف اپنی ضد اور پرانے دقیانوسی خیالات کو پکڑ کر سچائی کا اندھ کچھ انسان نہیں اٹھا سکتے اور کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں گناہ کا جتنا بھی عذاب ملے یا انکی انکھوں میں انگلی ڈال کر سچائی یا سہی راستہ دکھایا جائے پھر بھی وہ یقین نہیں کرتے اور نا توبہ کرتے ہیں۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنذِرِيْنَ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِيْ وَمَا أُنذِرُوا هُزُواً(56)

ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اسلئے بھیجتے ہیں کے وہ خوشخبریاں سنادے اور ڈرادیں۔کافر باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور اس سے حق کو لڑکھڑا دیں اور انہوں نے میری ایتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بناڈالا۔

تشریح۔قدرت ہی انسانوں کے درمیان سے اور گیانیوں کے دماغ سے جو خوشخبری اور سائینس کا گیان لوگوں تک پہنچاتی ہے اور روحانی سکون کا راستہ رسولوں کے دماغ سے لوگوں تک پہنچایا۔سماجک اور انسانی تہذیب کی ترقی کے لئے سائینسدانوں کے دماغ کو استعمال کیا مگر انکار کرنے والے کافروں نے ہر سچائی کو انکار کرنے کی کوشش کی اور اپنے چھوٹے چھوٹے فائدہ کو پورا کرنے کے لئے سچے اصولوں کو کمزور بنانے کی کوشش کرتے رہے مگر انکی کوشش ناکامیاب رہ جاتی ہے اور انسانی سماج میں وہ منھ کے بل گر پڑتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِيْ آذَانِهِمْ وَقْراً وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَن يَهْتَدُوا إِذاً أَبَداً(57)

اور اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اسکے رب کی ایتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منھ موڑ رہے ہیں اور جو کچھ انکے ہاتھوں نے اگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائیں ہم نے انکے دلوں میں پردے ڈال دئے ہیں کے وہ اسے نا سمجھیں اور انکے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے لیکن یہ کبھی ہدایت نہیں پاتے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرتی سچائی کو سمجھنے کے بعد جو لوگ جان بوجھ کر سچائی کا انکار کرتے ہیں یا اسے بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں یا اپنے اہنکار میں اپنے سارے انسانی فرائض بھول جاتے ہیں اس سے اور برا کیا ہوسکتا ہے کے انکا ضمیر مردہ ہو چکا ہے اور ایک وقت کے بعد وہ بہرے گونگے کی طرح ہوجاتے ہیں انہیں کوئی بھی اچھی بات سمجھ میں نہیں اتی اور اگر انہیں سچے اور پاک راستہ پر چلنے کے لئے بلایا جائے تو وہ کبھی بھی اسے قبول نہیں کرینگے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلاً(58)

تیرا رب بہت ہی بخشش والا مہربانی والا ہے وہ اگر انکے اعمال کی سزا میں پکڑے تو انہیں جلد ہی عذاب کردے بلکہ انکے لئے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ پناہ کی ہرگز جگہ نہیں پائینگے۔

تشریح۔اللہ تعالی اور انکی قدرت انسان کے لئے بڑی دیاوان اور مہربان ہے ہر کاموں کی سزا اور جزا انکی قدرت میں موجود ہے۔گنہگاروں کو ایک وقت تک سمجھانے اور توبہ کرنے کی مہلت دی جاتی ہے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے یعنی ہر انسان کو سدھرنے کا موقعہ قدرت کی طرف سے ملتا ہے پھر اسکے بعد کوئی نجات نہیں۔

وَتِلْكَ الْقُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِداً(59)

یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے انکے ظلم کی بنا پر غارت کردیا اور انکی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے۔

تشریح۔گنہگاروں کے ہر قسم کے گناہوں کا کہیں نا کہیں خاتمہ ضرور ہے اور یہ وینائش/تباہی وقت کے دائرے میں رہ کر کچھ حد تک انتظار کرتی ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُباً(60)

جبکہ موسی نے اپنے نوجوان سے کہا کے میں تو چلتا ہی رہونگا یہاں تک کے دو دریاوں کے سنگم تک پہنچوخواہ مجھے سالوں سال لگ جائے ۔

تشریح۔موسی نے اپنے ساتھی کو سمجھایا کے اللہ کے پاک اصول تخلیق کی شروعات سے لیکر اخر تک چلتے رہتے ہیں اور یہ اصول تب انجام پاتے ہیں جب نیکی اور بدی کے

بیچ کا فیصلہ ہونا ہوتا ہے یعنی دو دریا کے سنگم کی طرح نیکی، پاکیزگی، محبت، بھائی چارہ، عدم تشدد اور شانتی یہ سارے اللہ کے اصول انسانی دماغ میں یگ یگ (برسوں) سے چلتے رہینگے۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَباً(61)

جب وہ دونوں دریا کے سنگم تک پہنچے وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنالیا ۔

تشریح۔سمندر کے کنارے کھڑے ہوکر یعنی دکھاور اشانتی کے کنارے کھڑے ہوکر اگر اپنے ایمان (مچھلی) کو چھوڑ دے تو یقیناً اسکی ساری زندگی کے نیک کاموں کے پھل ضائع ہوجائینگے۔

پیغام! مصیبت میں بھی ایمان اور اصولوں پر قائم رہنا انسانی فرض ہے اور یہ ایک تصوراتی ایت انسان کو اس بات کی یاد دلاتی ہے ۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَذَا نَصَباً(62)

جب یہ دونوں وہاں سے اگے بڑھے تو موسی نے نوجوان سے کہالا ہمارا ناشتہ دے ہمیں تو اپنے اس سفر میں سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔

تشریح۔زندگی کا سفر اور گناہ کے خلاف جہاد میں جب لوگ تھک جاتے ہیں اور ان پر مایوسی چھا جاتی ہے تب اللہ کی ہدایت انکی تھکان کو دور کرتی ہے جس طرح صبح کا ناشتہ انسان کے جسم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَباً(63)

اس نے جواب دیا کے کیا اپ نے دیکھا نہیں؟ جب ہم پتھر سے ٹیک لگا کر ارام کر رہے تھے تو وہیں میں مچھلی بھول گیا دراصل شیطان نے ہی مجھے بھلا دیا کے میں اپ سے اسکا ذکر کروں اس مچھلی نے انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ بنالیا۔

تشریح۔لوگوں کے خیالات یہ ہیں کے جب تک ان پر مصیبت نہیں اتی تب تک وہ ہر چیز کو بڑے ہلکے انداز سے لیتے ہیں اگر کوئی اللہ کے بتائے ہوئے راستہ کو ہلکے طور پر لیتے ہیں تو یقیناً انکے کرم پھل سمندر میں بہہ جاتے ہیں یعنی انکے کرم پھل ضائع ہوجاتے ہیں۔

قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصاً(64)

موسی نے کہا یہی تھا جسکی تلاش میں ہم تھے وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔

تشریح۔موسی نے لوگوں کو سمجھایا کے حقیقت اور اللہ کا سہی راستہ کیا ہے گمراہ اور بھٹکے ہوئے ٹھوکر کھا کر سبق حاصل کرتے ہیں اور پرہیزگاری کی طرف لوٹ اتے ہیں۔

پیغام! سوال یہ اتا ہے کے ان ساری باتوں کو قران میں بتانے کا کیا مطلب ہے؟ اور کیوں؟ یہ ساری باتیں انسان کو شک میں ڈال دیتی ہیں اور گنہگار اس بات کو ہتھیار بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔اس کہانی کے اندر جو پیغام چھپا ہوا ہے میں (سدھارتھ چڑ جی) اسے بیان کر رہا ہوں۔

فَوَجَدَا عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْماً(65)

پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا ۔

تشریح۔انسانوں کے اندر سے ہی کسی خاص انسان کو اللہ تعالی چن لیتا ہے جو کوئی خاص گیان لوگوں تک پہنچاتے ہیں جیسے کے وگیان۔

پیغام! سائینسدان، بڑے بڑے قلم کار، زبان کے پنڈت ہر دائرے کے لئے اللہ تعالی کسی خاص انسان کو ہی اس دائرے کا پنڈت بناتے ہیں۔

قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً(66)

اس سے موسی نے کہا کے میں اپکی تعبداری کروں؟ کے اپ مجھے اس نیک علم کو سمجھائیں جو اپکو سکھایا گیا ہے۔

تشریح۔موسی نے لوگوں سے کہا آو اس سچے راستہ پر یعنی انسان اور انسانیت کے فائدے کے لئے جو علم عالموں سے سماج میں اویشکار (تخلیق/ایجاد) کی شکل میں لوگوں کو ملتا ہے اسے مان کی چلنا ہی انسانی فرض ہے کیونکہ گیان (علم) انسان کو بہت ہی مشکلوں، ریسرچ اور تحقیقات کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً(67)

اس نے کہا اپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔

تشریح۔صبر اور اسکے نتیجہ کا انتظار ہر انسان کا برابر نہیں ہوتا مگر جو لوگ کسی خاص چیز کے ماہر ہوتے ہیں وہ اپنی تحقیقات صبر اور لگن سے کرتے ہیں اور عام انسان ان لوگوں کی طرح صبر اور لگن والے نہیں ہوتے ۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْراً(68)

اور چیز کو اپ نے اپنے علم میں نا لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں۔

تشریح۔اور کوئی چیز ایسی ہوتی ہے جو صرف شک اور کو سنسکار کی بنیاد پر ہوتی ہے اگیانی صرف اس پر صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْ إِن شَاء اللَّهُ صَابِراً وَلَا أَعْصِيْ لَكَ أَمْراً(69)

موسی نے جواب دیا کے انشا اللہ اپ مجھے صبر کرنے والا پائینگے اور کسی بات میں اپکی نافرمانی نہیں کرونگا۔

تشریح۔سچے، پرہیزگار، ایمان والے، صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور قدرتی اصولوں کا انکار نہیں کرتے۔

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَن شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْراً(70)

اس نے کہا اگر اپ میرے ساتھ چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے کچھ نا پوچھنا جبتک میں خود اسکی نسبت کوئی تذکرہ نا کروں۔

تشریح۔جب تک کسی تلاش کا پورا نتیجہ حاصل نا ہو جائے یا مکمل نا ہو یا اسکی تحقیقات مکمل نا ہو اس پر سوال اٹھا کر تلاش کرنے والوں کی لگن کو چوٹ نا پہنچائیں ۔

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً إِمْراً(71)

پھر وہ دونوں چلے یہانتک کے ایک کشتی میں سوار ہوئے۔خضر نے اسکے تختے توڑ دئے موسی نے کہا کیا اپ اسے توڑ رہے ہیں کے کشتی والوں کو ڈوبا دیں یہ تو اپ نے بڑی بات کر دی۔

تشریح۔زندگی کا سفر سب کو ساتھ لیکر طے کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی خوشی خوشی اور شانتی سے نیک انسان بتاتے ہیں مگر گنہگار یا پاپی کوشش کرتے ہیں کے سکون والی زندگی کی کشتی کو ڈوبا دیں یعنی نیک لوگوں کا سکون برباد کر دیں

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً(72)

خضر نے جواب دیا کے میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کے تو میرے ساتھ ہرگز صبر نا کر سکیگا ۔

تشریح۔اللہ تعالی کا پاک بندہ اور اسکا صبر بہترین ہوتا ہے۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْراً(73)

موسی نے جواب دیا کے میری بھول پر مجھے نا پکڑ اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نا ڈالئے۔

تشریح۔موسی نے پیغمبر ہونے کے باوجود اپنی غلطی کی معافی مانگی ۔

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً(74)

پھر دونوں چلے یہاں تک کے ایک لڑکے کو پایا خضر نے اسے مار ڈالا موسی نے کہا کیا اپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی عوض مار ڈالا؟ بے شک اپ نے بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔

تشریح۔زندگی کی راہ چلتے چلتے پیغمبر بچوں کی طرح نادان انسانوں کو جو اپنا بھلا برا کچھ نہیں سمجھتے انہیں اپنے خیالات سے سمجھاتے ہیں یعنی انکے نادان خیالات کا قتل کر کے نیکی، پاکیزگی اور سچائی کے ساتھ ملاقات کرواتے ہیں۔

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً(75)

وہ کہنے لگے میں نے تم سے نہیں کہا تھا کے تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔

تشریح۔صبر کرنا سب کے بس کی بات نہیں کون سے خیالات کس پر لاگو ہونگے اور وہ کس بنیاد پر ہونگے یا کون سے خیالات کے پیچھے کون سا راز چھپا ہوا ہے یہ گیانی ہی بتا سکتے ہیں۔

قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْراً (76)

موسی نے جواب دیا اگر اب اسکے بعد میں اپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بے شک اپ مجھے اپنے ساتھ نا رکھنا یقینا اپ میری طرف سے عذر کو پہنچ سکے۔

تشریح۔ استاد اور شاگرد کی پرم پرا یہ ہے کے گرو اپنے شاگرد کو گیان اسکی حیثیت کے مطابق دیتے ہیں شاگرد کے دماغ میں لاکھوں نادان سوال ہوتے ہیں اور صبر کرنے والا شاگرد استاد کی تعلیم پر یقین رکھتے ہیں اور وقت کا انتظار کرتے ہیں اپنے سوالوں کے جواب کا ۔ جبتک شاگرد کی تعلیم پوری نہیں ہوتی تب تک سوال کے ذریعہ اپنے دماغ کو الجھا کر رکھنا نادانی ہے ٹھیک اسی طرح موسی کے ساتھ جس گیانی انسان کی ملاقات ہوئی تھی اسکا گیان موسی کو صبر کرنا سکھانا تھا۔

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَاراً يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْراً (77)

پھر دونوں چلے ایک گاوں والے کے پاس اکر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے انکی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا دونوں نے وہاں پر ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی اس نے اسے ٹھیک اور درست کیا موسی کہنے لگے اگر اپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔

تشریح۔ سچے اور فائدہ مند گیان کے ساتھ موسی اور انکے ساتھی (خضر) لوگوں کے پاس گئے اور سچائی بتانے کی کوشش کی لوگوں نے انکی باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے وہاں ایک سچائی اور ایمان کی دیوار دیکھی یعنی لوگوں کے درمیان سچائی اور ایمانداری ٹوٹتے ہوئے دیکھی۔ خضر علیہ سلام نے اس شہر میں پھر سے سچائی اور ایمان داری کو قائم کیا (لوگوں کے دلوں) اور اس گیان کو بانٹنے کے بدلے میں موسی نے انہیں کچھ اجرت لینے کو کہا۔

قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (78)

اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتادوں گا جس پر تجھ سے صبر نا ہو سکا ۔

تشریح۔ اس بات پر خضر نے موسی سے اپنے تعلقات ختم کر لئے اور موسی کو کہا کے وہ ناصبرا ہے اور موسی کو اسکی کمی دکھائی ۔

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْباً (79)

کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے میں نے اس میں کچھ توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ انکے اگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو جبرا ضبط کر لیتا تھا۔

تشریح۔ غریبوں کی زندگی کی کشتی بڑی ہی محنت مشقت، دکھ، مصیبت اور تکلیفوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے وہ اپنی روزی روٹی کی تلاش بڑی محنت سے کرتے ہیں۔ وہ جتنا بھی اپنی زندگی کو رنگین بنانا چاہیں انکے ہر قدم کے اگے ایک ایسا پیسہ والا ہوتا ہے (راجہ) جو انکی زندگی کی کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے یعنی اسکو تکلیف دیتا ہے۔

پیغام! غریبوں کے خون پسینے کی محنت پر امیروں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَاناً وَكُفْراً (80)

اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے تھے ہمیں خوف ہوا کے کہیں یہ اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نا ہوں ۔

تشریح۔ نادان اور گنہگار جو لالچ اور حسد میں بچوں کی طرح حرکتیں کرتے ہیں وہ ماں باپ، رسولوں اور بزرگوں کی تعلیم اور سنسکار کو بدتہذیبی اور کوسنسکار میں بدل دیتے ہیں۔

فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْراً مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْماً (81)

اسلئے ہم نے چاہا کے انہیں انکا پروردیگا اسکے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی، محبت اور پیار والا بچہ عنایت فرمائے

تشریح۔ اسلئے ہر نیک انسان چاہتا ہے کے قدرت انسانی سماج میں نیک، پاک اور محبت کرنے والے صاف دل والوں کی نسل کی بنیاد ڈالی یعنی برائی کو ختم کر کے پاکیزگی کا ماحول بنائیں۔

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (82)

دیورا کا قصہ یہ ہے اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ انکی اس دیوار کے نیچے دفن ہے انکا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کے یہ دونوں یتیم اپنی

جوانی کی عمر میں اکر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا یہ تھی اصل حقیقت جس پر اپ صبر نا کر سکے۔

تشریح۔ نیکی اور بدی کے درمیان ایمان کی دیوار کا یہ قصہ ہے۔ انسانی سماج (شہر) میں نیکی اور بدی بلکل یتیم ہوتی ہے اور یہ انسانی دماغ میں ہی پنپتی ہے جس کے درمیان ایک دیوار ہوتی ہے جسکے نیچے سکون کا خزانہ دفن ہے۔ جب انسان کے اندر سمجھداری اتی ہے یعنی جوانی کی عمر میں اکر اسے پتہ چلتا ہے کے کس بات میں سکون ہے اور وہ ہے محبت، نیکی، پرہیز گاری، شکھشا، عدم تشدد، انسانیت اور بھائی چارہ تو اس راستہ پر چل پڑتا ہے یہ ایک مثال ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ صبر نہیں رکھ پاتے

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْراً (83)

اپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں اپ کہہ دیں کے میں انکا تھوڑا سا حال پڑھکر سناتا ہوں۔

تشریح۔ رسول نے لوگوں کو ذوالقرنین کی مثال بیان کی۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَباً (84)

ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی اور اسے ہر چیز کے سامان عطا کئے ۔

تشریح۔ قدرت نے اسے زمین میں طاقت عطا فرمائی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دئے ۔

فَأَتْبَعَ سَبَباً (85)

وہ ایک راہ کے پیچھے لگا ۔

تشریح۔ اور وہ سچی راہ پر چلنے لگے۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْماً قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْناً (86)

یہاں تک کے سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو پایا ہم نے فرمایا کے اے ذوالقرنین یا تو انہیں تکلیف پہنچائے یا انکے بارے میں کوئی بہترین روش اختیار کرے۔

تشریح۔ چلتے چلتے جب وہ روشن سچائی سے پوری طرح واقف ہو گئے اور دیکھا کے لوگوں کی سوچ کو سنسکار میں اتنی ڈوبی ہوئی ہے جس سے سچائی پوری طرح اندھیرے میں گھر گئی ہے یعنی (سورج کو دلدل میں غروب ہوتے دیکھا) کو سنسکار کے دائرے میں سچائی کو گم ہوتے دیکھا تو قدرت نے ذوالقرنین کو کہا لوگوں کو سمجھائے اور سزا دینے کی ہدایت بھی کی یعنی نرمی اور گرمی (سختی اور محبت) سے لوگوں کو سمجھائیں۔

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَاباً نُّكْراً (87)

اس نے کہا جو ظلم کریگا اسے تو ہم بھی سزا دینگے پھر وہ اپنے پروردیگار کی طرف لوٹایا جائیگا اور وہ اسے سخت عذاب دیگا ۔

تشریح۔ ذوالقرنین نے یہ سمجھا کے ظلم کرنے والوں کے ساتھ سختی سے پیش ائیں اور سختی سے انکے ظلم کی خلافی کریں اور انہوں نے یہ بھی سمجھا کے ظالموں کو قدرت یا اللہ نے سخت سزا دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔

پیغام! سائینسدانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کے سورج کبھی غروب نہیں ہوتا اور وہ اپنی جگہ پر قائم ہے تو ایسی صورت میں سورج کا غروب ہونا وہ بھی ایک دلدل میں اس بات کے پیچھے ایک خاص پیغام ہے ؟

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُ جَزَاء الْحُسْنَى وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْراً (88)

ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اسکے لئے بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی اسانی کا حکم دینگے۔

تشریح۔ ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں اسکے لئے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی اسانی کا حکم دینگے۔

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (89)

پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔

تشریح۔پیغمبر پھر قدرت کے دوسرے پہلو پر غور کرنے لگے۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْراً (90)

یہاں تک کے جب وہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا تو اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا کے انکے لئے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی ۔

تشریح۔تحقیقات کے ذریعہ انھوں نے ایسے لوگوں کا معائنہ کیا جو سچائی کی روشنی سے روشن تھے اور اچھے طبقہ میں نیک، پاک، عدم تشدد، شکھشا، انسانیت اور شانتی جو سورج کی روشنی کی طرح روشن ہے اسے سماج میں قائم ہوتے دیکھا ۔

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً (91)

واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اسکے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔

تشریح۔یہی سچی بات ہے بیوقوف اور اگیانی طبقہ کی۔

آیت نمبر 86 سے 91 تک گیان اور اگیان کے درمیان کی باتیں بتائی گئی ہیں۔

پیغام! سورج گیان کی نشاندہی کرتا ہے اور دلدل اگیانتا، کوسنسکار اور جہالت کی نشاندہی کرتی ہے۔

سورج کی روشنی جس کے اندر فائدہ اور جلانے کی طاقت ہوتی ہے ٹھیک گیان کی روشنی کی طرح۔

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (92)

وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا ۔

تشریح۔وہ پھر انسان کی دوسری فطرت کی تلاش میں لگ گئے۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلاً (93)

یہاں تک کے جب دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب ہی نا تھی۔

تشریح۔تلاش کرتے کرتے نیکی اور بدی کی دیوار کیا ہوتی ہے یا اسکا دائرہ کیا ہوتا ہے اسکا گیان بھی انہیں ملا۔کچھ انسان سماج میں ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں سچی اور فائدہ مند باتیں سمجھ میں نہیں اتیں یعنی اپنا فائدہ سمجھ میں نہیں اتا تھا۔

قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً (94)

انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج اس ملک میں فسادی ہیں تو کیا ہم اپکے لئے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ اپ ہمارے اور انکے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔

تشریح۔ان لوگوں نے ذوالقرنین سے پوچھا کے انکے سماج میں یا ان لوگوں کے درمیان ایسے لوگ بھی ہیں جو ہنگامہ اور فساد کرتے ہیں یعنی گنہگار اور ان لوگوں نے ذوالقرنین سے گزارش کی کے نیکی اور بدی کے درمیان جو خالص دائرہ ہے وہ انہیں سمجھایا جائے۔

پیغام! یاجوج ماجوج شیطانی فطرت والے لوگوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماً (95)

اس نے جواب دیا کے میرے اختیار میں جو اللہ نے دے رکھا ہے وہی بہتر ہے تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔

تشریح۔پیغمبر کی طاقت یا انکا گیان جو انہیں قدرت کی طرف سے ملا ہے وہ کافی ہوتا ہے انکی بلندی ثابت کرنے کے لئے اور اللہ تعالی انکے گیان کو اپنی طاقت سے اور بھی پررونق کرتے ہیں اور لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں یعنی وہ گیان جس سے نیکی بدی، سچ جھوٹ، شکھشا جہالت، اور عقلمندی مورکھتا (بیوقوفی) کے بیچ کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔

آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً (96)

میں تم میں اور ان میں مظبوط حجاب بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔یہانتک کے جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کے اگ تیز جلاو تا کہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل اگ کر دیا تو فرمایا میرے پاس لاو اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔

تشریح۔ جتنی بھی سخت سے سخت لوہے کی چادر سچائی یعنی گیان کو ڈھانپنے کے لئے استعمال کی جائے اور نیکی بدی، سچ جھوٹ، کے فاصلے کو جو پہاڑ کی طرح ہوا سے چھپانے کی کوشش کی جائے اور اس کوشش کی کتنی بھی طاقت سے کامیاب بنائیں یا بنانے کی جدوجہد کی جائے (پھونکنا) اور اس سچائی کو اگ سے کیوں نا جلائیں پگھلے ہوئے تانبے کی طرح چمکتی ہوئی دولت اور جھوٹ سے سچائی کو جتنا بھی چھپانے کی کوشش کی جائے۔

فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْباً (97)

پس تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نا اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔

تشریح۔ بڑے بڑے گنہگار (یاجوج ماجوج) ناسچائی کو بگاڑنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نا اس میں سوراخ کر سکتے ہیں۔

قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاء وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاء وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقّاً (98)

کیا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ ائیگا تو اسے زمین بوس کر دیگا میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔

تشریح۔ یہ میرے رب کی مہربانی ہے کے قدرتی سچائی ہر انسان کو دکھا دیتے ہیں اور تمام جھوٹ کو چکنا چور کر دیتے ہیں یہی اللہ تعالی کا سچا وعدہ ہے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً (99)

اس دن ہم انہیں اپس میں ایکدوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دینگے اور صور پھونک دیا جائیگا اور سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لینگے۔

تشریح۔ قدرت گنہگاروں کو ایک وقت کے بعد سزا دیتی ہے اور سزا کے وقت گنہگار ادھر ادھر بھاگتے ہیں لیکن اللہ انکے ہر کاموں کو اپنی قدرت کے دائرے میں (صور) رکھتے ہیں اور انکے گناہ کو باندھ کر سماج میں سچائی اور نیکی کو برقرار رکھتے ہیں۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضاً (100)

اس دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے لا کھڑا کرینگے۔

تشریح۔ اشانتی کا جہنم قدرتی طور پر گنہگاروں کے سامنے اکر کھڑا ہو جاتا ہے ۔

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاء عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعاً (101)

جنکی انکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور سن بھی نہیں سکتے تھے۔

تشریح۔ پہلے انہوں نے نیک اور سچائی کی باتوں کو دیکھنے سننے سے منع کیا تھا۔

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاء إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلاً (102)

کیا کافر یہ خیال کر بیٹھے تھے کے میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنا لینگے ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔

تشریح۔ گنہگار یہ سوچتے ہیں شانتی چاہنے والوں اور پرہیزگاروں پر حکومت کرینگے ایسا سوچنے والوں کے لئے اشانتی کا جہنم اور جہالت کا اندھیرا موجود رہتا ہے جس میں گیان اور سچائی کی روشنی بلکل نہیں پہنچتی۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً (103)

کہہ دیں اگر میں تمہیں بتادوں سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے۔

تشریح۔ اس سچائی کی خبر جو برے کاموں کا برا نتیجہ بھگت رہے ہیں اور گناہ کے بدلے میں اشانتی خریدتے ہیں وہ انسانی سماج اور تواریخ کا مطالعہ کریں نتیجہ انکے سامنے اجائیگا۔

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً (104)

وہ ہیں جنکی دنیاوی زندگی کی تمام کوششیں بیکار ہوگئی اور وہ اس گمان میں رہے کے بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

تشریح۔ ایسے انسان کا ہر کام بیکار ہوتا ہے مگر انکی نظر میں انکا کام بڑا ہی اچھا ہے اور یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً (105)

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی ایتوں اور اسکی ملاقات سے کفر کیا اسلئے انکے اعمال غارت ہو گئے قیامت کے دن ہم انکا کوئی وزن قائم نا کرینگے۔

تشریح۔ایسے لوگ قدرتی اصول اور اللہ کی سچائی سمجھانے والوں پر یقین نہیں کرتے تو نتیجہ کے طور پر انکا کام بلکل بے بنیاد ہوتا ہے اور وہ اخری دم تک بدسکونی کی زندگی جیتے ہیں۔

ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُواً (106)

انکا بدلہ ہے جہنم کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اڑایا ۔

تشریح۔انکی زندگی اشانت (جہنم) اور بے چین ہوتی ہے یہی انکے کاموں کا نتیجہ ہے جو قدرتی اصولوں اور سچائی بتانے والوں کا انکار کرتے ہیں اور انکا مذاق اڑاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً (107)

جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکے لئے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔

تشریح۔اور جولوگ ایمان لائے اور پاکیزگی، شکھشا اور گیان کے راستہ پر اپنے اپکو چلایا ان لوگوں کے کرم پھل کے طور پر خوشحالی کا باغ ہے۔

خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلاً (108)

جہاں وہ ہمیشہ رہینگے جس جگہ کو بدلنے کا ۔

تشریح۔سچائی کو سمجھنا اور اس پر قائم رہنا پاکیزگی کی نشانی ہے۔

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً (109)

کہہ دیں اگر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائیگا گو ہم اسی جیسا اور بھی اسکی مدد میں لے ائیں۔

تشریح۔قدرت کے تمام پہلو اگر بیان کئے جائیں اور سمندر کے پانی کو اگر سیاہی سمجھ کر استعمال کیا جائے تو قدرت کی تخلیق لکھنے میں سمندر کا پانی ختم ہو جائے۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً (110)

اپ کہہ دیں میں تو تم جیسا انسان ہوں میری جانب وحی کی جاتی ہے سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے تو جسے بھی اپنے رب سے ملنے کی ارزو ہو تو اسے چاہئے کے نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نا کرے۔

تشریح۔ہر سچائی بتانے والوں کے درمیان ایک انسان ہی ہوتا ہے جس کا دماغ کچھ خاص ہوتا ہے جو قدرت اور اللہ تعالی کے سچے گیان سے روشن ہوتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کے اللہ کی طاقت ہی تمام قدرت کی مالک ہے اور اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔جو لوگ سچائی جاننے کی خواہش رکھتے ہیں وہ لوگ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری اور گیان کو اپنالیں اور گناہ کو اپنا کر اللہ کا شریک نا بنائیں۔

سورۃ مریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

کٓھٰیٰعٓصٓ(1)

کہیعص

تشریح۔

ک ۔ کافر کاملہ یعنی قدرت کے نیک اور سچے اصولوں کو انکار کرنے والا۔

ح ۔ حکمتون !اللہ اور قدرت کی حکمت سے دنیا کا ہر پہلو جسے فرشتے کہتے ہیں وہ اباد ہوتے ہیں۔انسان بھی ایک پہلو ہے۔

ی ۔ یا مانو یا منو سچائی حق کے ساتھ انسانی تہذیب میں بلندی اختیار کرتی ہے امن اور محبت کے ساتھ ۔

ع ۔ عنیکا انسان کی نسل کی بنیاد کا فیصلہ قدرت کے اختیار میں ہے۔

ص ۔ صدیق یعنی سچا ۔

ذِکۡرُ رَحۡمَۃِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا(2)

یہ تیرے پروردیگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریہ پر کی تھی۔

تشریح۔اللہ تعالی اپنے راز لوگوں کو بیان فرماتے ہوئے اس سورہ کا ذکر کرتے ہیں جس طرح پیغمبر زکریہ کو اپنے راز کے کچھ حصے عطا کئے تھے۔

اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا(3)

جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھا ۔

تشریح۔پیغمبر زکریہ اللہ کے دھیان میں گم ہو گئے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّلَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا(4)

کے اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نا رہا ۔

تشریح۔اور اللہ کی یاد میں انکا جسم کمزور ہو گیا تھا اور برسوں کے دھیان سے انکے بال سفید ہو گئے تھے۔

وَاِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَکَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا(5)

مجھے اپنے مرنے کے بعد قرابت والوں کا ڈر ہے میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما ۔

تشریح۔انسانی تہذیب اور اسکی ترقی کی سوچ میں گم ہو کر اپنے اور اپنی نسل کو نیک رکھنے کے لئے ایک اولاد کی دعا کی تھی تا کہ انکے خیالات اور اصول برباد نا ہوں۔

یَّرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ۟ وَاجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا(6)

یہ میرا بھی وراث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی اور اسے مقبول بندہ بنالے۔

تشریح۔اپنے ایشور سے ایسی اولاد کی خواہش کی تھی جو پیغمبر یعقوب کے اصولوں کو اور سچے علم کو اگے انسانیت کی تہذیب تک پہنچائے۔

یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِۣ اسۡمُہٗ یَحۡیٰی لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا(7)

اے زکریہ ہم تجھے ایک ایک بچہ کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیی ہے ہم نے اس سے پہلے اسکا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا ۔

تشریح۔پیغمبر زکریہ کو اس انسان کی خوشخبری ملی جو اسکے پیغام اور سچے علم کو اگے تک پہنچا سکے اور اسکا نام تھا یحیی ۔

قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِراً وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيّاً(8)

زکریہ کہنے لگے میرے رب میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بوڑھا کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔

تشریح۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اسکی بیوی کو دیا جسکا کوئی بچہ نہیں تھا۔

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً(9)

ارشاد ہوا وعدہ اسی طرح ہو چکا تیرے رب نے فرمادیا ہے کے مجھ پر تو یہ بلکل اسان ہے اور تو خود جبکہ کچھ نا تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں۔

تشریح۔ اللہ تعالی پیدا کرتا ہے اور بدلتا بھی رہتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّيَ آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيّاً(10)

کہنے لگے میرے لئے کوئی علامت مقرر فرمادیں ارشاد ہوا تیری علامت یہ ہے کے باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی سے بول نا سکے گا ۔

تشریح۔ تین دن کے دھیان کے بعد اللہ تعالی نے انہیں روشنی عطا کی۔

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيّاً(11)

اب زکریہ اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس اکر انہیں اشارہ کرتے ہیں تم صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کرو۔

تشریح۔ پھر انہوں نے لوگوں سے جا کر کہا کے صبح شام علم کو محسوس کریں۔

يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً(12)

اے یحیی میری کتاب کو مظبوطی سے تھام اور ہم نے اسے لڑکپن میں ہی دانائی دی۔

تشریح۔ اور یحیی کو یہ کہا گیا کے سچے علم کو مظبوطی سے اپنائیں (دھارن) جس سے انہیں اور انسانی تہذیب کو ترقی اور سکون حاصل ہو اور وہ سچا علم ہے پاکیزگی، انسانیت، امن وسکون، عدم تشدد اور تعلیم کی طرف لوگوں اور سماج کو لانا ۔

وَحَنَاناً مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيّاً(13)

اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی وہ پرہیزگار تھا۔

تشریح۔ اسکے ساتھ ساتھ اپنے ضمیر کو پاکیزہ اور نرم بنانے کا طریقہ بھی لوگوں کو سمجھایا۔

وَبَرّاً بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّاراً عَصِيّاً(14)

اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا سرکش اور گنہگار نا تھا۔

تشریح۔ اور اپنے ماں باپ یا سماج میں کسی بھی ضعیف انسان کے ساتھ نیک سلوک کرنا بھی سکھایا۔

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيّاً(15)

اس پر سلام جس دن پیدا ہوا اور جس دن مریگا اور جس دن زندہ اٹھایا جائیگا ۔

تشریح۔ ایسے انسان کی سماج میں عزت افضائی ہوتی ہے اور لوگ انکی پیدائش اور موت دونوں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اور انکے خیالات بار بار سماج میں جنم لیتے رہتے ہیں یعنی لوگ انکے اصولوں کو یاد رکھتے ہیں۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً(16)

اس کتاب میں مریم کا بھی واقع بیان کر جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرق جانب ائیں۔

تشریح۔ تواریخ ہمیشہ مریم کی باتیں یاد رکھتی ہے۔

فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاً(17)

اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے اسکے پاس روح کو بھیجا پس وہ اسکے سامنے پورا ادمی بنکر حاضر ہوا۔

تشریح۔پیغمبر عیسی کی پیدائش اور انکو ملا ہوا سچا علم اللہ تعالی کا وجود اور اصولوں کے مطابق اور قدرت کے کچھ راز پردے میں رہتے ہیں۔

قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيّاً(18)

یہ کہنے لگی میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔

تشریح۔حقیقت چھوڑ کر کچھ لوگ قدرت کے راز کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں اس میں دو قسم کی باتیں ہیں۔کچھ لوگ اللہ تعالی کے راز کی تلاش میں ایجادات کے حقدار بنتے ہیں اور کچھ لوگ ان رازوں کو اپنی خواہشات کا مقصد بنا لیتے ہیں۔جو لوگ اللہ کے قدرتی رازوں کو غلط کاموں یا ارادوں میں استعمال کرتے ہیں انہیں اللہ کے زیر سایا قدرتی عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً(19)

اس نے جواب دیا کے میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے ایا ہوں۔

تشریح۔قدرت نے کہا یہ پیغمبروں کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا گیا کے وہ تو صرف اللہ تعالی کا پیغام پہنچانے والے ہیں اور اللہ کے نور کو اپناتے ہیں اور اس پاک نور سے ہی قدرت کی ہر پاکیزگی کی تخلیق ہوتی ہے۔

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيّاً(20)

کہنی لگی بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ نہیں لگا اور نا میں بدکار ہوں۔

تشریح۔قدرت نے کہا ناری پرش (مرد عورت) کے ملن کے بغیر بچہ کیسے ہوسکتا ہے۔

قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاً (21)

اس نے کہا بات تو سچ ہے لیکن تیرے رب کا ارشاد ہوا ہے کے وہ مجھ پر بہت ہی اسان ہے ہم تو ایسے لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دینگے اور اپنی خاص رحمت یہ تو طے شدہ بات ہے۔

تشریح۔سائینسدانوں نے "کلون" سے ٹیسٹ ٹیوب یعنی زندگی کو پیدا کر کے یہ ثابت کر دیا کے اللہ تعالی کی قدرت میں کچھ بھی غیر ممکن نہیں۔

فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَاناً قَصِيّاً(22)

پس وہ حمل سے ہوگئی اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئی۔

تشریح۔ٹھیک اسی طرح مریم بھی حاملہ ہوئی تھی۔

فَأَجَاءهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنتُ نَسْياً مَّنسِيّاً(23)

پھر درد زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے ایا بولی کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھولی بسری ہو جاتی۔

تشریح۔مریم کو یہ سمجھا گئی تھی کے قدرت نے کس طرح اسے حاملہ کیا لیکن سماج نے انکی اس سچائی کو انکار کیا۔

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيّاً(24)

اتنے میں اسے نیچے سے اواز دی کے ارزودہ خاطر نا ہو تیرے رب نے تیرے پاوں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

تشریح۔پیروں تلے زمین نے مریم کو اس احساس کا یقین دلایا اور ایک نہر کے ٹھنڈے پانی کی طرح اسے سکون نصیب ہوا۔

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيّاً(25)

اور کھجور کی تنے کو اپنی طرف ہلا یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دیگا۔

تشریح۔جس طرح کھجور کے پیڑ کو ہلانے سے پکی کھجوریں نیچے گر پڑتی ہیں ٹھیک اسی طرح مریم کو بھی دعا کے ذریعہ قدرت کا سچا علم نصیب ہوا تھا۔

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْناً فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْماً فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيّاً(26)

اب چین سے کھا پی اور انکھیں ٹھنڈی رکھ اگر تجھے کوئی انسان نظر ائے تو کہہ دینا میں نے اللہ رحمن کے نام کا روزہ رکھا ہے اج کسی سے بات نہیں کرونگی۔

تشریح۔ یقیناً اس علم کو اپنا کر اپنی روح کو سکون پہنچایا اور سماج کے بیوقوف لوگوں کی باتوں میں نا آکر مریم نے روزہ رکھا یعنی پرہیزگاری کے ذریعہ اللہ تعالی کی عبادت کی اور لوگوں کے ساتھ بیکار کی بحث نہیں کی۔

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا(27)

اب حضرت عیسی کو لیکر اپنی قوم کے پاس ائیں سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت کی۔

تشریح۔ سچے علم اور اپنے بچے کے ساتھ مریم جب اپنے لوگوں کے درمیان پہنچی تو لوگوں نے انکی سچائی اور اولاد پر شک ظاہر کیا۔

يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا(28)

اے ہارون کی بہن نا تو تیرا باپ برا ادمی تھا اور نا تیری ماں بدکار۔

تشریح۔ لوگوں نے انہیں بھائی، ماں اور باپ کے حوالوں سے جانچنا چاہا۔

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا(29)

مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا سب کہنے لگے بھلا ہم گود کے بچے سے کیسے باتیں کریں۔

تشریح۔ مریم نے لوگوں کو سچائی سمجھائی۔

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا(30)

بچہ بول اٹھا کے میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔

تشریح۔ سچائی اپنی بلندی اور ثبوت کے ساتھ ثابت ہوگئی اور کتاب عیسی کے ذریعہ ثابت ہوئی۔

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا(31)

اراس نے مجھے بابرکت کیا جہاں بھی میں ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکواۃ کا حکم دیا جبتک بھی میں زندہ ہوں۔

تشریح۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں اللہ تعالی کے اصول سکھ چین اور سکون کی برکت اور بشارت لیکر ہر ایمان والے کی مدد فرماتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے یہ حکم ہے کے اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کے ساتھ جیئیں اور سماج کی ترقی کے لئے زکواۃ ادا کریں۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا(32)

اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔

تشریح۔ ایمان والے جس طرح اللہ تعالی کے اصولوں کی وفاداری کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح اپنے ماں باپ کی بھی خدمت کرتے ہیں اور ایمان والے کبھی بھی بدتمیز یا بدزبان نہیں ہوتے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا(33)

اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کے میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاونگا سلام ہی سلام ہے۔

تشریح۔ ایمان والوں کے لئے سکون، سکھ چین انکی موت تک ساتھ رہتا ہے۔

ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ(34)

یہ ہے صحیح واقعہ عیسی بن مریم کا یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہیں۔

تشریح۔ یہ ہے صحیح واقعہ عیسی بن مریم کا اور یہی ہے وہ حق بات جس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ(35)

اللہ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں وہ تو بالکل پاک ذات ہے وہ تو جب کسی کام کو سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہوجا وہ اسی وقت ہوجاتا ہے۔

تشریح۔ اللہ ایک طاقت ہے اور ہر طاقت کی شروعات، درمیان اور اخر سب اللہ تعالی کی طاقت سے ہی پورا ہوتا ہے اسلئے قدرت میں اللہ کی اولاد کہکر کچھ بھی نہیں ہوسکتا

تمام قدرت اللہ کی تخلیق کے ذریعہ ہی مکمل ہوتی ہے اور انسانی سوچ کے مطابق اللہ سے باپ بیٹے کا رشتہ قائم نہیں ہوسکتا۔

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (36)

میرا اور تم سب کا رب اللہ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

تشریح۔تخلیق کی ہر چیز کا مالک اللہ تعالی ہے اور انکے اصولوں کے ساتھ زندگی جینا ہی سیدھی راہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (37)

پھر یہ فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے کافروں کے لئے ویل ہے ایک بڑے دن کا حاضری سے۔

تشریح۔انسانی سوچ اللہ تعالی کے غائبانہ وجود کو نہیں سمجھتی اور اپس میں اختلافات پیدا کرتے ہیں اور ایک ایک فرقے کی بنیاد بناتے چلے جاتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ گنہگار فرقہ بھی موجود ہے جو ہمیشہ بدسکون رہتا ہے۔

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (38)

کیا خوب دیکھنے سننے والے ہونگے اس دن جبکہ ہمارے سامنے حاضر ہونگے لیکن اج تو یہ ظلم صریح گمراہی میں پڑے ہیں۔

تشریح۔گناہوں کا نتیجہ جب گنہگاروں کے سامنے اتا ہے تو وہ دیکھتا اور سنتا ہے اور اپنے کئے ہوئے ظلم کے نتیجہ کا مزا چکھتا ہے تب وہ بکھر جاتا ہے۔

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (39)

تو انہیں رنج وافسوس کے دن کا ڈر سنادے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا جائیگا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں رہ جائینگے۔

تشریح۔گناہ کا نتیجہ اگر انہیں بتا بھی دیا جائے اور اسے سمجھنے کے بعد بھی اپنی ضد میں اندھے ہوکر نیکی کا راستہ اختیار نہیں کرتے۔

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ (40)

خود زمین کے اور تمام زمین والوں کے وارث ہم ہی ہونگے اور سبھوں کو ہماری طرف ہی لوٹ کرانا ہوگا۔

تشریح۔تخلیق کی ہر چیز کا مالک اللہ تعالی ہے اور ہر ردوعمل کے برخلاف ایک ردوعمل ہوتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيْقاً نَّبِيّاً (41)

اس کتاب میں ابراہیم کا قصہ بیان کرو بے شک وہ سچائی والے پیغمبر تھے۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے کے ابراہیم ایک سچے پیغمبر تھے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنكَ شَيْئاً (42)

جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا اپ انکی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نا سنیں نا دیکھیں اور نا اپکو کچھ فائدہ پہنچا سکیں۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم نے اپنے والد سے پوچھا تھا کے لوگ ایسا کام کیوں کرتے ہیں جسکا کوئی نیک نتیجہ یا برا نتیجہ نا ہو یعنی گنہگار جب گناہ کرتے ہیں تب نا وہ کچھ سنتے ہیں نا سمجھتے ہیں اور نا دیکھتے ہیں اور نا ہی سماج کو کوئی فائدہ ہی دے سکتے ہیں۔

پیغام! کچھ لوگ اس ایت کے ساتھ بت پرستی کو جوڑ دیتے ہیں یا اسکی مثال دیتے ہیں۔لیکن سوال یہ اتا ہے کے جو لوگ غیب کی عبادت کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس کیا ثبوت ہے کے غیب انکا ہر کام دیکھتا اور سنتا ہے؟ اللہ تعالی کی طاقت ہر ذرے میں موجود ہے اور وہی سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔بتوں کے سامنے بیٹھ کر اندیکھی طاقت کا تصور کرنا جبکہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے تو انہیں بتوں کے اندر تلاش کرنا کیا برائی ہے؟ اس لحاظ سے اس ایت میں بتوں یعنی بت پرستی سے کوئی تعلق نہیں جو نا تو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نا کوئی فائدہ دے سکتے ہیں (عالموں کی سوچ کے مطابق) تو پھر ان بتوں سے کیا دشمنی؟ شیطانی ضمیر ضد میں اندھے ہوکر گناہ کرنے لگتے ہیں تب وہ نا تو کچھ سن سکتے ہیں نا ہی دیکھ سکتے ہیں۔دنیا کا قدیم مذہب ہے بت پرستی جو ہزاروں سالوں سے چلا ارہا ہے اور دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اسے اپنا رکھا ہے اور کیا اللہ تعالی اتنا کمزور ہے کے وہ اس قدیم بت پرستی کو مٹا نہیں سکا ؟

يَا أَبَتِ إِنِّيْ قَدْ جَاءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْ أَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِيّاً (43)

میرے باپ دیکھیں میرے پاس علم اچکا ہے جو آپکے پاس نہیں ایا تو اپ میری ہی مانیں میں بلکل سیدھی راہ کی طرف اپکی راہبری کرنگا۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم نے اپنے والد سے سچے سائنسی اور جدید علم کے بارے میں کہا اور غیر عقلی اور ضعیف العتقادی کو چھوڑ کر سچائی کی راہ اختیار کرنے کی بات کی۔

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيّاً(44)

میرے اباجان اپ شیطان کی پرستش سے باز اجائیں وہ تو رحم کرم والے رب کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم نے اپنے والد سے کہا کے شیطان کی عبادت نا کریں یعنی ضعیف العتقادی، غیر عقلی، نفرت، بیوقوفی، اہنکار، ظلم اور جہالت کے اصول شیطانی تعلیم ہے اور یہ اللہ کے پاک اصولوں کے خلاف ہے۔

پیغام! یہ ایت بھی ثابت کرتی ہے کے ''بت پرستی'' کے ساتھ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ جب" بت" کچھ کر ہی نہیں سکتے تو پھر وہ شیطانی کس طرح کرینگے ۔

يَا أَبَتِ إِنِّيْ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيّاً(45)

مجھے خوف لگا ہے کے کہیں اپ پر کوئی عذاب الہی نا اپڑے کے اپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم نے اپنے والد سے یہ بھی کہا کے انہیں ڈر ہے کے کہیں انکے والد کو ضعیف العتقادی اور بدسکونی کا عذاب گھیر نا لے ۔

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِيْ يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيّاً(46)

اس نے جواب دیا اے ابراہیم تو کیا ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے سن اگر تو باز نا ایا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالونگا جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم کے والد نے جواب دیا کے ابراہیم نے تو انکے پرانے رسم ورواج سے منہ پھیر لیا ہے جو انکے والد کے سنسکار (تہذیب) تھے اور جسے وہ سچا سمجھتے تھے۔پھر انہوں نے ابراہیم کو اپنے سے دور کر دیا۔

قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ إِنَّهُ كَانَ بِيْ حَفِيّاً(47)

کہا اچھا تم پر سلام میں تو اپنے رب سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہونگا وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔

تشریح۔پیغمبر ابراہیم نے اپنے والد کی عزت افضائی کی اور ایشور (اللہ) سے اپنے والد کے لئے معافی کی دعا کی۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّيْ عَسَى أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاء رَبِّيْ شَقِيّاً(48)

میں تو تمہیں بھی اور جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی چھوڑ رہا ہوں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں کے مجھے یقین ہے کے اپنے رب سے دعا مانگ کر محروم نا رہونگا ۔

تشریح۔ابراہیم نے اپنے اپکو اس طبقہ گروہ سے الگ کر لیا جو ضعیف العتقادی اور جہالت کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے اور اپنی تحقیقات کے ذریعہ سچے علم کی تلاش میں لگ گئے۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَكُلّاً جَعَلْنَا نَبِيّاً(49)

جب ابرہیم ان سب کو اور اللہ کے سوا ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحاق و یعقوب عطا فرمائے اور دونوں کو نبی بنا دیا۔

تشریح۔اسکے بعد ابراہیم کو بیٹا اسحاق اور یعقوب ملا جیسے سچا علم اور شانتی کا راستہ ملا تھا۔

وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيّاً(50)

اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور اہم نے انکے ذکر کو بلند کر دیا۔

تشریح۔قدرت نے انہیں علم کے ساتھ ساتھ اللہ کا کرم، سماج میں عزت اور پاکیزگی کا حقدار بنایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصاً وَكَانَ رَسُولاً نَّبِيّاً(51)

اس قران میں موسی کا ذکر بھی کر جو چنا ہوا اور رسول نبی تھا۔

تشریح۔اور تواریخ کو دہراتے ہوئے موسی کی باتیں اور لوگوں کو سچائی بتانے کی ذمہ داری اٹھائی۔

وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا(52)

ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب کرلیا۔

تشریح۔اللہ تعالی پہاڑ کی طرح اونچے شیطان (پہاڑ) کے قریب سے انہیں نیکی کی طرف لیکرائے اور اللہ تعالی کی ہدایت یعنی قدرت کے بہت سارے راز بھی عطا کئے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا(53)

اور اپنی خاص مہربانی سے اسکے بھائی (ہارون) کو نبی بنایا۔

تشریح۔اور قدرت کے رحم وکرم سے انکے بھائی ہارون کو بھی سچی تعلیم،علم اور قدرتی راز نصیب ہوئے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا(54)

اس کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بھی بیان کر وہ بڑا ہی وعدہ کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے کے پیغمبر اسماعیل بھی سچے اور وعدے کے پابند تھے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا(55)

وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکواۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردیگار کا بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔

تشریح۔انہوں نے بھی اپنے گھر والوں کو نماز اور زکواۃ کے بارے میں بتایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا(56)

اور اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کر وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۔

تشریح۔پیغمبر الیاس نے بھی سچے علم کے ساتھ تواریخ بتائی۔

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا(57)

ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا ۔

تشریح۔اور اللہ تعالی کے رحم سے انہیں بھی سماج میں عزت اور توقیر ملی۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا(58)

یہی وہ انبیا ہیں جن پر اللہ نے فضل وکرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے ان کے سامنے جب رحمن کی آیتیں تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدے کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔

تشریح۔انسانی تہذیب میں تمام رسول جو انسانوں میں سے ہی چنے گئے اور انسانوں کے درمیان ہی رہے اور ایمان کی کشتی یعنی انسانیت، بھائی چارہ،محبت،عدم تشدد، امن وسکون اور تعلیم کے اصولوں پر سوار ہوکر انسانی تہذیب کو علم کی روشنی سے روشن کیا اور لوگوں نے اس سچے علم کو اپنے جذبات کے ساتھ جوڑ کر پاکیزگی کے قدموں پر سجدہ کیا۔

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا(59)

پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کے انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو انکا نقصان انکے اگے اگے۔

تشریح۔سماج میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جو امن وامان، پاکیزگی اور فائدے مند باتوں کو برباد کر کے اپنی اونچی خواہشات یعنی لالچ،حسد،مغروریت اور ضد کے بس میں اکر گناہ کرتے ہیں تو اس کے لئے انہیں بدسکونی کا عذاب ضرور ملتا ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا(60)

بجز انکے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائینگے اور انکی زراسی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔

تشریح۔لیکن جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں (نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور تعلیم) اور اچھے کام کریں وہی جنتی ہیں اور انکی زراسی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔

جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيّاً(61)

ہمیشگی والی جنت میں جن کا غائبانہ وعدہ اللہ نے اپنے بندوں سے کیا بے شک اسکا وعدہ پورا ہونے والا ہی ہے۔

تشریح۔اچھے کاموں کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے اور یہ وعدہ قدرت نے غائبانہ طور پر ہر انسان سے کر رکھا ہے اور نا یہ وعدہ دیکھائی دیتا ہے مگر انسان اسے ضرور محسوس کرسکتا ہے اور یہ احساس کرنے کے بعد ہی لوگوں نے اسے تحریری دستاویز کی شکل عطا کی۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيْهَا لَغْواً إِلَّا سَلَاماً وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَعَشِيّاً(62)

وہ لوگ وہاں کوئی بات لغو نا سنیں صرف سلام ہی سلام انکے لئے صبح شام انکا رزق ہوگا۔

تشریح۔نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، عدم تشدد، بھائی چارہ، پاکیزگی اور علم کے اصولوں پر عمل کرنے سے ہی صرف سکون ہی سکون ہے اور صبح شام سکون سے اپنی ذاتی ضرورتیں پوری کرسکتے ہیں۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيّاً(63)

یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں کو بناتے ہیں جو متقی ہوں۔

تشریح۔سکھ، چین علم اور سچائی کی جنت میں وہی لوگ رہتے ہیں جو محبت انسانیت، تعلیم، بھائی چارہ، عدم تشدد اور امن وسکون کے اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيّاً(64)

ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے ہمارے اگے پیچھے اور انکے درمیان کل چیزیں اسی کی ملکیت ہیں تیرا رب بھولنے والا نہیں۔

تشریح۔ہر انسان کا رب قدرت کے ذریعہ وہی تعلیم انسان کو دیتے ہیں جو سچی ہے اور قدرت کے ساتھ انسان کا ایک وعدہ ہے یعنی سامنے، پیچھے، ہر جگہ اور ہر کونے، ہر وقت اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتا ہے جسے سائینسدانوں نے ایٹومک کہا اور یہ طاقت کچھ بھی نہیں بھولتی یعنی قدرت ہر بات یا ہر پہلو انسان کے سامنے ثابت کردیتی ہے۔

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيّاً(65)

اسمانوں کا زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب کا رب ہے تو اسی کی بندگی کرو اور اسکی عبادت پر جم جا کیا تیرے علم میں اسکا ہم نام ہم پلہ کوئی اور بھی ہے۔

تشریح۔تمام مخلوق کا خالق اللہ ہے تو اسکی عبادت کریں یعنی اسکے اصولوں کے ساتھ زندگی بسر کریں یعنی جیئیں اور اللہ سارے رازوں کو جانتا ہے۔

وَيَقُوْلُ الْإِنسَانُ أَئِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيّاً(66)

انسان کہتا ہے جب میں مرجاوں تو کیا پھر زندہ کرکے نکالا جاونگا ؟

تشریح۔موت کے بعد کی زندگی یا موت کے بعد کے حالات کے بارے میں ہمیشہ انسانوں کے درمیان ایک سوال رہا ہے؟

پیغام!اس سوال کا مکمل جواب یا ثبوت صرف اللہ تعالی کے پاس ہی ہے۔

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئاً(67)

کیا یہ انسان اتنا بھی یاد نہیں رکھتا کے ہم نے اسے اس سے پہلے بھی پیدا کیا تھا حالانکہ وہ کچھ بھی نا تھا۔

تشریح۔انسان کی پیدائش کا راز جو صرف سائینسدانوں نے نکالا اور ثابت کیا انکی اس بات سے اس راز سے پردہ اٹھ سکتا ہے کے انسان کی زندگی کا جینا مرنا (چکر) جو قدرت کے ذریعہ اور وقت کے ذریعہ پر رونق ہوتا گیا۔پہلے وہ کچھ بھی نہیں تھا یعنی جنگلی زندگی جیتے تھے پھر انہیں علم کی روشنی دیکر تہذیب کے دائرے میں لائے اور ایک ترقی یافتہ جدید خیالات والی زندگی عطا کی۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيّاً(68)

تیرے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کرینگے۔

تشریح۔قدرت اللہ کی قسم کھاتی ہے اور کہتی ہے کے ہر شیطانی فطرت کو قدرتی طور پر وہی دھول چٹاتی ہے اور سماج میں نیکی کو وہی دوبارہ قائم کرتی ہے۔

پیغام! اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق کہنے والے اور سننے والے کا رب الگ الگ ہے۔انسان نے اپنی سہولت کے لئے اس اعلی طاقت کا الگ الگ نام دیا مگر قدرت جو اللہ کی طاقت سے چلتی ہے اسے کسی نام کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ وہ جانتی ہے کے قدرت (اللہ) لافانی ہے اور وہی ہر طرف موجود ہے اور وہی سب کچھ چلاتی ہے۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيّاً(69)

ہم پھر ہر گروہ سے انہیں الگ نکال کھڑا کرینگے جو اللہ رحمن سے اکڑے اکڑے پھرتا ہے۔

تشریح۔دنیا کے ہر کونے میں الگ الگ رنگ روپ، رہن سہن اور شکلوں والے اور الگ الگ طور طریقوں والے انسان پائے جاتے ہیں لیکن گناہ اور ثواب کی شکل تقریبا سب جگہ یکساں ہے۔دنیا کے ہر کونے کے گنہگاروں کو (قدرت) جو اللہ تعالی کے اصولوں کی خلافی کرتے ہیں انہیں انسانی سماج سے نکال کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتی ہے یعنی ان لوگوں کا گناہ چھپ نہیں سکتا

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلِيّاً(70)

پھر ہم انہیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہونگے۔

تشریح۔قدرت ان لوگوں کا بھی پردہ فاش کر دیتی ہے جو گنہگار ہیں اور جہنم کے ایندھن ہیں۔

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْماً مَّقْضِيّاً(71)

تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے رب کی طرف سے قطعی فیصل شدہ امر ہے۔

تشریح۔قدرت کا فیصلہ یہ ہے کے ہر کسی کو اپنے گناہوں کا پھل بھگتنا پڑتا ہے اور کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيّاً(72)

پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالینگے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دینگے۔

تشریح۔پھر قدرت نیک اور پرہیزگاروں کو سکون عطا کرتی ہے اور گنہگاروں کو بدسکونی سے بھری زندگی کے ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً(73)

جب انکے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاو ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟

تشریح۔جب سچائی ثبوت کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے تب گنہگار کافر پاک لوگوں سے پوچھتے ہیں کے حیثیت اور عزت میں کون بہتر ہے۔

پیغام! سچائی جب لوگوں کے سامنے اتی ہے تو چند لوگ ہی اسے سمجھ سکتے ہیں اور دھیرے دھیرے سچائی کی بلندی سماج میں جاری جھوٹ کو مٹا دیتی ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثاً وَرِئْياً(74)

ہم تو ان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ کر تھیں۔

تشریح۔قدرت نے بہت سارے ایسے لوگوں کا خاتمہ کیا ہے جو گنہگار تھے اور انکی دولت اور حیثیت نے سماج میں انکا دبدبہ قائم کر رکھا تھا۔

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدّاً حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضْعَفُ جُنداً(75)

کہہ دیں جو گمراہی میں ہو اسکو اللہ رحمن اسکو خوب لمبی مہلت دیتا ہے یہاں تک کے وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی عذاب یا قیامت اسی وقت انکو سہی طور پر معلوم ہو جائیگا کے کون برے مرتبے والا ہے اور کس کا جتھا کمزور ہے۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ تعالی اسکو خوب لمبی مہلت دیتے ہیں جب تک وہ اپنے عذاب کو دیکھ نا لے۔سچائی اتنی بلند ہوتی ہے کے یہ ہر ایک کے

سامنے ظاہر ہوجاتی ہے۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا (76)

اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ ہدایت بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں ۔

تشریح۔ اور جو پاکیزہ، نیک اور علم والے ہوتے ہیں اللہ تعالی انکی نیکیاں اور علم بڑھا دیتے ہیں۔ سکون کی دنیا انکے لئے سب سے بہترین ہوتی ہے اور جھوٹی شان اور دولت کے بدلے میں۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا (77)

کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری ایتوں سے کفر کیا اور کہا مجھے تو مال اولاد ضرور دی جائیگی۔

تشریح۔ تواریخ گواہ ہے ظالموں کے انجام سے چاہے وہ تعداد میں کتنے ہی کیوں نا ہوں۔ زیادہ مال، دولت اور انسانوں کی گنتی سے۔

أَاطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا (78)

کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اللہ سے کوئی وعدہ لے چکا ہے۔

تشریح۔ کیا گنہگار معافی کے حقدار ہیں یا ان سے کسی قسم کا عہد اللہ یا قدرت نے لے رکھا ہے۔

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا (79)

ہرگز نہیں یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لینگے اور اسکے لئے عذاب بڑھائے چلے جائینگے۔

تشریح۔ گنہگار جو بھی کرتے ہیں وہ سماج اور قدرت میں ایک داغ چھوڑ جاتے ہیں اور انکے کاموں کی کوئی معافی نہیں ہوتی۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا (80)

یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے اسے ہم اسکے بعد لے لینگے اور یہ تو بلکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔

تشریح۔ گنہگار انسان بلکل اکیلا ہوتا ہے اور انکے گناہوں کا عذاب کوئی بھی اٹھانے کو تیار نہیں ہوتا۔

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا (81)

انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کے وہ انکے لئے باعث عزت ہوں۔

تشریح۔ امن وسکون اور سکھ چین کی تلاش میں شیطانی راستہ اختیار کرتے ہیں جو انہیں پاک راستہ کبھی نہیں دیکھا تا۔

كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (82)

لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں وہ تو انکی پوجا سے منکر ہوجائینگے اور الٹے انکے دشمن بن جائینگے۔

تشریح۔ گناہ کی بنیاد پر سکون کی عمارت کبھی بھی کھڑی نہیں ہوسکتی اور گنہگار خود اپنا دشمن ہے اور اپنے بدتر حالات کا ہمیشہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا (83)

کیا تو نے نہیں دیکھا کے ہم کافروں کے پاس شیطان بھیجتے ہیں جو انہیں خوب اکساتے ہیں۔

تشریح۔ یہ تو کھلا سچ ہے کے جب انسان کا ضمیر ختم ہوجاتا ہے تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی ختم ہوجاتی ہے اور اپنے گناہ کے کاموں میں ملوث ہوکر شیطان کا بندہ بنکر رہ جاتا ہے۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا (84)

تو انکے بارے میں جلدی نا کر ہم نے تو خود انکے لئے مدت شمار کر رکھی ہے۔

تشریح۔ نیک انسان گنہگاروں کے عذاب کی جلدی نا کریں۔ صبر اور وقت کا انتظار کریں۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا (85)

جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمن کی طرف بطور مہمان کے جمع کرینگے۔

تشریح۔صبر کے بعد جب گناہ کا خاتمہ ہوگا تب یقینا ایمان داروں کو قدرت کی طرف سے امن وسکون اور اللہ کی رحمتوں میں اپنے اپ کو پائینگے۔

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْداً(86)

اور گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائینگے۔

تشریح۔گنہگاروں کو بھوکا پیاسا بدسکونی کی طرف بھگا دیا جائیگا ۔

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَنِ عَهْداً(87)

کسی کو شفاعت کا اختیار نا ہوگا سوائے انکے جنہوں نے اللہ کی طرف سے کوئی قول اقرار لیا ہو۔

تشریح۔گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا کیونکہ انکی سزا رحمن کی طرف سے مقرر ہوچکی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً(88)

ان کا قول تو یہ ہے کے اللہ رحمن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔

تشریح۔جھوٹے اور مکار لوگ اللہ تعالی کے نام سے جھوٹ بولتے ہوئے کہتے ہیں کے وہی لوگ اللہ کے قریب ہیں یعنی اللہ کی اولاد ہیں اور اللہ انہیں اولاد کی طرح ہی چاہتے ہیں۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً إِدّاً(89)

یقینا تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔

تشریح۔یہ بات بلکل بے بنیاد اور جہالت سے بھری ہوئی ہے۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدّاً(90)

قریب ہے کے اس قول کی وجہ سے اسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہوجائیں۔

تشریح۔اوزن لیئر کے پھٹنے کی وجہ سے ہوا کی ہر سطح کو سورج کی کرنیں چور چور کردینگی اور زمین ہوجائیگی ٹکڑے ٹکڑے اور پہاڑ ہوجائینگے ریزہ ریزہ ۔

أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَداً(91)

کے وہ رحمن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔

تشریح۔گنہگار اپنے اپکو رحمن (خدا) کا بیٹا ثابت کرنے کی کوشش کرینگے ۔

وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَداً(92)

شان رحمن کے لائق نہیں کے وہ اولاد رکھے۔

تشریح۔رحمان لامحدود وجود کا مالک ہے اس لحاظ سے کوئی اولاد رکھ کر اپنی شان کو محدود نہیں کرسکتا ۔

إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْداً(93)

اسمان زمین میں جو بھی ہے سب کے سب اللہ کے غلام بنکر ہی انے والے ہیں۔

تشریح۔قدرت کی ہر چیز ایٹومک طاقت سے چلتی ہے اور قدرت اس پر قابو بھی رکھتی ہے یعنی ہر چیز قدرت کے حکم سے چلتی ہے۔

لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدّاً(94)

ان سب کو گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی نے ہر چیز کو اپنی طاقت کے گھیرے میں رکھا ہے ۔

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْداً(95)

یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکیلے اسکے پاس حاضر ہونے والے ہیں۔

تشریح۔دنیا کی ہر چیز کی موت ہے یعنی زمین کی چیز زمین میں سما جائیگی ۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدّاً(96)

بے شک جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے انکے لئے اللہ رحمن محبت پیدا کر دیگا۔

تشریح۔تعلیم، انسانیت، پرہیز گاری، محبت، عدم تشدد اور امن وسکون چاہنے والے قدرت کے دئے ہوئے سکون کے دائرے میں ہونگے ۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْماً لُّدّاً(97)

ہم نے اس قران کو تیری زبان میں بہت ہی اسان کر دیا ہے کے تو اسکے ذریعہ پرہیز گاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالوں لوگوں کو ڈرائے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت (قران) کے ساتھ جینا اور اسکے اصولوں کے ساتھ مرنا اور ہر انسان کا رہن سہن، طور طریقہ اور زبان میں اللہ نے اسان کیا یعنی اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کے ساتھ جینے کا طریقہ اللہ نے انسانوں کے لئے اسان کیا اور اسکے ساتھ ساتھ نیک لوگوں کے لئے یہ خوشی کی بات ہے کے اللہ کے اصولوں کے ساتھ جینا یعنی سکھ، سکون اور علم کے ساتھ جینا اور ایسی زندگی سے فسادی ڈرتے ہیں ۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزاً(98)

ہم نے ان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کو تباہ کر دیا ہے کیا ان میں سے ایک کی بھی اہٹ پاتا ہے یا انکی اواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے۔

تشریح۔تواریخ گواہ ہے کے قدرت نے بڑے بڑے گنہگاروں کا خاتمہ کیا اور انسانی سماج سے انکا نام ونشان مٹا دیا ۔

سورۃ طہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

طٰہٰ(1)

طہ

تشریح۔

ط۔طلبات

ح ۔حاکم / حکمت

اس سورہ میں اللہ تعالی نے علم اور حکمت کی تعلیم دی ہے کے انسان کس طرح اسلام کے ساتھ جئیں اور سائینس کے اصولوں کو سمجھیں اور اسکی حکمت اس سورہ کے ذریعہ دی جارہی ہے اور طالب علم تعلیم کو حاصل کریں یہ حاکم کی طرف سے حکمت ہے۔

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی(2)

ہم نے یہ قران تجھ پر اسلئے نہیں اتارا کے تو مشقت میں پڑ جائے۔

تشریح۔انسانوں کے رہن سہن کا طریقہ قدرت نے بہت اسان کیا اور وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی زندگی کو بھی اسان اور پر رونق بھی بنایا۔

اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی(3)

بلکہ اسکی نصیحت کے لئے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

تشریح۔قدرت انسانوں کے لئے ایک تعلیم گاہ ہے اور اس تعلیم کا ٹھیک ٹھیک پالن وہ کرتے ہیں جسے اپنے کرم پھل کی چنتا ہے اور وہ اللہ تعالی سے ڈرتے بھی ہیں۔

تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی(4)

اسکا اتارنا اسکی طرف سے ہے جس نے زمین اور بلند اسمانوں کو پیدا کیا۔

تشریح۔قدرت کی ہر وہ چیز جو زمین و اسمان کے درمیان ہے وہ سب یہانتک کے یہ کتاب بھی اللہ کی مرضی کے مطابق انسانی دماغ میں قدرتی اصولوں کے تحت اترا ۔

الرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی(5)

جو رحمن ہے عرش پر قائم ہے۔

تشریح۔وہ قدرت ہی ہے جو سب پر رحم کرتی ہے لامحدود اور اسکی طاقت سب سے اوپر۔

پیغام !اس ایت میں ایک سائنسی سراغ چھپا ہوا ہے۔اسمان میں سورج، چاند، ستارے، سیارے موجود ہیں اور وہ سب پر مانوک شکتی (Atomic power) کے ذریعہ گتی شیل ہے۔اسلئے رحم کرنے والا اللہ تعالی اسمانوں میں بھی موجود ہے۔جو لامحدود اور اسکا کوئی مخصوص ٹھکانہ نہیں ہے۔انسانی نظر میں عرش بادل کے کچھ جھنڈوں کا دھوکا (وہم) ہے مہاسن کو انسان اسمان سمجھتا ہے اور ہواوں کی طے کے ذریعہ زمین کی مخلوق کی حفاظت کی گئی ہے۔

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ مَا تَحۡتَ الثَّرٰی(6)

جسکی ملکیت اسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان اور نیچے کی ہر چیز پر ہے۔

تشریح۔اور اسلئے اللہ تعالی ہی اسمان زمین اور کائنات کے اندر جو کچھ بھی ہے سب کا مالک ہے کیونکہ وہ لامحدود ہے۔انو پر مانو سب ایشور کنا (گاڈ پارٹیکل) کے ذریعہ سنگھٹت (منظم) ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے اور وہ لامحدود بھی ہے۔

وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى(7)

اگر تو اونچی بات کہے تو وہ ہر ایک پوشیدہ سے بھی پوشیدہ تر چیز کو جانتا ہے۔

تشریح۔ جبکہ انو پر مانو اللہ کی شکتی کے ذریعہ سنگھٹت (منظم) ہوتے ہیں اسلئے قدرت انسان کی ہر پکار کو سن سکتی ہے چاہے وہ اسے چھپا کر کرے یا کھلے عام ۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاء الْحُسْنَى(8)

وہی اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں بہترین نام اسی کے ہیں۔

تشریح۔ وہی طاقت اللہ تعالی کی ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور انسان اسے کسی بھی نام سے پکار سکتا ہے۔

پیغام! لامحدود ہونے کی وجہ سے اس اعلی طاقت کا کوئی نام نہیں ہوسکتا انسانوں نے اپنی سہولت اور دماغی تسلی کے لئے اس اعلی طاقت کا نام اپنے حساب سے رکھا ہے۔

وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى(9)

تجھے موسی کا قصہ بھی معلوم ہے۔

تشریح۔ تواریخ پیغمبر موسی کی گواہی دیتا ہے ۔

إِذْ رَأَى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى(10)

جبکہ اس نے اگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا تم زرا سی دیر ٹھہر جاو مجھے اگ دیکھائی دی بہت ممکن ہے کے میں اسکا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاوں یا اگ کے پاس سے راستہ کی راہ پاوں۔

تشریح۔ جب انہوں نے سچے گیان کی روشنی دیکھی تب انہوں نے اپنے خاندان کے لوگوں سے کہا انہیں سچائی نظر ائی ہے اور اس سچائی اور اسکا نتیجہ (اگ کی تپش) اپنے خاندان کے لوگوں کو ضرور دیکھا ئینگے اور سچے گیان اور روشنی کا راستہ بتائینگے ۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَى(11)

جب وہاں پہنچے تو اواز دی گئی اے موسی ۔

تشریح۔ جب موسی نے اپنے ضمیر سے سچائی اور اللہ کے اصولوں کو محسوس کیا تب انکے ضمیر نے انہیں پکارا۔

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى(12)

یقینا میں تیرا پروردیگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے۔

تشریح۔ اور انہوں نے محسوس کیا اپنے رب کو نتیجے میں انہوں نے اپنے پرانے کو سنسکار اور جہالت والے (جوتیاں) خیالات کو اتار پھینکا۔ انکے ضمیر نے انہیں کہا کے وہ شانتی، شکھشا اور گیان (طور) کے پاک میدان میں اپنچے جسے اللہ نے طوی کہکر پکارا ہے۔

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى(13)

اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن ۔

تشریح۔ انسانوں میں سے کسی خاص انسان کو سچے گیان کے لئے منتخب کرتی ہے اور اللہ انسان کے دماغ کے ذریعہ تمام انسانوں تک سچائی پہنچاتے ہیں۔

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي(14)

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

تشریح۔ وہی اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں یعنی تخلیق کی ہر چیز اللہ کی طاقت سے بنتی، بگڑتی اور ردعمل میں اتی ہے۔ ایٹم سے ہی تمام چیزیں بنتی اور بگڑتی ہیں یعنی ایٹم کے اندر ہی اللہ کی طاقت ہے اور انسان اسکی ہی عبادت کریں یعنی قدرت کے نیک اور پاک اصولوں کے ساتھ جئیں اور انکی یاد میں محبت، بھائی چارہ، عدم تشدد، شکھشا اور شانتی کے اصولوں کو اپنا مقصد بنالیں۔

سوال؟ جب اللہ کی تمام قدرت پاک ہے تو پھر کوئی خاص علاقہ پاک ہے اور دوسرا کوئی پاک نہیں ! یہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالی پاک ہے اور اسکی تمام چیزیں بھی پاک ہیں

یعنی اللہ نے قدرتی طور پر صرف گناہ اور گندی سوچ کو ناپاک قرار دیا ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ(15)

قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو ۔

تشریح۔انسان کی نظر میں اسکی موت کس طرح ہوگی یہ پوری طرح ایک راز ہے مگر انسان کے کرم پھل اس راز کی پرچھائی ہیں۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ(16)

اب اسکے یقین سے تجھے ایسا شخص روک نا دے جو اس پر ایمان نا رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو ورنہ تو ہلاک ہو جائیگا ۔

تشریح۔اپنی اخرت پر یقین نا رکھتے ہوئے جو انسان اپنی اونچی خواہشات کے پیچھے اپنے اپکو دھکیل دیتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں یا اپنے ناپاک ضمیر کو مخاتب کرتے ہیں انکی بربادی یقینا ہے۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ(17)

اے موسی تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا ہے ۔

تشریح۔موسی سے پوچھا کے وہ اپنی داہنی طرف یعنی پاک ضمیر کو کس طرح بیان کرینگے۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ(18)

جواب دیا کے یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں ٹیک لگا تا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لئے پتہ جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت فائدے ہیں۔

تشریح۔موسی نے کہا یہ انکے گیان کی لاٹھی ہے اور اس گیان کے راستہ پر ہی وہ چلتے ہیں اور اس گیان سے بھیڑ بکریوں کے طرح نادان انسانوں کو سہی اور غلط راستہ کی پہچان دیتے ہیں۔گیان انسان کی تہذیب اور ترقی کی بنیاد ہے۔

پیغام !اس ایت میں لاٹھی گیان کے راستہ کی نشاندہی کرتی ہے قران ہر دور کے لئے مکمل ہے اور یہ کسی کہانیوں کے اصول سے متاثر نہیں ہوسکتا۔لاٹھی کی کہانی سے انسان کو صرف غیر عقلی خیالات مل سکتے ہیں سچائی نہیں ۔

قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ(19)

فرمایا اے موسی اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔

تشریح،اگر کوئی انسان گیان اور سچائی کو اپنے دماغ سے نیچے اتار دے یا گیان اور سچائی میں نا جیئے۔

فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ(20)

ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔

تشریح۔تو یقینا وہ ایک سانپ کی طرح ہو جائیگا جس میں کوئی علم کی روشنی نہیں اور انکی زندگی سانپ کی طرح ٹیڑھی میڑھی ہو کر رہ جائیگی اور یہ سچائی سے بھٹکنے کا نتیجہ ہے ۔یعنی انکی زندگی کو سنسکار کے اندھیرے میں گمراہ ہو کر رہ جائیگی ۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ(21)

فرمایا بے خوف ہو کر اسے پکڑ لے۔

تشریح۔سچائی کی لاٹھی کو بے خوف ہو کر اگر کوئی انسان پکڑتا ہے اپنی زندگی کے کسی بھی وقت میں تو یقینا اسے ایمان کا راستہ حاصل ہوگا جیسے وہ پہلے تھا یعنی اپنی پیدائش کے وقت۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ(22)

اور اپنا ہاتھ بغل میں ڈال تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن بغیر کسی عیب کے یہ دوسرا معجزہ ہے ۔

تشریح۔انسان اپنے گریبان میں جھانک لے یعنی اپنے کاموں کو اپنے ضمیر سے تلاش کرے تو اسے ایک روشن اور سکون والی زندگی حاصل ہوگی۔

(انسان اپنی زندگی کا زیادہ کام ہاتھوں سے کرتا ہے)

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى(23)

یہ اسلئے کے ہم تجھے اپنی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت میں ہر سچائی اپنی بڑی بڑی نشانیوں کے ساتھ موجود ہے۔

اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى(24)

اب تو فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے۔

تشریح۔قدرت نے موسی کے ضمیر کو ہدایت دی کے وہ گنہگاروں کا سامنا کرے۔اس ایت میں گنہگاروں کی نشاندہی فرعون کے نام سے کی گئی ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي(25)

موسی نے کہا اے میرے رب میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔

تشریح۔موسی نے اپنی ضمیر اور ذہن کو سچے گیان سے بھر دینے کی دعا کی۔

وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي(26)

اور میرا کام مجھ پر اسان کردے ۔

تشریح۔یعنی گیان اور ذہن سے سارے کام اسان ہوجاتے ہیں۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي(27)

اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔

تشریح۔انسان کی زبان سے سارے کام بگڑتے اور بنتے ہیں اسلئے موسی نے زبان کی شائستگی کی کامیابی کی دعا کی۔

يَفْقَهُوا قَوْلِي(28)

تا کے لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

تشریح۔تا کے لوگ اسے سمجھ سکیں

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي(29)

اور میرا وزیر میرے گھر والوں کی طرف سے کردے۔

تشریح۔اور موسی کی طرح ہی انکا کوئی مددگار بھی ہو۔

هَارُونَ أَخِي(30)

یعنی میرے بھائی ہارون کو ۔

تشریح۔موسی کا بھائی ہارون انکا مددگار بنا ۔

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي(31)

تو اس سے میری کمر کس دے ۔

تشریح۔اور سچے اصولوں کی طاقت بڑھی ۔

وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي(32)

اور اسے میرا شریک کار کردے ۔

تشریح۔نیک کاموں میں انکا ساتھ دے۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْراً(33)

تا کے ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔

تشریح۔اللہ تعالی کی ساری سچائیاں لوگوں تک پہنچا سکیں (تسبیح کرنا)

وَنَذْكُرَكَ كَثِيْراً(34)

اور بکثرت تیری یاد کریں۔

تشریح۔اتہاس اور وگیان کے ساتھ سچائی کی تحقیقات کریں۔

إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيْراً(35)

بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔قدرت ہی انسان کو راستہ دکھانے والی ہے۔

قَالَ قَدْ أُوتِيْتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَى(36)

اور فرمایا موسی تیرے تمام سوالات پورے کردئے۔

تشریح۔موسی کی خواہش پوری ہوئی۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَى(37)

ہم نے تجھ پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا ۔

تشریح۔قدرت کی مہربانی موسی کو حاصل ہوئی۔

إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَا يُوحَى(38)

جبکہ ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جارہا ہے۔

تشریح۔موسی کی ماں کو موسی پر فخر ہوا ۔

أَنِ اقْذِفِيْهِ فِيْ التَّابُوتِ فَاقْذِفِيْهِ فِيْ الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهُ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ(39)

کے تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے پس دریا اسے کنارے لا ڈالیگا اور میرا اور خود اسکا دشمن اسے لے لیگا اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت تجھ پر ڈال دی تا کہ تیری پرورش میرے ان لوگوں کے سامنے کی جائے۔

تشریح۔موسی کی پیدائش کی کہانی اور شری کرشن کی پیدائش کی کہانی بلکل یکساں ہے۔فرعون سے ڈر کر موسی کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال کر بہا دیا تھا ٹھیک اسی طرح شری کرشنا کو بھی کنس کے عذاب سے بچا کر دوسرے شہر پہنچا دیا تھا اور دونوں کو ہی انکے پالنے والوں نے بہت پیار سے پالا تھا ۔

إِذْ تَمْشِيْ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَن يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ إِلَى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْساً فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوناً فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَى قَدَرٍ يَا مُوسَى(40)

جب تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کے اگر تم کہو تو میں اسے بتادوں جو اسکی نگہبانی کرے اس تدبیر سے ہم نے تجھے تیری ماں کے پاس پہنچا دیا کے اسکی انکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نا ہو اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچا لیا تھا غرض ہم نے تجھے اچھی طرح ازمالیا پھر تو کئی سال تک مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا پھر تقدیر الہی کے مطابق اے موسی تو ایا ۔

تشریح۔جب موسی/کرشنا کی ماں اپنے بچے کے بچھڑنے کے غم سے غمگین تھی تو انہیں خبر پہنچائی گئی کے وہ ٹھیک ٹھاک ہیں۔گوکل میں پلے بڑھے کرشنا/موسی نے اپنا وقت پورا ہونے کے بعد کنس یا فرعون کا قتل یعنی اسکا خاتمہ کیا تھا ۔

پیغام! موسی اور کرشنا کی کہانی یکساں ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کے مصر میں موسی اور ہندوستان میں کرشن جی۔اس بات کا تواریخی ثبوت تو نہیں ہے مگر یہ بات ایک اشارہ ہے انسان کی غلط فہمی دور کرنے کی۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي(41)

اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کے لئے پسند فرمایا۔

تشریح۔قدرت نے موسی/کرشن جی کو گناہ کے خلاف لڑنے کے لئے خاص دماغی طاقت یعنی گیان اور عقلمندی سے سنوارا تھا۔

اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي(42)

تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لئے ہوئے جا اور خبردار میرے ذکر میں سستی نا کرنا ۔

تشریح۔قدرت نے موسی/کرشن جی کو اپنے بھائی ہارون/بلرام کے ساتھ گناہ کے خلاف اللہ تعالی کے اصولوں کو ساتھ لیکر لڑنے کا سفر طے کیا تھا ۔

اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى(43)

تم دونوں فرعون کے پاس جاو اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔

تشریح۔فرعون یا کنس کے پاس جا کر انکا خاتمہ کیا تھا کیونکہ انہوں نے گناہوں کی حد پار کر دی تھی۔

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى(44)

اسے نرمی سے سمجھاو کے شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔

تشریح۔اسکے باوجود انہیں (کنس/فرعون) سمجھانے کی کوشش کی گئی اور گنہگار سچائی سے ڈر گئے تھے ۔

قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَى(45)

دونوں نے کہا اے میرے رب ہمیں خوف ہے کے کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نا کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نا جائے۔

تشریح۔فرعون اور کنس کے جلال سے لوگ ڈرے ہوئے تھے اور گنہگار طاقت سچائی کی خلافی کر رہی تھی۔

قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى(46)

جواب ملا کے تم خوف نا کھاو میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہونگا ۔

تشریح۔اللہ تعالی نے نیک دل انسانوں کے دل سے ڈر ہٹا کر سچائی کے ساتھ جینے کا جذبہ پیدا کیا اور اللہ سب دیکھتا سنتا ہے۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى(47)

تم اسکے پاس جا کر کہو کے ہم تیرے پروردیگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے انکی سزائیں موقوف کر۔ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر ائے اور سلامتی اس کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔

تشریح۔اللہ تعالی کے حکم سے پیغمبروں نے گنہگاروں کو سمجھانے کی کوشش کی اور شانتی کا پیغام دیا یعنی سہی راستہ کی پہچان دی ۔

إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّى(48)

ہماری طرف وحی کی گئی ہے کے جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اسکے لئے عذاب ہے۔

تشریح۔اور ساتھ میں یہ بھی کہا کے جو لوگ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور نیکی، محبت، پرہیزگاری، انسانیت، شکھشا، شانتی اور عدم تشدد کو پیٹھ دیکھاتے ہیں ان لوگوں کو ہی تمام عذاب ہوتے ہیں۔

قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَى(49)

فرعون نے پوچھا اے موسی تم دونوں کا رب کون ہے۔

تشریح۔گنہگار جسکی نشاندہی فرعون کے نام سے کی گئی ہے وہ پیغمبر سے پوچھتے ہیں کے رب کون ہے اور کہاں ہے ۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْ أَعْطَی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ ہَدَی(50)

جواب دیا کے ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر کسی کو ایک خاص صورت شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا دی۔

تشریح۔پیغمبر نے سمجھایا کے ایٹم سے ہر چیز اپنی شکل اختیار کرتی ہے یعنی ایٹم کے اندر جو طاقت ہے وہی طاقت لازوال، لامحدود اور لافانی ہے۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَی(51)

اس نے کہا اچھا یہ بتاؤ اگلے زمانے والوں کا کیا حال ہونا ہے ۔

تشریح۔گنہگار یہ پوچھتے ہیں کے انسانی تہذیب سے پہلے والے انسانوں کی شکل وصورت کیسی تھی اور کس دور میں یہ شکل اختیار کی۔

قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّیْ فِیْ کِتَابٍ لَّا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنسَی(52)

جواب دیا انکا علم میرے رب کے یہاں کتاب میں موجود ہے نا تو میرا رب غلطی کرتا ہے نا بھولتا ہے ۔

تشریح۔پیغمبر نے سمجھایا کے اسکا گیان سائینس کی کتابوں میں ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ انسان کو ملتا رہا ہے اور قدرت کسی چیز کو بھولتی نہیں ہے۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْأَرْضَ مَهْداً وَسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلاً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّن نَّبَاتٍ شَتَّی (53)

اس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور تمہارے چلنے کے لئے راہیں اور اسمان سے پانی بھی برساتا ہے پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار ہوتی ہے ۔

تشریح۔دنیا کا گول ہونے کی وجہ سے Gravitational Pull کے ذریعہ انسان (مخلوق) کو زمین نے پکڑ کر رکھا ہے اسلئے دنیا کی زمین انسان کے لئے بچھونے کی طرح ہے اور قدرت نے انسان کو ایسی راہ دکھائی۔قدرتی طور پر گیان کے ذریعہ انسان کو سہولت کے سارے سامان فراہم کرنے کی تعلیم دی اور اسمان سے بارش برسا کر اور دنیا میں موجود پانی کے ذریعہ تمام قسم کے پیڑ پودے اور مخلوق کی تخلیق کی ۔

کُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَکُمْ إِنَّ فِیْ ذَلِکَ لَآیَاتٍ لِّأُوْلِیْ النُّهَی(54)

تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ۔

تشریح۔انسان قدرت سے ہی خوراک اور اپنی ضرورت کی چیزیں حاصل کرتا ہے اس میں نشانی ہے گیانیوں اور سمجھداروں کے لئے۔

مِنْهَا خَلَقْنَاکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً أُخْرَی(55)

اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں دوبارہ لوٹائینگے اور پھر اسی سے دوبارہ نکال کھڑا کرینگے۔

تشریح۔دنیا کی زمین سے تمام مخلوقات کی بنیاد پڑی صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ اس قدرت سے قدرت کی تمام چیزوں کی بنیاد پڑی اور ہر چیز کی موت کے بعد یا بدلاو (پریورتن) یقینا ہے۔تخلیق کے بعد تمام قسم کے بدلاو کا راستہ طے کرتے ہوئے ہر چیز قدرت میں فنا ہو جاتی ہے اور پھر قدرت میں ہی یہ دوسری شکل اختیار کر لیتی ہے اور اسے ویورتن (ایک شکل سے دوسری شکل میں انا) کہا جاتا ہے۔انسانی جسم ایٹم یعنی زرے سے بنا ہے اور مرنے کے بعد یہ پھر ایٹم بنکر زمین میں سما جاتا ہے۔

وَلَقَدْ أَرَیْنَاهُ آیَاتِنَا کُلَّهَا فَکَذَّبَ وَأَبَی(56)

ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

تشریح۔سشٹی، پریورتن اور ویورتن (تخلیق، بدلا اور تغیر) یہ ساری چیزیں قدرت نے صاف اور سیدھے طور پر انسانی نظروں کے سامنے رکھیں یا ذہنی طور پر اسے محسوس کروایا مگر گنہگار اسکی سچائی کو نہیں سمجھتے ہوئے اسے انکار کرتے ہیں۔

قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِکَ یَا مُوسَی(57)

کہنے لگا اے موسی کیا تو اسلئے ایا ہے کے ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے نکال باہر کر۔

تشریح۔گنہگار اپنی گناہوں کی سلطنت سے باہر نکالنے پر سوال کرتے ہیں یعنی گنہگار جن خیالات میں ڈوبے رہتے ہیں اور سچائی کی روشنی انکے پرانے خیالات کو چکنا چور کر دیتی ہے تو انہیں لگتا ہے یہ کوئی جادو ہے۔

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِداً لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَاناً سُوًى(58)

اچھا ہم بھی تیرے مقابلہ میں اس جیسا جادو ضرور لائینگے پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کرلے کے نا ہم کسی کا خلاف کریں اور نا تو صاف میدان میں مقابلہ ہو ۔

تشریح ۔ایمان اور سکون کے میدان میں نیکی اور گناہ کے مقابلہ کا دیدار کرنے کی امید گنہگار رکھتے ہیں ۔کون سے اصول یا خیالات میں کتنی سچائی ہے اور وہ کتنا فائدے مند ہے اسکا نتیجہ اور فیصلہ سکون اور ایمان والے میدان میں ہی ہوسکتا ہے ہر کوئی اپنے خیالات کو سچا اور فائدے مند سمجھتا ہے لیکن وقت ثابت کرتا ہے کے کس کے خیالات میں کتنی طاقت ہے ۔

پیغام ! موجودہ ترجمہ میں لگتا ہے یہ کوئی جادو کا مقابلہ ہے مگر اس آیت میں نیکی اور گناہ کی لڑائی کا ذکر ہے ۔اگر جادو کی کہانی ہے تو اسے قران شریف میں کیوں بیان کیا گیا ہے؟ اور کیا قران کے اصول کہانیوں کی بنیاد پر ٹکے ہوئے ہیں ۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى(59)

موسی نے جواب دیا زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ لوگ دن چڑھے ہی جمع ہوجائینگے ۔

تشریح ۔پیغمبر موسی نے کہا تھا جب جھوٹ اور کوسنسکار کے اندھیرے میں سماج ڈوب جائیگا ٹھیک اس سے پہلے اللہ کی سچی روشنی لوگوں کے درمیان پھیل جائیگی اور وہ ان لوگوں کے لئے ایک تہوار ہوگا ۔تمام انسان سچائی کے لئے اکٹھا ہونگے اس ایت میں شام/ چاشت کا مطلب جہالت کا اندھیرا اور سچائی کی روشنی کے بیچ کی لکیر ۔

فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى(60)

پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کئے پھر آگیا ۔

تشریح ۔گنہگار تمام قسم کے ثبوت اکٹھا کرتے ہیں اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ۔

قَالَ لَهُم مُّوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِباً فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى(61)

موسی نے ان سے کہا تمہاری شامت اچکی اللہ پر جھوٹ نا باندھو وہ تمہیں عذابوں سے ملیامیٹ کردیگا یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی ۔

تشریح ۔موسی نے قدرت اور اسکی سچائی پر جھوٹ باندھنے سے منع کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کے اللہ کے غائبانہ وجود کو گنہگار اپنے جھوٹے اصولوں سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نتیجہ میں ایسے لوگ اپنے اپکو عذاب کا حقدار مانتے ہیں اور سارے جھوٹ وقت کے دائرے میں اور شکھشا (تعلیم) کی روشنی میں ناکامیاب رہتے ہیں ۔

فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى(62)

پس یہ لوگ اپس کے مشورے میں مختلف رائے ہوگئے اور چھپ چھپ کر مشورے کرنے لگے ۔

تشریح ۔گنہگار اپنی ساری کوشش چھپ چھپ کر ہی کرتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کے انکے گناہ کا دائرہ کتنا ہے ۔ وقت، انسانی سماج اور تہذیب سچ جھوٹ کا فیصلہ کر دیتی ہے پس گنہگاروں میں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کو سمجھ کر اسے اپناتے ہیں اور کچھ ضد میں اکر اپنے پرانے خیالات کو چھوڑنا نہیں چاہتے ۔

قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى(63)

کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور انکا ارادہ ہے کے اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب کو برباد کریں ۔

تشریح ۔گنہگار ہمیشہ نیکی اور سچائی پر جھوٹ باندھتے ہیں اور لوگوں کو ڈراتے ہوئے کہتے ہیں کے سچائی کی روشنی ایک جادو ہے اور انسانوں کو اسکی عیش وارام کی زندگی سے نکالنے کی ایک ترکیب ہے ۔

فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفّاً وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى(64)

تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا رکھو پھر صف بندی کرو اور جو اج غالب اگیا وہی بازی مار گیا ۔

تشریح ۔اسلئے نیکی اور بدی کو اپنے سارے ثبوتوں کے ساتھ لوگوں کے درمیان رکھیں سچائی اور کامیابی انسان کو سہی راستہ کا دیدار کرادیگی ۔

قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى(65)

کہنے لگے اے موسی یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔

تشریح۔لوگوں نے موسی سے کہا کے اپنی سچائی کی دلیل پہلے پیش کریں۔

قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى(66)

جواب دیا نہیں کے تم پہلے ڈالو اب تو موسی کو یہ خیال گزرا کے انکی رسیاں اور لکڑیاں انکے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔

تشریح۔موسی کے سامنے شیطانی اتار چڑھاو اور سماج کو بگڑتے دیکھ کر ۔

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَى(67)

موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا۔

تشریح۔موسی کے دل میں ڈر پیدا ہوا ۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَى(68)

ہم نے فرمایا کچھ خوف نا کر یقینا تو ہی غالب اور برتر رہیگا۔

تشریح۔موسی کے ضمیر نے اسے ڈرے بغیر سچائی کی جیت کی خبر دی۔

وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى(69)

اور تیرے داہنے ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کے انکی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے انہوں نے جو کچھ بنایا یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی اے کامیاب نہیں ہوتا ۔

تشریح۔موسی کو اسکے ضمیر نے کہا اپنی ساری سچائی لوگوں کے سامنے رکھو اور سچائی کے سامنے کوئی بھی شیطانی حرکت کامیاب نہیں ہوتی۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى(70)

اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کے ہم تو ہارون اور موسی کے رب پر ایمان لائے۔

تشریح۔سچائی جب لوگوں کے سامنے ائی تو شیطان کے نقش قدم پر چلنے والے گنہگار سچائی کے اگے جھک گئے اور موسی اور ہارون کی باتوں پر ایمان لائے ۔

پیغام! سوال ؟ (1) کیا یہ جادو کا مقابلہ تھا؟

(2) لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کیا موسی کو جادو کی ضرورت پڑی؟

(3) اس واقعہ کا کیا کوئی تاریخی ثبوت ہے یا نہیں؟

(4) کیوں اور کس لئے اس کہانی کو قران شریف میں بیان کیا گیا ہے؟ مصر کی تاریخ میں ایسے کسی واقعہ کا نام ونشان نہیں ہے تو اس کہانی سے لوگوں کو کیا پیغام حاصل ہوا؟

(5) کیا یہ واقعات لوگوں کے دلوں میں غیر عقلی اور کو سنسکار کی بنیاد نہیں ڈالینگے؟ کر سچین اور مسلمانوں کو موسی کے جادو کی کہانی سنا کر پوری نسل کو کو سنسکار میں دھکیل دینے کی کوئی سازش تو نہیں ہے؟

اس ایت میں جادوگر کا مطلب کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگ جو سماج میں مذہب کے نام پر غیر عقلی باتوں کو مذہب کے اصول بنا کر پیش کرتے ہیں۔

قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَى(71)

فرعون کہنے لگا کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے ائے یقینا یہی تمہارا وہ بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سیکھایا میں تمہارے ہاتھ پاوں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنے میں سولی پر لٹکا دونگا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائیگا کے ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔

تشریح۔''فرعون'' لفظ شیطان کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ گنہگاروں کا مالک ہے۔جب گنہگار گناہ کی دلدل سے ازاد ہونا چاہتے ہیں تب انکا شیطانی ضمیر انہیں ڈراتا ہے اور سچائی بتانے والوں کو جادوگر کہتے ہیں اور اللہ تعالی کے عذاب کے ساتھ اپنے عذاب کا موازنا کرتے ہیں۔

پیغام! یہ سارے تواریخی واقعات بیان کر کے اللہ نے ایک خاص پیغام انسانوں کو دیا ہے۔ سچائی اپنے اپ میں بلند ہوتی ہے اور یہ کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے کے اسے گھما کر اللہ کے اصولوں کو بدل دیا جائے۔ کھجور کی شاخ چھڑی کی طرح پتلی ہوتی ہے تو کھجور کی شاخ پر کسی کو سولی نہیں چڑھایا جا سکتا ۔اس ایت میں کھجور کی شاخ کے ساتھ نیکی اور بدی کے بیچ کی لکیر کا موازنہ کیا گیا ہے۔ شیطان ہمیشہ اپنے بندوں کو اس لکیر کے پار جانے سے ڈراتا رہتا ہے یعنی "کھجور کی شاخ پر سولی چڑھانا" انسان کا اگر ایک ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ دیا جائے تو وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا اور اسکی چال ڈگمگا جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان اگر سچائی کو قبول نا کرے اور اسکے ساتھ ساتھ جھوٹے اصولوں کو بھی نا چھوڑے تو یقیناً اسکی زندگی ڈگمگا جائیگی۔

قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَى مَا جَاءنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (72)

انہوں نے جواب دیا کے ناممکن ہے کے ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو ہمارے سامنے اچکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اب تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اس دنیاوی زندگی میں ہی ہے۔

تشریح۔ سچائی جاننے اور پہچاننے کے بعد انسان گنہگاروں کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا اور دنیا میں تھوڑا بہت نقصان پہچانے کی طاقت بھی شیطان کے اندر ہے یہ کہنے سے بھی نہیں ڈرتے ۔

إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى (73)

ہم اپنے رب پر ایمان لائے کے وہ ہماری خطائیں معاف فرمادے اور جادوگری جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا۔

تشریح۔ سچائی سمجھنے کے بعد جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں یعنی جو لوگ جیتے ہیں اور اپنے پہلے کئے گئے گناہوں پر معافی کی امید رکھتے ہیں اور شیطانی چمک یعنی لالچ، حسد اور انکار جیسی بری فطرت سے ایمان والے دور ہو جاتے ہیں وہ یہ سمجھ جاتے ہیں کے شیطان نے انہیں مجبور کیا ہے ان ساری بری فطرت کے دلدل میں ڈوب جانے پر مگر قدرت یعنی اللہ تعالی کو سمجھنے کے بعد ایمان والے محسوس کرتے ہیں قدرت ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى (74)

بات یہ ہے کے جو بھی گنہگار بنکر اللہ کے یہاں حاضر ہوگا اسکے لئے دوزخ جہاں نا موت ہوگی نا زندگی ۔

تشریح۔ گنہگاروں کے لئے انکی زندگی بے چینی اور بدسکونی کو دوزخ بنکر رہ جائیگی یعنی انکی جیتے جی موت ۔

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُوْلَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى (75)

اور جو بھی اسکے پاس ایمانداری سے حاضر ہوگا اور اس نے نیک عمل بھی کئے ہونگے اسکے لئے درجہ ہیں۔

تشریح۔ اور جو ایماندار اور پاک ہونگے وہ سکون اور عزت کے حقدار ہونگے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاء مَن تَزَكَّى (76)

ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہے۔

تشریح۔ پاک ضمیر والے انسان سکون کی جنت حاصل کرتے ہیں جسکی بنیاد ہے نہر کے ٹھنڈے پانی کی طرح سکھ شانتی اور وہ ہمیشہ سکون کی جنت میں رہینگے۔

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقاً فِي الْبَحْرِ يَبَساً لَّا تَخَافُ دَرَكاً وَلَا تَخْشَى (77)

ہم نے موسی کی طرف وحی نازل فرمائی کے راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور انکے لئے دریا میں خشک راستہ بنایا پھرنا تجھے کسی کا پکڑنے کا خطرہ ہوگا۔

تشریح۔ موسی کا ضمیر اور انکا ذہن پوری طرح اللہ والا تھا اور اللہ کے حکم سے وہ گناہ کی سلطنت (رات) کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اور سچائی کی لاٹھی نے گناہ کے سمندر میں بھی انکے لئے راستہ کر دیا تھا ۔

فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ (78)

فرعون نے اپنے لشکروں سمیت انکا تعاقب کیا پھر تو دریا ان پر چھا گیا جیسا چھا جانے والا تھا۔

تشریح۔ گنہگاروں کا لشکر (فرعون) انکی سچائی کا پیچھا کرتے کرتے خود کے بنائے ہوئے گناہ کے سمندر میں ڈوب گئے ۔

پیغام! مصر کی تاریخ میں کسی بھی راجہ کی موت پانی میں ڈوب کر نہیں ہوئی اور نا ہی اسکا کوئی تاریخی ثبوت ہے۔

وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى(79)

فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہیں دیکھایا۔

تشریح۔شیطان (فرعون) ہمیشہ اپنے گروہ کو گمراہی کا راستہ ہی دکھاتے ہیں۔

يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى(80)

اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم کو کوہ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلوی اتارا۔

تشریح۔بنی اسرائیل کی قوم کو نجات ملی ظلم اور تکلیفوں سے۔طور کی طرح اونچا پہاڑ جو شیطان اور اشانتی کی نشاندہی کرتا ہے اسکے اندر سے ہی اللہ نے نیکوں کے لئے سکون اور چین (من سلوی) نکالتے ہیں۔

كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَى(81)

تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاو اور حد سے اگے نا بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوجائے وہ یقینا تباہ ہوا۔

تشریح۔اللہ تعالی کے دئے ہوئے حال پر نیک لوگ خوش رہتے ہیں اور اس میں گناہ اور لالچ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔جو انسان گناہ، لالچ اور اہنکار میں ڈوب جاتے ہیں انہیں یقینا اللہ یعنی قدرت کی طرف سے اشانتی کا عذاب ملتا ہے۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى(82)

بے شک میں انہیں بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر ہوں۔

تشریح۔اور قدرت ہمیشہ انہیں معاف کر دیتی ہے جو گناہ سے توبہ کر کے نیکی اور سچے گیان کے ساتھ جیتے ہیں۔

وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَى(83)

اے موسی تجھے اپنے قوم سے کون سی چیز جلدی لے ائی۔

تشریح۔قدرت نے موسی سے پوچھا کے انکے خیالات کے نتیجہ پر انہیں جلدی کیوں ہے۔

قَالَ هُمْ أُولَاء عَلَى أَثَرِيْ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى(84)

کہا کے وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہیں اور میں نے تیری طرف اسلئے جلدی کی کے تو خوش ہو۔

تشریح۔موسی چاہتے تھے کے انکے خیالات جلد سے جلد انکی قوم میں پہنچ جائیں تا کے اللہ خوش ہوجائے۔

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ(85)

فرمایا ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے ازمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا۔

تشریح۔قدرت نے موسی کو یہ سمجھایا کے پرانے خیالات کو چھوڑ کر نئے خیالات کو اپنانے کے لئے جو صبر یا گیان (سامری) ہونا چاہئے اس پر انکی قوم کے لوگوں کو ازمایا گیا۔

فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْداً حَسَناً أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِيْ(86)

موسی سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے اور کہنے لگے اے میری قوم کیا تم سے تمہارے پروردیگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا کیا اسکی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہی تھا کے تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو؟ کے تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ۔

تشریح۔موسی نے اپنے قوم کے لوگوں سے کہا کیا تمہارے پروردیگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا اور کیا تم کو اسکی مدت لمبی معلوم ہوئی بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کے تم پر پروردیگار کا غضب نازل ہو اور تم لوگوں نے میرے وعدے کی خلافی کی۔

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَاراً مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ(87)

انہوں نے جواب دیا کے ہم نے اپنے اختیار سے اپکے ساتھ وعدہ خلاف نہیں کیا بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جو بوجھ لادے گئے تھے انہیں ہم نے ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دئے۔

تشریح۔موسی نے قوم کے لوگوں کو بتایا کے ان لوگوں نے جان بوجھ کر قدرتی عہد کو نہیں توڑا بلکہ انکے اوپر کوسنسکار (بچھڑے) کا بوجھ ڈال دیا گیا تھا اور سچائی سمجھنے کے بعد کوسنسکار کے اصولوں، سچے گیان اور صبر کے ذریعہ وہ اگ میں دھکیل دئے جائینگے یعنی سماج سے دور کر دئے گئے تھے۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى فَنَسِيَ(88)

پھر اس نے ان لوگوں کے لئے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت جسکی گائے کی طرح کی اواز تھی پھر کہنے لگے یہی تمہارا معبود اور موسی کا بھی لیکن موسی بھول گیا ہے

تشریح۔ایک بچھڑا جو لوگوں کا معبود بن گیا جس میں لوگوں کو سچائی بتانے کی کوئی طاقت نہیں تھی۔ زبردستی ایمان والوں کو اور موسی کو کوسنسکار میں دھکیلنے کی کوشش کی۔

أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً(89)

کیا گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے وہ تو انکی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نا انکے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے۔

تشریح۔لوگ یہ جانتے تھے کے کوسنسکار سے نا تو کوئی نیک نتیجہ ملتا ہے اور نا ہی کوئی عقلی جواب، نا کوئی وگیان اور نا کوئی سچائی اور نا ہی کوئی فائدہ لوگوں کو مل سکتا ہے۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي(90)

اور ہارون نے اس سے پہلے ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والوں اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری ازمائش کی گئی ہے تمہارا حقیقی رب تو اللہ رحمن ہے تم میری تعبداری کرو اور میرے بات مانتے چلو ۔

تشریح۔پیغمبر ہارون نے لوگوں کو سمجھایا کے کوسنسکار صرف لوگوں کو بہکانے کے لئے ہے اور ایمان والوں کی سچائی اور مظبوطی کا امتحان ہے۔قدرت سب کا پالن ہار ہے اور اسکے اصولوں کو مان کر چلنا ہی بہتر ہے۔

قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى(91)

انہوں ے جواب دیا موسی کی واپسی تک تو ہم اسکے مجاور بنے بیٹھے رہینگے۔

تشریح۔موسی کو گیان ملنے تک ہارون نے لوگوں کو کوسنسکار میں ڈوبنے سے منع کیا تھا۔

قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا(92)

موسی کہنے لگے اے ہارون انہیں گمراہ ہوتے ہوئے دیکھتے تجھے کس چیز نے روکا ۔

تشریح۔موسی نے ہارون سے پوچھا تھا کے اس نے لوگوں کو گناہ اور کوسنسکار میں ڈوبنے سے کیوں نہیں روکا۔

أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي(93)

کے تو میرے پیچھے نا ایا کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا۔

تشریح۔اپنے اصولوں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ کر موسی نے مایوسی ظاہر کی ۔

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي(94)

ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی میری داڑھی نا پکڑ اور سر کے بال نا کھینچ مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کے کہیں اپ یہ نا فرمائیں کے تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے بات کا انتظار نا کیا۔

تشریح۔ہارون نے فساد کے ڈر سے لوگوں پر زبردستی ظاہر نہیں کی اور یہ بات انہوں نے موسی سے کہہ دی ۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ(95)

موسی نے کہا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔

تشریح۔موسیٰ نے جادوئی کوسنسکار کی تحقیقات کی۔

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي(96)

اس نے جواب دیا مجھے وہ چیزی دکھائی دی جوانہیں دکھائی نہیں دی تھی تو میں نے فرستادہ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا اسی طرح میرے دل نے یہ بات بھلی بنادی۔

تشریح۔انہوں نے جواب دیا کے قدرتی سچائی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک مٹھی سچا گیان لیکر لوگوں کے سامنے بطور ثبوت رکھا اور اس سچائی نے انکے دل کو روشن کیا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِداً لَّن تُخْلَفَهُ وَانظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفاً لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفاً(97)

کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری یہی سزا ہے کے تو کہتا رہے مجھے نا چھونا اور ایک وعدہ بھی تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نا ٹلے گا اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جسکا اعتکاف کئے ہوئے تھا کے ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دینگے۔

تشریح۔موسیٰ نے گنہگاروں کو دور بھگا دیا اور سماج نے انہیں اچھوت بنا دیا جس کو سنسکار اور عیش وارام (بچھڑا) میں ڈوبے ہوئے تھے وہ ایک خاص وقت کے دائرے میں قید تھا اور اس کو سنسکار اور گناہ کو جلا کر سچائی کے سمندر میں پھینکنے کا وعدہ موسیٰ نے کیا۔

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً(98)

اصل بات یہی ہے کے تم سب کا رب برحق اللہ ہی ہے اسکے سوا کوئی بھی پرستش کے قابل نہیں اسکا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔

تشریح۔اور لوگوں کو سمجھایا اللہ اور اسکی قدرت ہی سچا معبود ہے اسکے علاوہ اور کوئی نہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاء مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْراً(99)

اس طرح ہم تیرے سامنے پہلے سے گزری ہوئی وارداتیں بیان فرمارہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت فرما چکے۔

تشریح۔اس طرح اللہ نے قدرت کا ہر پہلو انسانوں کو سمجھایا یعنی اسے گیان اور کتاب دی علم کو انسان کے جینے کا طریقہ بنایا۔زمانے نے اس علم کو قران شریف کہا۔ (سچا گیان یعنی اللہ کی کتاب)

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْراً(100)

اس سے جو منھ پھیر لیگا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا ۔

تشریح۔جو انسان اللہ کے سچے اور فائدے مند اصولوں سے منھ پھیر لیتے ہیں وہ زندگی اور اخرت میں اشانتی کا عذاب ڈھوکر چلتے ہیں۔

خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاء لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلاً(101)

جس میں ہمیشہ رہینگے اور انکے لئے قیامت کے دن بڑا بوجھ ہے۔

تشریح۔اور یہ بوجھ اٹھاتے اٹھاتے انکی زندگی بیت جائیگی اور اس میں ہی انکی موت ہوگی۔

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقاً(102)

جس دن صور پھونکا جائیگا اور گنہگاروں کو ہم اس دن نیلی پیلی انکھوں کے ساتھ گھیر لائینگے۔

تشریح۔جس دن انقلاب انسانی سماج میں چھا جائیگا اور گنہگاروں کی انکھوں سے روشنی چھین لی جائیگی یعنی سچائی کی روشنی (نیلی پیلی) انہیں نظر نہیں ائیگی۔

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْراً(103)

وہ اپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہونگے کے ہم تو صرف دس دن ہی رہے۔

تشریح۔سچائی کی بلندی سے گھبرا کر گنہگار خاموش ہو جائینگے اور اپنی گناہ کی زندگی کے چند دن یاد کرتے رہینگے۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْماً(104)

جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اسکی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے اچھی راہ والا کہہ رہا ہوگا کے تم تو صرف ایک دن ہی رہے۔

تشریح۔قدرت انسان کی ہر حرکت سے واقف ہے جسکا کردار اور جینے کا طریقہ بہتر ہے وہ اپنی تکلیف کو تھوڑا سمجھ کر بھلا دیتے ہیں اور اللہ تعالی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفاً(105)

وہ اپ سے پہاڑوں کی بنسبت سوال کرتے ہیں تو اپ کہہ دیں انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا ۔

تشریح۔اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پہاڑ کی طرح دکھ، تکلیف، کوسنکار اور جہالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ سمجھ لیں کے قدرت گیان کی روشنی میں کوسنکار اور جہالت کے (پہاڑ) اندھکار کو دھول کی طرح اڑا دیتی ہے یعنی ریزہ ریزہ کر دیگی۔

فَيَذَرُهَا قَاعاً صَفْصَفاً(106)

اور زمین کو بلکل ہموار صاف میدان کر کے چھوڑ دیگا ۔

تشریح۔پھر سچائی کی روشنی کے ذریعہ انسانی سماج کے بگڑے ہوئے توازن کو سنوار دیگا ۔

لَا تَرَى فِيهَا عِوَجاً وَلَا أَمْتاً(107)

جس میں نا تو کہیں موڑ توڑ دیکھے گا نا اونچ نیچ ۔

تشریح۔اس سماج میں لوگوں کے درمیان اونچ نیچ کا بھید بھاو نہیں ہوگا اور نا ہی مذہب کے نام سے نفرت کی اگ پھیلے گی اور نا ہی کوسنکار کا اندھیرا لوگوں کو کھائیگا ۔

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْساً(108)

جس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلینگے جس میں کوئی کجی نا ہوگی اور اللہ رحمن کے سامنے تمام اوازیں پست ہو جائینگی سوائے کھسر پسر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہیں دیگا ۔

تشریح۔گنہگار اور حسد کرنے والے لوگ پیچھے ہٹ جائینگے نیک اور سکون چاہنے والے اعزاز کے حقدار ہونگے سچائی اپنے ثبوت کے ساتھ اتنی بلند ہوگی کے جھوٹے اور مکاروں کی ساری سازشیں بیکار ہو جائینگے۔سارے جھوٹے اصولوں کی پکار پھیکی پڑ جائیگی اور رحمن کے سچے اصولوں کی اواز بلند ہوگی۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلاً(109)

اس دن سفارش کچھ کام نا ائیگی مگر جسے رحمن حکم دے اور اسکی بات کو پسند فرمائے۔

تشریح۔اسوقت سچی راہ پر چلنے والوں کی گواہی اللہ تعالی کے سچے اصولوں کی سچائی کو ثابت کر دیگی اور جھوٹے اصول والوں کی گواہی کام نہیں ائیگی ۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْماً(110)

جو کچھ انکے اگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا ۔

تشریح۔اور جو کچھ اگے پیچھے ہے اللہ جانتا ہے اور کوئی بھی اسکے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً(111)

تمام چہرے اس زندہ اور قائم مدبر اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہونگے یقینا وہ برباد ہوا جس نے ظلم کیا ۔

تشریح۔گنہگار اور پاپی اللہ تعالیٰ کی روشن دنیا میں سر جھکا کر رہینگے کیونکہ وہ اللہ تعالی کے سچے گیان سے دور ہوتے ہیں اور اشانتی کی اگ میں جلتے رہتے ہیں انکا ناپاک ضمیر ہمیشہ اللہ تعالی کے پاک اصولوں کے سامنے شرمندہ اور سر جھکائے ہوئے ہوگا اشانتی کا بوجھ اور ضمیر کی پھٹکار ایسے لوگوں کو چین سے جینے نہیں دیتی۔

پیغام!اللہ تعالی ایک نور ہے اور اس نور کی طاقت سے ہی ہر چیز بنتی اور بگڑتی ہے اللہ تعالی کے اگے اور اللہ تعالی کے پیچھے کوئی چیز نہیں ہوتی۔

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْماً وَلَا هَضْماً(112)

اور جو نیک عمل کرے اور ایماندار ہو اسے نا بے انصافی کا ڈر اور نا حق تلفی کا کھٹکا ۔

تشریح۔نیکی، محبت چاہنے والے، انسانیت کے اصولوں پر قائم رہنے والے، اللہ تعالی کے اصولوں کے ساتھ جینے والوں کو گناہوں کے عذاب کا ڈر نہیں ہوتا اور نا ہی انہیں اپنے کرم پھل کے ضائع ہونے کا ڈر ۔

وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيّاً وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْراً (113)

اسطرح ہم نے تجھ پر عربی قران نازل کیا اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا تا کہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا انکے دل میں سوچ سمجھ پیدا ہو۔

تشریح۔قدرت نے عربی زبان میں قدرت کی سچائی بیان کی تا کہ عربی زبان والے اسے سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْماً (114)

اللہ تعالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے تو قران پڑھنے میں جلدی نا کر اس سے پہلے تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے ہاں یہ دعا کر کے میرا رب میرا علم بڑھا۔

تشریح۔اللہ تعالی کی طاقت ہر زرے میں ہونے کی وجہ سے دنیا کا ہر ردعمل اس طاقت کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے اس لحاظ سے تمام دنیا کی بادشاہت اللہ کی ہے اور اللہ تعالی کے سچے اور فائدہ مند پیغام کو سمجھ کر انکے اصولوں کے ساتھ جینے میں جلد بازی کریں اور ہر انسان دعا کرے کے اسے سچا علم اور اللہ کی قدرتی سچائی حاصل ہو۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (115)

ہم نے ادم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔

تشریح۔سوال! جب اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اور ادم (انسان) کی تخلیق اللہ تعالی نے اپنی ارجا / نور سے کی ہے۔

کیا اللہ تعالی کی نافرمانی بھی اللہ کی مرضی سے ہوئی ہے ؟

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى (116)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کے ادم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا اس نے انکار کر دیا ۔

فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى (117)

تو ہم نے کہا اے ادم یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے ایسا نا ہو کے تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے تو مصیبت میں پڑ جاو۔

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى (118)

یہاں تو تجھے یہ ارام ہے کے نا تو بھوکا ہوتا ہے نا ننگا ۔

وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى (119)

اور نا تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نا دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَى (120)

لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا کہنے لگا کے میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاوں جو کبھی پرانی نا ہو ۔

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى (121)

چنانچہ ان الوگوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس انکے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے ادم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہک گیا ۔

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى (122)

پھر اسکے رب نے نوازا اسکی توبہ قبول کی اور اسکی راہنمائی کی۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعاً بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (123)

فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاو تم اپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نا تو وہ بہکے گا نا تکلیف میں پڑیگا ۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى (124)

اور جو میری یاد سے روگردانی کریگا اسکی زندگی میں تنگی رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائینگے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيْراً(125)

وہ کہے گے الٰہی مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں دیکھتا بھالتا تھا ۔

قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى(126)

اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میری آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

وَكَذَلِكَ نَجْزِيْ مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى(127)

ہم ایسا ہی بدلہ ہر شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نا لائے اور بے شک اخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِيْ مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُوْلِي النُّهَى(128)

کیا انہیں یہ بھی نہیں کے ہم نے اس سے پہلے بہت ساری بستیاں ہلاک کردی ہیں جنکی رہنے سہنے کی جگہ پر یہ چل پھر رہے ہیں یقیناً اسمیں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَاماً وَأَجَلٌ مُسَمًّى(129)

اگر تیرے رب کی بات پہلے سے مقرر شدہ اور وقت معین کردہ نا ہوتی تو اسی وقت عذاب اپہنچتا۔

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاء اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى(130)

پس انکی باتوں پر صبر کر اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کر سورج نکلنے سے پہلے اور اسکے ڈوبنے سے پہلے رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ بہت ممکن ہے تو راضی ہوجائے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى(131)

اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نا دوڑانا جو ہم نے ان لوگوں کو ارائش دنیا کی دے رکھی تا کہ انہیں ازمائیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقاً نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى(132)

اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جمارہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اخر میں پرہیزگاروں کا ہی بول بالا ہے۔

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى(133)

انہوں نے کہا یہ نبی ہمارے پاس اپنے پروردیگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لایا؟ کیا انکے پاس اگلے کتابوں کی واضع دلیل نہیں پہنچی ۔

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولاً فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَى(134)

اور اگر ہم اس سے پہلے انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو کہتے تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہیں بھیجا؟ کے ہم تیری ایتوں کی تعبداری کرتے اس سے پہلے کے ہم ذلیل ورسوا ہوتے۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى(135)

ہر ایک انجام کا منتظر ہے تم بھی انتظار میں رہو اور جان لوگے کے راہ راست پر کون ہے اور کون راہ یافتہ ہیں۔

سورۃ الانبیاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو برا مہربان اور رحم والا ہے

اقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِيۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُونَ (1)

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

تشریح۔انسان کے ہر کام کا نتیجہ انکے سامنے ہوتا ہے پھر بھی وہ اس نتیجہ کو درگزر کرتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں۔

مَا يَأۡتِيۡهِم مِّن ذِكۡرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحۡدَثٍ إِلَّا اسۡتَمَعُوهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُونَ (2)

ان کے پاس انکے رب کی طرف سے جو بھی نصیحت اتی ہے وہ کھیل کود ہی سمجھتے ہیں۔

تشریح۔قدرتی طور پر جب کوئی بھی سچائی یا گیان کی باتیں انکے سامنے اتی ہیں تو وہ اس سے درگزر کرتے ہیں

لَاهِيَةً قُلُوبُهُمۡ وَأَسَرُّواْ النَّجۡوَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُواْ هَلۡ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ أَفَتَأۡتُونَ السِّحۡرَ وَأَنتُمۡ تُبۡصِرُونَ (3)

ان کے دل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کی کے وہ تم جیسے ہی انسان ہے پھر کیا وجہ ہے جو تم انکھوں دیکھتے جادو میں اجاتے ہو۔

تشریح۔جن کا ضمیر نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، امن وامان جیسے اللہ کے اصولوں سے غافل ہیں وہ ظالم ہوتا ہے اور اللہ کے اصول بتانے والے لوگوں کے بارے میں جھوٹ باندھتے ہوئے کہتے ہیں کے جادوگر ہے۔

پیغام!ظلم کون کرتا ہے؟ گنہگار جو اپنے اپ پر اور سماج پر ظلم کرتا ہے اور ہمیشہ اچھائی کے خلاف ہوتا ہے ۔

قَالَ رَبِّيۡ يَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِي السَّمَاءِ وَالۡأَرۡضِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ (4)

پیغمبر نے کہا میرا رب ہر اس بات کو جو زمین اسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۔

تشریح۔انسان سمجھ جائے (کہو) کے انسان کا رب یعنی اللہ اسمان اور زمین یعنی قدرت کی ہر بات سے واقف ہے اور یہ اسلئے کے قدرت کا زرہ زرہ اللہ کی طاقت سے طاقتور ہے۔

پیغام!یہاں پر کہو کا مطلب ہے کے ہر انسان اپنے ضمیر سے مخاتب ہو کر اپنے اپ سے کہے ۔

بَلۡ قَالُواْ أَضۡغَاثُ أَحۡلَامٍ بَلِ افۡتَرَاهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ فَلۡيَأۡتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرۡسِلَ الۡأَوَّلُونَ (5)

اتنا ہی نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کے یہ قران ائیندہ خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از خود گڑھ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ یہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کے اگلے پیغمبر بھیجے گئے۔

تشریح۔انسان کے اندر کا شیطان کہتا ہے یہ سب ایک تصور ہے اور جو اسے لکھتا ہے وہ ایک شاعر ہے اگر نہیں تو کوئی معجزہ کیوں نہیں دکھاتے۔

پیغام!سچائی بتانے والے رسولوں پر لوگوں نے ہمیشہ شک ظاہر کیا اور انکی سچائی ثابت ہونے کے بعد گنہگاروں نے انکی سچائی بگاڑنے کی کوشش کی۔

مَا آمَنَتۡ قَبۡلَهُم مِّن قَرۡيَةٍ أَهۡلَكۡنَاهَا أَفَهُمۡ يُؤۡمِنُونَ (6)

ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے اجاڑ دیں سب ایمان سے خالی تھیں تو کیا اب یہ ایمان لائینگے۔

تشریح۔ہر گنہگار اور انکے گروہ کا خاتمہ (انت) انکے کرم پھل سے ہوا یعنی وہ لوگ سچائی، محبت، انسانیت، عدم تشدد پر ایمان نہیں لائے تھے۔

وَمَا أَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ إِلَّا رِجَالاً نُّوحِيۡ إِلَيۡهِمۡ فَاسۡأَلُواْ أَهۡلَ الذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ (7)

تجھ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے تھے سب مرد ہی تھے جنکی طرف ہم وحی کرتے تھے پس تو اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہیں ۔

تشریح۔گیان کی روشنی یگ یگ سے قدرت نے انسانوں کے ذریعہ سے ہی کسی خاص انسان کے معرفت انسانی تہذیب کو دی اور اسکا ثبوت انسانی تہذیب کی ترقی اور تلاش میں موجود ہے۔

پیغام!اس آیت میں کتاب کا مطلب گیانی عالم انسان جنکے پاس وگیان (سائینس) اور تواریخ کا علم ہے ۔

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَداً لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِيْنَ (8)

ہم نے انکے ایسے جسم نہیں بنائے کے وہ کھانا نا کھائیں اور نا وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

تشریح۔انسان پہلے پانی کا جانور تھا اور سائینسدانوں نے اسے ثابت کر دیا اسکے بعد مزید بدلاو (پریورتن) کے بعد انسان نے یہ شکل اختیار کی ہے۔انسان کا جسم اور شکل ہمیشہ بدلتی رہتی ہے یعنی پریورتن (تغیر) شیل ہے۔

ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن نَّشَاء وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ (9)

پھر ہم نے ان سے کئے ہوئے سب وعدے سچے کئے اور انہیں جن جن کو ہم نے چاہا نجات عطا فرمائی اور حد سے گزر جانے والوں کو غارت کر دیا۔

تشریح۔انسان کی ترقی اور انسانی تہذیب کی اصلاح سارے قدرت کے وعدوں میں ہے اور قدرت نے ان وعدوں کو پورا کیا۔گناہ اور گنہگاروں کو ختم کرنا بھی قدرت کا وعدہ ہے جو اللہ کی قدرت بخوبی نبھاتی ہے۔

لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَاباً فِيْهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (10)

یقیناہم نے تمہاری جانب کتاب نازل فرمائی جس میں تمہارا ذکر ہے کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے۔

تشریح۔قدرتی طور پر ہر انسان کو علم کی کتابیں ملی ہیں پھر بھی وہ نہیں سمجھتا۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْماً آخَرِيْنَ (11)

اور بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو ظالم تھیں اور انکے بعد ہم نے دوسری قوم کو پیدا کیا ۔

تشریح۔ظلم کرنے والوں کو اللہ تعالی نے تباہ کر دیا اور تخلیق کو امن وچین کی بنیاد بنایا۔

پیغام!انسان اور انسانیت پر ظلم کرنے والوں کو اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرتا۔عورتوں، بچوں اور مظلوم پر ظلم کرنے والوں کی تباہی یقینا ہے۔

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ (12)

جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کرلیا تو لگے اس سے بھاگنے ۔

تشریح۔جب انہیں عذاب کا احساس ہو گیا تو وہ ڈر کر بھاگنے لگے ۔

لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ (13)

بھاگ دوڑنا کرو اور جہاں تمہیں اسودگی دی گئی تھی وہیں واپس لوٹو اور اپنے مکانات کی طرف جاو کہ تم سے سوال تو کر لیا جائے۔

تشریح۔عذاب سے بھاگنے سے کیا ہوگا اپنے گناہوں کا گھر جو انہوں نے بنایا تھا اس پر اٹھتے ہوئے سوال کا جواب دیں اور اپنے کرموں کو سمجھیں۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْنَ (14)

کہنے لگے ہائے ہماری خرابی بے شک ہم ظالم تھے۔

تشریح۔اپنے کرموں کے پھل کو سمجھنے کے بعد انہیں احساس ہوا کے سچ مچ ظالم تھے اور عذاب کے حقدار تھے۔

فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْداً خَامِدِيْنَ (15)

پھر تو انکا یہی قول رہا یہاں تک کے ہم نے انہیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھتی ہوئی اگ کر دیا۔

تشریح۔گنہگاروں کے کرم انہیں جڑ سے اتار پھینکتے ہیں اور انکی زندگی ایسی ہو جاتی ہے جس میں کوئی روشنی ہی نا ہو جیسے کے بجھی ہوئی اگ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاء وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ (16)

ہم نے اسمان اورز مین کی چیزوں کوکھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔

تشریح۔قدرت کی تخلیق میں ایسی کوئی چیز نہیں جو بیکار ہو یعنی ہر زرہ اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔

پیغام!اس آیت کا سائنسی پہلو یہ ہے کے قدرت کی ہر چیز بدلتی رہتی ہے یعنی ایک شکل سے دوسری شکل اختیار کرتی ہے اور ایسی کوئی چیز نہیں جسکا کوئی کام نا ہو ۔

لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ (17)

اگر ہم یونہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہم کرنے والے ہوتے۔

تشریح۔قدرت کی ہر چیز گتی شیل (چلنے والی) اور پریورتن شیل (بدلنے والی) ہے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (18)

بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لئے باعث خرابی ہے۔

تشریح۔قدرت سچائی کو ثبوت کے ساتھ جھوٹ اور کوسنسکار پر فضیلت دیتی ہے۔جیسے کے ایک کے بعد ایک سائنسی ایجادات جو سارے جھوٹے اصولوں اور کوسنسکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔جھوٹے اصول والے اپنے پرانے اصولوں کے ختم ہو جانے پر دکھی ہو جاتے ہیں ۔

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ عِندَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ (19)

اسمان اورزمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اسکے پاس ہے وہ اسکی عبادت سے ناسرکشی کرتے اور نا تھکتے ہیں۔

تشریح۔پرمانوک شکتی کے ذریعہ ہر چیز پر چالیت (رواں دواں) ہوتی ہے اور اسلئے سشٹی کی ہر چیز اللہ کی ہے۔اس طاقت کے بارے میں جو جانتے ہیں یعنی اللہ تعالی کے قریب کے لوگ وہ کبھی بھی ان قدرتی اصولوں سے سرکشی نہیں کرتے۔

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ (20)

وہ دن رات تسبیح کرتے ہیں اور زرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔

تشریح۔اور ایسے لوگ سچائی کے ساتھ جی کر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور سچے اصولوں کے ساتھ سمجھوتا نہیں کرتے۔

أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ (21)

کیا ان لوگوں نے زمین سے جنہیں معبود بنا رکھا ہے وہ زندہ کر دیتے ہیں۔

تشریح۔مٹی کے پتلے میں اچھا یا برا کرنے کی طاقت نہیں ہوتی صرف اسکی خوبصورتی ہی لوگوں کو منور نجن کرتی ہے۔ٹھیک اسی طرح کوسنسکار میں بھی کوئی طاقت نہیں ہوتی کے وہ انسان یا انسانیت کا بھلا کرے یعنی کچھ بھی سشٹی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ خود انسان کی اونچی خواہشات اور وہم کا نتیجہ ہوتا ہے۔مٹی کے بنے ہوئے معبود کا مطلب ہے جھوٹے گناہ والے اصول اور کوسنسکار جسکا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا ۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (22)

اگر اسمان اورزمین میں سوائے اللہ تعالی کے کوئی اور معبود ہوتا تو یہ درہم برہم ہو جاتا پس اللہ عرش کا رب ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی کے علاوہ اگر کوئی طاقت (معبود) ہوتی تو یقینا قدرت کے سارے اصول بگڑ جاتے اور یہ اسلئے کے پرمانوک شکتی کے ذریعہ یہ دنیا ایک خاص اصول کے تحت بندھی ہوئی ہے اور کوئی بھی طاقت نہیں جو ان اصولوں کو بگاڑ سکے۔اسلئے ساری تعریفیں اور ساری طاقتیں اللہ تعالی کی ہیں اور وہ سب سے اوپر ہے۔

پیغام!اس آیت میں کہا گیا ہے کے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو یہ دنیا تہس نہس ہو جاتی اسکا مطلب یہ ہوا کے اللہ تعالی کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی معبود نہیں۔

اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کے معبود لیکر بت پرستوں اور مسلمانوں کے درمیان جو اختلافات ہیں وہ بلکل بے بنیاد،نفرت اور فساد والی سوچ ہے۔ساری طاقت اللہ کی ہے اسکا تصور انسان کسی میں بھی کر سکتا ہے۔اللہ تعالی کے علاوہ اور کوئی بھی معبود ہو ہی نہیں سکتا بلا واسطہ یہ آیت بھی جمہورہت کی تائید کرتی ہے یعنی لا الہ الا اللہ۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (23)

وہ اپنے کاموں کے لئے جوابدہ نہیں اور سب جواب داہ ہیں۔

تشریح۔قدرتی فیصلہ کسی بھی سوال کے دائرے میں نہیں صرف انسان کا گناہ ہر قسم کے سوال کے گھیرے میں ہوتا ہے۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ هَذَا ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُم مُّعْرِضُونَ (24)

کیاان لوگوں نے اللہ کے سوااور معبود بنار کھے ہیں ان سے کہہ دولاو اپنی دلیل یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل بات یہ ہے کے ان میں اکثر لوگ حق نہیں مانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہیں

تشریح۔گنہگار اللہ کے قدرتی اصولوں کے علاوہ گناہ کے اصولوں کو اپنا کر اللہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔جھوٹ اور کوسنہ کا رکانا ہی کوئی نیک نتیجہ ہوتا ہے اور نا ہی کوئی ثبوت سچ سے منہ پھیرنے والے اس بات کو نہیں سمجھتے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (25)

تجھ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے اسکی طرف بھی یہی وحی نازل فرمائی کے میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو ۔

تشریح۔ ہر رسول نے ایک ہی سچائی کو الگ الگ زبان اور جگہ میں لوگوں کو سمجھایا اور وہ ہے اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور اللہ کے اصول ہیں نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد، امن اور علم اور ان اصولوں کے ذریعہ ہی اللہ تعالی کی عبادت کی جاتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ (26)

کہتے ہیں رحمن اولاد والا ہے اسکی ذات پاک ہے بلکہ وہ سب اسکے بندے ہیں۔

تشریح۔کچھ لوگ سمجھتے ہیں کے پاک پروردیگار انسانوں کی طرح اولاد رکھتے ہیں لیکن پاک پروردیگار ایک طاقت ہے جو زرے زرے میں موجود ہے۔

لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ (27)

کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اسکے فرمان پر کاربند ہیں۔

تشریح۔ ہر کوئی اللہ تعالی کی طاقت سے چلتا ہے اور یہی طاقت سشٹی، وناش، پریورتن، ویورتن اور ہر کریہ پر کریہ (ردعمل) سنگھشت (منظم) کرتی ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (28)

وہ انکے اگے اور پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز انکے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو ہیبت الہی سے لرزاں ہیں۔

تشریح۔انسان کے اندر قدرت نے دو قسم کے ضمیر رکھے ہیں ایک پوتر (پاک) اور سچا ضمیر دوسرا اپوتر (ناپاک) اور برا ضمیر۔

پاک اور سچے ضمیر کو اگے پیچھے، اوپر نیچے کا ہر حال معلوم رہتا ہے۔ پاک ضمیر کبھی بھی برائی کی سفارش نہیں کرتا وہ صرف نیکی، محبت، انسانیت، امن وسکون، ایمان داری اور سچائی (علم) کی سفارش کرتے ہیں نیک ضمیر والا ہمیشہ برائی کے نتیجہ سے ڈرتے ہیں۔

وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيٓ إِلَهٌ مِّن دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (29)

ان میں سے اگر کوئی بھی کہہ دے کے اللہ کے سوا میں عبادت کے لائق ہوں تو ہم اسے دوزخ کی سزا دینگے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

تشریح۔ناپاک ضمیر یعنی گناہ والا ضمیر اگر انسان کے ضمیر کو بہکا کر یہ سمجھا دے کے شیطان ہی اللہ تعالی کے علاوہ عبادت کے لائق ہے تو یقینا اللہ اسے دوزخ کی سزا دینگے یعنی اسکا ضمیر اشانتی اور بے چینی سے بھر جائیگا ۔

پیغام! شیطان کو معبود بنانے کا مطلب شیطان کے نقش قدم پر چلنا یعنی گناہ کرنا ۔

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ (30)

کیا کافروں نے یہ نہیں دیکھا کے اسمان زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

تشریح۔اسمان اور زمین جس طرح جڑ کا کام کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح ہر وقت انسان کے دماغ کے اندر نیکی کے ساتھ گناہ جڑا رہتا ہے اور کافر یعنی گنہگار ضمیر اللہ کی اس قدرت کو دیکھ نہیں پاتے۔انسان کی بنیاد پانی سے ہوئی ہے۔اسکے بعد وہ پانی کا جانور ہوا پھر لاکھوں سالوں کے ویورتن کے بعد وہی پانی کی مخلوق نے زمین کو ٹھکانہ بنا کر انسانی شکل اختیار کی۔سائنسدانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کو ثابت کر دیا ۔

پیغام! زمین اور اسمان کو بند حالات میں کس نے دیکھا؟ اور اسے کس طرح بند کیا گیا؟ کتابوں میں بتایا گیا اسمان کیا ہے؟ سائینسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کے کتابوں کے مطابق اسمان کچھ نہیں اور یہ صرف ہواوں اور بادلوں کا استر ہے۔ جب دنیا نہیں تھی تو اسمان اور زمین کو جوڑنے والی بات کس کافر نے دیکھی ؟

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجاً سُبُلاً لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (31)

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دئے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نا سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں۔

تشریح۔ انسان کی زندگی میں بہت مشکلیں اتی ہیں کبھی وہ پہاڑ کی طرح بڑی ہو کر سامنے اتی ہیں لیکن ایمان والے ان مشکلوں سے گھبرا کر اپنے ایمان سے ڈگمگاتے نہیں اور انہیں مشکلوں میں رہ کر کامیابی کا راستہ نکالتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاء سَقْفاً مَّحْفُوظاً وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ (32)

اسمان کو محفوظ چھت بھی ہم نے بنایا لیکن لوگ اسکی قدرت کے نمونوں پر دھیان نہیں دیتے۔

تشریح۔ اوزن لیر (ozone layer) تمام مخلوقات کی حفاظت کرتا ہے اور یہ ایک ہوا کا طبق ہے جس کا کام ہے سوج سے نکلی ہوئی الٹرا وایلیٹ ریز (ultra violate Rays) سے مخلوق کی حفاظت کرنا ۔ یہ ساری قدرت کی نشانیاں ہیں اور گنہگار ان نشانیوں کو انکار کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (33)

وہی اللہ ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ان میں ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

تشریح۔ دنیا اپنے اپ پر گھومتی ہوئی سورج کے چاروں طرف چکر لگاتی ہے اور اس وجہ سے رات اور دن ہوتے ہیں۔ قدرت نے ان مقرر شدہ اصولوں کو انجام دیا اور ہر ستارے یا سیارے اپنے اپنے بنائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں سائینس دانوں نے اسکا نام اور بٹ (orbit) رکھا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ (34)

اپ سے پہلے کسی انسان کو ہم نے ہمیشگی نہیں دی کیا اگر اپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لئے رہ جائینگے۔

تشریح۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے یعنی بدلتی (پریورتن) رہتی ہے انسان جسے موت کہتے ہیں اصل میں وہ صرف ایک حالت سے دوسری حالت میں شکل بدلنا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (35)

ہر جان دار موت کا مزا چکھنے والا ہے اور ہم امتحان کے طور پر ہر ایک کو بھلائی اور برائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف ہی لوٹائے جاو گے۔

تشریح۔ ٹھیک اسی اصول کے تحت ہر مخلوق کی موت یقینی ہے اور مرنے کے بعد ایٹم (زرہ) سے بنا ہوا انسان ایٹم بن جاتا ہے اور قدرت میں ہی اسے لوٹ کر جانا ہے۔ انسان کو دماغ کے ساتھ ساتھ ضمیر دیکر قدرت نے اسے اچھے برے کی تمیز کرنا بھی سیکھایا اور اسے اس سے بھی ازمایا جاتا ہے اور اس اصول کے تحت انسانی زندگی کو رنگ برنگی بھی کیا جاتا ہے۔

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُواً أَهَـذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ (36)

یہ منکرین تمہیں جب بھی دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق ہی اڑاتے ہیں کیا یہی وہ ہیں جو تمہارے معبود کا ذکر برائی سے کرتا ہے اور خود ہی رحمن کی یاد سے بلکل منکر ہے۔

تشریح۔ نیک لوگوں کا مذاق اڑانا گنہگاروں کا کام ہے اور پاک اصول جنکی ایمان والے عبادت کرتے ہیں اور اسکے ساتھ زندگی بتاتے ہی ان اصولوں کو برائی کے ساتھ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی سچائی کو نا سمجھتے ہوئے اسکا ذکر نہیں کرتے۔

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ (37)

انسان جلد باز مخلوق ہے میں تمہیں اپنی نشانیاں دیکھاونگا تم جلد بازی نا کرنا۔

تشریح۔ گتی (تیزی) اور پرگتی (ترقی) مانو کے قدرتی گن ہیں اور انسانی دماغ ہمیشہ سے جلد باز اور ارام طلب ہے اور اسکے ساتھ ساتھ انسانی ذہن میں قدرتی طور پر شک بھی پیدا ہوتا ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَى هَـذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (38)

کہتے ہیں کے اگر سچے ہوتو یہ وعدہ کب ہے۔

تشریح۔ پاک لوگوں کے کرم پھل کب انہیں ملینگے اس پر گنہگار شک ظاہر کرتے ہیں۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (39)

کاش یہ کافر جانتے کے اسوقت نا تو یہ کافراگ کو اپنے چہرے سے ہٹا سکینگے اور نا اپنی پیٹھوں سے اور نا انکی مدد کی جائیگی ۔

تشریح۔ کاش گنہگار یہ سمجھتے کے انکا کرم پھل کتنا بھیانک ہے جسکی نشانی انکے چہرے اور زندگی میں صاف دکھائی دیتی ہے۔ ناوہ یہ تکلیف اپنے چہرے سے اور نا اپنی پیٹھ سے اتار سکتے ہیں اور نا انہیں کوئی مدد حاصل ہوسکیگی۔

بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (40)

وعدے کی گھڑی انکے پاس اچانک اجائیگی اور پھر نا تو یہ اسے ٹال سکے گیں اور نا زراسی مہلت دی جائیگی ۔

تشریح۔ انکے کاموں کا نتیجہ اچانک انکی زندگی میں ایگا اور انکے ہوش اڑا دیگا اور گنہگاروں کو سدھرنے کا زراسا بھی موقعہ نہیں ملیگا ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (41)

اور تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کیا گیا پس ہنسی کرنے والوں کو اس چیز نے گھیر لیا جسکی ہنسی اڑاتے تھے ۔

تشریح۔ ہر یگ میں سچائی کی راہ پر چلنے والے اور سچے اصولوں کو لوگوں کے سامنے لانے والے رسولوں کے ساتھ ہنسی کی گئی تھی مگر جن لوگوں نے یہ غلط کام کیا انکی زندگی اشانت رہی اور وہ سماج میں بے عزت ہوتے رہے۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ (42)

ان سے پوچھئے کے رحمن سے دن رات تمہاری حفاظت کون کرتا ہے بات یہ ہے کے یہ اپنے رب کے ذکر سے پھرے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ قدرتی سچائی انسان کی زندگی کا ایک خاص مضمون ہے جس میں دن رات بھی شامل ہیں اور قدرت ہی انسانوں کی حفاظت کرتی ہے اور کافر اس سچائی سے منھ موڑتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ (43)

کیا ہمارے سوا انکے اور معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچالیں کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نا کوئی ہماری طرف سے رفاقت دیا جائیگا ۔

تشریح۔ قدرت کے سوا ایسا کوئی نہیں جو انسان کو تکلیفوں سے بچائے اور انسان کے اندر وہ طاقت نہیں کے وہ قدرت کا مقابلہ کر سکے۔

بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ (44)

بلکہ ہم نے انکو اور انکے باپ داداوں کو زندگی کے سروسامان دئے یہاں تک کے انکی مدت گزر گئی کیا وہ نہیں دیکھتے کے ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے ارہے ہیں اب کیا وہی غالب ہونگے۔

تشریح۔ ساوتھ اور نارتھ پول کی برف پگھلنے کی وجہ سے زمین اسکے کناروں سے گھٹتی چلی ارہی ہے اور اسکی وجہ ہے الودگی اور الودگی کی وجہ ہے انسانوں کے ذریعہ قدرت کا غلط استعمال اور یہ بات انسان نہیں سمجھتا۔

قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ (45)

کہہ دیں میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ اگاہ کررہا ہوں مگر بہرے بات نہیں سنتے جب انہیں اگاہ کیا جائے۔

تشریح۔ انسان یہ بات سمجھ لے کے اللہ تعالی نے سائینسدانوں کے دماغ میں یہ باتیں پیدا کر کے اسے انسانی سماج میں پہنچایا مگر عیش وارام میں ڈوبے ہوئے انسانوں کے کان میں یہ بات نہیں پہنچتی۔

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (46)

اگر انہیں تیرے رب کے عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے تو پکار اٹھیں کے ہائے ہماری بدبختی ہم گنہگار تھے۔

تشریح۔اور ایسے لوگوں کو قدرت کی طرف سے کوئی بھی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں افسوس ہم گنہگار تھے ۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِيْنَ (47)

قیامت کے دن ہم درمیان میں لاکر رکھیں گے ٹھیک تولنے والی ترازو پھر کسی پر بھی کچھ ظلم نا ہوگا اور اگر ایک رائی کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لاحاضر کرینگے اور ہم کافی ہیں حساب لینے کے لئے۔

تشریح۔قیامت یعنی پرہلیہ اور انسان کی زندگی کے اخری اوقات میں ہر کسی کو اپنے کرموں کا پھل بھگتنا پڑتا ہے اور کسی کی بھی رائی کے دانے کے برابر حق تلفی نہیں ہوگی اور قدرت کافی ہے لوگوں کے کردار کا فیصلہ کرنے کو ۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاء وَذِكْراً لِّلْمُتَّقِيْنَ (48)

یہ بلکہ سچ ہے کے ہم نے موسی وہارون کو فیصلے والی اور وعظ ونصیحت والی کتاب عطا فرمائی ۔

تشریح۔اور قدرت کی طرف سے موسی اور ہارون نام کے پیغمبروں کو قدرتی گیان کا پرکاش یعنی سچائی یعنی سچی راہ اور شانتی کا راستہ عطا ہوا تھا۔

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ (49)

وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت سے کانپتے رہتے ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی غیب ہے اور اسکی غائبانہ طاقت کے ذریعہ ہی تمام گھٹنائیں (واردات) ہوتی ہیں اور اس طاقت پر ایمان لانے والے گناہ کے پھل سے ڈرتے ہیں کیونکہ گناہ کی سزا ہے اشانتی اور نیک لوگ اشانتی سے ڈرتے ہیں۔

وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (50)

اور یہ نصیحت وبرکت والا قران بھی ہمیں نے نازل کیا ہے پھر بھی تم اس سے منکر ہو۔

تشریح۔قدرت نے اپنے اشیرواد سے انسانوں کو اپنے گیان سے مکمل کیا اور کچھ لوگ سچائی کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِيْنَ (51)

یقینا ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اسکی سمجھ بخشی اور ہم اسکے احوال سے واقف تھے۔

تشریح۔قدرت کا سچا گیان ابراہیم کو بھی ملا تھا اور قدرت انسان کے ہر کردار سے واقف ہے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ (52)

جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کے یہ مورتیاں جن کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔

تشریح۔ابراہیم نے اپنے والد اور طبقہ کے لوگوں سے پوچھا کے وہ سارے کو سنسکار جس میں وہ لوگ ڈوبے ہوئے ہیں اسکی سچائی اور عقلی دلیل دیں؟

قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءنَا لَهَا عَابِدِيْنَ (53)

جواب دیا ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔

تشریح۔انکے طبقہ والے لوگوں نے کہا انکے باپ دادا بھی یہ سارے کو سنسکار پر عمل کرتے تھے۔

قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (54)

اپ نے فرمایا پھر تو تمہارے باپ دادا سبھی گمراہی میں مبتلا رہے۔

تشریح۔ابراہیم نے کہا کے وہ لوگ بھی راہ بھٹکے ہوئے تھے۔

قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِيْنَ (55)

کہنے لگے کیا اپ ہمارے پاس سچ لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔

تشریح۔لوگوں نے ابراہیم سے سچائی جاننے کی خواہش ظاہر کی۔

قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَى ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (56)

اپ نے فرمایا نہیں درحقیقت تم سب کا پروردیگار تو وہ ہے جو اسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔

تشریح۔ابراہیم نے لوگوں سے کہا اس سروشکتی مان (انو یک شکتی/ اندیکھی طاقت) کے بارے میں جو اسمان اور زمین یعنی سب کو چلانے والا ہے۔

وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ (57)

اور اللہ کی قسم تمہارے ان معبودوں کے ساتھ ایک چال چلونگا جب تم پیٹھ پھیر کر چل دو گے۔

تشریح۔ابراہیم نے لوگوں کو کوسنسکار سے نجات دلوانے کی ترکیب سوچی ۔

فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ (58)

پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ اسلئے کے سب اسکی طرف ہی لوٹیں ۔

تشریح۔ابراہیم نے سارے کوسنسکار کو ثبوت کے ساتھ غلط ثابت کیا اور بت پرستی جیسے بڑے کوسنسکار کو رہنے دیا ۔

پیغام! آیتوں کے ساتھ جڑے ہوئے کوسنسکار جو لوگوں کو اپس میں بانٹ دیتے ہیں ابراہیم نے ان سارے کوسنسکار کو غلط ثابت کر دیا کچھ لوگ کہتے ہیں کے ابراہیم نے سارے بتوں کو توڑ کر صرف ایک مورتی کو چھوڑ دیا تھا لیکن یگ یگ سے انسانوں کے درمیان مورتی پوجا چلتی ارہی ہے اور اج بھی اس جدید سماج میں چل رہی ہے۔

سوال یہ اٹھتا ہے اگر مورتی پوجا غلط کام ہے تو اللہ کی طاقت اس غلط کام کو انسانوں کے ذہن سے مٹا کیوں نہیں دیتی؟ جبکہ اللہ تعالیٰ طاقت والا اور پلک جھپکتے سارے کام انجام دینے کی طاقت رکھتا ہے ۔

قران شریف کی آیتوں کے مطابق مورتی سے نا نفع ہے اور نا نقصان! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالی کی قدرت میں ایسی کوئی چیز نہیں جو بغیر نفع نقصان کے ہو جو لوگ غیب کی عبادت کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس کیا ثبوت ہے کے انکا غیب ہی انکے نفع نقصان کا مالک ہے اور اس بات کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے ؟

انسان کا ہر کام انسان کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے کیا انسان کے دماغ میں ہی انسان کا خدا ہے ؟

قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ (59)

کہنے لگے ہمارے خداوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ایسا شخص تو یقینا ظالموں میں سے ہے۔

تشریح۔کوسنسکار کے خلاف لڑنے والے ابراہیم اور انکے کاموں پر جن لوگوں نے سوال اٹھائے انہیں ظالم کہا

قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (60)

بولے ہم نے ایک جوان کو اسکا تذکرہ کرتے ہوئے سنا جسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔

تشریح۔لوگ ابراہیم کی باتوں کو سمجھنے لگے ۔

قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ (61)

سب نے کہا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لائیں تا کہ سب دیکھیں۔

تشریح۔کوسنسکار سے لڑتے ہوئے ابراہیم کو لوگوں نے کہا اسے ثابت کریں ۔

قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ (62)

کہنے لگے اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے خداوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔

تشریح۔لوگوں نے پوچھا کیا ابرہیم نے ہی کوسنسکار کے خلاف سچائی کا دعوا کیا ؟

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ (63)

اپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو انکے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداوں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہیں۔

تشریح۔ابراہیم نے جواب دیا ان سارے کوسنسکار کو بت پرستی نے غلط ثابت کیا۔

پیغام! ہرانو پرمانو (ذرے ذرے) میں اللہ تعالی کی طاقت موجود ہے اور بتوں میں بھی انو پرمانو کا وجود یہ ثابت کرتا ہے کے بتوں کو لیکر جو کوسنسکار انسانوں نے پال رکھے ہیں وہی اپس میں نفرت اور تشدد کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ بت کبھی بھی اس اعلی طاقت کی نشاندہی نہیں کرتا اور یہ صرف ایک انسان کے تصورات ہیں جو لاکھوں سالوں سے چلے ارہے ہیں۔ جب جب انسان بتوں کو لیکر کوسنسکار اور فساد میں الجھ جاتے ہیں تب تک سروشکتی مان ایشور، اوتار یا رسول کے ذریعہ کوسنسکار (غیر عقلی) کو مٹا دیتے ہیں اور پھر سچائی، شکھشا اور عدم تشدد کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ جبکہ بت نا نفع دے سکتے ہیں اور نا نقصان تو پھر ان سے دشمنی کیوں رکھنا؟ انسانی دماغ کی ناپاک سوچ ہی بت پرستی ہے جس سے صرف نقصان ہوتا ہے اور وہ انسان کا کھلا دشمن ہے۔ غیر عقلی اور کوسنسکار والی باتیں جو انسان کو نیک راستہ سے بھٹکا دیتی ہے وہی بت پرستی ہے چاہے وہ بتوں کو لیکر ہو یا رسول کو لیکر ۔

فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ (64)

پس یہی لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو ۔

تشریح۔ ابراہیم نے جب کوسنسکار کے خلاف باتیں کیں تو لوگوں نے انہیں ظالم کہا ۔

ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ (65)

پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے یہ تو تجھے معلوم ہے یہ بولتے نہیں۔

تشریح۔ کوسنسکار سے صرف نقصان ہی ہوتا ہے اور یہ سب لوگ جانتے ہیں کوسنسکار نا ہی ترقی کے راستہ پر چل سکتا ہے اور نا ہی سائینس کی باتیں بتا سکتا ہے۔

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ (66)

اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا تم اللہ کے علاوہ انکی عبادت کرتے ہو جو نا تمہیں نفع دے نا نقصان پہنچا سکے۔

تشریح۔ پیغمبر ابراہیم نے فرمایا کے قدرت کی سچائی کے علاوہ لوگ ایسے اصولوں پر چلتے ہیں جس میں نا کوئی ترقی نا سچائی نا شانتی اور نا شکھشا کا راستہ ہوتا ہے۔

پیغام! اگر ان آیتوں کا مقصد مورتی ہے تو یقینا جو لوگ ایشور کو مورتی میں تصور کرتے ہیں وہ سوال اٹھا سکتے ہیں کے ابراہیم کے پاس کیا ثبوت تھا کے اسکا اندیکھا خدا نفع یا نقصان کا مالک ہے۔ صرف انوک شکتی (اندیکھی) ہی خدا کی شکتی ہے اور یہی اصول سروشکتی مان ایشور خدا کو ثابت کر سکتی ہے جو سائینسدانوں کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (67)

تف ہے تم پر اور ان پر جنکی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں کیا تمہیں عقل نہیں۔

تشریح۔ پیغمبر ابراہیم نے انو پرمانو میں اللہ تعالی کے وجود کو محسوس کیا اور ایشور کو لیکر جو کوسنسکار لوگوں کے دلوں میں پل رہے تھے اسے رد یعنی انکار کیا ۔

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (68)

کہنے لگے اسے جلا دو اور اپنے خداوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہے ۔

تشریح۔ لوگوں نے پیغمبر ابراہیم اور اسکی سوچ کو جلا دینے کی کوشش کی۔

پیغام! اچانک سچائی سامنے انے سے برسوں سے چلے ارہے کوسنسکار اور اس میں ڈوبے ہوئے لوگ بھڑک اٹھے تھے۔

تواریخ گواہ ہے کے جب جب سچے اصول زمین پر پرکاشت (روشن) ہوئے چاہے وہ رسولوں کے ذریعہ ہوں یا سائینسدانوں کے ذریعہ شروع شروع میں لوگوں کو اسے اپنانے میں ہچکچاہٹ دکھلائی کیونکہ وہ پرانی سوچ کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے ابراہیم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (69)

ہم نے فرمایا اے اگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لئے سلامتی بن جا۔

تشریح۔ قدرتی اصول کے مطابق سچائی ثابت ہونے کے کچھ وقت بعد انسانی تہذیب اور سماج اسے اپناتے ہیں اور انسانوں کے غصہ کی اگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے تب سچائی بتانے والے پیغمبر یا سائینسدان کو سلامتی ملتی ہے

وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ (70)

گوانہوں نے ابراہیم کا برا چاہا لیکن ہم نے انہیں ناکام بنادیا ۔

تشریح ۔ ہر بات ثابت ہونے کے بعد کچھ ضدی انسان ایسے ہیں جو کسی بھی صورت میں سچائی کو قبول نہیں کرتے اور اسکے خلاف سازشیں رچنے لگتے ہیں اور قدرتی طور پر وہ نقصان اٹھانے والوں میں رہ جاتے ہیں کیونکہ تہذیب کی ترقی میں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں جو اجکل مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطاً إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ (71)

اور ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لئے برکت رکھی۔

تشریح ۔ پیغمبر ابراہیم اور پیغمبر لوط کو قدرت نے پاکیزگی اور شانتی کا راستہ دیکھایا اور ان دونوں کو پاک زمین کی طرف لے گئے یعنی شانتی اور تعلیم یافتہ سماج بنانے میں مدد کی اور ان دونوں کی مثال تواریخ میں موجود رکھی۔

پیغام ! اللہ تعالی کی ساری زمین پاک ہے اور ابراہیم اور لوط دونوں ہی الگ الگ یگ میں تھے ان دونوں کو ایک ساتھ اور ایک ہی ایت میں رکھ کر اللہ نے یہ ثابت کیا ہے ایت میں بتائی ہوئی زمین کوئی شہر یا گاوں نہیں ہے بلکہ انسان کا پاک دماغ ہی اللہ تعالی کی پاک زمین ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلّاً جَعَلْنَا صَالِحِينَ (72)

اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا فرمایا اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا ۔

تشریح ۔ انسانی سماج اور تہذیب میں اسحاق یعقوب جیسے پاک لوگ بھی موجود تھے اور انکی زندگی اور گیان کی باتیں انسان کو اتہاس کی تعلیم دیتی ہیں۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاء الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ (73)

اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے انکی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکواۃ دینے کی وحی کی اور سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

تشریح ۔ ان سارے پاک لوگوں کو قدرت نے انسانوں کے لئے ادرش بنایا اور انسانوں نے ان نیک لوگوں سے شانتی کا راستہ حاصل کرنے کی تعلیم حاصل کی محبت ، پاکیزگی ، بھائی چارہ ، عدم تشدد ، تعلیم ، انسانیت اور شانتی (نماز) کی راہ پر چلنے کی تعلیم بھی ان لوگوں نے دی اور زکواۃ کے ذریعہ انسانی تہذیب اور سماج کو مظبوط کرنے کا طریقہ بھی بتایا۔

پیغام ! اس آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کے نماز اور زکواۃ کا چلن رسول پاک کی پیدائش کے بہت پہلے سے چلا رہا ہے۔

وَلُوطاً آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (74)

ہم نے لوط کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے اور بدترین گنہگار ۔

تشریح ۔ قدرتی طور پر پیغمبر لوط کے ذریعہ سماج کے کوسنکار اور برائی کو ختم کیا گیا یعنی انہیں گناہوں کی بستی سے نجات ملی ۔

وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (75)

اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا بے شک وہ نیکوکاروں میں تھا۔

تشریح ۔ پیغمبر لوط کو قدرتی سچا گیان اور اللہ کی مہربانی حاصل ہوئی کیونکہ وہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

وَنُوحاً إِذْ نَادَى مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (76)

نوح کے اسوقت کو یاد کیجیے جبکہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسے اور اسکے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔

تشریح ۔ رشی منو نے بھی اللہ کی مہربانی حاصل کی اور انکے گیان اور انوبھو کو اتہاس ہمیشہ یاد رکھے گا ۔

وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ (77)

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے انکے مقابلے میں ہم نے اسکی مدد کی یقینا برے لوگ تھے ہم نے انہیں ڈوبا دیا ۔

تشریح ۔ اور انہیں گنہگار لوگوں کے خلاف لڑائی میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوئی تھی۔

پیغام! بھارت ورش میں رشی منو کی کہانی ابھی تک لوگوں کے درمیان موجود ہے اور قران میں بتائے گئے پیغمبر نوح اور رشی منو دونوں ہی ایک انسان تھے۔
منوسنگیتا میں سماج ویوستھا کا جو بیان کیا گیا ہے قران میں بھی تقریبا ایسی ہی بات کی گئی ہے۔منوسنگیتا میں بتائے گئے برہمن اور برہم چاریہ کا جو پریچئے (تعارف) پایا جاتا ہے قران میں بھی مسلمانوں کی زندگی کی دھارا بھی تقریبا ایسی ہی بتائی گئی ہے۔
منوسنگیتا کے شلوک 115 میں (ترتیو شلوک) مردوں کو کہا گیا ہے کے عورتوں کی عزت اور حفاظت کی جائے۔ٹھیک اسی طرح قران میں بھی مردوں کے لئے یہی حکم ہے شلوک نمبر 166 میں بیوہ عورتوں کی شادی کا بھی لکھا ہوا ہے۔اس طرح میں (سدھارتھ چترجی) کہہ سکتا ہوں بھارت ورش کا سناتن مذہب اور اریہ تہذیب کے ساتھ ابراہیم اور عرب ملک کا کوئی نا کوئی ذاتی تعلق یا ناطہ جوڑ ضرور ہے۔

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ (78)

اور داود اور سلیمان کو یاد کیجئے وہ کھیت کے معاملے میں فیصلہ کر رہے تھے کے کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر گئی تھیں اور انکے فیصلہ میں ہم موجود تھے۔
تشریح۔داود اور سلیمان کو اللہ تعالی کی مہربانی سے سچے گیان کی روشنی حاصل ہوئی تھی جب یہ دونوں الجھی ہوئی باتوں کو سلجھانے کی کوشش کر رہے تھے اور سماج کے کچھ گنہگار لوگ الجھی ہوئی باتوں کو اور بھی الجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔اللہ کی قدرت اور قدرتی اصول ان ساری باتوں کی اتہاسک گواہ تھی۔

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ (79)

ہم نے اسکا سہی فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکم اور علم دے رکھا تھا اور داود کے تابع ہم نے پہاڑ کر دئے جو تسبیح کرتے اور پرند بھی حمد کرنے والے تھے۔
تشریح۔قدرتی اصولوں کے مطابق سلیمان کے دماغ نے الجھے ہوئے مسلہ کو کس طرح سلجھایا جاتا ہے اسکا راز انہیں مل گیا تھا ۔سچا گیان اور اللہ کے اصول سلیمان سمجھ گئے تھے اور داود کو پہاڑ اور پہاڑ کی طرح اونچی شیطانی حرکتیں اور پنچھیوں کے طرح اڑتی انسانی خواہشات کو قابو میں کرنے کا گیان حاصل ہوا تھا۔

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ (80)

اور اسے ہم نے تمہارے لئے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تا کہ ضرر سے تمہیں بچائے کیا تم شکر گزار بنو گے۔
تشریح۔انسان کو پاکیزگی اور سکون کا لباس کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اسکا راستہ اللہ تعالی نے بتایا تا کہ فساد اور نفرت کی اگ سے وہ کسی طرح بچ سکیں۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ (81)

ہم نے تیز و تند ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا جو اسکے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔
تشریح۔ہوا کا روخ اور اس سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے اسکا گیان (علم) سلیمان کو حاصل ہوا تھا اور اللہ تعالی ہر چیز سے واقف خبردار ہے۔

وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ (82)

اس طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اسکے تابع کئے جو اسکے فرمان سے غوطے لگاتے اور اسکے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے ان کے نگہبان ہم ہی ہیں۔
تشریح۔ناپاک گنہگاروں اور انکی سوچ کو کس طرح پاک اور شانتی چاہنے والا بنایا جا سکتا ہے یا انہیں پابند کیا جائے (انوشاست) اسکا گیان سلیمان کو حاصل ہوا تھا ۔

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (83)

ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردیگار کو پکارا کے مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا۔
تشریح۔پیغمبر ایوب نے انسانی سماج میں پھیلی ہوئی نفرت، ہوس اور تشدد کی بیماری کو کس طرح دور کیا جائے جو سماج میں صدیوں سے موجود ہے اور جسکی بنیاد مذہب ہے اس سے نجات کی دعا کی۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ (84)

تو ہم نے اسکی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا دور کر دیا اور اسکو اہل عیال عطا فرمائے بلکہ انکے ساتھ ویسے ہیں اور اپنی خاص مہربانی سے تا کہ سچے بندوں کے لئے نصیحت ہو۔
تشریح۔اللہ تعالی نے انکی دعا سن لی اور انکے دکھ درد کو دور کیا اور یہ ایک اتہاسک سچ ہے اور نیک لوگوں کے لئے ایک سبق ۔

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ (85)

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صابر لوگ تھے۔

تشریح۔اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل یہ سارے سچائی بتانے والے پیغمبر تھے ۔

وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ (86)

ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کرلیا یہ سب لوگ نیک تھے۔

تشریح۔اور انہیں اللہ تعالی کی مہربانی اور گیان حاصل ہوا تھا ۔

وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87)

مچھلی والے کو یاد کرو جبکہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کے ہم اسے نا پکڑ سکیں گے بالاخر وہ اندھیروں میں پکار اٹھا کے الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

تشریح۔رشی دور بھاشا (ذوالنون) جسکا غصہ بہت مشہور تھا انہوں نے شکنتلا کو بد دعا دی تھی جسے وہ یاد کر ہی ہے وہ اسے بھول جائیگا پھر بعد میں مچھلی کے پیٹ سے راجہ کی انگوٹھی ملنے کے بعد انہیں شکنتلا کی یاد آئی۔ یہ آیت رشی دور بھاشہ اور شکنتلا کی کہانی بیان کرتی ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ (88)

تو ہم نے اسکی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کی اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔

تشریح۔اور اللہ تعالی نے شکنتلا کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی ۔

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (89)

اور زکریہ کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کے مجھے تنہا نا چھوڑنا تو سب سے بہتر وارث ہے۔

تشریح۔پیغمبر ذکریہ کی اس دعا میں حضرت وارث پاک کا ذکر یہ ثابت کرتا ہے کے وارث پاک کو بھی اللہ تعالیٰ کا نور یعنی گیان (علم) حاصل ہوا تھا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَباً وَرَهَباً وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (90)

ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسے یحیی عطا فرمایا اور انکی بیوی کو انکے لئے درست کر دیا یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی جلدی کرتے ہیں اور ہمیں لالچ ڈر اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی قدرت نے شکنتلا کی دعا قبول کی اور انکو نیک بیٹا نصیب ہوا۔شکنتلا اور دوشن کا ملن ہوا اور سارے رشی منی جو اس ملن کی جلدی میں تھے اور شکنتلا کے لئے پریشان تھے اور اللہ کو ڈرتے ہوئے پکارتے تھے اور اللہ تعالی کے آگے سر جھکاتے تھے۔(اور انہیں کی نسل سے بھرت اور ہرش وردھن جیسا نیک راجہ ملا)

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (91)

اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اسکے اندر اپنی روح سے پھونک دی اور خود انہیں اور انکے لڑکے کو تمام جہاں کے لئے نشانی بنا دیا۔

تشریح ۔شکنتلا نیک تھی اللہ تعالی نے اسکی کوکھ سے بھارت ورش کے راجہ کو جنم دیا تھا۔

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (92)

یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا پروردیگار پس تم میری عبادت کرو۔

تشریح۔یقینا سارے انسان ایک ہی امت ہیں اور سب کا مالک ایک ہے۔

وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ (93)

مگر لوگوں نے اپس میں فرقہ بندیاں کرلیں سب ہماری طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔

تشریح۔اور لوگ الگ الگ ہوگئے اور ایک ایک گروہ کی بنیاد ڈالی۔

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ (94)

پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ مومن ہو تو اسکی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائیگی ہم تو اسکے لکھنے والے ہیں۔

تشریح۔ پھر جو نیک عمل کریگا اسکی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور قدرت ہی اسکے عمل لکھنے والی ہے۔

وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (95)

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر لازم ہے کے وہاں کے لوگ پلٹ کر نہیں ائینگے ۔

تشریح۔ جو قوم گزر چکی ہے یا جو سوچ باطل ہو چکی ہے یعنی اللہ کی مرضی سے جو خیالات سائیسند انوں کے ذریعہ غلط ثابت ہو چکے ہیں وہ واپس نہیں اتے یعنی گیا ہوا وقت واپس نہیں اتا اور یہ ناممکن ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ (96)

یہاں تک کے یاجوج ماجوج کھول دئے جائینگے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے ائینگے۔

تشریح۔ انسان کو ہر طرف سے یعنی اسکے دماغ کے ہر کونے سے گنہگار سوچ پیدا ہوتی رہتی ہے یعنی" یاجوج ماجوج" کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ اونچی خواہشات کی بنیاد پر انسان کو بہکاتی رہتی ہے۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ (97)

اور سچا وعدہ قریب اگے گا اسوقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی کے ہائے افسوس ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ ہم ہی قصوروار تھے۔

تشریح۔ سچائی ثابت ہو جائیگی اور گنہگاروں کی سوچ اور نظر دھوکے میں رہ جائیگی اور وہ افسوس کرتے رہ جائینگے۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (98)

تم اور اللہ کے سوا جن جن کی عبادت کرتے ہو سب دوزخ کا ایندھن بنو گے سب دوزخ میں جانے والے ہو۔

تشریح۔ گنہگار جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں انکی خواہش کا مقام اور وہ خود اشانتی کے جہنم کا ایندھن ہونگے۔

لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ (99)

اگر یہ معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نا ہوتے اور سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

تشریح۔ گناہ والی سوچ میں اگر تھوڑی سی بھی سچائی ہوتی اور یہ پاک ہوتی تو انکا جیون امن وسکون سے بھر جاتا۔

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (100)

وہاں چلا رہے ہونگے اور وہاں کچھ بھی نا سن سکیں گے۔

تشریح۔ اشانتی کی اگ جھیلتے ہوئے گنہگار چیختے اور چلاتے ہونگے اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۔

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ (101)

بے شک جن کیلئے ہماری طرف سے نیکی پہلے ٹھہر چکی ہے وہ سب جہنم سے دور رکھے جائینگے۔

تشریح۔ نیک عمل کے بدلے میں اللہ تعالی سکون کی زندگی بخشتے ہیں اور ایسے لوگ اشانتی سے دور ہوتے ہیں۔

پیغام! یہ آیت ثابت کرتی ہے کے جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالی کی مرضی سے ہوتا ہے۔

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ (102)

وہ تو دوزخ کی اہٹ تک نا سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔

تشریح۔ نیک لوگوں کو اشانتی کی اہٹ سنائی نہیں دیتی اور وہ اپنی من پسند سکون کی دنیا میں ہونگے۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (103)

وہ بڑی گھبراہٹ بھی انہیں غمگین نا کر سکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لینگے کے یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ دئے جاتے رہے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کو بڑی سے بڑی تکلیف بھی غم میں نا ڈالے گی اور قدرت کے ہر پہلو کا مزا لے سکیں گے اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لینگے اور یہی وہ دن ہے جسکا وعدہ قدرت نیک لوگوں کو دیتی ہے۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْداً عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ (104)

جس دن ہم اسمان کو یوں لپیٹ لینگے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دئے جاتے ہیں جیسے کے ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کرینگے۔یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہینگے۔

تشریح۔پریورتن،ویناش اور سشٹی قدرت کا اصول ہے(بدلنا ،ختم ہونا اور پیدا ہونا)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ (105)

ہم زبور میں پند نصیحت کے بعد لکھ چکے ہیں کے زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔

تشریح۔زبور میں اللہ تعالی یہ وعدہ کر چکے ہیں کے دنیا کے نیک بندے اور انسان کی خدمت کرنے والے ہی دنیا میں راج کرینگے۔

إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغاً لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ (106)

عبادت گزار بندوں کے لئے اس میں ایک بڑا پیغام ہے۔

تشریح۔عبادت کرنے والوں کے لئے اس میں بہت بڑا پیغام ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (107)

اور ہم نے اپکو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ۔

تشریح۔سچائی اور علم بتانے والے تمام لوگ اور انکے اصول تمام جہاں والوں کے لئے رحمت ہے۔

پیغام!مسلمان امت رحمت کی تلاش رسول اللہ اور اسلام میں کرتی ہے لیکن موجودہ دنیا میں یا ہزاروں سالوں سے انسانوں پر رحمت کس کی تھی رسولوں کی علم کی یا سائینس کی؟اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کے اج تک اسلام یا کسی بھی مذہب نے انسان اور انسانیت پر کیا رحمت چھوڑی ؟اور کیا اسکا کوئی تاریخی ثبوت ہے؟

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (108)

کہہ دیں کے میرے پاس تو وحی اتی ہے کے تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے تو کیا تم بھی اسکی فرمانبرداری کرنے والے ہو۔

تشریح۔اللہ تعالی قدرتی طور پر نیک لوگوں کے دماغ میں یہ ڈال دیتے ہیں کے ہر کسی کا معبود ایک ہے اور نیک مہان لوگ کبھی بھی معبود کی بنیاد پر لڑائی نہیں کرتے ۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ (109)

پھر اگر یہ منھ موڑ لیں تو کہہ دیں کے میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا مجھے علم نہیں کے جسکا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا دور۔

تشریح۔اس سچائی سے منھ پھیر کر جو گنہگار اللہ،انسان اور انسانی سماج کو طبقہ یا گروہ میں بانٹتے ہیں اسکی ذمہ داری نیک لوگوں پر نہیں نیک لوگوں کا کام ہے سچائی بتا دینا ۔

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ (110)

البتہ اللہ کھلی اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسکو بھی جانتا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی ہر کھلی اور ظاہر باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔

وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (111)

مجھے اسکا علم نہیں ممکن ہو یہ تمہاری ازمائش ہو اور ایک مقرر وقت تک کا فائدہ ہے۔

تشریح۔کسی بھی انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کے کونسی بات اور قدرت کی کس چیز میں فائدہ ہے اور وقت بوقت قدرت انسان کو سکھا دیتی ہے اور گنہگاروں کو اپنی موہ مایا میں ایک وقت تک چین ملتا ہے۔

قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ (112)

خود نبی نے کہا اے رب انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔

تشریح۔ہر نیک انسان اس بات پر پکہ یقین رکھتے ہیں کے اللہ کے فیصلہ میں ہی انصاف ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔

سورۃ الحج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1)

لوگوں اپنے پروردیگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔

تشریح۔اے لوگوں اس بات سے ڈرو جس سے قدرت بگڑ کر تہس نہس ہو جائے یعنی اپنے عیش وارام میں اتنا بھی خودغرض نا ہو جائیں جس سے قدرت کا توازن بگڑ جائے۔

پیغام!انسان کا اپس کا فساد،ضرورت سے زیادہ ٹھنڈی مشینوں کا استعمال اور بڑھتی ہوئی الودگی انسانی تہذیب کو مصیبت میں ڈال دیگی اس ایت میں اس بات کی نشاندہی ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (2)

جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائینگے اور تو دیکھے گا کے لوگ مدہوش دکھائی دینگے حالانکہ وہ متوالے نا ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

تشریح۔الودگی جب حد سے بڑھ جائیگی تو ماں کے سینے میں دودھ کی کمی ہو جائیگی اور وہ اتنی چڑچڑی ہو جائیگی اور جتنا بھی دودھ اسکے سینے میں ہوگا وہ پلانا بھول جائیگی یعنی الودگی کی تکلیف انسان کو اپنے سمپرک (وابستگی) اور ذمہ داری بھلا دیگی۔عورت ماں بننا نہیں چاہیگی اور اگر ایسے کوئی نوبت ائے تو بچہ گرا دیگی۔

لوگ نشہ کی طرف بھاگیں گے یہ اللہ تعالی کا عذاب انسانوں کے لئے ہوگا اور اسکا ذمہ دار وہ خود ہوگا غلط انسانی سوچ اور انکے عمل کی غلط روش بھی الودگی ہے۔

اس آیت میں ماں کی دودھ کی مثال اسلئے دی گئی ہے کے یہ رشتہ سب سے زیادہ مظبوط ہوتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ (3)

لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں ۔

تشریح۔کچھ علم والے اپنا دبدبہ قائم کرنے کے لئے غیب یعنی ادرش اللہ کے بارے میں طرح طرح کی کہانیاں رچتے ہیں اور جن باتوں سے کوئی فائدہ نہیں وہ کو سنسکار اور شرک ہے اور اسے ہی بت پرستی کہا گیا ہے اور جو اس پر عمل کرتے ہیں اور اپنی ضد میں اسے پکڑ کر رکھتے ہیں وہی بت پرست ہیں۔اس میں صرف نقصان ہی نقصان ہے کوئی فائدہ نہیں۔

پیغام!اللہ تعالی کی قدرت میں ایسی کوئی چیز نہیں جو بے فائدہ ہو ۔

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ (4)

جس پر لکھ دی گئی ہے جو کوئی اسکی رفاقت کریگا وہ اسے گمراہ کر دیگا اور اسے اگ کے عذاب کی طرف لے جائیگا۔

تشریح۔قدرت نے یہ بات صاف کر دی ہے اور تواریخ بھی اسکی گواہ ہے کے جو کوئی کو سنسکار اور غیر عقلی باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اپنی ضد میں اندھے ہو کر انسان اور انسانیت کے اصولوں کو نقصان پہنچاتے ہیں انکا کوئی دوست نہیں ہوتا اور کو سنسکار انہیں گمراہ کر دیتا ہے اور اشانتی کے جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم

مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (5)

لوگو اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہو تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا اور بے نقشہ تھا یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں تا کہ تم اپنی پوری جوانی تک پہنچو تم میں تو بعض تو وہ ہیں جو فوت ہو جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دئے جاتے ہیں کے وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائیں تو دیکھتا ہے کے زمین خشک ہے پھر جب ہم ان پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی اور پھولتی ہے اور ہر قسم کے رونق دار نباتات اگاتی ہے۔

تشریح۔انسان کو گیان کی روشنی اور انجان چیزوں کی وقت کے ساتھ ساتھ جانکاری حاصل ہونے پر شک ہے (یعنی جی اٹھنے پر) تو انسان جان لے کے قدرت نے اسے مٹی سے بنایا ہے یعنی انسان کے جسم میں جو بھی چیزیں (ingredient) پائی جاتی ہیں وہ سب زمین میں بھی پائی جاتی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کے انسانی جسم زمین سے پیدا (بنتا) ہوتا ہے اور زمین میں ہی دفن (فنا) ہو جاتا ہے یعنی مرنے کے بعد انسان کے ساتھ ساتھ ہر مخلوق یا ہر چیز مٹی بن جاتی ہے۔قدرت نے انسانوں کے درمیان نسل بڑھانے کے جو اصول مقرر کر رکھے ہیں وہ عورت اور مرد کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں۔قدرتی اصول ہیں مرد عورت کے نطفہ سے اولاد کا پیدا ہونا مخلوق کا تسلسل برقرار رکھنے کے لئے خون کے لوتھڑے کو پیدا کیا یعنی مٹی میں موجود وہ سارے عناصر (elements) خون اور گوشت کو انسانی شکل عطا کرتے ہیں۔انسان پہلے مکمل شکل میں نہیں تھا اور جنگلی زندگی جیتے تھے۔قدرت نے لاکھوں کروڑوں سالوں کے بعد اسے خوبصورت بنایا اور اج انسان جس شکل میں ہے تہذیب کے وکاس سے ایسی شکل میں نہیں تھا۔۔قدرت ہی مخلوق کی پیدائش، پرورش اور موت کا وقت مقرر کرتی ہے۔پیڑ پودوں میں جان بھی قدرت ہی ڈالتی ہے۔اسمان سے بارش برسا کر یا مٹی اور پانی کے ذریعہ پیڑ پودوں کی پرورش ہوتی ہے اور وہ بھی ایک وقت کے بعد ختم ہو جاتے ہیں قدرتی خوبصورتی بھی قدرت کے اصولوں کے تحت چلتی ہے۔

پیغام! یہ ساری باتیں ایتوں کے ذریعہ انسان کو یاد دلائی جا رہی ہیں کے انسان صرف قدرت کا ایک حصہ ہے۔قدرت نے اسے دماغ دیا ہے اور اس بات پر اہنکار نا کرے اور ساتھ ساتھ خودغرضوں کی طرح قدرت کا استعمال نا کرے۔یہ ایت اوپر سے دیکھنے سے ہلکی لگتی ہے مگر اسکا پیغام انسانی کردار سے اسکے اہنکار کو دور کرنے کا ایک سبق ہے ۔انسان جب جنگلی زندگی جیتے تھے تب بھی 9 مہینہ میں بچہ پیدا ہوتا تھا اور اج بھی 9 مہینہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے بارش اور پانی کے ذریعہ پیڑ پودے اگتے ہیں۔ان باتوں میں کوئی خاصیت نہیں مگر اس آیت کا جو پیغام ہے وہی خاص ہے۔عورت کے پیٹ میں جب بچہ ٹھہرتا ہے 12 ہفتہ میں زائیگوٹ (zygote) کی شکل سے انسانی شکل اختیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔انسانی نطفہ کی بھی شکل ہوتی ہے اور اسے مائیکرو اسکوپ سے دیکھنے پر وہ شکل نظر اتی ہے جسکی ترکیب اللہ تعالیٰ نے وقت کے ساتھ ساتھ مہیا کروائی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (6)

یہ اسلئے کے اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تشریح۔پرمانوک شکتی اور پرمانو کا راز اور گاڈ پارٹیکل کی طاقت ہی سچ ہے اور وہی طاقت مردہ یعنی پریورتن (بدلاو) کو منظم کرتا ہے یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانا۔پرمانوک شکتی ہی سروشکتی مان ہے یعنی گاڈ، اللہ اور ایشور۔

وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ (7)

اور یہ کے قیامت انے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یقینا اللہ قبروں والوں کو دوبارہ زندہ کریگا۔

تشریح۔ہر چیز کی موت یقینا ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یقینا موت کے بعد ہر چیز کا بدلاو ہوگا یعنی دوبارہ زندہ کرنا ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (8)

بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔

تشریح۔وگیانک (سائنسی) اصول، عقلی علم اور سچائی کو نا سمجھ کر لوگ اپس میں جھگڑتے رہتے ہیں۔

ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ (9)

جو اپنا پہلو موڑنے والا بنکر اسلئے کے اللہ کی راہ سے بہکا دے اسے دنیاں اور قیامت دونوں میں رسوائی اور قیامت کے دن ہم اسے جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائینگے۔

تشریح۔ سچائی کے راستہ سے لوگوں کو بھٹکا کر اپنے فائدہ کے لئے کچھ لوگ جھوٹ کی تخلیق کرتے ہیں ایسے لوگ اخرت میں بے عزت ہوتے ہیں اور اشانتی کے عذاب سے اپنی زندگی کو برباد کر دیتے ہیں۔

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (10)

یہ ان اعمال کے بدلے جو تیرے ہاتھوں نے اگے بھیجے یقین مانو اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

تشریح۔ یہ اسکا بدلہ ہے جو انہوں نے بویا تھا اور اللہ یعنی قدرت دیا وان (مہربان) ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (11)

بعض ایسے بھی ہیں کے ایک کنارے پر کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگ جاتے ہیں اور اگر کوئی افت اگئی تو منھ پھیر لیتے ہیں انہوں نے دونوں جہاں کا نقصان اٹھالیا یہ کھلا نقصان ہے۔

تشریح۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نیک کاموں میں اپنا فائدہ ڈھونڈتے ہیں اور فائدہ نا ملنے پر گناہ کے کام کو اپنا کر شانتی حاصل کرنے کی جھوٹی کوشش کرتے ہیں۔

يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنفَعُهُ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ (12)

اللہ کے سوا انہیں پکارا کرتے ہیں جو نا انہیں نقصان پہنچا سکے نا نفع یہی تو گمراہی ہے۔

تشریح۔ ایسے لوگ سچائی کو چھوڑ کر کو سنسکار میں ڈوب جاتے ہیں جو انہیں نفع نہیں دیتا اور نقصان پہنچاتا ہے۔

پیغام! دنیاں میں ایسی کوئی بھی چیز نہیں جس میں نفع یا نقصان نا ہو صرف کو سنسکار ہی ہے جو انسان کے دماغ کو بیوقوف بنا دیتا ہے۔ اس میں نفع تو ہے نہیں مگر کوئی کو سنسکار انسان کا نقصان بھی نہیں کرتا کو سنسکار میں ڈوبا ہوا انسان اللہ کے علاوہ دوسرے معبود کو پکارنے والا ہوتا ہے۔

يَدْعُو لَمَن ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ (13)

اسے پکارتے ہیں جس کا نقصان نفع اسکے نفع سے زیادہ ہے یقینا اسکے برے ولی برے ساتھی۔

تشریح۔ کو سنسکار اور اندھا وشواس جس میں کوئی سچائی نہیں ہوتی اس میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے اور اس میں رہنے والے سارے لوگ بیوقوف ہوتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (14)

ایمان اور نیک اعمال والوں کو نہروں والی جنت میں لے جائیگا اللہ جو ارادہ کرے کر کے رہتا ہے۔

تشریح۔ نیکی اور سچائی کے راستہ پر چلنے والے نیک لوگوں کو اپنی زندگی میں شانتی کی جنت حاصل ہوتی ہے جس میں ندی کے ٹھنڈی پانی کی طرح سکھ شانتی ہوتی ہے اور قدرت یعنی اللہ جو چاہے کرتا ہے۔

مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ (15)

جس کا یہ خیال ہو کے اللہ اسکے رسولوں کی مدد دونوں جہاں میں نہیں کریگا وہ اونچائی پر ایک رسی اپنے حلق پر باندھ کر دیکھ لیں کے اسکی چلاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے۔

تشریح۔ گنہگار جو گلے میں بدسکونی کا پھندہ لگائے رہتے ہیں وہ کبھی بھی قدرت کا اشیرواد اور مہربانی پر یقینا نہیں رکھتے کیونکہ انکو سچائی نظر نہیں اتی۔ ایشور انکے ضمیر (انتراتما) کے سارے دروازے بند کر دیتی ہے اور گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ گنہگاروں کو سچائی محسوس نہیں ہوتی۔

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يُرِيدُ (16)

ہم نے اسی طرح قران میں واضع ایتیں اتاری جسے اللہ چاہے ہدایت دے۔

تشریح۔قدرت اپنا ہر پہلو یعنی انسان کی ضرورت کا ہر پہلو وقت کے ساتھ ساتھ دیتا گیا اور اس ایت میں اسے ایت کہا گیا ہے اور یہ انسانوں کے سامنے ایک صاف اور سیدھا ثبوت ہے اور اللہ جسے چاہے سچائی پر قائم رکھتے اور سچائی کی روشنی عطا کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَالَّذِيْنَ هَادُوا وَالصَّابِئِيْنَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْيَوْ مَالْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (17)

ایمان دار، یہودی، صابی، نصرانی، مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالی فیصلہ کر دیگا اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

تشریح۔نیکی اور بدی کا فیصلہ گرہ یا طبقہ کی بنیاد سے باہر ہے چاہے وہ ایماندار یہودی، نصرانی، مجوسی یا مشرکین ہی کیوں نا ہوں۔انسانی تہذیب کا اخری ترازو یہ فیصلہ کریگا جو قدرت کے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَن فِيْ الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (18)

کیا تو دیکھ نہیں رہا ہے کے اللہ کے لئے سجدے میں ہے سب اسمان والے، زمین والے سورج اور چاند ستارے، پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی ہاں وہ بھی ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا جسے رب زلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تشریح۔قدرت اور سشٹی کی ہر چیز اپنا کام قدرتی اصولوں کے تحت کرتی ہے انسان کی نظر کیا یہ سب نہیں دیکھتی ہر پہلو کی اپنی اپنی عزت ہوتی ہے۔

هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُؤُوسِهِمُ الْحَمِيْم (19)

یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں پر کافروں کے لئے تو اگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے گئے ہیں اور انکے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائیگا۔

تشریح۔نیکی اور بدی ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف رہے ہیں اور انکے اصول بھی ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں اور یقینا کافروں کو یعنی گنہگاروں کو اشانتی کا عذاب جھیلنا پڑتا ہے اور یہ عذاب کھولتے ہوئے پانی کی طرح انکے دماغ کو پریشان کرتا رہیگا ۔

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِيْ بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20)

جس دن انکے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائینگی۔

تشریح۔شرم کے پردے اور عزت کی چادر انکی زندگی سے نکال دی جائیگی ۔

وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ (21)

اور انکے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

تشریح۔ایسے گنہگاروں کے لئے لوہے کے ہتھوڑے کی طرح کٹھن زندگی ہوگی یعنی ہتھوڑے کی مار کی طرح انکی زندگی میں مصیبتیں اتی رہینگی۔

كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيْدُوا فِيْهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (22)

یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کرینگے وہیں لوٹا دئے جائینگے اب جلنے کا عذاب چکھو ۔

تشریح۔گناہوں سے نجات کی دعوت ٹھکرا دی جائیگی اور قدرت کہے گی اپنے گناہوں کے پھل میں جلتے رہو۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ (23)

ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ ان جنتوں میں لے جائیگا جن کے درختوں تلے نہریں لہریں لے رہی ہے جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور سچے موتی بھی وہاں انکا لباس خاص ریشم کا ہوگا ۔

تشریح۔پاکیزگی اور شانتی چاہنے والے انسان کو نیکی کے ذریعہ اور اسکی پاک سوچ کی بدولت ایسی زندگی حاصل ہوگی جس میں نہر کے ٹھنڈے پانی کی طرح شانتی اور

پاکیزگی کا ماحول ہوگا اور انہیں چمکتے ہوئے یعنی نیک اور گیان سے بھرپور نیک ساتھی ملینگے۔ چمکتے ہوئے سونے کے کنگن پہنے ہوئے جیسے کے کسی عورت کے ہاتھ میں سجے ہوئے ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح نیک انسان کی زندگی میں گیان اور شانتی رہیگی۔ موتیوں کی طرح چمکتی ہوئی اور صاف ستھری قدرتی اشیر واد انہیں ملیگا اور ریشم کے کپڑوں کی طرح چمکتا ہوا خوبصورت لباس کی طرح انکی زندگی میں عزت اور شانتی قائم دائم رہیگی۔

پیغام! اس آیت میں سونے کے کنگن کا ذکر ہے ہار کا نہیں اور یہ اسلئے کے ہاتھوں سے ہی سارے کام ہوتے ہیں۔

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ (24)

انکو پاکیزہ بات کی راہنمائی کردی گئی اور قابل صد راہ کی ہدایت کردی گئی۔

تشریح۔ ایسے لوگ سچی اور سیدھی راہ کا فائدہ اٹھاتے رہینگے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاء الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (25)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے مساوی کردیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کریگا ہم اسے دردناک عذاب چکھائینگے۔

تشریح۔ گناہ کے کام میں الجھے ہوئے لوگ جو پاکیزگی، شانتی، محبت اور عدم تشدد کے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں (حرمت والی مسجد) اور سماج میں سچائی اور شانتی کے اصولوں کو بگاڑتے ہیں وہ انسانی سماج میں ہی رہنے والے لوگ ہیں چاہے وہ باہر سے اکر یہ کام کریں یا وہاں کے رہنے والے یہ کام کریں۔ ادھرم اور گناہ کے راستہ پر چلنے والوں کو قدرت کی طرف سے اشانتی کا عذاب ملتا ہے۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (26)

اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو کعبہ کی جگہ مقرر کردی کے میرے ساتھ کسی کو شریک نا کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

تشریح۔ پیغمبر ابراہیم پاکیزگی کی قسم کھاتے ہوئے انسان اور اسکے سماج کی خدمت میں لگ گئے۔ ایشور کے پاک اور قدرتی اصولوں کے اگے سر جھکانے والے یعنی پوری طرح سے محبت، انسانیت، عدم تشدد اور شانتی کے اصولوں کو پوری طرح سے مانتے ہوئے اپنی زندگی کو اس راستہ پر چلانے والے اور لوگوں کی خدمت ہی ابراہیم کا مذہب تھا۔

پیغام! اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کے قیام، رکوع، طواف اور سجدہ یہ ساری رسمیں جو نماز میں ادا کی جاتی ہیں وہ ابراہیم کے وقت بھی موجود تھیں۔

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (27)

اور لوگوں کو حج کی منادی کردے لوگ تیرے پاس ائیں اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دراز کی راہوں سے بھی۔

تشریح۔ لامحدود وجود کا کوئی گھر نہیں ہوتا حج کا اعلان یعنی پاکیزگی کا اعلان لوگوں کو اسکی طرف بلانا یعنی پاکیزگی کی طرف دھیرے دھیرے یا پیدل اور جتنی جلدی شانتی حاصل کریں اور انسان کے لئے فائدہ مند ہے ''دبلے پتلے اونٹ'' سے مراد کمزور ایمان والے۔

پیغام! حج کی طرف بلانے کا دوسرا مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کے کعبہ کے اس پاس کے رہنے والوں کو معاشی فائدہ دلوانا۔ جب اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے اور سب دیکھتا سنتا اور جانتا ہے اور اسکی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا تو کسی خاص جگہ پر جا کر اور کچھ خاص رسمیں ادا کرنا اس ایت کا مقصد نہیں۔ یاد رکھیں قران شریف دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (28)

اپنے فائدہ حاصل کرنے ائیں اور ان مقرر دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم اپ بھی کھاو اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاو۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی قدرت سے فائدہ اٹھا کر اور اسکے دئے ہوئے انواع اقسام کے کھانوں کا مزا لیتے ہوئے شانتی حاصل کریں۔ تکلیف شدہ اور لاچار لوگوں کو بھی

پاکیزگی اور شانتی کا فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (29)

پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے گھر کا طواف کریں۔

تشریح۔نیکی اور سچائی کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کریں یعنی پاکیزگی، محبت، بھائی چارہ، انسانیت اور عدم تشدد یہ سارے انسان کے قدرت کے ساتھ ایک بندھن ہیں اور اس بندھن کو مظبوط کریں اور ٹوٹنے نا دیں اور پاکیزگی اور شانتی کے اردگرد اپنے اپکو قائم رکھیں یعنی طواف کریں۔

پیغام!لامحدود وجود کا کوئی گھر نہیں ہوسکتا اور اس لحاظ سے اللہ تعالی کا دنیا میں کوئی گھر نہیں اور کعبہ سے بھی پہلے اور ہزاروں سال قدیم عبادت گاہیں دنیا میں موجود ہیں۔

ذَلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30)

اور جو کوئی اللہ کی حرمتیں کی تعظیم کرے اسکے لئے اپنے رب کے پاس سے بہتری ہے اور تمہارے لئے چوپائے حلال کردئے بجز انکے جو تمہارے سامنے بیان کئے گئے ہیں پس بتوں کی گندگی سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو ۔

تشریح۔انسان کو سماج دیکر قدرت نے اسے شانتی اور محبت کے ساتھ رہنے کی تعلیم دی اور جو ان سارے اصولوں کی عزت کرتے ہوئے ان اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں وہ انکے خود کے لئے بہتر ہے۔انسانوں کے استعمال کے لئے اللہ نے کچھ مخلوق تحفہ کے طور پر دی ہے اور جھوٹے گنہگار اور کوسنسکار والے اصولوں کو چھوڑنا ہی انسانوں کے لئے اعلی ہے۔

پیغام!گنہگار کوسنسکار والے اصولوں کو مورتی کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (31)

اللہ کی توحید مانتے ہے اسکے ساتھ کسی کو شریک نا کرو سنو اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا اسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائینگے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دیگی۔

تشریح۔نیک اصولوں کے ساتھ گناہ والے اصولوں کی برابری نہیں ہوسکتی۔گنہگار اور کوسنسکار والی سوچ ایسی ہوتی ہے جیسے کے ہوا نے اسے سچائی سے کوسوں دور پھینک دیا ہو اور اسکی مثال ایسی ہے کے جیسے پنچھیوں نے اسے اٹھا کر دوسری جگہ لا کر رکھ دیا ہوں۔

ذَلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (32)

سنو اللہ کی نشانیوں کی جو عزت وحرمت کرے اسکی دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔

تشریح۔مذہبی انسان کا دل اور ضمیر محبت اور عدم تشدد سے بھرا ہوتا ہے اور یہی قدرت ہے۔

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (33)

ان میں تمہارے لئے ایک وقت تک کا فائدہ ہے پھر انکے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے ۔

تشریح۔نیکی، محبت اور شانتی میں بہت فائدہ ہے اور اسکے ذریعہ ہی انسان کو سچی اور سیدھی راہ مل سکتی ہے یعنی بہتر زندگی اور سماج ۔

پیغام!اس آیت میں سچائی کو عربی میں عتیق کہا گیا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (34)

ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں سمجھ لو کے تم سب کا رب برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہوجاو اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادیں۔

تشریح۔دنیا کے ہر کونے میں ہر طبقہ اور انسانی تہذیب کے لئے قدرت نے کچھ خاص یکساں قانون رکھے ہیں جیسے کے جانور کا گوشت کھانا (تندورست اور پاک صاف

کر کے کھانے کا نام ہے قربانی) یہ تو اس ایت کا باہری مطلب ہے مگر اس ایت کا دوہرا مطلب ہے کے انسان کے اندر ناپاک ضمیر جو چار پائے جانور کی طرح ناسمجھ اور بے زبان ہوتا ہے۔ جیسے کے ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، ہوس، موہ مایا، حسد اور نفرت جو انسان کو ناپاک کر دیتی ہے اور اسے قربان کرنا ہی اصلی قربانی ہے اسلئے اس آیت میں کہا گیا ہے سب کا مالک ایک ہے۔ جب سب کا مالک ایک ہے تو انسان کی نفرت حسد اور لالچ اسے کوئی فائدے مند نتیجہ نہیں دے سکتی اور اس بات کو سمجھنا ہی انسان کے لئے خوشخبری ہے

پیغام! دوسری جان قربان کر کے انسان کو کیا فائدہ حاصل ہوگا ؟ دوسری مخلوق ذہنی طور پر کمزور ہے اور انسان طاقتور اور یہ قدرتی اصول ہیں کے ہر طاقتور کمزور پر راج کرتا ہے اور عقلمند ہونے کی وجہ سے انسان کو یہ قطعی حق نہیں بنتا کے قربانی کے نام پر دوسرے جانوروں کو کاٹا جائے اور اپنی زبان کو تسلی دے اسلئے اس لحاظ سے اس ایت کا یہی مطلب ہوگا کے انسان اپنے اندر کی ناپاک سوچ کو قربان کرے۔

الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِيْنَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (35)

انہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل تھرا جاتے ہیں انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں؟ نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں ۔

تشریح۔ انسانی کردار کی ناپاک سوچ پاکی سے گھبرا جاتی ہے کیونکہ پاکیزگی میں صبر ہوتا ہے اور ناپاک بڑا ہی بے صبرا ہوتا ہے۔ اسلئے جب گنہگاروں کے سامنے اصولوں کی بات کی جاتی ہے تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور اپنے اپکو پرہیزگار بنانے کے مقصد سے یعنی اسکے برخلاف کہا جائے تو اپنی اونچی خواہشات کو پانے کے ڈر سے نماز قائم کرنے لگ جاتا ہے اور دان دھیان میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (36)

قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے پس انہیں کھڑا کر کے اللہ کا نام لو پھر جب انکے پہلے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے خود کھاؤ اور مسکین سوال سے روکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اسی طرح ہم نے چوپائے تمہارے ماتحت کر دئے کے تم شکر گزاری کرو۔

تشریح۔ اونٹ پر اللہ کا نام لیں یا نا لیں اونٹ کو کوئی فرق نہیں پڑتا اور نا ہی اسے کچھ سمجھ میں اتا ہے اور دوسری بات یہ کے گوشت بانٹ کر کھانے میں انسان کا اخلاق تو ثابت ہوتا ہے مگر اسکے لئے کسی کی جان کی قربانی سے انسان کے کردار کا کیا تعلق؟ غور فرمانے والی بات یہ ہے کے اس ایت میں سوال اٹھانے والے اور سوال نہیں اٹھانے والوں کا بھی ذکر ہے اور یہ کیوں؟ ان سارے سوالوں کی بنیاد پر اس ایت میں قربانی کے اونٹ انسان کے اس عمل کی نشاندہی کرتے ہیں جو وہ سماج کے لئے قربان کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کی قربانی بھی لازمی ہے۔

مثال کے طور پر ایک سائینسدان جو اپنی پوری زندگی اپنی تحقیقات میں قربان کر دیتے ہیں لوگ ان پر طرح طرح کے سوال اٹھاتے ہیں اور کچھ لوگ انکی تحقیقات کے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں۔ جب اسکا نیک نتیجہ اتا ہے ہے تو سبھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے کے اس آیت میں کہا گیا ہے کے "سوال اٹھانے والے اور نہیں اٹھانے والوں کو بھی اونٹ کا گوشت ملتا ہے" ٹھیک سائینسدانوں کی طرح رسولوں کی محنت لوگوں کو شانتی اور ترقی عطا فرماتی ہے۔ ان پر بھی سوال اٹھانے والے بہت سارے انسان ہیں مگر رسول اپنی زندگی کو سماج کے لئے قربان کر کے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے" اونٹ کو قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام لیں" اسکا مطلب یہ ہے کے تحقیقات اور تلاش کے وقت اپنے مقصد کو اگے رکھتے ہوئے اپنے جنون اور جذبات کو کمزور نا ہونے دیں اور اسے اللہ کا نام دیکر ہمیشہ کھڑا رکھیں۔

پیغام ! قران شریف کی آیتوں میں ایک خاص قسم کا پیغام لوگوں کے لئے رکھا گیا ہے اور اس راز کو ڈھونڈنا یعنی لوگ اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات اور لالچ کو قربان کر کے اللہ تعالی کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے انسان اور انسانیت کے فائدے کے لئے اپنے اہنکار اور ضد کو تیاگ کر اپنی زندگی کو مکمل بنائیں اونٹ کو کھڑا کر کے اللہ کا نام لینے کا مطلب اونٹ جیسی اونچی خواہشات، لالچ اور حسد کو تیاگ کر اللہ کے اصولوں کو سختی سے پکڑ کر رکھنا ۔

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (37)

اللہ تعالی کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نا انکے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔اس طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا کے تم اسکی راہنمائی کے شکر میں اسکی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیں۔

تشریح۔قربانی کی رسم جو جانور ذبح کر کے ادا کی جاتی ہے اسکا کچھ بھی حصہ اللہ کے پاس نہیں پہنچتا۔اللہ کے پاس پہنچتی ہے تو انکی اونچی خواہشات، لالچ، موہ مایا، حسد، ہوس اور انسان کی تمام بری فطرت کی قربانی۔اللہ تعالی نے اسان راستہ دکھایا اور دماغ دیکر اور دماغ کو استعمال کرتے ہوئے جو انسان اپنی ساری بری فطرتوں پر قابو پالیتا ہے اور سہی غلط کا فیصلہ کرنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے تب اسکی قربانی مکمل ہوتی ہے یہ نیک لوگوں کے لئے ایک خوشخبری ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ (38)

مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ ہٹا دیتا ہے کوئی ناشکرا خیانت کرنے والا اللہ کو ہرگز پسند نہیں ۔

تشریح۔کافر کی اہم فطرت ہے دغابازی اور اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا اور نیکوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39)

جن سے جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ انکی مدد پر قادر ہے۔

تشریح۔نیکی اور بدی کی لڑائی میں قدرت نیکوں کی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (40)

یہ وہ ہیں جنہیں ناحق انکے گھروں سے نکالا گیا صرف انکے اس قول پر کے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اپس میں ایک دوسرے سے ناہٹاتا تو عبادت خانوں، گرجے، مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور مسجدیں بھی ڈھادی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے جو اللہ کی مدد کریگا اللہ بھی ضرور اسکی مدد کریگا بے شک اللہ بڑی قوت والا اور بڑے غلبہ والا ہے۔

تشریح۔اور جو لوگ انسانی سماج میں امن قائم کرنے کے لئے اور انسانی سماج کو تہذیب شدہ اور تعلیم یافتہ بنانے کے لئے اپنے گھر بار چھوڑتے ہیں یا اپنے قریبی رشتداروں کی پرواہ نہیں کرتے وہ لوگ ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کے قدرت ہی انکی مددگار ہے۔اگر قدرت ایک انسانی جماعت کے اوپر دوسری انسانی جماعت پر فضیلت نہیں دیتی یعنی عالموں کو جاہلوں پر فضیلت نہیں دیتی تو یقینا یہودی، نصرانی اور تمام لوگ ایک ساتھ نہیں رہ پاتے اور ختم ہو جاتے۔جہاں پر علم کی باتیں ہوتی ہیں اور جو خود کو امن اور علم کے راستہ پر قائم رکھتے ہیں قدرت بھی انکی مدد کرتی ہے اللہ قوت والا اور طاقتور ہے۔

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (41)

یہ وہ لوگ ہیں اگر ہم زمین میں انکے پاوں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکواۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

تشریح۔قدرت ان لوگوں کو سماج میں قائم رکھتی ہے جو نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن، عدم تشدد اور علم (نماز) کے اصولوں پر قائم رہتے ہیں۔اچھی سرکار اور اچھا سماج بنانے کے لئے خرچ (زکواۃ) کرتے ہیں۔نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور سارے کام قدرت کے اختیار میں ہیں۔

پیغام ! انسان اگر اپنی نظر چاروں طرف دوڑا کر دیکھے تو اسے اس بات کا ثبوت مل جائیگا کے کون کافر ہے اور کون ایمان والا۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ (42)

اگر یہ لوگ اپکو جھٹلائیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم، عاد اور ثمود ۔

تشریح۔یہی سچائی جن لوگوں نے بتائی انہیں گنہگار، عیاش لوگوں نے جھوٹ کا تمغہ دیا جسطرح نوح، عاد اور ثمود پر الزام لگایا گیا تھا۔

وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ (43)

اور قوم ابراہیم اور قوم لوط۔

تشریح۔ابراہیم اور لوط پر بھی الزام لگانے والوں نے الزام لگائے تھے۔

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ وَكُذِّبَ مُوسَى فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (44)

اور مدین والے بھی اپنے نبیوں کا جھٹلا چکے موسی بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی مہلت دی پھر دھر دبو چا پھر میرا عذاب کیسا ہوا ۔

تشریح۔مدینہ میں جو قوم رہتی تھی وہ babylonia تہذیب کا ایک حصہ تھی اور یہ لوگ عالم اور سچائی بتانے والی قوم تھی اس قوم پر اور موسی پر بھی لوگوں نے جھوٹا ہونا کا الزام لگایا ۔

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ (45)

بہت سی بستیاں ہیں جسے ہم نے ہلاک کر دیا اسلئے کے وہ ظالم تھے پس وہ اپنے چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے اباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں۔

تشریح۔ضعیف العتقادی اور گناہ والی سوچ رکھنے والے بہت سارے لوگوں کو قدرت نے سچائی کی روشنی سے ختم کر دیا ۔قدرت وہ سارے رسم ورواج کو ختم کر دیتی ہے جس میں کوئی سائینس یا عقلی بنیاد نا ہو یعنی کو سنسکار والے رسم ورواج پر یقین رکھ کر گناہ کرتے تھے اور اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے۔ان سارے لوگوں کو اور انکے ساتھ ساتھ انکی سوچ کو بھی ختم کیا اور ایسے لوگوں کی عقیدت منھ کے بل گر پڑتی ہے اور ان میں جو اچھائی تھی یا اچھے لوگ تھے جیسے کے" ویران بستی میں اباد کنوئیں" کی طرح انکی اچھائی بھی کچھ کام نا ائی اور انسان کی بڑی بڑی اونچی خواہشات بکھر گئی اور ساتھ ساتھ وہ ساری چیزیں بھی ویران ہو گئیں جو بے بنیاد سوچ کی عمارت پر کھڑی تھیں۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (46)

کیا انہوں نے زمین میں سیر وسیاحت نہیں کی جو انکے دل ان باتوں کو سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان کو سن لیتے بات یہ ہے کے انکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینے میں ہیں۔

تشریح۔کیا ایسے گنہگار اور کو سنسکار میں ڈوبے لوگ سچائی کے شہر کا سفر نہیں کر سکتے۔کیا ایسے لوگوں کے کان سچائی سن نہیں سکتے یقینا انکی انکھیں اندھی نہیں ہیں مگر انکا ضمیر اندھا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْماً عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (47)

اور عذاب کو اپ سے جلدی طلب کرتے اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا ہاں البتہ اپ کے رب کے نذدیک ایک دن تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کا ہے۔

تشریح۔ایسے لوگ گناہ کے نتیجہ پر شک ظاہر کرتے ہیں اور قدرت کبھی بھی اپنا عہد نہیں توڑتی۔انسان قدرت کے اگے بہت ہی معمولی ہے اور قدرت کا ایک دن اسکے ہزار سالوں کے برابر ہے۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ (48)

بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو میں نے ڈھیل دی پھر اخر انہیں پکڑ لیا اور میرے طرف لوٹ کر انا ہے ۔

تشریح۔بہت سے گنہگاروں کو کچھ مہلت ضرور ملتی ہے مگر اخر میں اسکو گناہ کا نتیجہ ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (49)

اعلان کر دو کے لوگوں میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہوں۔

تشریح۔رسول نے لوگوں سے کہا کے وہ تو صرف انہیں انکے گناہوں کے نتیجہ سے ڈراتے ہیں۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (50)

پس جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے انہی کے لئے بخشش اور عزت والی روزی۔

تشریح۔جو لوگ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن، عدم تشدد اور تعلیم پر ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں انکے لئے عزت کی زندگی اور موت ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْ آيَاتِنَا مُعَاجِزِيْنَ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ (51)

اور جولوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے ہیں وہی دوزخی ہیں۔

تشریح۔اور جولوگ کوشش کرتے ہیں قدرت کی سچائی کو کمزور کرنے کے لئے یعنی ساری سچائی جو قدرت نے انسان کے ضمیر کے ساتھ جوڑ رکھی ہے اسے نیک بناتے ہیں اور جو اسے کمزور کرتے ہیں وہی دوزخی ہیں ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِيْ الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (52)

ہم نے اپ سے پہلے جس نبی یا رسول کو بھیجا اسکے ساتھ یہ ہوا کے جب وہ اپنے دل میں کوئی ارزو کرنے لگا تو شیطان نے اسکی ارزوں میں کچھ ملا دیا پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے اللہ تعالی دانا اور باحکمت ہے۔

تشریح۔سارے رسولوں اور نبیوں نے جو وقت، جگہ اور زبان کے ساتھ ساتھ دنیا میں ائے اور جب انہوں نے نیکی کی بات کی تو گنہگاروں یعنی شیطان کے بندے انکی ٹانگ گھسیٹنے میں لگ جاتے ہیں مگر قدرت ان ساری سازشوں کو ختم کرتے ہوئے اپنے اصولوں کو دنیا میں قائم رکھتے ہیں اور اللہ بڑا دانا اور حکمت والا ہے۔

لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِيْ الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ (53)

یہ اسلئے کے شیطان کی ملاوٹ کو اللہ ان لوگوں کی ازمائش کا ذریعہ بنا دے جنکے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں بے شک ظالم گہری منافقت میں ہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کو پناہ دینے کی وجہ یہ ہے کے انسان کی زندگی ویران نا ہو اور کچھ حد تک انسان کے ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (54)

اور اسلئے بھی کے جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کرلیں کے یہ اپکے رب کی طرف سے ہی سراسر حق ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور انکے دل اسکی طرف جھک جائیں اللہ ایمانداروں کو راہ راست کی طرف راہبری کرتا ہے۔

تشریح۔جو گیانی ہوتا ہے وہ اللہ کی قدرتی سچائی کو محسوس کرسکتا ہے اور اس پر یقین بھی رکھتا ہے اور اللہ تعالی نیک لوگوں کے سیدھے اور سچے راستہ پر یعنی سکون کے راستہ پر چلنے میں مدد فرماتے ہیں۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ (55)

کافر اس وحی الہی میں ہمیشہ شک ہی کرتے رہینگے حتی کے اچانک انکے سروں پر قیامت اجائے یا انکے پاس اس دن کا عذاب اجائے جو منحوس ہے۔

تشریح۔گنہگار اپنی موت پر یقین نہیں کرتے اسلئے انہیں اپنی اونچی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گناہ کرتے ہیں اور اس قسم کے لوگ قیامت تک اس سچائی پر ایمان نہیں لاتے۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ (56)

اس دن صرف اللہ کی ہی بادشاہی ہوگی وہی ان میں فیصلہ فرمائیگا ایمان اور نیک عمل والے نعمتوں بھری جنت میں ہونگے۔

تشریح۔قدرتی فیصلہ کے وقت ہی لوگوں کے گناہ ثواب کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (57)

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری ایتوں کو جھٹلایا انکے لئے ذلیل کرنے والے عذاب ہونگے۔

تشریح۔کافر یعنی گنہگاروں کا سچائی اور اچھائی کو انکار کرنے کا نتیجہ ہے بے عزتی اور بدسکونی کی سزا یعنی گنہگاروں کو انسانی سماج میں بے عزتی کی زندگی گزارنی پڑتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوا فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقاً حَسَناً وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ (58)

اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کردئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ انہیں بہترین رزق عطا فرمائیگا اللہ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تشریح۔اور جولوگ پاکیزگی اور امن قائم کرنے کے لئے لڑتے ہوئے موت کو گلے لگا لیتے ہیں انہیں قدرت کی طرف سے بے شمار عزت ملتی ہے اور وہ اتہاس کے پنوں (کتاب) میں امر ہو جاتے ہیں۔

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلاً يَرْضَوْنَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ (59)

انہیں اللہ ایسی جگہ پہنچائیگا کے وہ اس سے راضی ہو جائینگے بے شک اللہ علم اور بردباری والا ہے۔

تشریح۔ایسے لوگ قدرت کی مرضی سے یعنی اللہ کی مرضی سے انسانوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں بے شک اللہ تعالی علم والا اور بردبار ہے۔

ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (60)

بات یہی ہے اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اسکے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اسکے ساتھ زیادتی کی جائے تو اللہ خود اسکی مدد فرمائیگا اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تشریح۔انسان کو اسکے کرموں کا نتیجہ ٹھیک ٹھیک ملتا ہے اور اس میں ذرا بھی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی اور ظلم سہنے والے کو بھی ظلم سہنے کی طاقت بھی عطا کرتا ہے۔اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (61)

یہ اسلئے کے اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔بدی کو نیکی سے، جہالت کو علم سے، برائی کو اچھائی سے، جھوٹ کو سچائی سے، بدسکونی کو سکون سے، ظلم کو محبت سے، ضعیف العتقادی کو ایمان کی روشنی سے، نفرت کو محبت سے، اندھیرے کو اجالے سے نکالتے ہیں اور اللہ سب سنتے جانتے ہیں۔

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (62)

یہ سب اسلئے کے اللہ ہی حق ہے اور اسکے سوا جسے یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے بیشک اللہ ہی بلندی کبریائی والا ۔

تشریح۔اللہ کی قدرت ہی سچ ہے اور جو لوگ محبت، انسانیت، بھائی چارہ، امن وسکون، عدم تشدد، علم اور پرہیزگاری کے علاوہ ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لوبھ، موہ مایا، حسد، نفرت، اور اہنکار کو اپناتے ہیں وہ جھوٹ اور وہم پر جیتے ہیں بے شک اللہ بلندی اور بڑائی والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (63)

کیا اپ نے نہیں دیکھا کے اللہ اسمان سے پانی برساتا ہے زمین سرسبز ہو جاتی ہے بے شک اللہ مہربان باخبر۔

تشریح۔لوگ کیا دیکھتے نہیں اسمان سے پانی برسنے کا ردعمل جس سے زمین ہری بھری ہو جاتی ہے۔بے شک اللہ مہربان اور باخبر ہے۔

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (64)

اسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے یقینا اللہ بے نیاز تعریفوں والا۔

تشریح۔اسمان اور زمین کی ہر چیز قدرت کی ہے۔بیشک اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔

پیغام!ایک ہی ایت میں دو قسم کی باتیں کی گئی ہیں۔جب اللہ بے نیاز ہے تو اسے تعریف کی ضرورت نہیں پڑتی تعریف کی ضرورت انسان کو پڑتی ہے تاکہ وہ قدرت کے احکام کو محسوس کر سکے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (65)

کیا اپ نے نہیں دیکھا کے اللہ نے تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں اور اسکے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔وہی اسمان کو تھامے ہوئے ہے کے زمین پر اسکی اجازت کے بغیر گرنا پڑے۔بے شک اللہ لوگوں پر شفقت ونرمی کرنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔کیا لوگ یہ نہیں دیکھتے کے انسانوں کی زندگی اسان کرنے کے لئے اسے تمام چیزوں کا استعمال کرنا سکھایا جیسے کے پانی میں جہاز چلانا اور دنیا کو اسطرح گردش میں رکھا کے انسان اس میں ٹھہر سکے۔بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور نرمی کرنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُوْرٌ (66)
اس نے تمہیں زندگی بخشی پھر وہی تمہیں مار ڈالیگا پھر تمہیں زندہ کریگا بے شک انسان ناشکرا ہے۔
تشریح۔اسی قدرت میں ہی تمام قسم کی مخلوق کی پیدائش ہوتی ہے اسے زندہ رکھتا ہے پھر اسکی موت مقرر کرتے ہیں اور پھر اسی زمین سے دوسری مخلوق کی شروعات ہوتی ہے اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكاً هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ (67)
ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجالانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں اپ سے جھگڑا نا کرنا چاہئے اپ اپنے پروردیگار کی طرف لوگوں کو بلائیں بے شک اپ ٹھیک ہدآیت پر ہیں۔
تشریح۔ ہر انسان کا رہن سہن اور جینے کا طریقہ الگ الگ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ انسان کے درمیان الگ الگ عبادات کا طریقہ بھی موجود ہے اسلئے کوئی کسی سے تکرار نا کرے اور قدرتی سچائی کی طرف لوگوں کو بلائیں اور یہ سچائی ہے نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، عدم تشدد، امن اور تعلیم اور اس راستہ پر چلنے والے ہی سہی راہ پر ہیں۔

وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ (68)
پھر بھی یہ لوگ اگر اپ سے الجھتے ہیں تو کہہ دیں کے تمہارے اعمال سے اللہ واقف ہے۔
تشریح۔اس راستہ پر چلنے والوں کے ساتھ اگر کوئی فساد کرتا ہے تو وہ جان لے کے اللہ انکے عمل سے واقف ہے

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (69)
بے شک سبھوں کے اختلافات کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ کریگا۔
تشریح۔اخرکار سارے اختلافات اور سچائی کا قدرت ہی فیصلہ کرتی ہے ۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (70)
کیا اپ نے نہیں جانا کے اسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے اللہ پر تو یہ امر بلکل اسان ہے۔
تشریح۔کیا یہ لوگ نہیں جانتے کے کائنات کی ساری چیزوں کا مالک قدرت ہے اور یہ سارے قدرت کے اعمال نامے میں موجود ہیں اور یہ سب کچھ اللہ کے لئے اسان ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ (71)
اور یہ اللہ کے سوا انکی عبادت کر رہے ہیں جسکی کوئی خدائی دلیل نہیں نا وہ خود اسکا کوئی علم رکھتے ہیں ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔
تشریح۔غیر عقلی کو سنسکار اور ضرورت سے زیادہ موہ مایا میں ڈوبے ہوئے انسان قدرت کے سچے اصولوں کے بجائے بدسکونی کے اصولوں کو اپناتے ہیں جسکا انکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا اور نا ہی انکے کاموں میں کوئی سچائی ہوتی ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (72)
جب انکے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی ایتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو اپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے اثار صاف پہچان لیتے ہیں اور قریب ہوتے ہی ہماری ایتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں کہہ دیں کیا میں تمکو اس سے بدتر خبر دوں وہ اگ ہے جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کر رکھا ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔
تشریح۔قدرتی سچائی جب عالموں، سائینسدانوں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں کے سامنے ثابت ہوتی ہے تب (ایت پڑھنا) اونچی خواہشات اور موہ مایا میں ڈوبے ہوئے لوگ کے چہروں پر ناخوشی صاف نظر اتی ہے کیونکہ وہ اپنی اس زندگی کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور کبھی کبھی سچائی بتانے والوں پر حملہ بھی کر دیتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے بدسکونی کی اگ ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے ۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَاباً وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ (73)

لوگوں ایک مثال بیان کی جارہی ہے ذرا کان لگا کر سنو اللہ کے سوا جن کو تم لوگ پکارتے ہیں وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ اس سے چھین بھی نہیں سکتے بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے جس سے طلب کیا جارہا ہے۔

تشریح۔لوگ اس بات کی گہرائی کو محسوس کریں کے قدرت کے علاوہ کسی کے پاس اتنی طاقت نہیں کے وہ خود کوئی چیز بنا سکیں۔قدرت کی خدمت ہی اللہ کی عبادت ہے اور اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

پیغام !اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ اسے بھی چھین نہیں سکتے" اس سے مراد اگر انسان کا سکون چین چلا جائے تو کون لا سکتا ہے مکھی میں اتنی طاقت نہیں کے وہ انسان سے کچھ چھین سکے۔مگر جب انسان کا سکون چلا جاتا اور اسکے دماغ میں بدسکونی بس جاتی ہے تب وہ بے چین اور بیقرار ہو جاتا ہے اس ایت کا یہی مطلب ہے۔

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (74)

انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اسکی قدر نہیں جانی وہ بڑا ہی زبردست قوت والا اور غالب ہے۔

تشریح۔قدرت کی عزت،خدمت اور اسکی حفاظت کرنا ہی اللہ کی عزت افضائی کرنا ہے اللہ قوت والا غالب اور حکمت والا ہے۔

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلاً وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (75)

فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو اللہ چن لیتا ہے بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔تمام قدرتی ردعمل اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں اسلئے اللہ تعالی ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔قدرت انسانوں میں سے ہی اپنے وجود کو منتخب کر لیتی ہے جسکے ذریعہ کسی چیز کی ایجاد کرنی ہوتی ہے ۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (76)

وہ بخوبی جانتا ہے جو کچھ انکے اگے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے اور اللہ کی طرف ہی سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی تمام حال جانتا ہے یعنی اگے اور پیچھے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (77)

اے ایمان والوں رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردیگار کی عبادت اور نیک کام کرتے رہو کے کامیاب ہو۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگار اپنے اپکو اللہ کے سامنے جھکا دیتے ہیں یعنی قدرت کے پاک اصولوں کو اپنا کر یعنی،نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،علم اور عدم تشدد کو اپنا کر رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور اسی طرح اللہ کی عبادت کرتے ہیں یعنی نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ ہی سکون حاصل کرتے ہیں۔

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (78)

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں رکھی دین اپنے ابرہیم کا قائم رکھا اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قران سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائیں اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاو۔پس تمہیں چاہئے کے نماز قائم رکھو اور زکواۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مظبوط تھام لو وہی تمہارا والی اور مالک ہے پس کیسا ہی اچھا مالک اور بہتر مددگار۔

تشریح۔ان اصولوں کو اپنا کر اور امن و امان قائم کرتے ہوئے گنہگاروں سے اور اپنے اندر کے گناہ والی سوچ سے جہاد کریں اور جو ان اصولوں کو اپناتے ہیں وہی سچے مذہب پر ہیں۔قدرت نے مذہب کو انسان کے لئے بوجھ نہیں بنایا اور ایسی سوچ رکھنے والے کو عربی زبان میں مسلمان کہا گیا ہے اور ایسے نیک لوگ انسانی تہذیب کے لئے گواہ ہیں۔ان اصولوں کو اپنا کر نماز ادا کریں اور انسانی سماج کی ترقی کے لئے زکواۃ دیں اور اللہ کے ان اصولوں کو سختی کے ساتھ اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ لیں۔

قدرت ہی انسان کا ولی مالک اور بہترین مددگار ہے۔

سورۃ المؤمنون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُونَ (1)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی ۔

تشریح۔محبت،شانتی،عدم تشدد،شکھشا، پاکیزگی اور انسانیت کے اصولوں پر جو چلتے ہیں اور اسے اپنی زندگی میں پوری طرح لاگو کرتے ہیں اور جن کی زندگی میں شانتی اور سکون ہے وہی کامیاب ہیں۔

الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُونَ (2)

جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

تشریح۔جو انسان ان سارے اصولوں کو اپنی عبادت (پوجا) سمجھتے ہیں اور ان اصولوں کے راستہ پر چلتے ہوئے اپنے اپکو عاجزی اور نیازمندی میں مشغول رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُونَ (3)

جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

تشریح۔اور جو انسان اہنکار،نفرت،حسد اور بیوقوفی سے منھ پھیر لیتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکَاۃِ فَاعِلُونَ (4)

جو زکواۃ ادا کرنے والے ہیں۔

تشریح۔اور سماج کی ترقی کے لئے سرکار پر اپنی محنت اور دولت خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوجِہِمۡ حَافِظُونَ (5)

جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

تشریح۔اور جو انسان اپنی شرم کی چیز یعنی ناپاک سوچ کو چھوڑ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور پاک سوچ کی حفاظت کرتے ہیں۔

إِلَّا عَلَىٰ أَزۡوَاجِہِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَانُہُمۡ فَإِنَّہُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ (6)

بجز اپنی بیوی اور ملکیت کی لونڈیاں کے یقیناً یہ ملامتوں سے نہیں۔

تشریح۔اپنی بیویوں اور کنیزوں کی بھی عزت کرتے ہیں وہ کبھی بھی بے عزت نہیں ہوتے۔

پیغام! قران شریف جیسی پاک کتاب میں "شرم گاہ کی حفاظت" جیسی ہلکی بات کوئی معنی نہیں رکھتی۔شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب اپنی شرم گاہ کی چیزیں یعنی جو کام یا سوچ انسان کو شرمسار کر دیتی ہے انسان وہ کام نا کرے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کے جب شادی کے بغیر جنسی تعلق قائم کرنا اسلام میں پوری طرح سے منع ہے اور یہ بہت بڑا گناہ بھی ہے تو یقیناً بیوی اور کنیز کا فرق ایک خاص معنی رکھتا ہے۔کنیز سے شادی نہیں ہوتی اور شادی کے بعد اسے بیوی کا درجہ دیا جاتا ہے اس لحاظ سے کسی بھی صورت میں اس ایت کی تشریح "شرمگاہ" کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔

فَمَنِ ابۡتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ ہُمُ الۡعَادُونَ (7)

جو اسکے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

تشریح۔کوئی بھی انسان شانتی اور پاکیزگی کے علاوہ دوسرے راستہ کی خواہش کریگا تو یقیناً وہ حد سے بڑھنے والا ہوگا ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (8)

جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

تشریح۔ جو انسان ان سارے اصولوں کی قسم کھاتے ہیں اور اسے امانت سمجھتے ہیں اور اسکی حفاظت کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (9)

جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرنے والے ہیں۔

تشریح۔ اور جو لوگ ان اصولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں اور پابندی کے ساتھ اسکی حفاظت کرتے ہیں

أُوْلَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ (10)

یہی وارث ہیں۔

تشریح۔ ایسے لوگ ہی قدرت کی میراث کے حقدار ہیں۔

پیغام! میری (سدھارتھ چٹرجی) جانکاری میں ایک ایسا شخص ہے جس سے مجھے قران شریف کا علم اور شانتی کے راستہ کی جانکاری حاصل ہوئی اور انکے اشیرواد اور انکی چھتر چھایا میں میں زندہ ہوں اور وہ ہیں ''جناب حضرت وارث علی شاہ'' اور یہ آیت انہیں کے نام سے ہے اور انکے اصول ہی دنیا میں کامیاب ہیں۔ دنیاں میں 80 فیصد لوگ انہیں کے اصولوں پر چل رہے ہیں اور قدرت نے انہیں ہی اپنا نائب مقرر کیا ہے۔

الَّذِيْنَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ (11)

جو فردوس کے وارث ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہینگے۔

حضرت وارث علی شاہ وہ ہستی (وجود) ہے جو شانتی، شکھشا، گیان، پاکیزگی، انسانیت، عدم تشدد اور محبت ان سبھوں کی جاگروکتا (علم وحکمت) لوگوں کے دماغ میں پیدا کرتی ہے جسے اس آیت میں ''فردوس'' کہا گیا ہے۔

پیغام! سائینسدانوں نے جسے ''گاڈ پارٹیکل'' کہا ہے یا نام دیا ہے وہ ایک وجود ہے جو دنیا کا ہر کام انجام دیتا ہے اور اسکا وجود تمام رشیوں، منیوں، گیانیوں اور سائنسدانوں کو گیان پردان کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ (12)

یقیناہم نے انسان کو مٹی کے جواہر سے پیدا کیا۔

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (13)

پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دیا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْماً ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (14)

پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنایا پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا پھر گوشت کے ٹکرے کو ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت بنایا پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کیا برکتوں والا وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ (15)

اس کے بعد پھر تم سب یقینا مرجانے والے ہو۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ (16)

پھر قیامت کے دن تم سب اٹھائے جاوگے۔

تشریح۔ انسانی تہذیب کے اخری وقت میں انسانوں کو انکی نیکی بدی کا احساس ہوگا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ (17)

ہم نے تمہارے اوپر سات اسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے غافل نہیں۔

تشریح۔ زمین کے اوپر اللہ تعالی نے سات ہواوں کا استر (طبق) رکھا ۔

پاک پروردیگار کی کتابوں کی طرح سائینس بھی اللہ تعالی کی قدرت ہے اور انسانوں نے اپنی سالوں کی محنت، مشقت، تحقیقات اور اللہ کی مرضی سے سائنسی علوم حاصل کئے اور بلا واسطہ طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کے پاک پروردیگار نے ہم انسانوں کو اہستہ اہستہ سچائی کی تلاش میں کامیابی عطا فرمارہے ہیں تاکہ انسان کو حقیقت کی جانکاری ملے اور اسکی ہر سہولت اور نعمت کا فائدہ اور لطف اٹھائیں اور اپنی سہولت کے لئے استعمال کریں۔ پاک پروردیگار کی رحمت اور سائینسدانوں کی کڑی محنت کا نتیجہ انسانوں کے سامنے ہے۔ پاک پروردیگار صدیوں سے انسانوں کو ہر قسم کی اسائش کے ساز وسامان مہیا کرواتے رہیں۔ مذہبی کتابوں کا ہر پہلو حق کے بغیر ادھورا ہے اور جو انسان کتابوں کی حقانیت کو انکار کرتے ہیں اور طرح طرح کی باتوں اور کہانیوں کے ذریعہ کتابوں کے رتبہ کو تولتے ہیں وہ بے بنیاد، غیر عقلی اور پوری طرح ضعیف العتقادی میں شمار ہوتی ہے اور سائینس بھی حق کی تلاش اور ثبوت کے بغیر ادھوری ہے۔ میں (سدھارتھ چٹرجی) نے بھی اسی طرح حق کو تلاش کرتے ہوئے مذہبی کتابوں کی کچھ باتیں جن کی گہرائی سائینس کی حقیقت کو تسلیم کرتی ہے اسے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سورہ بقرہ 2 آیت 29

وہی ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا جو زمین میں ہے سب کا سب پھر اسمان کی طرف قصد کیا پھر بنادئے سات اسمان اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سطح زمین سے اسمان کی خالی جگہ تک پاک پروردیگار نے مختلف قسم کی گیسوں کے ذریعہ انسانوں کو سہولت اور حفاظت فرمائی اور سائینسدانوں نے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ۔

(1) ایک سے دس کیلومیٹر تک ٹروپوسفیر (Tropo sphere)

(2) 32 سے 80 کیلومیٹر تک اسٹراٹوا سفیر (Strato sphere)

(3) 80 سے 640 کیلومیٹر تک ازونوا سفیر (Ozono sphere)

(4) 640 سے 1000 کیلومیٹر تک ایونوز اسفیر (Ionos sphere)

(5) اور 1000 سے زیادہ کیلومیٹر ایکسوا سفیر (Exosphere)

ان پانچ فضائی حصوں کو انکی علامت کی بنیاد پر اور بھی دو حصوں یں تقسیم کر سکتے ہیں۔ جہاں پر زمین کی کشش ختم ہوتی ہے اور وہاں پر حرارت کا عملی تغیر ہے اور اسکے ذریعہ دم دار ستارے دنیا کی زمین سے دوری کا فاصلہ برقرار رکھتے ہیں اور اس حرارت کے مطابق فضائے تحتی کو تولنے سے سات اسمان ملینگے اسلئے اس حساب سے سات قسم کی طبقوں کا ذکر قران شریف میں فرمایا گیا ہے اور ہر طبق کے ذریعہ مختلف طریقوں سے دنیا کی حفاظت فرمائی۔

سورہ الکہف 18 آیت 17

اور تم دیکھو جب دھوپ نکلتی ہے وہ انکے غار سے دائیں جانب بچ نکلتی ہے اور جب وہ ڈھلتی ہے تو ان سے بائیں جانب کی طرف کترا کے نکل جاتی ہے اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے چاہے ہدآیت دے وہی ہدآیت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اسکے لئے ہرگز کوئی رفیق راہ دکھانے والا نہیں۔

قران شریف کی اس آیت پر غور فرمائیں دنیا کی شکل جو تھوڑی سی انڈے کی طرح ہے اور وہ اپنے مدار پر گھومتے ہوئے سورج کے گرد گھوم رہی ہے اور اپنے محور پر بھی گھوم رہی ہے اور یہی ہے دن رات کی بنیاد۔ دنیا کی بناوٹ انڈے جیسی ہونے کی وجہ سے سورج ڈوبنے اور نکلتے وقت سورج کے مقام کا ہیر پھیر ہوتا ہے اور اس ایت میں غار کو مدار کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور کشادہ جگہ کا مطلب یعنی "ایٹومک ری ایکشن" کی اواز دنیا تک نہیں پہنچتی کیونکہ اواز کو چلنے کے لئے ذریعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

سورج اور دنیا کی خالی جگہ میں کوئی بھی ذریعہ اواز کو نہیں ملتا اور روشنی کو چلنے کے لئے کسی ذریعہ کی ضرورت نہیں ہوتی اسلئے سورج میں لگاتار "ایٹومک ایکس پلوشن" کی روشنی تو دنیا تک پہنچتی ہے لیکن اواز نہیں اور یہی پاک پروردیگار کی قدرت ہے کے دنیا کو حفاظت بخشنے کے لئے سورج اور سیاروں کے درمیان خالی جگہ مقرر کی۔

سورہ الانبیا21 آیت33

اور وہی ہے جس نے پیدا کیا رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

سارے سیارے اپنے اپنے مدار میں نظام شمسی کے تحت سورج کے گرد گھوم رہے ہیں اور چاند اپنے مدار پر دنیا کے ساتھ شامل ہے اور کوئی بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ٹکراتا یہی قدرتی ردعمل کا سلسلہ کائنات کی شروعات سے لیکر اج تک چلتا ارہا ہے اور یہی قدرت کی بنائی ہوئی بے مثال نشانیوں میں سے ہے۔

اس آیت کے مطابق جس گھیرے کا ذکر کیا گیا ہے سائینس زبان میں اسے اربٹ (orbit) یعنی مدار کہتے ہیں اور ہر سیارہ اپنے اپنے مدار میں رہ کر سورج کے گرد گھوم رہا ہے اور دنیا بھی اپنے اپ پر گھومتے ہوئے اور اپنے مدار کے تحت سورج کے گرد گھوم رہی ہے یعنی رات اور دن کی وجہ ہے دنیا کا اپنے اپ پر گھومنا یعنی دنیا کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہاں دن ہوتا ہے اور جو سامنے نہیں ہوتا وہاں اندھیرا یعنی رات ہوتی ہے اور اسطرح گردش میں رہتے ہوئے دنیا ایک سال میں سورج کا پورا چکر لگاتی ہے جسکی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے موسم کا لطف انسان اٹھاتا ہے۔سوال یہ ہے کے وہ کون سی طاقت ہے جو اس بھاری بھرکم دنیا کو یا سارے سیاروں کو اس طرز سے مقرر کر رکھا ہے اور کیوں؟ سورج کے خاندان میں ابھی تک دنیا میں ہی جانداروں کا وجود انسانی تحقیقات کے دائرے میں ایا ہے اور جانداروں میں سب سے عمدہ جاندار ہے انسان اور اس انسانی نامی مخلوق کو مختلف رنگ وروپ سے سجانے کے لئے پاک پروردیگار نے اپنی ساری قدرت کو استعمال کیا تاکہ انسانی زندگی ویران اور پھیکی نا ہو۔دنیا کے ساتھ چاند (ماہتاب) کو مقرر کر کے دنیا کے توازن کو برقرار رکھا گیا ہے اور یہ اسلئے کے دنیا کی بناوٹ پوری طرح گول نہیں ہے۔

سورہ الانبیا 21 آیت 44

بلکہ ہم نے انکو اور انکے باپ دادا کو ساز وسامان دیا یہاں تک کے انکی عمر دراز ہوگئی پس کیا وہ دیکھتے نہیں کے ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے ارہے ہیں پھر کیا وہ غالب انے والے ہیں۔

الودگی کی وجہ سے نارتھ پول اور ساوتھ پول کی برف اہستہ اہستہ پگھل رہی ہے اور سمندر کا پانی بڑھ رہا ہے جسکے نتیجہ میں زمین کے کنارے گھٹ رہے ہیں اور اوزن لیئر کے پھٹنے کی وجہ سے دنیا کی حرارت میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اور نارتھ پول اور ساوتھ پول کی برف پگھل رہی ہے اور اس ایت کے مطابق پاک پروردیگار دنیا کے کنارے گھٹاتے ارہے ہیں۔

سورہ انعام 6 آیت 96،97

رات کی تاریکی کو چاک کر کے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو سکون بنایا اور سورج اور چاند کو حساب یہ اندازہ ہے غالب علم والے کا وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور دریا کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرو بے شک ہم نے ایتیں کھول کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

چاند سورج ستارے اور سیارے کسی نا کسی طریقہ سے انسان کی مدد کرتے ہیں اور ان سیاروں کے ذریعہ انسانوں کو راہ نشان نصیب ہوا۔تمام مخلوق رات کو ارام کرتی ہے سوائے کچھ مخلوق کے اور دن میں جاگتی ہے ایسی بھی کچھ مخلوق ہے جو رات کو جاگتی ہے لیکن انکی تعداد کم ہے۔رات میں اسمان کی خوبصورتی انسان کی نظروں کو لبھاتی ہے۔ چاند ستاروں سے ارا ستہ کیا گیا اسمان پاک پروردیگار کے وجود کا یقین دلاتی ہے۔

اس ایت میں پاک پروردیگار نے سورج اور چاند کو حساب سے رکھنے کی بات کی ہے اور دنیا کی شکل گول نا ہونے کی وجہ سے چاند کو دنیا کے بغل میں مقرر کیا اور سورج کو اس حساب سے رکھا کے اسکی تپش سے دنیا کو فائدہ پہنچے۔دنیا سورج سے زیادہ دور نہیں اور نا زیادہ قریب۔

اس سلسلے کی کچھ ایتیں جو پاک پروردیگار کے وجود سمجھنے کے لئے ہیں۔

سورہ النحل 16 آیت21

اس نے تمہارے لئے مسخر کیا رات اور دن کو سورج اور چاند کو اور ستارے مسخر ہیں اسکے حکم سے بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

سورہ یاسین36 آیت

اور انکے لئے رات ایک نشانی ہے اور ہم دن کو اس میں سے کھینچ لیتے ہیں تو اچانک وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں اور سورج اپنے مقرر راستہ پر چلتا رہتا ہے یہ اللہ غالب

دانا کا اندازہ ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کے کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہوجاتا ہے نا سورج کا یہ حوصلہ کے وہ چاند کو پکڑے اور نا رات پہلے سے اسکے دن سے اور سب اپنے اپنے دائرے میں گردش کرتے ہیں۔

دنیا کی شکل کردی ہے یعنی بیضوی اور سائینسدانوں نے اسے ثابت کر دیا اور انکی تحقیقات کے مطابق الگ الگ طول کا پتہ چلا جیسے کے دنیا کا ستوائی گھیرا 24897 میل اور پولر گھیرا اس سے 83 میل کم ہے اور اسکا ستوائی قطر 7926 میل ہے اور اسکا پولر گھیرا اس سے 26 میل کم ہے اور اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کے دنیا پوری طرح سے گول نہیں ہے اور دنیا کی اس شکل کو geod کہتے ہیں۔ دنیا کے اندر کے توازن کو برقرار رکھنے کے لئے چاند مقرر کیا گیا ہے جو اپنے محور پر دنیا کے گرد گھوم رہا ہے۔

سورج سے دنیا کا فاصلہ 93000000 میل ہے اور دنیا کے فضائی استر یعنی پرت کی وجہ سے سورج کی گرمی زمین کے لئے جتنی ضرورت ہے اتنی ہی اسے ملتی ہے۔

سورج کی باہری حرارت 6000cdegree ہے اور اندر کی حرارت 20 ملین سی ڈگری ہے اور سورج دنیا سے تین لاکھ گنا بڑا ہے۔ پاک پروردیگار کی قدرت سے دنیا اور سورج کے درمیان اتنا ہی فاصلہ مقرر ہے کے تمام مخلوقات سورج کی تپش سے مستفیض ہوں اور قرانی ایتوں کے مطابق چاند اور سورج کسی نا کسی حساب سے جڑے ہوئے ہیں۔

سورہ رحمان 55 آیت 35/37

تم پر چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی اگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلہ نا لے سکو گے۔

پھر جب اسمان پھٹ جائیگا اور ہوجائیگا جیسے سرخ نری ۔

قران شریف کی ان ایتوں سے اوزن لیئر کی صاف تصدیق ہوتی ہے اور الودگی کی وجہ سے اوزن لیئر کے دراڑ کے بعد کیا نتیجہ ہونے والا ہے اسکا اشارہ بھی ہم لوگوں کو ملتا ہے اس الودگی کی وجہ سے کلورو فلورو کاربن اور فری اونس 12 کیمیکل کا زیادہ استعمال۔ یہ کیمیکل ٹھنڈا کرنے والی مشین اور ایروکرافٹ انڈسٹریز وغیرہ میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اوزن لیئر زمین سے 20 کیلومیٹر سے لیکر 250 کیلومیٹر کی اونچائی تک پھیلا ہوا ایک استر (غلاف) ہے جو کمبل کی طرح دنیا کو سورج سے نکلی ہوئی الٹراوائیلیٹ ریز کی تیز روشنی سے بچاتی ہے اور اسکی روشنی کو زمین تک پہنچنے نہیں دیتی اور دنیا کے اندر کی گیس کی مقدار کو برقرار رکھتی ہے۔

قران شریف کی اس ایت میں قیامت کے وقت اسمان پھٹنے کا ذکر ہے جو اوزن لیئر میں دراڑ کی طرف اشارہ ہے اور اوزن لیئر میں دراڑ کے بعد سورج سے نکلی ہوئی تیز روشنی زمین پر پہنچ کر ساری چیزوں کو جلا کر راکھ کر دیگی یہاں تک کے چیزیں جلنے کے بعد جو دھواں نکلتا ہے اسکو بھی جلا دیگی اور بے دھواں کی کالی اگ نظر ائیگی اور گیس کے جلنے کی وجہ سے اسمان کا رنگ سرخ گلاب کی طرح ہوجائیگا۔ سائینسدانوں نے بھی اسے ثابت کر دیا ہے کے دنیا کی اندرونی الودگی کی وجہ سے اوازن لیئر اہستہ اہستہ پھٹ رہا ہے اور دنیا کی حرات بڑھ رہی ہے

سورہ القمر 54 آیت 1

پاس ائی قیامت اور شق ہوگیا چاند۔

سورہ قیامت 75 آیت 9

سورج اور چاند جمع کر دئے جائینگے۔

اوزن لیئر کی دراڑ کی وجہ سے قیامت کے وقت دنیا کی حرارت اس حد تک بڑھ جائیگی کے اسکا اثر چاند پر بھی پڑیگا اور ردعمل کی وجہ سے چاند ٹکڑوں میں بٹ جائیگا۔

قابل غور باتیں! اس ایت میں قیامت کا ذکر فرما کر پاک پروردیگار نے قیامت کے وقت چاند کی حالت کی نشاندہی کی ہے۔ اس ایت کے ساتھ جو کہانی جڑی ہوئی ہے یقینا اسوقت قیامت قریب نہیں تھی اور موجودہ چاند کے شق ہونے کا کوئی ثبوت بھی نہیں ملتا۔ اج انسان کے قدم چاند پر پہنچ گئے ہیں اور انسانوں کا تحقیقی علم یہ ثابت کرتا ہے کے اس آیت کے ساتھ جڑی ہوئی کہانی غیر عقلی اور غیر ثابت شدہ ہے۔

سورہ نوح 71 آیت 14۔18

اور یقنا اس نے تمہیں طرح طرح سے بنایا ۔

کیا تم نے دیکھا نہیں کے اللہ نے سات اسمان کیسے تلے اوپر بنائے ہیں۔
اور اس نے اس میں چاند کو ایک نور بنایا اور سورج کو چراغ ۔
اور اللہ نے تمہیں زمین سے سبزے کی طرح اگایا ۔
پھر وہ تمہیں اس میں لوٹائیگا اور تمہیں دوبارہ نکالیگا ۔

سورہ طٰہٰ 20 آیت 55

ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹائینگے اور اس سے ہم تمہیں دوبارہ نکالینگے ۔

چاند کی اپنی کوئی روشنی نہیں وہ سورج کی روشنی سے روشن ہے اور قران کی اس ایت میں سورج کو چراغ کہا گیا ہے اور اس چراغ کی روشنی سے چاند کے روشن ہونے کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ انسان اس دنیا کے مرکبات سے پیدا ہوا ہے جسطرح الگ الگ قسم کے پیڑ پودے زمینی جز نکال کر جیتے ہیں ٹھیک اسی طرح انسان بھی بلاواسطہ طور پر زمینی جز کا ہی نتیجہ ہے ۔ جس طرح ہر زمینی مخلوق کی پیدائش زمینی اجزا سے ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح موت کے بعد ہر مخلوق زمین میں سما جاتی ہے اور دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگ موت کے بعد جسم کو جلاتے ہیں یا دفناتے ہیں ہیں دونوں صورتوں میں انسانی جسم کو مٹی ہی ہو جانا ہے۔

سورہ الانبیا 21 آیت 30

کیا کافروں نے نہیں دیکھا زمین اور اسمان دونوں بند تھے پس ہم نے دونوں کو کھول دیا اور ہم نے ہر شئے کو زندہ کیا تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے ۔

سورہ النور 24 آیت 45

اور اللہ نے ہر جانور پانی سے پیدا کیا پس ان میں سے کوئی دو پیروں پر چلتا ہے کوئی اپنے پیٹ پر اور کوئی چار پیروں پر اور اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔

سورہ نسا 4 آیت 1

اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اسکا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلائے بہت مرد اور عورتیں اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم اپس میں مانگتے ہو اور رشتوں کا خیال رکھو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

سورہ العراف 7 آیت 11

اور البتہ ہم نے تم کو پیدا کیا اور پھر ہم نے تمہاری شکل وصورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں کو کہا ادم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں نا تھا۔

سورہ عبس 80 آیت 2019

اس کو ایک نطفہ سے پیدا کیا پھر اسے اندازہ پر رکھا۔
پھر اسکی راہ اسان کی۔

پاک پروردیگار نے صاف اور سیدھے طور پر انسان کو پانی کی بوند سے پیدا فرمانے کا ذکر کیا اور سائینسدانوں کی تحقیقات بھی یہ ثابت کرتی ہے کے ساری مخلوق پانی سے پیدا ہوئی ہے ۔ قران شریف میں ادم اور حوا کو جنت سے اتارنے کا ذکر ہے تو یقینا دنیا میں انے سے پہلے وہ لوگ جنت میں تھے تو جنت میں انکا وجود کیا تھا؟ انسان یا فرشتوں کا؟ پاک پروردیگار کے قانون کے مطابق انسان کا جسمانی وجود جنت کا حق نہیں رکھتا انسان کا جسم دنیا میں بنتا ہے اور دنیا میں ہی فنا ہو جاتا ہے ۔ اسلئے حضرت ادم اور اماں حوا کا جسمانی وجود دنیا میں قائم ہوا تھا اور ان دونوں کے ملنے کے بعد کائنات کی ساری مخلوق کی پیدائش ہوئی ۔

کائنات کی ساری مخلوق کی بنیاد ہے پانی اور پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور اکسیجن سے ملکر بنتے ہیں اور پاک پروردیگار نے ان دو گیسوں کے فرشتوں کو ادم اور حوا کے نام سے جنت سے دنیا میں اتارتا کہ مخلوق کی پیدائش ہو اور یہ ناممکن ہے کے انسان کی کوکھ سے دوسری مخلوق اور دوسری مخلوق سے انسان پیدا ہو اور یہ اسلئے کے ہر مخلوق کا جینیٹک کیریکٹر مختلف ہوتا ہے اور افزائش نسل کے لئے عضویاتی تبدیلیاں بھی مختلف ہیں ۔ بنیادی طور پر ہر مخلوق پانی سے پیدا ہوئی ہے اور لاکھوں کروڑوں سالوں کے رد

وعمل، موسم کے تغیر اور قدرتی گردشوں کے دوران ہر مخلوق کے خدوخال اور بناوٹ مختلف جغرافیائی حالت کے تحت ہوئی ہے اور اس لحاظ سے یقیناً ادم اور حوا کا جسمانی وجود انسانی نہیں تھا ۔ دنیا میں سب سے پہلے ایک خلیہ والی جان وجود میں ائی اور اسکی بنیاد ہے پانی ۔ جس طرح اینٹ پر اینٹ جما کر ایک عمارت کی شکل اختیار کرتی ہے اسطرح ایک کے ساتھ ایک خلیہ ملا کر مخلوق کی شکل اختیار کرتی ہے اور اس ردوعمل کے دوران مختلف جغرافیائی حالت کے تحت الگ الگ قسم کی مخلوق وجود میں ائی ۔

ایک خلیہ والی جان مائیکرو اسکوپ سے دیکھی جاسکتی ہے اور وہی ایک خلیہ والی جان مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے مخلوق کی شکل وجود میں ائی اور اس بدلاو کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔ مثال کے طور پر جس طرح انسان کی لمبائی چھوٹی ہوتی جارہی ہے اور اسکی عمر میں بھی دن بدن کمی ہوتی جارہی ہے اور اس بدلاو کے دوران انسان کا سر بڑا اور جسم چھوٹا ہوتا جارہا ہے ۔

سورہ الحجر 15 آیت 26

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ایک کھنکھناتے ہوئے بودار گارے سے ۔

سورہ الحج 22 آیت 5

اے لوگوں اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں شک ہو تو یہ غور کرو کے ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی باند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر کریں اور ہم تمہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں ماوں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر اسلئے کے تم اپنی جوانی کو پہنچوں اور تم میں سے کوئی پہلے مرجاتا ہے اور کوئی سب میں کمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کے جاننے کے بعد کچھ نا جانے اور تو زمین کو دیکھتا ہے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی ڈالا تر وتازہ ہوئی اور ابھرائی ہر رونق دار جوڑا اگالائی ۔

سورہ مومن 40 آیت 67

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کے اپنی جوانی کو پہنچو پھر اسلئے کے بوڑھے ہو اور تم میں سے کوئی پہلے اٹھالیا جاتا ہے اور اسلئے کے ایک مقرر وعدہ تک پہنچو اور اسلئے کے سمجھو ۔

ان ایتوں میں پاک پروردیگار نے انسان کو کھنکھناتی مٹی ، پانی کی بوند، خون کی پھٹک اور بودار گارے سے بنانے کا ذکر کیا ہے اور اج کی سائینس نے انسانوں کے جسم کے اندر کیلشیم، فاسفورس، پوٹاشیم، ائرن کے علاوہ اور بھی بہت سارے عناصر کا پتہ لگایا ہے اور یہ سارے عناصر مٹی میں سوکھی (کھنکھناتی) حالت میں ملتے ہیں اور خوراک کے ذریعہ انسان کے جسم میں پہنچتے ہیں انسانی جسم کا تقریبا ایک تہائی حصہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور وہ پانی خون اور خلیہ میں زیادہ تر موجود ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ کچھ عناصر بھی پانی کے حصہ میں موجودہ ہوتے ہیں ۔ سیل کے اندر کیلشیم، فاسفورس، میگنیشیم، یوریا، ائرن اور بھی کچھ عناصر الگ الگ مقدار میں موجود ہیں اور باقی ہڈیاں اور جسم کا جو سخت حصہ ہے وہ بھی ان سارے عناصر سے ہی بنتے ہیں اور یہ سارے عناصر اگر مٹی سے نکالے جائیں تو ان میں بو ملتی ہے (ائرن کو چھوڑ کر) یہ ساری باتیں جیسے کھنکھناتی مٹی ، پانی کی بوند ، بودار گارا جو پاک پروردیگار نے قران شریف میں بیان فرمایا ہے وہ سائینس کی باتیں ہیں کہانیوں کا ڈھیر نہیں اور ان سب باتوں کا سائینٹیفک مطلب ہے ۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ (18)

ہم ایک صحیح اندازے سے اسمان سے پانی برساتے ہیں پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں اور ہم اسکے لے جانے پر قادر ہیں ۔

تشریح ۔ اسمان سے پانی برسا کر زمین کو ہرا بھرا کرتی ہے قدرت اور پانی کو زمین میں بہا کر پانی اور زمین کا توازن برقرار رکھتی ہے ۔

فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (19)

اسی پانی کے ذریعہ سے ہم تمہارے لئے کھجور اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیتے ہیں کے تمہارے لئے اس میں بہت سارے میوے ہوتے ہیں انہیں میں سے تم کھاتے ہو ۔

تشریح ۔ اور یہ سارے قدرتی کریہ پر کریہ (اتار چڑھاو) کے ذریعہ انسان کی زندگی سکھ شانتی (انگور/کھجور) سے بھر جاتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ قدرت کا مزا (میوہ)

بھی لیتا ہے یعنی کھاتا ہے۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ (20)

اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لئے سالن۔

تشریح۔اور انسان کو پیڑوں کا استعمال (طاقت) کرنا سکھایا اور انسانی دماغ کے ذریعہ ہی استعمال ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ تمام مخلوق کے لئے انکی خوراک کے طور پر پیڑ پودے بھی قدرت نے مہیا کروائے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (21)

تمہارے لئے چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے انکے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سارے نفع ہیں ان میں بعض بعض کو تم کھاتے ہو۔

تشریح۔انسان کی سہولت کے لئے چار پیروں والے جانور مقرر کئے۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ (22)

اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کرائے جاتے ہو۔

تشریح۔انسان کی زندگی ایک کشتی کی طرح ہے اور اس میں قدرت کی ہر چیز سوار ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ (23)

یقیناً ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اسنے کہا اے میری قوم کے لوگوں اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے۔

تشریح۔رشی منو نے اپنی قوم کے لوگوں کو قدرتی سچے اصولوں کا احساس کروایا تھا۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ (24)

اسکی قوم کے کافر سرداروں نے کہہ دیا یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے اگر اللہ کو ہی منظور ہوتا تو اسکے لئے فرشتے کو اتارتا ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔

تشریح۔مگر انکی قوم کے لوگ اندھ وشواس میں ڈوبے ہوئے تھے جسکی وجہ سے انہوں نے سچائی کا انکار کیا۔

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّى حِينٍ (25)

یقیناً اس شخص کو جنون ہے پس تم اسے ایک مقرر وقت تک ڈھیل دو ۔

تشریح۔صدیوں سے اور یگ یگ سے انسانی سماج میں سچائی بتانے والوں کو پاگل کہا گیا ہے۔

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ (26)

اے میرے رب انکے جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔

تشریح۔رشی منو نے ایشور سے پرارتھنا (دعا) کی کے سچائی کو اجاگر کریں اور مدد بھی کریں۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ (27)

تو ہم نے انکی طرف وحی بھیجی کے تو ہماری انکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔جب ہمارا حکم اور تنور ابل پڑے تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی مگر ان میں سے جنکی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا انکے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نا کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائینگے۔

تشریح۔قدرت نے رشی منو کو سچائی کی کشتی میں سوار ہونے کا طریقہ بتایا اور ہر مخلوق کی پیدائش کا راز بھی بتایا۔

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (28)

جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر بیٹھ جائیں تو کہنا سب تعریف اللہ کے لئے ہی جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔

تشریح۔رشی منو اور انکے پاک ساتھی سچے اصولوں کی کشتی پر سوار ہوئے اور نجات حاصل کی۔

وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلاً مُّبَارَكاً وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ (29)

اور کہنا اے میرے رب مجھے بابرکت اتارنا اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والا۔

تشریح۔اور پرارتھنا (دعا) کی سماج کلیان کے لئے اور مدد مانگی کے سماج کلیان میں انکی زندگی ختم ہو جائے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ (30)

یقیناً اس میں بڑی نشانیاں ہیں اور ہم ازمائش کرنے والے۔

تشریح۔سچائی کی راہ بڑی کٹھن ہوتی ہے اور نیک لوگوں کے لئے ایک امتحان ۔

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْناً آخَرِينَ (31)

اور کے بعد ہم نے اور بھی امت پیدا کی۔

تشریح۔پھر ایک قوم کے بعد دوسری قوم پیدا ہوئی وقت کے چکر کے مطابق۔

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ (32)

پھر خود ان میں سے رسول بھی بھیجا کے تم سب اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی نہیں تم ڈرتے کیوں نہیں۔

تشریح۔قدرت نے ہر قوم میں سچائی بتانے والے نیک انسان بھیجے ۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاء الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ (33)

اور سردران قوم بولے جو کفر کرتے تھے اور اخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دینوی زندگی میں خوشحال رکھا کے یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور پینے کا پانی پیتا ہے۔

تشریح۔اور ہر قوم میں نیکوں کے ساتھ برے لوگ بھی تھے۔نیکی پر تنقید کرنے والے ٹانگ گھسیٹنے والے ہر وقت اور ہر سماج میں موجود رہتے ہیں۔

وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَراً مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذاً لَّخَاسِرُونَ (34)

اگر تم نے اپنے جیسے انسان کی تعبداری کر لی تو بے شک تم سخت خسارے میں ہو۔

تشریح۔نیک لوگوں کو ماننے والے اور انکو روکنے والے بھی سماج میں موجود ہوتے ہیں۔

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَاباً وَعِظَاماً أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ (35)

کیا یہ تمہیں اس بات کا وعدہ کرتا ہے کے جب تم مر کر خاک اور ہڈیاں ہو جاوگے تو پھر زندہ کئے جاوگے۔

تشریح۔موت کے بعد انسان کا جسم مٹی میں ملکر مٹی ہو جاتا ہے پھر اسکے بعد اس جسم (وجود) کی کیا حالت ہوگی اس پر ہمیشہ ایک سوال ہے ؟

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ (36)

نہیں نہیں دور بہت دور ہے جس کا تم وعدہ دئے جاتے ہو۔

تشریح۔موت یقینا ہے اور یہ قدرت کا وعدہ ہے اور یہ کبھی نہیں بدلتا۔

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ (37)

صرف دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں اور یہ نہیں کے ہم پھر اٹھائے جائینگے۔

تشریح۔انسان کے اسکے کرموں کا پھل اسی زندگی میں مل جاتا ہے۔جنت ،جہنم سارے انسان کی زندگی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔انسان کی جسمانی موت کے بعد

دوبارہ اس جسم میں روح (زندگی) نہیں اتی ۔

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ (38)

یہ تو بس ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

تشریح۔ جو انسان قدرت کے نام پر اپنے فائدہ کے لئے جھوٹ کہتے ہیں ان پر یقین نا کریں۔

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ (39)

ان جھٹلانے والوں پر میری مدد کر۔

تشریح۔ سچائی بتانے والوں کو گنہگار اپنے جھوٹ سے متاثر نہیں کر سکتے۔

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ (40)

کہا یہ تو بہت جلد اپنے کئے پر پچھتانے لگیں گے۔

تشریح۔ اور اخر کار جھوٹ کو بے عزت ہونا پڑتا ہے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْداً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (41)

عدل کے تقاضے کے مطابق چیخ نے پکڑ لیا اور انہیں کوڑا کرکٹ کر دیا ظالموں کے لئے دوری ہو۔

تشریح۔ سچائی کی اواز اور اسکی سختی گنہگار کو کوڑے کی طرح پھینک دیتی ہے اور ظالموں کو اسکی سزا ملتی ہے۔

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُوناً آخَرِينَ (42)

انکے بعد ہم نے اور بھی بہت ساری امتیں پیدا کیں۔

تشریح۔ ہر برائی اور گناہ کے خاتمہ کے بعد نیکی اور شانتی کی بنیاد پڑتی ہے۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (43)

نا تو کوئی امت اپنے وقت مقررہ سے اگے بڑھی اور نا پیچھے رہی۔

تشریح۔ گناہ اور گنہگاروں کو ایک مقرر وقت تک چھوٹ ملتی ہے اور انکے اندر اتنی طاقت نہیں ہوتی کے وہ اپنے خاتمہ کو روک سکیں ۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضاً وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْداً لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ (44)

پھر ہم نے لگا تار رسول بھیجے جب جب جس امت کے پاس رسول ایا اس نے جھٹلایا بس ہم نے ایک کو دوسرے کے پیچھے لگا دیا اور انہیں افسانا بنا دیا ان لوگوں کے لئے دوری ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

تشریح۔ انسانوں کو تربیت دینے کے لئے قدرت یعنی پراکرتی لگا تار گیانیوں کی تخلیق کرتی رہی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اگیانتا بھی سماج میں رکھی اور گیان کے پرکاش سے ہمیشہ اگیانتا ختم ہوتی رہی ہے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَى وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (45)

پھر ہم نے موسی اور اسکے بھائی ہارون کو اپنی ایتیں اور کھلی نشانی کے ساتھ بھیجا۔

تشریح۔ موسی اور اسکے بھائی ہارون کو سچے گیان کے ساتھ بھیجا ۔

إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْماً عَالِينَ (46)

فرعون اور اسکے لشکروں کی طرف پس اس نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش۔

تشریح۔ اہنکاری راجہ فرعون اور اسکے پریوار نے موسی کو ماننے سے انکار کیا ۔

فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ (47)

کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں حالانکہ انکی قوم ہمارے ماتحت ہے۔

تشریح۔انسان کا گیان اسکے چہرے سے ظاہر نہیں ہوتا اسکا کام ہی اسکے دماغ کی پرچھائیاں ہیں اور اہنکاری گیانیوں یعنی عالموں کے علم کی پرچھائیں سیکھ نہیں سکتے۔

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ (48)

پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا اور وہ بھی ہلاک شدہ لوگوں میں مل گئے۔

تشریح۔ٹھیک اسی طرح فرعون اور اسکی قوم کے لوگ موسیٰ اور اسکے بھائی کے سچے علم کی روشنی کو دیکھ نہیں سکے کیونکہ انکی آنکھوں میں مغروریت کا پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ برباد ہو گئے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (49)

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی کے لوگ راہ راست پر آجائیں۔

تشریح۔قدرت نے موسیٰ کو سچا علم دیا اور اسے ثابت کرنے کی طاقت بھی دی تھی۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (50)

ہم نے ابن مریم اور انکی والدہ کو ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایک بلند صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔

تشریح۔اور اسکے ساتھ ساتھ عیسیٰ اور اسکی والدہ مریم کو بھی سچے علم کی روشنی سے روشن کیا تھا اور ان دونوں کو سماج میں ایک عزت کا مقام بخشا۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (51)

اے پیغمبر حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے بھی واقف ہوں۔

تشریح۔سارے پیغمبروں کو قدرت نے کھانے میں پرہیزگاری برتتے ہوئے اور اچھے کام کرتے ہوئے انسانی سماج میں ایک مثال بنائی اور ہر ردعمل کا مالک قدرت ہے۔

وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ (52)

یقیناً یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تم سب کا رب پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔

تشریح۔دنیا کے تمام انسانوں کا ایک ہی دین ہوتا ہے اور وہ ہے نیکی، محبت، انسانیت پرہیزگاری، عدم تشدد، امن اور علم حاصل کرنا اور قدرت ہی سب کی مالک ہے۔

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُراً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (53)

پھر انہوں نے خود اپنے امر کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دئے ہر گروہ جو اسکے پاس ہے اسی پر اترا رہا ہے۔

تشریح۔مگر انسان اپنی تہذیب اور اپنے الگ خیالات کی بنیاد پر الگ الگ ذات میں بٹ گئے لیکن ہر گروہ یا طبقہ کی عبادت کا طریقہ قدرت کے ذریعہ ہی مقرر ہوتا ہے۔

فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّى حِينٍ (54)

پس آپ انہیں کچھ مدت غفلت میں پڑا رہنے دیں۔

تشریح۔جب انسان کو سنسکار (غیر عقلی) سے متاثر ہو جاتا ہے اور سچائی کو سمجھ نہیں پاتا تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے اور اسی میں رہ جاتا ہے۔

پیغام! جب تک اسے سچائی نظر نہیں آتی تب تک وہ اسی میں رہتا ہے۔

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ (55)

کیا یہ سمجھ بیٹھے ہیں کے ہم جو انکے مال اور اولاد بڑھا رہے ہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کے پاس جتنی بھی دھن دولت کیوں نا ہو۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ (56)

وہ ان کے لئے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھتے نہیں۔

تشریح۔انہیں شانتی اور سکون (نجات) کبھی بھی نصیب نہیں ہوتا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (57)

یقیناجولوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

تشریح۔جولوگ گناہ کے نتیجہ سے ڈرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (58)

اور جواپنے رب کی ایتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح۔اورقدرت کے سچے اصوولوں پر یقین رکھتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ (59)

اور جواپنے رب کے ساتھ کسی کوشریک نہیں کرتے۔

تشریح۔اور جولوگ نیکی کے ساتھ گناہ کوملانے کی کوشش نہیں کرتے ہیں یعنی اللہ کے اصولوں کے ساتھ دوسرے اصول نہیں ملاتے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60)

اور جولوگ دیتے ہیں انکے دل کپکپاتے ہیں کے وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

تشریح۔اور جولوگ موت پر یقین رکھتے ہوئے اپنی کمائی ہوئی دھن دولت سے نیکی کا کام کرتے ہیں۔

أُوْلَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (61)

یہی ہیں جوجلدی جلدی بھلائیں حاصل کررہے ہیں اور یہی ہیں جوانکی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

تشریح۔یہی لوگ سماج کی خوشحالی کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی میں بھی شانتی اور خوشحالی لاتے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (62)

ہم کسی نفس کواسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جوحق کے ساتھ بولتی ہے ان کے اوپر کچھ بھی ظلم نا کیا جائیگا ۔

تشریح۔ہرمخلوق کی ایک حد ہوتی ہے سہنے کی،خرچ کرنے کی،دماغ کا استعمال کرنے کی، یہاں تک کے خوراک کی اوروہ اس حد کے دائرے میں ہی رہتا ہے۔اس سے باہر جانے کا مطلب منھ کے بل گر جانا اور یہی قدرتی فرمان ہے۔قدرت نے گیان (کتاب) کی شکل میں ایسے ثبوت بھی دئے ہیں جس سے اسے سمجھا جائیگا کے اسکا دائرہ کیا ہے اوراسے کیا کرنا چاہئے تا کہ اسکے ساتھ زراسی بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہئے۔

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِن دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ (63)

بلکہ انکے دل اس طرح غفلت میں ہیں اور اسکے سوااور بھی اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں۔

تشریح۔مگرانسان کی اونچی خواہشات اسے وہم میں ڈال دیتی ہے اوراسکے دائرے کوبھلا دیتی ہے اوروہ اپنے نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گناہ یا غلطی کر بیٹھتے ہیں۔

حَتَّى إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ (64)

یہاں تک کے جب ان اسودہ حال والوں کوعذاب میں پکڑا تو بلبلانے لگے۔

تشریح۔اونچی خواہشات میں اندھے ہوکر جب انسان گناہ کرنے لگتا ہے تب اسے اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی اور جب اچانک قدرت اسے اپنے عذاب کے گھیرے میں لیتی ہے تب یہ لوگ نجات کے لئے چیختے ہیں۔

لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ (65)

اج مت بلبلاؤتم ہمارے مقابلہ پر مدد نا کئے جاوگے۔

تشریح۔اسوقت چیخنے چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ سوچ اسکے دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔

قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ (66)

میری ایتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم الٹے بھاگتے تھے ۔

تشریح۔قدرتی سچائی سامنے انے کے باوجود ایسے لوگ اس سچائی سے دور رہتے ہیں۔

مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِراً تَهْجُرُونَ (67)

اکڑتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے۔

تشریح۔اور اپنے گناہوں کو سچا ثابت کرنے کے لئے طرح طرح کی کہانیاں بنانے لگتے ہیں۔

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءهُمُ الْأَوَّلِينَ (68)

کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا بلکہ انکے پاس وہ ایا جو انکے اگلے باپ داد کے پاس نہیں ایا تھا۔

تشریح۔قدرتی سچائی پر انہیں یقین نہیں ہوتا اور ایسی سچائی جسے سائینسدان ثابت کر چکے ہیں اور یہ ثابت شدہ سچ انکے باپ دادا کے پاس بھی تھا اور وہ پرانی ضعیف العتقادی والی سوچ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ (69)

یا انہوں نے اپنے پیغمبروں کو پہچانا نہیں کے اسکے منکر ہو رہے تھے۔

تشریح۔پرانی سوچ کا نہیں چھوڑنے کی کش مکش میں سچائی اور ثابت شدہ حق بتانے والوں کو اور انکے وجود کو لوگ پاگل کا درجہ دیتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلْ جَاءهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ (70)

یا یہ کہتے ہیں اسے جنوں ہے بلکہ وہ تو اسکے پاس حق لائے یا ان میں اکثر حق سے چڑنے والے ہیں۔

تشریح۔گنہگار کہتے ہیں کے سچائی بتانے والوں کا کردار ایک جنون ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ (71)

اگر حق ہی انکی خواہشوں کا پیرو ہو جائے تو زمین اسمان اور اسکے درمیان ہر چیز درہم برہم ہو جائے حق تو یہ ہے کے ہم نے انہیں نصیحت پہنچادی لیکن وہ اس سے منہ موڑتے ہیں۔

تشریح۔سچائی اگر انسان کی خواہش کے مطابق چلنے لگے تو کائنات کا پورا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ایسے لوگوں کو نصیحت دی گئی ہے مگر انہوں نے نہیں مانا ۔

پیغام! یہ ایت بھی ثابت کرتی ہے کے دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے سب اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجاً فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (72)

کیا اپ ان سے کوئی اجرت چاہتے ہیں یاد رکھیں اپ کے رب کی اجرت بہت ہی بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی رساں۔

تشریح۔نیکی کرنے والے کبھی بھی اجرت کی امید نہیں رکھتے کیونکہ انہیں اپنے رب کی رحمت اور رزق سے پیار ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (73)

یقیناً اپ تو انہیں راہ راست کی طرف بلا رہے ہیں۔

تشریح۔نیک انسان لوگوں کو ہمیشہ سچے اور سیدھے راستہ کی طرف بلاتے ہیں۔

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ (74)

بے شک جو لوگ اخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے راستہ پر مڑ جانے والے ہیں۔

تشریح۔جو لوگ اپنی موت پر یقین نہیں رکھتے اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گناہ کرتے ہیں وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (75)

اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور انکی تکلیفیں دور کر دیں تو یہ اپنی سرکشی میں اور بھی بہکنے لگیں گے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے کبھی بھی تکلیف سے نجات نہیں ملتی اور یہ لوگ اپنی بدتمیزیوں اور گندے خیالات سے نیکی اور سچائی کی طرف نہیں پہنچ سکتے۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ (76)

اور ہم نے انہیں عذاب میں بھی پکڑا یہ لوگ ناتوا اپنے پرودیگار کے سامنے جھکے اور ناعاجزی کی۔

تشریح۔کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سب کچھ سمجھنے کے بعد گناہ کرتے چلے جاتے ہیں اور قدرت انکی بدسکونی کے عذاب میں اضافہ کرتی چلی جاتی ہے۔ایسے لوگ اللہ تعالی کی سچائی کی طرف نا اکرا سکے اصولوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔

حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ (77)

یہاں تک کے جب ہم نے سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو مایوس ہو گئے۔

تشریح۔جب قدرت کا عذاب ایسے لوگوں کو گھیر لیتا ہے تب وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (78)

وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے انکھ کان اور دل بنائے مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

تشریح۔قدرت نے انسان کو انکھ کان اور دماغ دیا ہے تا کہ وہ سچائی کو دیکھ سکے سن سکے اور سمجھ سکے اسکے باوجود جو لوگ سچائی کا انکار کرتے ہیں اور گناہ کو اختیار کرتے ہیں وہ اللہ کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (79)

اور وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم جمع کئے جاو گے۔

تشریح۔وہ اللہ ہے جس نے اپنی طاقت کے ذریعہ انسان کو دنیا میں بسایا اور موت کے بعد پھر اسے قدرت میں یعنی دنیا میں ہی جذب کر دیگا ۔

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (80)

اور وہی جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کے ردوعمل کا مختار بھی وہی کیا تم کو سمجھ نہیں۔

تشریح۔وہی اعلی طاقت ہے جو جو ہر جان کو زندہ کرتی ہے اور اسے موت سے ہمکنار بھی کرتی ہے۔یہی قدرتی طاقت دنیا کو گھماتے ہوئے رات دن کی تخلیق کرتی ہے اور یہی قدرت ہے جو انسان کے دماغ میں اچھی بری کی سوچ بھی پیدا کرتی ہے اور یہی قدرت انسان کو نیکی بدی، جہالت علم، سکھ دکھ، خوشبو بدبو وغیرہ کی پہچان بھی دیتی ہے۔

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ (81)

بلکہ ان لوگوں نے بھی وہی کہا جو انکے اگلے کہتے تھے۔

تشریح۔ناسمجھ انسان سچائی کو نہیں سمجھتے ہوئے کم عقلوں کی طرح بیان بازی کرتے ہیں۔

قَالُوا أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَاباً وَعِظَاماً أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (82)

کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائینگے کیا پھر بھی ہم اٹھائے جائینگے۔

تشریح۔وہ کہتے ہیں مرجانے کے بعد پھر دوبارہ کیا ایک ہی وجود میں زندہ کئے جائینگے۔

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (83)

ہم سے اور ہمارے باپ داداوں سے پہلے ہی یہ وعدہ ہوتا چلا آیا ہے بلکہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

تشریح۔مگر اس بات میں کوئی سائنسی ثبوت نہیں یہ صرف لوگوں کو ڈرانے کا ضعیف العتقادی والا ایک طریقہ ہے جو ہزاروں سال پرانا ہے۔

قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (84)

پوچھوتو سہی زمین اور اسکی کل چیزیں کس کی ہیں بتلاو اگر جانتے ہو۔

تشریح۔ جو عالم اور گیانی ہیں وہ ان باتوں اور سچائی کو ضرور سمجھیں گے۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (85)

فوراً جواب دینگے پھر اللہ کی نصیحت قبول کیوں نہیں کرتے۔

تشریح۔ گیانی اور عالم کہتے ہیں دنیا ایٹم کی طاقت سے چلتی ہے یعنی اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ مگر جاہل عالموں کی اس بات پر یقین نہیں کرتے۔

قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (86)

کہہ دیں ساتوں اسمان اور باعزت عرش کا مالک کون ہے؟

تشریح۔ زمین کے اوپر ہواوں کے سات طبق کس طاقت سے چلتے ہیں؟

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (87)

وہ جواب دینگے اللہ ہی ہے پھر ڈرتے کیوں نہیں؟

تشریح۔ عالموں اور گیانیوں کا کہنا ہے ایٹم کے اندر کی طاقت سے پھر بھی جاہل اسے نہیں سمجھتے لیکن عالم اسے (وگیان) ثابت کر چکے ہیں ۔

قُلْ مَن بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (88)

تمام چیزوں کا اختیار کس کے پاس ہے جو پناہ دیتا ہے اور جسکے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں اگر تم جانتے ہو تو بتاو۔

تشریح۔ قدرت کے اختیار میں کائنات کا ہر ردعمل ہے اور اسکے مقابل کوئی پناہ نہیں۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ (89)

یہی جواب دینگے کے اللہ پھر تم کدھر سے جادو کر دیئے جاتے ہو۔

تشریح۔ یہ سچ سب کے سامنے ظاہر ہونے کے باوجود نہیں ماننے والے لوگ بہک جاتے ہیں۔

بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (90)

حق تو یہ ہے کے ہم نے حق پہنچادیا اور یہ جھوٹے ہیں۔

تشریح۔ قدرت نے انسانوں کے سامنے ہر سچائی کھول کھول کر بیان کر دی پھر بھی لوگ اپنی اونچی خواہشات میں اندھے ہو کر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ وہ جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ (91)

نا تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نا اسکے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لئے لئے پھرتا اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو اوصاف یہ بتاتے ہیں اللہ ان سے پاک ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی ایک طاقت ہے جسکی نا کوئی شکل ہے نا جسم اور نا اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ اسلئے اسکی کوئی اولاد نہیں ہوسکتی اور اس اعلی طاقت سے سب کچھ بنتا اور بگڑتا ہے اور اس طاقت کا کوئی جوڑ نہیں۔

عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (92)

وہ غائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی اپنی طاقت کے ذریعہ ہر غیب اور ظاہر میں موجود ہے اسلئے اسکا کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔

قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ (93)

اپ دعا کریں وہ دیکھائیں جس کا وعدہ انہیں دیا جارہا ہے۔

تشریح۔ لوگ یہ سمجھ لیں کے غیر عقلی اور ضعیف العتقادی سے جتنی جلد ہو سکے نجات پالیں تو یہ انکے لئے اچھی بات ہے اور دعا کریں کے جلد سے جلد انہیں سچائی محسوس ہو اور

وہ اسے سمجھیں۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (94)

تو اے رب مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نا کرنا۔

تشریح۔اور دعا کریں کے علم کی روشنی انکے دماغ کو روشن کرے اور ظلم اور جہالت سے دور رکھیں۔

وَإِنَّا عَلَى أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ (95)

ہم جو وعدہ کر رہے ہیں اسے سب دکھانے نے پر قادر ہیں۔

تشریح۔قدرت جو وعدہ کرتی ہے وہ اسے پورا کرنے پر قادر ہے۔

ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ (96)

برائی کو اس طریقہ سے دور کریں جو بھلائی والا ہو اور جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم اس سے واقف ہیں۔

تشریح۔سچائی کی روشنی،علم، پاکیزگی،محبت اور انسانیت کے ذریعہ جہالت اور گناہ کو دور کریں اور اسکو ہی جہاد کہتے ہیں

وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ (97)

دعا کریں اے پروردیگار میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

تشریح۔اور انسان دعا کرے کے وہ گناہ سے دور اور پاک رہے۔

پیغام!اگر یہ دعا انسان ہمیشہ کرتا رہے تو اسکے دماغ میں گناہ کی سوچ نہیں ہوگی ۔

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ (98)

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کے وہ میرے پاس اجائیں۔

تشریح۔قدرت امن وسکون کو میرے ساتھ رہنے میں مدد فرمائے۔

حَتَّى إِذَا جَاء أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (99)

یہاں تک کے جب ان میں سے کسی کی موت انے لگتی ہے تو کہتا ہے اے رب مجھے واپس لوٹا دے۔

تشریح۔موت سے پہلے انسان دوبارہ زندگی کی دعا کرتا ہے تا کہ وہ نیک عمل کر سکے جس سے اسے سکون حاصل ہو ۔

لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحاً فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (100)

اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں نیک اعمال کرلوں ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے انکے تو پشت پر ایک حجاب ہے انکے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

تشریح۔گنہگاروں کے لئے یہ ناممکن ہے کیونکہ انکی انکھوں میں پردہ پڑا ہوا ہے اور انہیں سچائی نظر نہیں اتی۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءلُونَ (101)

پس جب صور پھونک دیا جائیگا اس دن نا تو اپس کے رشتہ ہونگے نا اپس کی پوچھ گچھ۔

تشریح۔سچائی اور پاکیزگی کی پکار جب انسانی ضمیر کو جھنجھوڑتی ہے تب وہ سارے موہ مایا اور بندھن سے ازاد ہو جاتا ہے۔

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (102)

جنکے ترازو کا پلہ بھاری ہوگا وہ تو نجات والے ہو گئے۔

تشریح۔جنکا ضمیر انہیں پاکیزگی کی طرف لے جائیگا انہیں ہی نجات ملے گی یعنی سکون ۔

پیغام!لامحدود سکون ۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ (103)

اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہوگا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا اور ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوئے ۔

تشریح ۔موہ مایا میں اندھے ہوکر جس نے سچائی کو قبول نہیں کیا وہ بدسکونی کے جہنم میں جلے گا ۔

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (104)

ان کے چہروں کو اگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہونگے ۔

تشریح ۔بدسکونی یعنی اشانتی کی اگ اسے جلا کر راکھ کردیگی اور انکا چہرا جھلسے ہوئے کوئلے کی طرح ہوجائیگا۔

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ (105)

کیا میری ایتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتیں پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے ہو۔

تشریح ۔کیا سچائی ان لوگوں کے پاس نہیں ائی ؟

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَالِّينَ (106)

اے پروردیگار ہماری بدبختی ہم پر غالب اگئی ہم تھے ہی گمراہ۔

تشریح ۔یہ گنہگاروں کی بدنصیبی ہے کے سچائی انہیں نظر نہیں اتی یا انہوں نے جان بوجھ کر اسے نظر انداز کیا ۔

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ (107)

اے ہمارے رب ہمیں یہاں سے نجات دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں۔

تشریح ۔ہر کسی کو اسکے عمل کی سزا اور جزا ضرور ملتی ہے۔گنہگار جتنا بھی گناہ سے نجات پانے کی دعا کریں یا توبہ کریں انکو انکے گناہوں کی سزا ضرور ملتی ہے۔

قَالَ اخْسَؤُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ (108)

اللہ فرمائیگا پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نا کرو ۔

تشریح ۔یہ اللہ کا فرمان ہے کے گنہگاروں سے تعلق نا رکھتے ہوئے انکے گناہوں کو روکنا نیک انسان کا فرض ہے

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (109)

میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کے اے ہمارے رب ہم ایمان لا چکے تو ہمیں بخش اور رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

تشریح ۔انسانی سماج میں ایسے بھی کچھ لوگ ہوتے ہیں جو سچائی اور اسکے راستہ کو قبول کرتے ہیں اور قدرت سے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّى أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ (110)

تم انہیں مذاق میں ہی اڑاتے رہے یہاں تک کے تم کو میری یاد تک بھلادی اور تم مذاق ہی کرتے رہے۔

تشریح ۔عیاش پرہیزگاروں کا مذاق اڑاتے ہیں ۔

إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ (111)

میں نے اج انہیں انکے صبر کا بدلہ دے دیا ہے کے وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ سکیں۔

تشریح ۔لیکن پرہیزگاری میں سکون ہے اور یہی انکی کامیابی ہے۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ (112)

اللہ فرمائیگا تم زمین میں برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے۔

تشریح ۔ہر کوئی اپنے ضمیر سے پوچھے کے اسے اس دنیا میں کتنے دن رہنا ہے۔

قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ (113)

وہ کہینگے دن یا ایک دن سے بھی کم گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیں۔

تشریح۔انسان کا ضمیر ضرور اسے جواب دیگا کے دنیا میں اسے کچھ دن ہی رہنا ہے تو یہ لالچ ،موہ مایا اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کس کام کی ۔

قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلاً لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (114)

اللہ فرمائیگا تم وہاں بہت ہی کم رہے کاش تم پہلے ہی اسے جان لیتے۔

تشریح۔یہ سچائی اگر انسان محسوس کرلے تو ضرور اسے نجات ملیگی ۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (115)

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کے ہم نے تم کو یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاوگے۔

تشریح۔انسان کی زندگی بے بنیاد اور بیکار نہیں ہے انسان اشرف المخلوقت ہے اور قدرت میں اسکا ایک خاص مقام ہے۔قدرتی خوبصورتی کا لطف اٹھانا انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔اگر قدرت انسان کو پیدا نہیں کرتی تو اسکی خوبصورتی کا لطف کون اٹھاتا ؟ قدرت نے اپنے سنگار کو انسان کے ضمیر اور نظر کو تعریفوں والا بنایا اور ہر مخلوق کی تخلیق صرف اور صرف اسلئے کی کے وہ قدرت کے ہر خوبصورت منظر کا لطف اٹھائیں۔

پیغام! انسان کا دماغ جب سکون سے بھرا ہوا ہوتا ہے یعنی تکلیفوں کے بعد جب اسے خوشی کا احساس ہوتا ہے یا دکھ کے بعد جب سکھ کا احساس ہوتا ہے تب اسے قدرت کا لطف حاصل ہوتا ہے ۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ (116)

اللہ سچا بادشاہ وہ بلندی والا اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی بزرگ عرش کا مالک ۔

تشریح۔یہ مہان قدرت جو سب کی مالک ہے اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ اسمان کی طرح عزت دار ہے یعنی انسان عزت اور محبت کے ساتھ اسکی حفاظت کرے۔

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (117)

جو شخص اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو پکارے جسکی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اسکا حساب تو اسکے رب کے پاس ہے۔بے شک کافر نجات سے محروم ہیں۔

تشریح۔قدرت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں اور کسی بھی چیز کا ثبوت نہیں ہے۔گنہگار کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا یعنی اسے سکون نہیں ملتا ۔

وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (118)

کہو اے میرے رب تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربان ہے ۔

تشریح۔انسان یہ دعا کرے کے اسے قدرت کی معافی اور رحمت حاصل ہو کیونکہ قدرت ہی معاف اور رحم کرنے والی ہے۔

سورۃ النور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ(1)

یہ ہے وہ سورت جو ہم نے نازل فرمائی اور مقرر کردی اور جس میں ہم نے کھلی ایتیں اتاریں تا کہ تم یاد رکھو۔

تشریح۔انسانی نفس قدرت کا وہ پہلو ہے جس سے وہ قدرت کی سچائی اور اسکے اصول صاف اور سیدھے طور پر سمجھ سکتے ہیں اور جو اصول کتاب کے ذریعہ قدرت نے انسانوں کے سامنے صاف طور پر پیش کئے اور یہ ناممکن ہے کے کوئی اور اسکو بہتر طریقہ سے بیان کر سکے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (2)

زنا کار عورت ومرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاو ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نا ائے اگر تمہیں اللہ پر اور روز قیامت کے دن پر ایمان ہو انکی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے۔

تشریح۔عصمت دری کرنے والے کو سخت سزا دی جائے اور سزا دیتے وقت دل میں زرا سا بھی نرمی کا احساس نا ہو سزا دیتے وقت لوگ اسے ضرور دیکھیں تا کہ دوسرے عصمت دری کرنے والے ڈر جائیں اور گناہ نا کریں۔

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (3)

زانی مرد زانیہ یا مشرک عورت سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی زانی یا مشرک مرد سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا ہے۔

تشریح۔ایمان والے نیک پرہیز گار انسان عصمت دری کرنے والوں سے رشتہ نہیں رکھتے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاء فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَداً وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (4)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نا پیش کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاو اور کبھی بھی انکی گواہی قبول نا کرو یہ فاسق لوگ ہیں۔

تشریح۔سماج میں مرد کا دبدبہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ عورت کے کردار پر انگلی اٹھائی گئی ہے اور اسے بدنام کرنے میں ذرا بھی سماج کو وقت نہیں لگا تو اس لحاظ سے اس ایت میں حکم دیا گیا ہے جو بھی کسی عورت پر بدکاری کا الزام لگائیگا وہ ضرور چار گواہ لائے۔

اگر پتہ چلے کے کسی سازش کے تحت الزام لگایا گیا ہے تو سازش کرنے والے کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے اور ایسے گنہگاروں کی کبھی بھی گواہی قبول نا کی جائے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (5)

ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کریں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

تشریح۔جھوٹ بولنے کے بعد جو لوگ سچے دل سے توبہ کریں اور اپنے اعمال کو سدھارتے ہوئے اپنے اپکو نیکی کے راستہ پر چلائیں تو یقینا اللہ تعالی معاف کرنے والا مہربان ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاء إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (6)

جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور انکا کوئی گواہ بجز خود انکی ذات کے نا ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائیں کے وہ سچوں میں ہیں۔

تشریح۔سچاانسان جب قسم کھاتا ہے چاہے وہ چار بار ہی اللہ کی قسم کیوں نا کھائے اور اپنی بیوی کو کوئی بھی الزام کیوں نا دے اسکی زندگی کے پورے عمل کو تولتے ہوئے اسکی بات مان لیناہی بہتر ہے۔

پیغام ! جھوٹ کہنے والا اپنے جھوٹ کو سچا ثابت کرنے کے لئے چار سو بار جھوٹی قسم کھائے تو کیا اسے سچا سمجھا جائیگا۔اسکے علاوہ سادھو کے بھیس میں جو چور انسان یا ایمانداری کے لباس میں بے ایمانوں کو کس ترازو میں تولا جائیگا۔جہاں پر سچائی کمزور ہوتی ہے وہیں قسم کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لحاظ سے کہیں نا کہیں کسی نا کسی اور کوئی نا کوئی بات پر یقین تو کرنا ہوگا چاہے وہ دھوکا ہی کیوں نا ہو۔کیا اللہ کی قسم کھانے سے سچائی ثابت ہوجاتی ہے؟

اج کے دور میں جھوٹے لوگ ہی زیادہ تر قسم کا سہارا لیتے نظر اتے ہیں۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَيَدْرَأُ (7)

اور پانچویں مرتبہ کہے کے اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں ہوں۔

تشریح۔یقینا جھوٹوں پر اللہ تعالی کا عذاب یعنی بدسکونی۔

عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (8)

اور اس عورت سے سزا اسطرح دور ہوسکتی ہے کے وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کے اسکا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔

تشریح۔عورت کو بھی اپنے شوہر کے جھوٹ کو ثابت کرنے کا پورا حق ہے اور اسے بھی موقعہ ملنا چاہئے اگر وہ سچی ہے۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ (9)

اور پانچویں دفعہ کہے کے اس پر اللہ کا غضب ہو اگر اسکا خاوند سچوں میں ہو۔

تشریح۔اور اگر عورت جھوٹ بولتی ہے تو اس پر بھی بدسکونی کا عذاب قدرت کی طرف سے ہوگا ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ (10)

اگر اللہ کا فضل تم پر نا ہوتا اور اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تشریح۔قدرت کی رحمت اگر انسان پر نا ہوتی تو انسان اور اسکا سماج برباد ہوجاتا یعنی اگر سارے لوگ جھوٹے یا گنہگار ہوتے تو انسانی دنیا نہیں بستی۔قدرتی طور پر اللہ تعالی انسان کی بری فطرت کو قابو میں رکھتے ہیں اور اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ (11)

جولوگ یہ بہت بڑا بہتان لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ایک گروہ ہے تم اسے اپنے لئے برا نا سمجھو بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس نے کمایا اور ان میں سے جس نے اسکے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا اسکے لئے عذاب بھی بہت سخت ہے۔

تشریح۔جھوٹ بولنے والے اور اسے پھیلانے والوں کے بارے میں نیک لوگ برا نہیں سوچتے اور یہ اسلئے کے اسکے جھوٹ اور فریب کی وجہ سے نیکوں کو سچائی نظر آتی ہے فریبی اور جھوٹ بولنے والوں کا نتیجہ قدرت میں ضرور ہے۔

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ (12)

اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نا کی اور کیوں نا کہا یہ تو کھلم کھلا بہتان ہے۔

تشریح۔جھوٹے اصولوں کے خلاف اواز بلند کرنا ایمان والوں (مرد/عورت) کا فرض ہے۔

لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ (13)

وہ اس پر چار گواہ کیوں نا لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز یقینا اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

تشریح۔جھوٹے اصولوں کو جھوٹا ثابت کرنے سے پہلے چار ادمیوں (یقنا یہ چاروں عالم ہوں صلاح مشورہ کے لئے) سے سوال جواب کریں تا کہ جھوٹ صاف اور

سیدھے طور پر لوگوں کے سامنے (سمجھ) اجائے۔

پیغام! آج زمانا گواہ ہے کے گواہی پیسوں سے خریدی بیچی جاتی ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (14)

اگر اللہ کا فضل کرم تم پر دنیا اور اخرت میں نا ہوتا تو یقیناتم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔

تشریح۔گنہگاروں کے اوپر اگر تھوڑا سا بھی قدرت کا رحم نہیں ہوتا تو یقینا جیتے جی اور موت کے وقت اسے ہر پل عذاب کا مزا چکھنا پڑتا۔

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ (15)

جبکہ کے تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنی منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نا تھی گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے نذدیک وہ بہت بڑی بات ہے۔

تشریح۔گنہگار زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جس میں کوئی سچائی نہیں ہوتی اور سچائی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اپنے من گھڑت اور کوسنسکار (غیر عقلی) والی باتیں پھیلا کر اپنے جہالت والے اصولوں کو سہی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کے یہ تو بہت ہی معمولی بات ہے مگر یہ قدرتی پہلو پر بہت ہی گھناونی سازش ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ (16)

تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نا کہہ دیا کے ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لایق نہیں یا اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان اور تہمت ہے۔

تشریح۔نیک انسان کو سنسکار والی باتوں کو جس میں نا کوئی سچائی ہوتی ہے اور نا کوئی سائنسی ثبوت اسے سیدھے اور صاف طور پر خارج کر دیتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کے قدرت یعنی اللہ کی ہر چیز پاک ہے اور جو انسان اپنے اندر کی ناپاک سوچ کے علاوہ دنیا کے کسی بھی پہلو کو ناپاک سمجھتا ہے وہ سراسر جھوٹا اور قدرت پر ایک گندہ الزام ہے۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَداً إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (17)

اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کے پھر کبھی بھی ایسا کام نا کرنا اگر سچے مومن ہو۔

تشریح۔قدرت انسان کو یہ سکھاتی ہے کے نیک انسان قدرت پر تہمت نہیں لگاتے اور نا ہی نیک انسان کا ضمیر ظلم اور بے رحمی کو پناہ دیتا ہے۔

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (18)

اللہ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

تشریح۔قدرت اپنے ہر پہلو کو دھیرے دھیرے اور وقت کے دائرے میں رہ کر سب کچھ سکھا دیتی ہے اور قدرت ہی زیادہ جاننے والی اور بڑی سائینسدان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (19)

جولوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے ارزومندر ہتے ہیں انکے لئے دنیا واخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔

تشریح۔گنہگاروں کی کوشش رہتی ہے کے نیک انسانوں کے درمیان بے حیائی اور عیاشی کی بنیاد پڑے اور جو ایسا کام کرتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب انکو اپنی زندگی میں بھگتنا پڑتا ہے اور ایسے انسان کی پہچان قدرت اور انسان کی نظر میں صاف ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّه رَؤُوفٌ رَحِيمٌ (20)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نا ہوتی اور یہ بھی کے اللہ بڑی شفقت والا مہربان ہے۔

تشریح۔انسان پر اگر اللہ کا رحم نہیں ہوتا تو انسانی وجود ہی نہیں ہوتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَداً وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (21)

ایمان والوں شیطان کے قدم بقدم نا چلو جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کریگا اور اگر اللہ کا فضل کرم تم پر نا ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک وصاف نا ہوتا لیکن اللہ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔

تشریح۔اے نیک انسانوں گناہ کے قدموں پر نا چلواور جوانسان گناہ کے قدموں پر چلتا ہےاور ناپاک کام کرتا ہےاور وہ اللہ کی مہربانی اور رحم سے بہت دور ہوگا اور اللہ کی مہربانی یہ ہوگی کے وہ ناپاکوں اور انکے اردے کو پاک کردے اور نیک لوگوں کو انکی سازش سے بچائے۔قدرت یعنی اللہ سب دیکھتی اور جانتی ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُوْلُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُوْلِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (22)

تم میں سے جو بزرگی والے اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابتداروں ،مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نا کھالینی چاہئے بلکہ معاف کردینا اور درگزر کردینا چاہئے کیا تم نہیں چاہتے کے اللہ تمہارا قصور معاف فرمادے اللہ قصوروں کو معاف کرنے والا ہے۔

تشریح۔انسانوں میں جو بزرگی کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابتداروں ،مسکینوں اور مہاجروں کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نا کھائیں بلکہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں جانتے کے اللہ بھی تمہارا قصور معاف کردیتے ہیں اور اللہ قصور معاف کرنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (23)

جولوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور اخرت میں ملعون ہیں انکے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

تشریح۔اور جولوگ نیک اور باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور اخرت میں ملعون ہیں اور انکے لئے بڑا عذاب۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (24)

جبکہ انکے مقابلہ میں انکی زبانیں انکے ہاتھ پاوں انکے عمل کی گواہی دینگے۔

تشریح۔جبکہ انکے مقابلے میں انکے ہاتھ، پاوں اور زبانیں انکے اعمال کی گواہی دینگے ۔

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ (25)

اس دن اللہ انہیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دیں گے اور وہ جان لیں کے اللہ ہی حق ظاہر کرنے والا ہے۔

تشریح۔اس دن اللہ انہیں حق اور انصاف کے ساتھ پورا پورا بدلہ دیگا اور وہ جان لیں کے اللہ ہی حق کو ظاہر کرنے والا ہے۔

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (26)

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لایق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لایق ہیں ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس کررہے ہیں وہ ان سے بلکل بری ہیں انکے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

تشریح۔گنہگار ہمیشہ گنہگاروں کو اپنا ساتھی اور دوست سمجھتے ہیں اور نیک انسان گناہ سے دوستی نہیں کرتے۔نیک انسان کے لئے عزت اور سکون کی زندگی ہی اصل زندگی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (27)

اے ایمان والوں اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں نا جاو جبتک کے اجازت نا لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نا کرلو یہی تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

تشریح۔جو نیک ہوتا ہے وہ دوسروں کی اجازت کے بغیر انکی ذاتی زندگی میں دخل اندازی نہیں کرتے جیسے کے مذہب، رہن سہن کا طریقہ اور خوراک کی عادت ۔

پیغام!اپنے خیالات دوسروں پر نا تھوپیں اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے کا مطلب اپنی سوچ، پسند، ناپسند کے ساتھ جئیں اور دوسروں کو بھی اسکی سوچ پسند ناپسند کے ساتھ جینے دیں۔مشورہ اور اجازت کے ساتھ جانا مناسب ہے۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَداً فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (28)

اگر وہاں تمہیں کوئی بھی مل نا سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نا جاو اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو لوٹ ہی جاو یہی بات تمہارے لئے پاکیزہ ہے جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

تشریح۔خالی اور ویران گھروں میں اجازت کے بغیر جانا یعنی مایوس انسان کی مایوسی کو ہتھیار بنا کر انکے جذبات سے کھلواڑ کرنا گناہ ہے اور ایسے کاموں سے نیک انسان دور رہتے ہیں اور قدرت ہر انسان کا کام بخوبی جانتی ہے۔

لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ (29)

ہاں غیر اباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی اسباب یا فائدہ ہوجانے پر کوئی گناہ نہیں تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔

تشریح۔مجبور انسان کے گھروں میں یعنی ویران گھروں میں مدد کرنے کے لئے جانا یعنی مجبور انسان کی زندگی میں مدد پہنچانا کوئی گناہ نہیں ہے۔اللہ تعالی چھپا اور ظاہر سب جانتے ہیں۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30)

مسلمان مردوں سے کہو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی انکے لئے پاکیزگی ہے اور جو کریں اللہ سب سے خبردار ہے۔

تشریح۔اس ایت میں مسلمانوں کو مخاتب کیا گیا ہے۔جو مسلمان ایمان والا ہوگا یقینا اسکی نگاہ اسکے اختیار میں ہوگی اور جس کی نگاہ میں لالچ،حسد اور ضرورت سے زیادہ جنسی خواہشات ہوگی وہ ایمان والا نہیں ہوسکتا اور اس حساب سے ایمان والے کی نگاہ کو جھکانے کا مطلب یہ ہے کے وہ اپنی مغروریت اونچی خواہشات اور اپنی ساری بری فطرت کو چھوڑ کر اور اپنی نگاہ کو جھکا کر بے بس لاچار کمزور اور مجبور انسان کی طرف دیکھے تاکہ اسے اللہ کی دی ہوئی حالت کا احساس ہو اور جو اسے نہیں ملا اسکے لئے اسکا ضمیر اداس نا ہو۔دل میں رحم پیدا ہو اور اسکے ساتھ ساتھ اسکا ضمیر دیا،محبت اور رحم سے بھر جائے اور وہ مجبوروں کی مدد کرے۔پھر اسکے بعد اس ایت میں کہا گیا ہے کے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔انسان کی سب سے زیادہ شرم کی چیز ہے اسکے گناہ اور یہ گناہ انسان کے دماغ سے شروع ہوکر اسکے اعمال کے ذریعہ سماج میں پہنچتے ہیں اور ہر پہلو پر قابو پانے کا مطلب ہے"شرم گاہ" کی حفاظت کرنا اور ایسا کرنا ہی انسان اور انسانی سماج کے لئے بہتر اور اللہ تعالی سب جانتے ہیں۔

پیغام!کیا اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کے مسلمان امت کی نگاہ غلط ہوگی۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاء وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (31)

مسلمان عورتوں سے کہو کے وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نا انے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نا کریں سوائے اسکے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی ارائش کو کسی کے سامنے ظاہر نا کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکے یا اپنے خاوند کے لڑکے یا اپنے بھائیوں،بھتیجوں،بھانجوں یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نا ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نا ہوں اور اسطرح زور زور سے پاوں مار کر نا چلیں کے انکی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے اے مسلمانوں تم سب اللہ کی جانب توبہ کرو تاکہ نجات پاو۔

تشریح۔شرم کے ٹھکانے کو کہتے ہیں شرم گاہ اور یہ انسان کے دماغ میں پنپتی ہے اسلئے اس عمل کی حفاظت کی بات کی گئی ہے جو دماغ میں پنپتی ہے اور انسان کے اعمال کے ذریعہ انجام پاتی ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاء يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (32)

تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح ہو انکا نکاح کردو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈی کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہوں تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دیگا اللہ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

تشریح۔انسانی سماج میں غریب لوگوں کا نکاح کروانا نیکی کا کام ہے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو اپس میں شادی کرنے سے نا روکیں اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحاً حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْراً وَآتُوْهُم مِّن مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ آتَاكُمْ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَن يُكْرِهْهُّنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (33)

اوران لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہئے جو اپنے نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کے اللہ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنادے تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دیکر ازادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر اتی ہے اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی کچھ دو وہی تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی میں فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نا کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ ان پر جبر کے بعد بخشنے مہربانی کرنے والا ہے۔

تشریح۔ایسے انسان کو شادی تب تک نہیں کرنی چاہئے جب تک وہ اسکے قابل نا ہو جائے یعنی جسمانی سماجی اور معاشی طور پر اور اسکے نکاح کرنے کی قابلیت کو سوچ سمجھ کر تو لا جائے۔نکاح کے لئے جلدی نا کرنا اور صبر کے ساتھ اپنے اپکو پرہیزگار بنانے اور لوگوں نے اپنے گھروں میں جو نوکر یا نوکرانی رکھی ہوئی ہیں وہ اگر کسی کی خدمت سے انکار کر دیں تو انہیں اسانی سے ازاد کر دیں۔انکی خواہش پر زبردستی کا بوجھ نا ڈالیں۔قدرت نے انسان کو جو کچھ بھی دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کریں غریبوں کو غلط کام کرنے پر مجبور نا کریں۔انکی پاکیزگی پر اپنی حیثیت کے ذریعہ مجبوری کا بوجھ نا ڈالیں۔مجبوروں کی مجبوری کا اگر کسی کو احساس نا ہو تو اسے اللہ تعالی کی طرف سے سخت عذاب اور ظلم سہنے والوں پر کوئی گناہ نہیں۔

پیغام!اس ایت میں عورت کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والوں اور انہیں زبردستی مجبور کر کے استعمال کرنے والوں کے لئے کوئی سزا نہیں لکھی ہوئی ہے مگر یہ سمجھنا ہوگا کے ایسے کام کرنے والوں کو پوری سزا ملیگی اور عصمت دری کرنے والوں کو بھی پوری سزا ملیگی کیونکہ یہ زنا ہے اور ظلم سہنے والوں کا کوئی گناہ نہیں کیونکہ اس کام میں انکا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلاً مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (34)

ہم نے تمہاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت۔

تشریح۔قدرت نے انسانوں کے لئے کھلی نشانیاں رکھی ہیں اور یہ نشانیاں قدرتی طور پر ہر دور کے انسانوں کے لئے انسانی سماج میں موجود تھیں اور ہیں۔

اللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونِةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِيْ اللّٰهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (35)

اللہ نور ہے اسمانوں اور زمین کا اسکے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتوں کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نا مشرق ہے نا مغرب خود وہ تیل قریب ہے کے اپ ہی روشنی دینے لگے اگر چہ اسے اگ نا بھی چھوئے نور پر نور اللہ اپنے نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے جسے چاہے لوگوں کو یہ مثالیں اللہ بیان فرما رہا ہے اور اللہ ہر چیز کے حال سے خوب واقف ہے۔

تشریح۔تمام کائنات اور اسکا ہر ردعمل ایٹومک طاقت سے چلتی ہے اور وہی طاقت ہے"اللہ کا نور"۔

نور کی مثال۔ایک طاق ہے جس میں جیسے کے چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کی طرح ہو یعنی اسکا مطلب یہ ہے کے ''چراغ یعنی ایٹم'' کے اندر جو طاقت بنتی ہے یعنی ایٹم کے اندر الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون اپنا دائرہ اختیار کرتے ہوئے جس طاقت کی تخلیق کرتی ہے وہ طاقت چراغ کی روشنی کی طرح ہے اور اس سے ہی دنیا قائم ہوتی ہے اور اسکا دوسرا مطلب یہ ہے انسان کا دماغ جس ڈھانچے یعنی طاق میں رہتا ہے اس دماغ سے ہی تمام چیزیں عمل اور وجود میں اتی ہیں۔دماغ یعنی گیان شیشہ کی طرح چمکتے روشن ستارے کی طرح ہے اور گیان پنپتا ہے تعلیم (زیتون کا تیل) سے اور نا یہ پورب کا ہوتا ہے نا پچھم کا۔ گیان (علم) بغیر جلائے ہی روشن ہے اور چاروں طرف اپنی روشنی بکھیرتا رہتا ہے۔گیان ایک سمندر ہے جسکا کوئی خاتمہ نہیں یعنی نور کے اوپر نور یعنی گیان کے اوپر گیان یعنی ہر نئی ایجاد کے اوپر ایک اور نئی ایجاد اور قدرت جسے چاہے اپنے اس نور کے (گیان/علم) خزانے سے نوازتے ہیں۔گیانی انسان ہی انسانی سماج میں ایک

مثال بن جاتے ہیں اور اللہ تعالی ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔

فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (36)

ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

تشریح۔اور جو انسانی دماغ گیان (علم) سے بھرا ہوا ہے اس انسان کو سماج میں عزت ملتی ہے۔گیانی انسان سماج کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں اور اس طرح اپنے کام کے ذریعہ صبح شام اللہ کا نام لیتے ہیں۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاء الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (37)

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکواۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی انکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی۔

تشریح۔تجارت کرنے والے سرکاری ٹیکس (زکواۃ) ضرور ادا کریں یہ اللہ کا فرمان ہے۔اور اپنی روزی سے بھی کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور ایمانداری سے کاروبار کرتے ہوئے اپنے ایمان کو پختہ بنائیں اور ایسی چیزوں کی تجارت نا کریں جس سے لوگوں اور سماج کا نقصان ہو۔نیکی اور ایمان داری سے تجارت کرنے والوں کی پکار انکے ضمیر (انترا تما) سے ہی اٹھتی ہے۔اللہ تعالی اس ایت کو لوگوں کے لئے ایک چیتاونی (تنبیہ) بنائی ہے جو گناہ کو خرید فروخت کا نام دیتے ہیں۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (38)

اس ارادے سے اللہ انہیں انکے اعمال کی بہترین بدلہ دیگا بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائیگا اللہ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔

تشریح۔ایسا کرنے والوں کو قدرت کی طرف سے بیشمار امن وچین اور گیان حاصل ہوتا ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاء حَتَّى إِذَا جَاءهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (39)

اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جیسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہو لیکن جب اسکے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اسکا حساب پورا چکا دیتا ہے اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح۔دھوکا اور غلط چیزوں کی تجارت کرنے والے کافر دھوکے میں رہ کر بھرے ریگستان میں پانی کی امید کرتے ہیں یعنی چمکتی ہوئی چیزوں میں سکون تلاش کرتے ہیں یعنی بدسکونی اور بے چینی کی زندگی میں دولت کی بدولت سکون خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ناجائز دولت کے ذریعہ کبھی بھی سکون کی پیاس نہیں بجھتی اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (40)

یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانک رکھا ہو پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں۔الغرض اندھیریاں ہوں جو اوپر تلے پہ در پے ہیں۔جب اپنا ہاتھ نکالے اسے بھی قریب سے نا دیکھ سکے اور جسے اللہ ہی نور نا دے اسکے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔

تشریح۔جو گناہوں کو روزی کا ذریعہ بناتے ہیں انکی زندگی میں سمندر کے اندر کے گہرے اندھیرے کی طرح بدسکونی چھائی رہتی ہے اور ایک کے بعد ایک لہر کی طرح انکی زندگی گناہوں کے نتیجہ سے بھر جاتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اسکے دماغ میں اندھیرے بادل کی طرح دولت اور شہرت کا نشہ چھایا رہتا ہے۔اس میں گیان کی روشنی بلکل نہیں ہوتی ایک تو اندھیری زندگی (گناہ) اسکے علاوہ جہالت،ضد،ضرورت سے زیادہ لالچ انکے سروں پر بادلوں کی طرح چھائی رہتی ہے۔اللہ تعالی کی قدرت جنہیں سکون نہیں دے سکتی اسکی زندگی کی ساری امیدیں اور خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (41)

کیاآپ نےنہیں دیکھا کےاسمانوں اورزمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والےکل پرندے اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں اور ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے لوگ جو کریں اللہ اس سے واقف ہے۔

تشریح۔قدرت کی ہر مخلوق اپنے وجود سے دنیا کو سکون اور خوبصورتی سے بھر دیتی ہے اور یہی انکی عبادت ہے اور ہر مخلوق کا کام اللہ جانتا ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (42)

زمین واسمان کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

تشریح۔ساری کائنات کی ملکیت اللہ کی ہے اور ایٹم سے بنی ہوئی ساری چیزیں اپنے مقررشدہ وقت گزارنے کے بعد دوبارہ ایٹم میں تبدیل ہوجاتی ہیں یعنی ایٹم بن جاتی ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَاباً ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَاماً فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ (43)

کیاآپ نے دیکھا نہیں کے اللہ بادلوں کو چلاتا ہے پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کے انکے درمیان سے مینہ برستا ہے وہی اسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے پھر جنہیں چاہے اسکے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے ہٹائے بادل سے ہی نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کے گویا انکھوں کی روشنی لے چلی۔

تشریح۔کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کے ہوا (اللہ) بادلوں کو چلاتی ہے پھر انہیں بادلوں کے اندر برف کا پانی یا اسکی موجودگی دنیا میں بارش یا اولے برساتی ہے اور جہاں چاہے اور جس طرح چاہے بادل برستے ہیں اور دو بادلوں کے ٹکرانے سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے وہ انسانی انکھوں کے لئے بہت زیادہ چمکدار یعنی چمکیلی ہے۔

پیغام! بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیکر جانا، اپس میں ٹکرانا ان سارے ردوعمل کا ذمہ دار ہے ہوا یہاں تک کے پانی کو بھاپ بنا کر اسمان میں بادل بنانا بھی ہواوں کی طبق کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے اور اس ایت میں صاف طور پر کہا گیا ہے کے یہ سارے ردوعمل خود اللہ تعالی ہی کرتے ہیں تو اس لحاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کے اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی ہر کسی کا کام پورا یعنی مکمل ہوتا ہے یا انجام پاتا ہے یا اللہ تعالی اسے خود کرتے ہیں ایک ہی بات ہے۔اگر کوئی انسان ہواوں میں اللہ تعالی کا وجود ڈھونڈتا ہے تو وہ قطعی غلط نہیں ہوگا اور نا ہی شرک ہوگا۔سناتن مذہب میں" پانچ تتھ" کی بات کی گئی ہے اور وہ ہے اگ، ہوا، پانی، رفتار اور طاقت۔

اور ان پانچ چیزوں سے ہی قدرت یعنی تخلیق کا ہر ردوعمل مکمل ہوتا ہے اور یہ ایت اس بات کی تائید کرتی ہے۔

يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُوْلِي الْأَبْصَارِ (44)

اللہ ہی دن اور رات کو ردوبدل کرتا رہتا ہے انکھوں والوں کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی دن رات کی تخلیق کرتا ہے اور یہ سمجھداروں کے لئے ایک نشانی ہے۔

پیغام! سائینسدانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کے دن رات کی تخلیق ہوتی ہے دنیا کا اپنے اپ پر گھومنے سے اور یہ چکر وہ 24 گھنٹوں میں پورا کرتی ہے۔جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ دن کہلاتا ہے اور جو حصہ سورج کے پیچھے ہوتا ہے اسے ہم رات کہتے ہیں اور دنیا کو پورا ایک سال لگ جاتا ہے سورج کے گرد چکر پورا کرنے میں اور یہ چکر کیسے پورا ہوتا ہے؟ اس ایت میں کہا گیا ہے یہ کام اللہ تعالی خود کرتے ہیں تو کیا یہ دنیا اللہ تعالی ہے؟ یہ سارے ردوعمل اس اعلی طاقت کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں جنہیں سائینسدانوں نے ایٹومک طاقت کا نام دیا ہے یعنی مخاتب کیا گیا ہے اور اسی طاقت کو اگر غور سے جانچ کی جائے تو نیوٹرینو یعنی گاڈ پارٹیکل کی طاقت کا وجود نظر اتا ہے اور دنیا میں موجود ہر چیز اسی طاقت سے بنتی اور بگڑتی ہے اور اس بات سے صاف ظاہر ہے کے سجدے کا مقام کوئی بھی ہو یا طریقہ عبادت کچھ بھی ہو سب اس طاقت کے ذریعہ ہی پورا ہوتا یعنی مکمل ہوتا ہے یعنی سب اسی طاقت کے دائرے اختیار میں ہے جو لامحدود، لازوال اور لافانی ہے ۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِن مَّاء فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (45)

تمام چلنے والے جانوروں کو اللہ نے پانی سے پیدا کیا ان میں بعض تو اپنے پیٹ پر چلتے ہیں بعض دو پیروں پر اور بعض چار پیروں پر اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی نے ہر مخلوق کو پانی سے پیدا کیا ہے۔

پیغام! دنیا کی حرات کم ہونے کے بعد (یعنی ٹھنڈی) ہائیڈروجن اور اکسیجن سے ملکر پانی کی بنیاد پڑی اور اس لحاظ سے دنیا کی ہر چیز کی بنیاد ہے پانی۔۔سیل ڈویژن (cell division) کے ذریعہ لاکھوں سالوں کا وقفہ بتانے کے بعد انسان کی یہ شکل وجود میں ائی یا اپ یہ کہہ سکتے ہیں کے یہ انسانی شکل وجود میں ائی۔انسان کی اس شکل کا ذریعہ ہے پانی تو کیا اللہ کو کسی ذریعہ کی ضرورت ہے؟ کائنات میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ایٹومک طاقت کے بغیر وجود میں ائی ہو اور اس طاقت کو کسی نے اللہ، گاڈ، ایشور اور خدا کا نام دیا ہے اور طاقت کو محدود نہیں کیا جاسکتا۔

اس لحاظ سے کوئی بھی عبادت کا طریقہ/ مقام کچھ بھی رکھے اس سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا یہ سب جائز ہیں ہاں مگر "گناہ" کو چھوڑ کر اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (46)

بلاشک وشبہ ہم نے روشن اور واضع ایتیں اتاریں اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

تشریح۔اسی طرح اللہ تعالی نے انسان کو دماغ دیکر اپنی قدرت کے کچھ راز انکے سامنے صاف کئے یعنی افشاں کئے یعنی صاف ایتیں بیان کیں اور انسانوں میں سے ہی کچھ انسانوں کو سچائی نظر ائی اور یہ بھی اس اعلی طاقت کے مرضی کے مطابق ہی ممکن ہے۔

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ (47)

اور کہتے ہیں ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے فرمانبردار ہوئے پھر ان میں ایک فرقہ اسکے بعد پھر جاتا ہے یہ ایمان والے نہیں۔

تشریح۔کچھ لوگ کہتے ہیں وہ اللہ تعالی پر اور اسکے رسول پر ایمان (یقین) رکھتے ہیں اور وہ انہیں کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں لیکن ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچائی سے منھ پھیر لیتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوا کے انہیں اللہ اسکی طاقت یا قدرت کی سچائی سمجھ میں نہیں ائی۔

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ (48)

جب یہ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کے اللہ اور رسول انکا جھگڑا چکا دے تو بھی انکی ایک جماعت منھ موڑنے والی بن جاتی ہے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کو قدرتی سچائی بتانے والے رسول ہی ہوتے ہیں کیونکہ ایسے لوگوں کو قدرت کے بارے میں نا تو کچھ علم اور نا ہی کچھ سمجھ ہوتی ہے اور یہ اپنے لالچ اور حسد کے ذریعہ اپنے ہر فیصلہ کا انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیغام!اس ایت کا ترجمہ جو عالموں نے کیا ہے انکے حساب سے میرے (سدھارتھ چٹرجی) ذہن میں کچھ خیالات (سوالات) پیدا ہوئے ہیں۔

مثال کے طور پر کیا اللہ تعالی انسان کے فیصلے کے وقت حاظر ناظر رہتے ہیں؟ کیا وہ یہ کام رسول کی موجودگی میں انجام دیتے ہیں؟ اج کے زمانے میں رسول موجود نہیں کیونکہ رسول اللہ حضرت محمد ﷺ اخری رسول تھے اور انکے اصولوں کو مسلمانوں نے 72 فرقوں (طریقوں) میں بانٹ دیا تو فیصلہ کیسے ہوگا ؟

اج کے زمانے میں تمام انسان تو کیا خود مسلمان اپنا فیصلہ کیسے کرینگے۔

وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ (49)

ہاں اگر انہیں کو حق پہنچتا ہے تو مطیع اور فرمانبردار ہوکر اسکی طرف چلے ائیں۔

تشریح۔نیک لوگ سچے اصولوں کے ذریعہ اپنے ذہنی شک کا فیصلہ کرتے ہیں۔

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (50)

کیا انکے دلوں میں بیماری ہے یا یہ شک وشبہ میں پڑے ہیں یا انہیں اس بات کا ڈر ہے اللہ اور اسکا رسول انکی حق تلفی نا کرے بات یہ ہے کے یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں

تشریح۔انسان کے اندر ہی وہ ساری برائیاں موجود ہوتی ہیں جو اسے پریشان کرتی ہیں اور یہ ایک طرح کی بیماری ہے۔اپنی ناجائز مانگ اور شک میں الجھ کر رسول اور سائیسدانوں کی سچائی کو ٹھکراتے ہیں اور گنوار بیوقوف بنکر رہ جاتے ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (51)

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کے جب انہیں اسلئے بلایا جاتا ہے اللہ اور اسکا رسول ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور مانا یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

تشریح۔نیک اور عالم جب لوگوں کو سچائی سمجھاتے ہیں یعنی جو کام رسول نے کیا تھا اور جو لوگ اس سچائی پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کے ذریعہ بتائے ہوئے قدرتی اصولوں پر چلتے ہیں وہی کامیاب ہیں۔

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (52)

جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریں خوف الٰہی رکھیں اور اسکے عذابوں سے ڈرتے ہیں وہی نجات پانے والے ہیں۔

تشریح۔اور جو لوگ اللہ کی قدرت اور سچائی بتانے والوں کو محسوس کرتے ہیں اور اپنے اپکو جہالت کے غار سے باہر رکھتے ہیں وہی کامیاب ہیں۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُل لَّا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (53)

بڑی پختگی کے ساتھ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کے اپکا حکم ہوتے ہی ہم نکل کھڑے ہونگے کہہ دیں بس قسمیں نا کھاو اطاعت معلوم ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

تشریح۔جو لوگ سچائی کو مظبوطی کے ساتھ پکڑے رہتے ہیں اور اللہ تعالی کے اصولوں یعنی نیکی، محبت، پرہیزگاری، انسانیت، عدم تشدد، امن وسکون اور علم کے راستہ پر چلتے ہیں وہی کامیاب ہیں اور قدرت سب کے کاموں سے واقف ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (54)

کہہ دیں اللہ کا حکم مانوں اور رسول کی اطاعت کرو پھر بھی اگر تم روگردانی کی تو رسول کے ذمہ تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم اسکی جوابدہی ہے جو تم پر رکھا ہے ہدآیت تو تمہیں اسی وقت ملیگی جب رسول کی ماتحتی کرو سنو رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

تشریح۔قدرت کی پکار (دیا، ممتا، بھائی چارہ، انسانیت، امن، عدم تشدد) اور سچائی بتانے والوں کے اصولوں پر چلنے (ثابت شدہ سچ) والوں کو ہی زندگی کا مقصد سمجھ میں اتا ہے اور اپنے فرض کو بخوبی نبھانے والے ہی سچے راستہ پر ہوتے ہیں۔سچائی بتانے والے تمام لوگوں کا کام ہے سچائی بتانا۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (55)

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اللہ ان سے وعدہ فرما چکا ہے انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائیگا جیسے کے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقینا انکے لئے انکے اس دین کو مظبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دیگا جسے انکے لئے وہ پسند کر چکا ہے اور انکے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان میں بدل دیگا اور میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نا ٹھہرائیں اسکے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقینا فاسق ہیں۔

تشریح۔برسوں سے (یگ یگ) دنیا میں وہی لوگ حکومت کرتے ارہے ہیں جنہوں نے سچائی کو محسوس کیا اور قبول کیا۔نیکی، پرہیزگاری، امن وامان، علم، عدم تشدد اور انسانیت کے راستہ کو طاقتور بنانے کے لئے اپنی جدوجہد (جہاد) جاری رکھتے ہیں اور کافر ہمیشہ سچے اصولوں کی خلافی کرتے ہیں اور گناہ میں مشغول رہتے ہیں۔

وأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (56)

نماز کی پابندی کرو اور زکواۃ دو اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تشریح۔اچھائی اس میں ہے کے لوگ امن وچین کے راستہ پر چلیں یعنی نماز قائم کریں اور ساری دین داری کریں یعنی زکواۃ دیں اور ثابت شدہ سچ بتانے والوں کی فرمانبرداری کریں اس میں ہی بھلائی ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ (57)

یہ خیال اپ کبھی نا کرنا کے منکر لوگ زمین میں ہمیں ہرا دینے والے ہیں انکا اصلی ٹھکانہ تو جہنم ہے جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

تشریح۔گنہگار کبھی بھی طاقتور نہیں ہوتا وہ اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے پریشانی میں جیتا ہے یعنی دوزخ کا عذاب بھگتتا ہے گناہ کا نتیجہ بہت ہی بھیانک ہوتا ہے یعنی دردناک۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاء ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُوْنَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (58)

ایمان والوں تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں اور انہیں بھی جو تم میں بلوغت کو نا پہنچے ہوں تین وقتوں میں اجازت لینی ہے۔نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کے تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد ان وقتوں کے سوا نا تو تم پر کوئی گناہ ہے نا ان پر تم سب اپس میں ایکدوسرے کے پاس بکثرت انے جانے والے ہو اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم سے بیان کر رہا ہے اور اللہ پورے علم والا اور کامل حکمت والا ہے۔

تشریح۔جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت کا انتظار کرتے ہیں۔

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (59)

اور تمہارے بچے جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح انکے اگلے لوگ اجازت مانگتے تھے انہیں بھی اجازت مانگ کر انا چاہئے اللہ تم سے اسطرح اپنی ایتیں بیان کرتا ہے اور وہی علم وحکمت والا ہے۔

تشریح۔بچے (لڑکا/لڑکی) جب بڑے ہوجائیں تو وہ بھی اگر کسی کے گھر جائیں تو اجازت لیکر گھر میں داخل ہوں۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاء اللَّاتِيْ لَا يَرْجُونَ نِكَاحاً فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِيْنَةٍ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (60)

بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی خواہش نا رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نا ہوں تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو انکے لئے بہت افضل ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

تشریح۔بزرگ انسان جو اپنے ہوش ہواس کھو چکے ہوں تو انکے کپڑوں پر دھیان نا دیکر انکی خدمت کرنا ہی سماج کے لئے بہتر ہے اور اللہ تعالی سنتا جانتا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيْعاً أَوْ أَشْتَاتاً فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتاً فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُون (61)

اندھے پر لنگڑے پر بیمار پر اور خود تم پر کوئی حرج نہیں کے تم اپنے گھروں سے کھاو یا اپنے باپوں کے یا اپنی ماوں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں، بہنوں، چچا، پھوپھیوں، ماموں، خالاوں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کے تم سب بیٹھ کر کھاو یا الگ الگ پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو دعائے خیر جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ یوں اللہ تمہیں کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان کر رہا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تشریح۔مجبور، لاچار، یتیم بزرگ انسانوں کو کھانا کھلانا انکے رشتداروں کا فرض ہے اور کوئی بھی کسی رشتدار کے گھر پہنچ جائے تو انکی مدد اور کھانا کھلانا انکا فرض ہے اور اسے دل سے ادا کریں یہی اللہ تعالی کا فرمان ہے ۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ (62)

بایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اپ سے اجازت نا لیں کہیں نہیں جاتے۔جو لوگ ایسے موقعہ پر اپ سے اجازت لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لا چکے ہیں۔پس

جب ایسے لوگ اپ سے اپنے کسی کام کی اجازت طلب کریں تو اپ ان میں جسے چاہیں اجازت دیں اور انکے لئے اللہ کی بخشش مانگیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔"مسلمان" لفظ ایک انسانی کردار کو بیان (نشاندہی) کرتا ہے مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالی کے اصولوں کو یعنی قدرتی اصولوں (نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد، علم) پر قائم رہتے ہوئے اور سچائی بتانے والے نبیوں، رسولوں، اوتاروں کی سچائی کو محسوس کر کے اسے اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں۔

اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذاً فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (63)

تم اللہ کے نبی کے بلاوے کو ایسا بلاوا نا کرلو جیسے کے اپس میں ایکدوسرے کے ساتھ ہوتا ہے تم میں سے اللہ انہیں خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کے کہیں ان پر کوئی مصیبت یا افت نا ان پڑے یا انہیں دردناک عذاب اپہنچے۔

تشریح۔نیک انسان وہ ہوتا ہے جو نیکی، علم اور پاکیزگی کی باتوں کو سنکر نہیں بھاگتے اور جن کے دلوں میں میل ہوتا ہے وہی انسان امن وسکون، تعلیم اور شانتی کی باتیں سننے کے بجائے ان سے دور بھاگتے ہیں۔تعلیم، امن وسکون، انسانیت اور عدم تشدد کے اصولوں کو جو نہیں مانتے وہی نقصان یعنی مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (64)

اگاہ ہوجاو کے زمین اور اسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کا ہے اور جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے اور جس دن یہ سب اسکی طرف لوٹائے جائینگے اس دن انکو انکے کئے سے وہ خبردار کردیگا اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

تشریح۔اسمان اور زمین کا ہر ردعمل اللہ تعالی کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے۔انسان کا کوئی بھی کردار اللہ تعالی (قدرت) سے چھپا ہوا نہیں اور ساری مخلوق قدرت کے سامنے مادرزاد ننگی ہے۔ (یہاں جسمانی ننگے پن یعنی بے حیائی کی بات نہیں کی جارہی ہے بلکہ یہاں انسان کے دماغ کے ننگے پن کی طرف اشارہ ہے)

سورۃ الفرقان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

تَبَارَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَاً (1)

بہت بابرکت والا ہے اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تا کہ وہ تمام لوگوں کے لئے اگاہ کرنے والا بن جائے۔

تشریح۔ اللہ تعالی (قدرت) انسان پر بہت ہی مہربان اور بابرکت ہے جنہوں نے انسان کو سکھ چین سے جینے کی ترکیب بتائی اور علم (گیان) کی کتابیں دیکر انسان کے دماغ کو روشن کیا۔ انسانی سماج میں ہی کسی نا کسی انسان کے دماغ سے سچائی کا خلاصہ کیا جیسے کے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے دماغ کے ذریعہ سچے قران کو لوگوں کے درمیان پہنچایا۔

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدَاً وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرَاً (2)

اسی اللہ کی سلطنت ہے اسمانوں اور زمین میں اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا نا اسکی سلطنت میں کوئی اسکا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ پر رکھا۔

تشریح۔ اسمان اور زمین یعنی تخلیق (سشٹی) کا ہر ردعمل اللہ تعالی کی طاقت (ایٹومک طاقت) کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے اور اس طاقت کی کوئی شکل نہیں اور نا ہی اسکا کوئی جسم اور نا ہی انسانی سوچ کے مطابق اسکی کوئی اولاد ہو سکتی ہے۔ طاقت ہی ہر تخلیق کی بنیاد ہے اور یہ طاقت تخلیق کے ہر ردعمل کی بنیاد ہے اور یہی طاقت ساری اخرت کی بنیاد ہے اس طاقت کے برابر کوئی بھی طاقت نہیں ہے۔ ہر ردعمل کو انجام تک یا اسکو اپنے مقام پر پہچانے کی طاقت یہی انجام دیتی ہے اور یہ طاقت لامحدود، لازوال اور لافانی ہے ۔

پیغام! انسانوں نے اپنی اسانی کے لئے اس طاقت کا نام اللہ، ایشور، گاڈ، اوم، ہری، خدا وغیرہ وغیرہ رکھ دیا ہے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے اور انسان اس لامحدود، لافانی اور لازوال کی کلپنا (تصور) نہیں کر سکتے۔

وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَلَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا وَّلَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوۡرَاً (3)

ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں معبود بنا رکھا ہے وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں یہ اپنی جان کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نا موت و حیات کے اور نا دوبارہ جی اٹھنے کے مالک ہیں۔

تشریح۔ جو انسان قدرت کے سچے اصولوں کو چھوڑ کر ناپاک اور نفرت والے اصولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں اور انہیں اصولوں کو اپنا مقصد سمجھتے ہیں ایسے لوگ نا تو اپنے لئے اور نا ہی سماج کے لئے فائدہ مند ہیں اور اپنا دماغ بدسکونی سے بھر لیتے ہیں۔ تھوڑے سے فائدہ کے لئے اپنے اپکو گناہ کے راستہ پر چلا کر اپنی بربادی اور نقصان مول لیتے ہیں ایسے لوگوں کی موت زندگی اور زندگی کی اخری وقت میں کبھی بھی سکون اور امن و مان کا نام و نشان نہیں ہوتا۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُۨ افۡتَرٰىہُ وَاَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّزُوۡرَاً (4)

اور کافروں نے کہا یہ تو اسکا گھڑا گھڑایا ہوا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اسکی مدد کی ہے دراصل یہ کافر بڑے ہی ظالم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

تشریح۔ سچائی اور نیکی کے راستہ کا انکار کرنے والے عیاش یعنی گنہگار کافر ہمیشہ سے ہی علم اور سچائی اور سکون کا راستہ بتانے والوں کے سارے اصولوں کی دھجیاں اڑاتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے الگ الگ دائرے کے گنہگار لوگ انکے ساتھی بن جاتے ہیں اور اپنے گناہوں کو چھپانے کے لئے دوسروں کی یعنی سچائی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

وَقَالُوۡا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ اکۡتَتَبَہَا فَہِیَ تُمۡلٰی عَلَیۡہِ بُکۡرَۃً وَّاَصِیۡلَاً (5)

اور یہ بھی کہا کے یہ تو اگلے افسانے ہیں جو اس نے لکھ رکھے ہیں بس وہی اسکے سامنے صبح شام پڑھے جاتے ہیں۔

تشریح۔ اور ایسے گنہگار لوگ یہ بھی کہتے ہیں کے سکون والے راستہ کے سارے اصول جھوٹے اور باطل ہیں اور اگر انکے سامنے صبح شام سچائی اور علم کی باتیں کی جائیں یعنی ثبوت کے ساتھ جو بھی سچائی پیش کی جائے وہ اسے انکار کر دیتے ہیں۔

قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِيْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُوراً رَّحِيْماً (6)

کہہ دیں اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو اسمان اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔ سچائی کا ثبوت اور علم کی کتابیں جو انسانوں کے درمیان موجود ہیں وہ سب قدرتی ہیں اور یہ ساری تھیوری/نظریات (اسمان/ زمین) قدرت کی مرضی سے ہی انسانوں کے ذریعہ ہی وقت کی گردش میں لوگوں کو ملتی ہیں اور پتہ بھی چلتا ہے اور قدرت بخشنے والی مہربان ہے۔

وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيْراً (7)

اور انہوں نے کہا یہ کیسا رسول ہے کے کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا کے وہ بھی اسکے ساتھ ڈرانے والا بن جائے۔

تشریح۔ عام انسان ہمیشہ معجزا (اچنبھا) ڈھونڈتے ہیں اور سچائی بتانے والے تمام رسولوں اور سائینسدانوں کی سچائی پر شک کرتے ہیں۔ عالموں (گیانی) کی جسمانی ضرورت کو انکے دماغ اور علمی حیثیت کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔

أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلاً مَّسْحُوراً (8)

یا اسکے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اسکا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا اور ان ظالموں نے کہا کے تم ایسے ادمی کے پیچھے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

تشریح۔ گنہگار انسان سچائی اور علم کے بدلے میں دھن دولت اور عیش وارام ڈھونڈتے ہیں اور کہتے ہیں کے سائینس (علمی) کی باتیں کرنیوالے جادوگر ہیں۔

انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيْعُونَ سَبِيْلاً (9)

خیال تو کریں یہ لوگ اپکی نسبت کیسی کسی باتیں بناتے ہیں پس خود ہی بہک رہے ہیں اور راہ پر نہیں اسکتے۔

تشریح۔ بہکے ہوئے لوگ طرح طرح کی باتیں بنا کر اپنے اعمال کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تَبَارَكَ الَّذِيْ إِن شَاء جَعَلَ لَكَ خَيْراً مِّن ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُوراً (10)

اللہ تو ایسا بابرکت ہے اگر چاہے تو اپکو بہت سے ایسے باغات عنایت فرمادے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور اپکو بہت سارے محل بھی دے دیں۔

تشریح۔ سب کا بھلا چاہنے والی قدرت نے انسانوں کو ایسی زندگی عطا کی جس سے علم کی عمارت کے ساتھ ساتھ سکون کی زندگی بھی دی۔

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْراً (11)

بات یہ ہے کے یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے ہم نے بھڑکتی اگ تیار کر رکھی ہے۔

تشریح۔ قیامت کو جھوٹا سمجھنے والے بدسکونی کی اگ میں جھلتے ہیں۔

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظاً وَزَفِيْراً (12)

جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اسکا غصہ سے دھاڑنا سنیں گے۔

تشریح۔ اور یہ اگ اتنی بھیانک ہوتی ہے اور اس میں جلنے سے گنہگاروں کی انتڑیاں جھلس جاتی ہے۔

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً مُقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوراً (13)

اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دئے جائینگے تو وہاں اپنے لئے موت پکاریں گے۔

تشریح۔ ایسے لوگوں کی زندگی ایک چھوٹے سے دائرے میں سمٹ کر رہ جاتی ہے اور انکا دماغ لالچ، حسد، مغروریت اور نفرت سے بھر جاتا ہے اور انہیں اس سے نجات نہیں ملتی ۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوراً وَاحِداً وَادْعُوا ثُبُوراً كَثِيراً (14)

اج ایک موت کو نا پکارو بلکہ بہت ہی اموات کو پکارو۔

تشریح۔اور انکی جیتے جی موت ہوجاتی ہے۔

قُلْ أَذَلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاء وَمَصِيراً (15)

اپ فرمادیں کے کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے جو انکا بدلہ ہے اور انکے لوٹنے کی اصلی جگہ۔

تشریح۔نیک لوگ یہ کہہ دیں کے سکون اور امن وامان کی زندگی سے کیا بہتر ہے بدسکونی،نفرت اور گناہوں سے بھری زندگی۔

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاؤُونَ خَالِدِينَ كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْداً مَسْؤُولاً (16)

وہ جو چاہینگے انکے لئے موجود ہوگا ہمیشہ رہنے والے یہ تو اپکے رب کے ذمہ وعدہ ہے جو قابل طلب ہے۔

تشریح۔سچائی کی راہ پر چلنے والے ہمیشہ سکون کی زندگی کے طلبگار رہوتے ہیں اور قدرت ضرور انہیں سکون عطا کرتی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاء أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (17)

اور جس دن اللہ انہیں اور جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں جمع کر کے پوچھے گا کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔

تشریح۔قدرت کے سچے،فائدہ مند اور سکون والے اصولوں کو چھوڑ کر جو گناہ اور بدسکونی والے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں وہ نیکی کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

پیغام! سوال یہ اتا ہے کے کیا اللہ کے علاوہ جو دوسروں کی عبادت کرتے ہیں کیا انکے اندر اتنی طاقت ہے کے وہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کر سکیں ۔

(1) کیا اللہ اتنا کمزور ہے یا انکے اصول کمزور ہیں جو اسکے علاوہ دوسروں کی عبادت کرنے والے انکے بندوں کو گمراہ کر دیں ؟

(2) اگر لوگ خود سے گمراہ ہوجاتے ہیں تو قصور کس کا؟ اور یہ بھی یاد رکھیں کے اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ہونا ممکن نہیں ؟

(3) کیا اللہ تعالی سبھوں کو اپنے سامنے کھڑا کر کے پوچھیں گے؟ وہ کس طرح ؟

(4) کیا اللہ کو نہیں پوجنے والے اسکے روبرو ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں ؟

(5) اللہ تعالی کی عبادت کس طرح کی جائیگی ؟ جبکہ وہ غیب ہے اور انسانی دماغ اسکی صورت یا شکل سے اشنا نہیں ہے؟

(6) جبکہ اللہ تعالی سب دیکھتا،جانتا اور طاقتور ہے تو وہ اپنی طاقت استعمال کر کے سبھوں کو سیدھی راہ پر کیوں نہیں لاتے ؟

(7) اللہ تعالی طاقتور،قوت والا،مہربان،پلک جھپکتے سارے کام کرنے والا پھر انسان کو نصیحت نامہ دیکر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاء وَلَكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْماً بُوراً (18)

وہ جواب دینگے تو پاک ہے خود ہمیں یہ زیبا نا تھا کے تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کے تو نے اور انکے باپ دادوں کو اسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کے وہ نصیحت بھلا بیٹھے یہ لوگ تھے ہلاک ہونے والے۔

تشریح۔جو انسان قدرتی سچائی کو پہچان جائینگے تو قدرت کی پاکیزگی انکی زبان سے تسبیح کریگی یعنی قدرت کی تعریفیں کرینگی اور وہ یہ سمجھ جائینگے کے قدرت ہی ساری مخلوق کی پالن ہار ہے جو تخلیق (سشٹی) سے لیکر یعنی ماضی سے لیکر حال اور مستقبل تک وہی ہمارا پالنے والا ہے اور رہیگا۔ جو انسان قدرت کا نقصان کرتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفاً وَلَا نَصْراً وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً (19)

تو انہوں نے تمہیں تمہاری تمام باتوں میں جھٹلایا اب نا تو تم میں عذابوں کے پھیرنے کی طاقت ہے نا مدد کرنے کی تم میں سے جس نے ظلم کیا ہم اسے عذاب چکھائینگے۔

تشریح۔سچائی جب ثبوت کے ساتھ ثابت ہوجاتی ہے تو دھوکے اور جھوٹ پر ٹکے ہوئے سارے اصول باطل ہوجاتے ہیں۔ناپاک اور غلط اصولوں پر چلنے والوں کی سزا میں کبھی بھی اور کسی بھی صورت میں کمی نہیں ہوتی اور نا ہی انہیں کوئی مدد حاصل ہوتی ہے۔

وَما أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْراً (20)

ہم نے اپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسروں کی ازمائش کا ذریعہ بنایا کیا تم صبر کروگے تیرا رب سب دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔وقت کے ساتھ ساتھ سچائی اور سکون کی راہ بتانے والے رسول انسانی وجود کے ساتھ اتے رہے لیکن ناصبرے اور شک سے بھرے ہوئے انسانوں نے ہمیشہ عالموں (گیانیوں) اور رسولوں کو شک کی نظر سے دیکھا اور انہیں ہمیشہ شک کے دائرے میں گھیرے رکھا ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوّاً كَبِيْراً (21)

اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی انکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے اپکو بہت ہی بڑا سمجھا اور سخت سرکشی کرلی ۔

تشریح۔قدرت کی سچائی جاننے کی تمنا جن میں نہیں ہوتی اسی انسان کو معجزہ یا عجوبہ کی امید ہوتی ہے اور اپنی اونچی خواہشات کے بس میں اکر قدرتی سچائی کو بھلا کر ضرورت سے زیادہ بٹورنے کی کوشش کرتے ہیں اور امن وسکون کے دائرے سے باہر نکل جاتے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُولُونَ حِجْراً مَّحْجُوراً (22)

جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لینگے اس دن ان گنہگاروں کو کوئی خوشی نہیں ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کئے گئے۔

تشریح۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات میں ڈوبے ہوئے لوگ جس دن اخرت اور موت کی سچائی کو محسوس کرینگے تب انہیں ساری بٹوری ہوئی دھن دولت بے کار لگنے لگے گی اور انکے لئے کوئی بھی خوشخبری نہیں ہوگی اور اس حالت سے نکلنے کے لئے چیخ چیخ کر پکارینگے۔

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُوراً (23)

اور انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے انکی طرف بڑھ کر پراگندہ زروں کی طرح کردیا۔

تشریح۔اور انکے سامنے انکے سارے اعمال شیشے کی طرح صاف اور ستھرے نظر اجائینگے اور انکی ساری مغروریت، گھمنڈ چور چور ہوکر زمین دوز ہوجائیگا ۔

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرّاً وَأَحْسَنُ مَقِيْلاً (24)

اس دن جنتیوں کا ٹھکانہ بہتر ہوگا اور خوابگاہ بھی عمدہ ہوگی۔

تشریح۔سچائی پر چلنے والوں کو سکون کی جنت حاصل ہوگی۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيْلاً (25)

اور جس دن اسمان بادل سمیت پھٹ جائیگا اور فرشتے لگاتار اتارے جائینگے۔

تشریح۔اور جس دن ضعیف العتقادی، غیر عقلی اور دھوکے کے کالے بادل چھٹ جائینگے اور ایک ایک سچائی ثبوت کے ساتھ انسانوں کے سامنے اموجود ہوگی اور قدرت میں موجود سارے فرشتے (قدرتی پہلو) سچائی کی گواہی دینگے۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْراً (26)

اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمن کا ہوگا اور یہ دن کافروں پر بھاری پڑیگا ۔

تشریح۔سچائی کی مالک ہوگی قدرت اور سچائی کو انکار کرنے والے کافر بدسکونی کی اگ میں گھیرے ہونگے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيْلاً (27)

اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا کے میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی۔

تشریح۔اور گنہگار افسوس کرینگے اور کہیں گے کے کاش وہ سچائی بتانے والے رسولوں کے راستہ پر چلتے۔

يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَاناً خَلِيْلاً (28)

ہائے افسوس میں نے فلانے کو دوست نا بنایا ہوتا۔

تشریح۔ بدسکونی کی اگ میں جلتے ہوئے لوگوں کی قدرت کبھی بھی دوست نہیں ہوسکتی اور نا ہی گنہگار قدرتی سچائی پر یقین رکھتے ہیں۔

لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً (29)

اس نے تو مجھے گمراہ کیا ہے کے نصیحت میرے پاس اپہنچی اور شیطان انسان کو دغا دینے والا ہے۔

تشریح۔ سچائی ثابت ہونے کے بعد بھی گنہگار اپنے ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے غلط راستہ اختیار کرتے ہیں لیکن حقیقت میں گناہ انسان کے لئے نقصاندہ ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً (30)

اور رسول کہے گا اے میرے پروردیگار بے شک میری امت نے اس قران کو چھوڑ رکھا ہے۔

تشریح۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی یہ پیشگوئی سچ ثابت ہوئی اور اسطرح انکے نام پر جو امت اج موجود ہے وہ اپس میں بٹ کر دنیا میں فساد پھیلا کر جہالت کے اندھیرے میں ڈوب کر رسول اللہ ﷺ کے اصولوں اور قران شریف کی تعلیم سے دور ہوگئی ہے اور شیطان انکے اعمال انکی نظر میں اچھے بنا کر دیکھاتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوّاً مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَادِياً وَنَصِيراً (31)

اور اسطرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گنہگاروں کو بنا دیا اور تیرا رب ہی ہدایت اور مدد کرنے والا ہے۔

تشریح۔ تاریخ گواہ ہے اور اتہاس کے ورقوں میں یہ لکھا ہوا ہے کے ہر سچائی بتانے والے نیک اور سکون کے راستہ کی طرف بلانے والے لوگوں کے ساتھ دشمنی کرنے والے کافروں سے دنیا بھری ہوئی ہے اور یہ ہمیشہ رہینگے۔ قدرت اپنی طاقت کے ذریعہ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً (32)

اور کافروں نے کہا اس پر قران سارا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نا اتارا گیا اسی طرح ہم نے تھوڑا تھوڑا اتارا کے اس سے ہم اپکا دل قوی رکھیں ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کے ہی پڑھ سنایا۔

تشریح۔ گنہگار یہ کہتے ہیں کے ساری سچائیاں ایک ساتھ کیوں نہیں نازل کیں ؟ مگر قدرت اس طرح دھیرے دھیرے لوگوں کو سچائی سے روشناس کراتی ہے اور اسلئے اج انسان کی زندگی اسان ہے۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيراً (33)

یہ اپکے پاس کوئی مثال لائینگے ہم اسکا سچا جواب اور عمدہ توجیہا پکو بتا دینگے ۔

تشریح۔ نیک لوگوں کے پاس جب کوئی مسلہ اتا ہے تو انکی فطرت ہے سچائی بتا دینا ۔

الَّذِيْنَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُوْلَئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضَلُّ سَبِيلاً (34)

جو لوگ اپنے منھ کے بل جہنم کی طرف جمع کئے جائینگے وہی بدتر مکان والے اور گمراہ راستے والے ہیں۔

تشریح۔ مگر گنہگاروں کو سچائی اور امن وامان والی باتیں پسند نہیں اور بدسکونی کو اپنی زندگی میں شامل کر کے سہی راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيراً (35)

بلا شبہ ہم نے موسی کو کتاب دی اور انکے ہمراہ ہم نے انکے بھائی ہارون کو انکا وزیر بنایا۔

تشریح۔ پیغمبر موسی اور انکے بھائی ہارون کو قدرت کی سچائی سمجھ میں ائی تھی ۔

فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيراً (36)

اور کہ دیا کے تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاو جو ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں پھر ہم نے انہیں پامال کر دیا ۔

تشریح۔ پیغمبر موسی اور اسکے بھائی ہارون کو اتہاس کی تحقیقات کی سوچ ائی۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا (37)

قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے انہیں نشان عبرت بنا دیا اور ہمنے ظالموں کے لئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

تشریح۔انہوں نے پیغمبر نوح کی قوم کو پایا جو رشی منو کے سیدھے اور سچے راستہ کو بیان کرتے تھے مگر انکی قوم نے انکی سچائی کو جھٹلایا ۔

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا (38)

اور عادیوں اور ثمودیوں اور کنوئیں والوں کو اور انکے درمیان بہت ساری امتوں کو ۔

تشریح۔اور تحقیقات کے درمیان موسیٰ کو پتہ چلا عاد ثمود اور راون (کنویں والے کا اتہاس)

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا (39)

اور ہم نے انکے سامنے مثالیں بیان کی اور ہر ایک کو تباہ برباد کر دیا۔

تشریح۔اور قدرت نے انسانوں کے سامنے مثالیں بیان کیں اور جو تباہ ہوئے وہ بھی اتہاس کے پنوں میں رہ گئے ۔

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا (40)

یہ لوگ اس بستی کے پاس سے اتے جاتے ہیں جن پر بری طرح بارش برسائی گئی کیا یہ پھر بھی اسے دیکھتے نہیں۔حقیقت یہ ہے کے انہیں مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں۔

تشریح۔گنہگاروں، جاہلوں کے درمیان انے جانے کے باوجود بھی انہیں جہالت کے عذاب کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ انہیں گیان (علم) کی روشنی نظر نہیں اتی اور نا یہ گیان اور امن کی روشنی سے انکے مردہ ضمیر کو زندہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا (41)

اور تمہیں جب کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرا پن کرتے ہیں کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

تشریح۔جھوٹا ہمیشہ سچائی کو دیکھ کر اسکا مذاق اڑاتا ہیں مگر سچائی انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان کے ذریعہ ملتی ہے اور قدرت سچا گیان اور سہی راستہ کا بیان کرتی ہے

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا (42)

ہم اس پر جمے رہے ورنہ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور یہ جب عذابوں کو دیکھیں گے تو انہیں صاف معلوم ہو جائیگا کے پوری طرح سے بھٹکا ہوا کون۔

تشریح۔شیطانی بندے کا معبود ہوتا ہے شیطان یعنی گناہ اور اس گناہ سے نیکی کی طرف لانے کے لئے انسان کا ضمیر اسکے دماغ کے اندر ہمیشہ یہ کوشش کرتا رہتا ہے اور جب گنہگاروں کا ضمیر انکو انکا معبود یعنی گناہ کی سچائی بتا دیتا ہے تب انہیں سمجھ میں اتا ہے کے وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (43)

کیا اپ نے اسے دیکھا ہے جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا اپ اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔

تشریح۔دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات اور اہنکار کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں یعنی ان دونوں نفسیانی (خواہشات) فطرت کو اتنی سختی سے پکڑ کر رکھتے ہیں کے انہیں سچائی بلکل نظر نہیں اتی اور ایسے لوگ اپنے کرموں کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں یہاں تک کے نبیوں نے بھی ایسے لوگوں کے کرموں کی ذمہ داری قبول نہیں کی ۔

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (44)

کیا اپ اس خیال میں ہیں کے ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو نرے چوپائے جیسے ہیں بلکہ ان میں سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔

تشریح۔نیک انسان ہمیشہ یہ سمجھتے ہیں کے جو لوگ ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات میں ڈوبے رہتے ہیں اور جو سکون، انسانیت اور بھائی چارہ کی باتوں کو نہیں مانتے ایسے مغرور انسان جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔جس طرح جانوروں کو ہوش ہواس نہیں ہوتا ٹھیک اسی طرح ایسے لوگ مغروریت میں اندھے ہو کر اپنے ہوش و ہواس کھو دیتے ہیں سوال؟ کیا چوپائے نفرت کے قابل ہیں؟ اور انکے ساتھ گنہگاروں کی مثال کیوں دی گئی ہے؟ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے اس آیت کی تشریح ٹھیک ایسی ہی

ہونی چاہئے جو میں یعنی "سدھارتھ چٹرجی" نے بیان کی ہے اور یہی اللہ کا فرمان ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاء لَجَعَلَهُ سَاكِناً ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلاً (45)

کیا اپ نے نہیں دیکھا کے اپ کے رب نے سائے کو کسطرح پھیلا دیا؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا پھر ہم نے افتاب کو اس پر دلیل بنایا۔

تشریح۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کے قدرت نے نیکی کے ساتھ بدی کا سایا دنیا میں پھیلا رکھا ہے اور جہاں قدرت چاہتی ہے بدی کے سائے کو قابو میں رکھ کر اسے ایک جگہ ٹھہرا دیتی ہے اور سورج کی طرح گیان کے پرکاش سے انسان کو سہی راستہ پر چلنے میں مدد فرماتی ہے۔

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضاً يَسِيراً (46)

پھر ہم نے اہستہ اہستہ اپنی طرف کھینچ لیا۔

تشریح۔ قدرت ہی ہے جو نیکی کو بدی پر حاوی رکھتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاساً وَالنَّوْمَ سُبَاتاً وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوراً (47)

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ بنایا اور نیند کو راحت اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔

تشریح۔ وہی قدرت ہے جس نے رات کا وقت انسان کی نیند کے لئے رکھا اور دن کام کرنے کے لئے بنایا یعنی گیان کی روشنی انسان کو اچھے کاموں پر امادہ کرتی ہے اور جہالت اسے اندھیرے میں سلا دیتی ہے۔

پیغام! بجلی کی دریافت ہونے کے بعد اج کے زمانے میں لوگ رات کو بھی کام کرتے ہیں اور انسان سفر بھی کرتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں کیا یہ آیت باطل ہوگئی ہے؟

مگر میری تشریح (سدھارتھ چٹرجی) باطل نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ حق الہی یعنی ایشورک ستیہ ہے۔

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاء مَاءً طَهُوراً (48)

اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواوں کو بھیجتا ہے اور ہم اسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔

تشریح۔ سکون میں پاک پانی کی ٹھنڈک ہوتی ہے اور سچے گیان کی روشنی سے ہی سکون حاصل ہوتا ہے۔

لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَاماً وَأَنَاسِيَّ كَثِيراً (49)

تا کے اسکے ذریعہ مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوق میں بہت سے چوپائے اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔

تشریح۔ گیان کی روشنی سے زندہ کرتا ہے ان مردوں کو اور جہالت کو دور بھی کرتے ہیں اور سچے گیان کا فائدہ ہر مخلوق کو ملتا ہے یعنی ہر مخلوق کو پانی پلاتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوراً (50)

اور بے شک ہم نے اسے انکے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری کی اور مانا نہیں ۔

تشریح۔ گیان بانٹ کر قدرت نے انسان کو سکھ شانتی اور سہی طریقہ سے جینے کی تعلیم دی مگر بہت انسان ایسے ہیں جو نافرمان ہیں بدی کے سائے کی طرح۔

پیغام! میری تشریح کی سچائی کو یہ ایت ثابت کرتی ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيراً (51)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔

تشریح۔ قدرت اگر چاہتی تو انسانی سماج میں گناہ اور گنہگاروں کی موجودگی نہیں ہوتی اور ہر انسانی طبقہ کو یا ہر انسان کو ایک سمجھانے والا موجود ہوتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَاداً كَبِيراً (52)

اپ ان کافروں کا کہا نا مانیں اور قران کے ذریعہ ان پر پوری طرح جہاد کریں۔

تشریح۔ تو اسلئے نیک انسان ہمیشہ گیان کی کتابوں کے ذریعہ اگیانتا اور مورکھتا کے خلاف لڑائی کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخاً وَحِجْراً مَّحْجُوراً (53)

اور وہی ہے جس نے دو سمندر بنائے ہیں یہ میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری کڑوا اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مظبوط اوٹ کر دی ہے۔

تشریح۔ وہی قدرت ہے جس نے انسانوں کے درمیان دو خیالات رکھے ایک امن شکھشا بھائی چارہ، انسانیت، محبت، عدم تشدد جو بہت میٹھا ہوتا ہے شربت کی طرح اور دوسری طرف نفرت، حسد، حریص، لالچ، ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، مغروریت اور یہ بہت کڑوا ہوتا ہے اور ان دونوں راستوں کے درمیان ایک دیوار ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْراً (54)

وہ جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا بلاشبہ پروردیگار ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔ انسان کے جسم میں 70 فیصد پانی کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کے انسان کی بنیاد ہے پانی۔ دنیا میں پانی کی تخلیق کے بعد ایک خلیہ والی جان کی تخلیق ہوئی اور پھر لاکھوں سالوں کا لمبا سفر گزارنے کے بعد وہی ایک خلیہ والی جان نے انسانی شکل اختیار کی۔ انسان کے اس جسمانی وجود کی وجہ سے اسے جسمانی رشتہ قائم کرنے کی خوشی عطا فرمائی اور ایک انسان کو دوسرے انسان سے ملا کر ایک نئی نسل کی بنیاد ڈالتے رہے اور اسکے ساتھ ساتھ انسان کے اندر جذبات ڈال کر قدرت نے رشتوں کا احترام کرنا سکھایا اور یہی جذبات انسان کو ایک دوسرے سے جوڑ کر رکھتے ہیں اور یہ جذبات انسان کو سماج کے دائرے میں باندھ کر رکھتے ہیں اور یہی جذبات میاں بیوی کے الگ الگ ہونے کے باوجود انہیں رشتوں میں باندھ کر رکھتے ہیں اور یہی رشتہ دو خاندانوں کو جوڑنے میں بھی مدد کرتا ہے اور انسانی سماج نے ان رشتوں کو الگ الگ نام سے پہچان دی مثال کے طور پر سسرال، مائیکہ وغیرہ۔ ہر انسان کا الگ وجود ہونے کے باوجود قدرت نے جذبات کے ذریعہ ہر انسان کو جوڑ رکھا ہے۔

وَیَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا یَنفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِیْراً (55)

یہ اللہ کو چھوڑ کر انکی عبادت کرتے ہیں جو نا انہیں نفع دے سکے نا نقصان پہنچا سکے اور کافر تو ہے ہیں ہی اپنے رب کے خلاف امداد کرنے والا۔

تشریح۔ بت بنا کر بیچنے والوں کی روزی اللہ تعالی نے بتوں میں رکھی ہے۔ بتوں کے وجہ سے لاکھوں کروڑوں یتیم خانے اسپتال اور اسکول چلتے ہیں اور دنیا کے 70 فیصد لوگ بتوں کے آگے اپنی خواہشات اور مایوسی کو رکھ کر سکون حاصل کرتے ہیں اور کہیں بتوں کے نام پر اناج یعنی خوراک ضائع بھی ہوتی ہے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو کعبہ شریف کو بھی اپنا غلاف بدلنے کے لئے بھی لوگوں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ بتوں کے اندر یہ طاقت نہیں کے وہ اپنے اوپر بیٹھی ہوئی مکھی کو بھی ہٹا دیں مگر بتوں کے ساتھ جڑی ہوئی عقیدت انسان کو اچھے کاموں میں مدد فرماتی ہے۔ اصل میں بت کیا ہیں؟

جب انسان کا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے اور وہ گناہوں میں مشغول ہو جاتا ہے تب وہ بت بن جاتا ہے نا اسکے ذریعہ سماج کے لئے کچھ اچھا ہوتا ہے اور نا قدرت کا نقصان کرنے کی اسکی حیثیت ہوتی ہے کیونکہ قدرت انہیں اپنے دائرے میں گھیرے رہتی ہے۔ جبکہ بت نا نفع دے سکتے ہیں اور نا نقصان تو پھر ان سے دشمنی کیوں؟ اور جب اللہ تعالی ہی سب کچھ کر سکتے ہیں تو انہوں نے لاکھوں سالوں سے موجود بتوں کو ختم کیوں نہیں کیا ؟

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّراً وَنَذِیْراً (56)

ہم نے اپکو خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔

تشریح۔ اللہ تعالی یا قدرت نے انسانوں کے درمیان ہی سچائی اور سکون کا راستہ بتانے والوں کو موجود رکھ کر یہ ثابت کیا کے انسان اور انسانی دماغ ہی سب کچھ ہے اور اس دماغ سے ہی سارے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن یَتَّخِذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِیْلاً (57)

کہہ دیں کے قران پہچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی راہ پکڑنا چاہے۔

تشریح۔ نیک لوگ کبھی بھی اپنی نیکی اور سچائی کے لئے کوئی فائدہ یا اجرت نہیں مانگتے اور جسے شانتی کی زندگی چاہئے وہ نیکی اور علم کے راستہ پر چلیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِیْراً (58)

اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اسکی تعریف کے ساتھ اسکی پاکیزگی بیان کرتے رہیں وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے

تشریح۔ پرمانوک شکتی (ایٹومک طاقت) اور گاڈ پارٹیکل (higious-Bosen) قدرت کے ہر ردعمل کی بنیاد ہیں جو لافانی، لازول اور لامحدود ہے اور وہی طاقت پاک ہے۔ انسان کا ہر گناہ اسکے سامنے ظاہر ہے اور وہی اعلی طاقت سب جانتی ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ أَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَی عَلَی الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِیْراً (59)

وہی ہے جس نے اسمان اور زمین اور انکے درمیان کی سب چیزوں کو چھدن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمن ہے اپ اسکے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں

تشریح۔ دنیا کا اپنے اپ پر (محور) گھومنے سے دن اور رات کی تخلیق ہوتی ہے جسے سائینسدان ثابت کر چکے ہیں اور اس حق کو سائیسدانوں نے 99٪ لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ دنیا کے 6 پہلو ہی دنیا کے وجود اور اس 6 پہلو میں جو علم یا سچائی ہے اس آیت میں اسے دن کہا گیا ہے اور وہ 6 پہلو ہیں زمین، اسمان (یعنی ہوا کا طبق) فضائے بسیط (کھلی جگہ/space) زمینی مخلوق، انسانی دماغ اور قدرت اور یہ سب اس اعلی طاقت کے ذریعہ وجود میں اتی ہیں یعنی پیدا ہوتی ہیں اور وہی رحمن ہے۔

وَإِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوراً (60)

ان سے جب کہا جائے کے رحمن کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمن ہے کیا؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو حکم دے رہا ہے اور اس نے انکی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا ۔

تشریح۔ قدرت ہی سب پر رحم کرنے والی رحمان ہے اور اس کے اگے ہر کسی کو جھکنا پڑتا ہے لیکن مغرور انسان اسے نہیں سمجھتا اور قدرت کے ہر پہلو پر سوال اٹھاتے رہتے ہیں۔

تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوجاً وَجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِیْراً (61)

بابرکت ہے وہ جس نے اسمان میں برج بنائے اور اس میں افتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔

تشریح۔ جوہری طاقت (Atomic Power) اور گاڈ پارٹیکل (Bosen/Hegious/) کے ذریعہ ستاروں کے جھنڈ جسے ہم گلیسکی کہتے ہیں بنا اور اس طاقت کے ذریعہ سورج کے اندر جو جوہری دھماکے انجام پاتے ہیں (Atomic Reaction) وہ گاڈ پارٹیکل کے ذریعہ زمین تک اسکی روشنی اور تپش پہنچاتی ہے اور وہی گاڈ پارٹیکل سورج کی روشنی کو چاند تک پہنچا کر چاند کو روشن کرتا ہے۔ چاند کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن یَذَّکَّرَ أَوْ أَرَادَ شُکُوراً (62)

اور اسی نے رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے انے جانے والا بنایا اور شخص کی نصیحت کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

تشریح۔ اور وہی اعلی طاقت دنیا کو اپنے محور پر گھماتے ہوئے دن رات کی تخلیق کرتی ہے اور اس طرح دنیا کا اپنے محور پر گھومتے ہوئے جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے اس میں روشنی یعنی دن ہوتا ہے اور جو حصہ پیچھے کی طرف ہوتا ہے وہاں اندھیرا یعنی رات ہوتی ہے اس لحاظ سے رات دن ایک دوسرے کی پرچھائیں ہیں اور عالم اسے بخوبی جانتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِیْنَ یَمْشُونَ عَلَی الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً (63)

رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کے سلام ہے۔

تشریح۔ اس قدرت میں رہتے ہوئے سچے اور گیانی وہ انسان ہوتے ہیں جو اس قدرتی سچائی کو سمجھتے ہیں اور غرور نہیں کرتے اور سکون کو اپنی زندگی کے ساتھ جوڑ کر سکھ چین سے رہتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِیَاماً (64)

اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزارتے ہیں۔

تشریح۔ اور وہی انسان سچا ہوتا ہے جو اپنی زندگی میں ائی ہوئی تکلیف کو قدرت کی دین سمجھ کر انے والی زندگی کے لئے سچائی، سکون اور علم کی راہ پر رہتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں اور صبر کرتے ہیں اور اپنے اس برے وقت (رات) کو نیک کاموں کے ذریعہ اچھائی میں بدل دیتے ہیں اور وہی انسان رات (برا) کے وقت اپنے رب کے اگے سجدہ کرتے ہیں۔

پیغام! قدرت نے ہر انسان کے لئے رات سونے کے لئے بنائی ہے اور اللہ تعالی نے ایسا کوئی قانون نہیں دیا جو انسان کو تکلیف دے۔ تو اس ایت میں بتائی ہوئی رات انسان کے برے وقت کی نشاندہی کرتی ہے اور اس برے وقت پر انسان کو انسانیت اور سچائی کی راہ پر چلتے ہوئے سکون کی راہ کی تلاش کرنا انسانی فرض ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَاماً (65)

اور جو دعا کرتے ہیں اے میرے پروردیگار ہم سے دوزخ کا حساب پرے رکھ کیونکہ اسکا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

تشریح۔ اور اس اعلی طاقت یعنی قدرت سے یہ دعا کریں تا کہ انہیں بدسکونی کی اگ چھو نہیں پائے۔

إِنَّهَا سَاءتْ مُسْتَقَرّاً وَمُقَاماً (66)

بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔

تشریح۔ اور یقینا بدسکونی اور بے چینی کی زندگی کے ساتھ جینا بہت ہی برا مقام ہے۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً (67)

اور جو خرچ کرتے وقت نا تو اسراف کرتے ہیں نا بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔

تشریح۔ لوگ اپنی حیثیت، صحت اور سماج کی حالت کی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی روزی خرچ کریں اور اس امید سے بچہ پیدا کریں کے اسکی اچھی طرح سے پرورش کرسکیں۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً (68)

اور اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ نے منع کر دیا ہو بجز حق کے قتل نہیں کرتے نا وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے۔

تشریح۔ اور ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو گناہ کو اپنا معبود بناتے ہیں۔ گناہ کو ختم کرنا یا گنہگاروں کے سارے کاموں کو ختم کرنا ہم انسانوں کا حق ہے اور ناحق قتل کرنا سخت گناہ ہے اور انسان کی جان پر کسی انسان کا کوئی حق نہیں ہے اور زنا کرنا بھی گناہ ہے اور اسکی بھی سخت سزا ہے۔

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَاناً (69)

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائیگا اور وہ ذلت اور خواری کے ساتھ ہمیشہ اس میں رہیگا۔

تشریح۔ ہر انسان کو اسکے کئے کی سزا ضرور ملتی ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيْماً (70)

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔ اور جنہوں نے سچائی کو سمجھتے ہوئے اپنی زندگی کو گناہوں سے ازادرکھا اور نیک کام کرتے ہیں انہیں قدرت کی طرف سے سکون کی بشارت ملتی ہے اور اللہ بڑا ہی رحم اور بخشنے والا ہے۔

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَاباً (71)

وہ شخص جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تشریح۔ نیک اور عالم ہمیشہ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً (72)

اور جو لوگ جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور جب کسی لغو چیز پر انکا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

تشریح۔ اور نیک انسان جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور بیہودہ چیزوں سے بچ کر نکل جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمّاً وَعُمْيَاناً (73)

اور جب انہیں انکے رب کی ایتیں سنائی جاتی ہیں تو تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔

تشریح۔ اللہ تعالی یا ایشور کے نام پر جو بھی نصیحت کی جائے یا جو بھی احکام بتائے جائیں بہرے گونگے اور اندھوں کی طرح انہیں قبول کرنا جہالت ہے اور اللہ جاہلوں سے

سخت نفرت کرتے ہیں۔

پیغام! قدرت کے ہر احکام کو سمجھتے ہوئے اور علم کے ذریعہ ہر پہلو کو جانچ کر اسے قبول کرنا چاہئے اور یہ اسلئے کے اللہ نے انسان کو اعلی دماغ سے نوازا ہے اور اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَاماً (74)

اور یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردیگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

تشریح۔ خاندان میں سکون تب اتا ہے جب اس خاندان کا ہر فرد نیکی اور پرہیزگاری کو اپنا لیتے ہیں اور صبر اور تمیز کو اپنے کردار کا ایک اہم حصہ بناتے ہیں اپنی اور اپنے خاندان کی حیثیت اور ضرورت کو سمجھتے ہوئے اپنے کاموں کو انجام دیتے ہیں خودغرضی، مغروریت اور ہوس یہ سارے انسانی کردار خاندان اور سماج میں نفرت پھیلاتے ہیں اور اج کے زمانے میں جاہل ان پڑھ نسل بھی خاندان اور سماج کے لئے کسی بددعا اور بوجھ سے کم نہیں ہے عالموں کو اپنا راہبر یا راہ نما مان کر انکی نصیحت کو اپنی زندگی میں لاگو کریں یہی اللہ کا فرمان ہے۔

أُوْلَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَسَلَاماً (75)

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں انکے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دئے جائینگے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائیگا ۔

تشریح۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو سکون کے گھر میں جیتے ہیں یعنی جو لوگ نیکی، محبت، پرہیزگاری، علم، عدم تشدد اور سکون کو سختی سے اپنی زندگی میں لاگو کرتے ہیں وہی دعا سلام کے حقدار ہیں۔

خَالِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرّاً وَمُقَاماً (76)

اس میں ہمیشہ یہ رہیں گے وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔

تشریح۔ اور وہ ہمیشہ اس میں رہینگے کیا ہی اچھی ارامگاہ اور کیا ہی اچھا مسکن۔

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَاماً (77)

کہہ دیں اگر تمہاری دعا التجا نا ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پرواہ نا کرتا تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اسکی سزا تمہیں چمٹ جائیگی ۔

تشریح۔ اور ان قدرتی اصولوں کو جھٹلانے والوں کی زندگی ہمیشہ بدسکونی اور بےچینی سے گھری رہتی ہے اور وہ ایسی زندگی ہی جیتے ہیں۔

سورۃ الشعراء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

طسم (1)

طسم !

تشریح۔ط سے طلبات یعنی طالب علم

س ۔م سے مستقیم یعنی سچا اور سہی راستہ اور سکون حاصل کرنا انسان کا مستقبل ہے تعلیم حاصل کر کے ہی مستقیم (یعنی سیدھا سچا اور سکون والا راستہ) راستہ انسان حاصل کر سکتا ہے۔

مستقیم کا مطلب سچا، سیدھا، سکون، اہنسا، پرہیزگاری، محبت، انسانیت اور بھائی چارہ کا راستہ ہے اور اس راستے کو سینہ سے لگا کر اپنی زندگی کو اسان بنانا ہی انسان کا پہلا فرض ہے۔

تِلۡکَ آیَاتُ الۡکِتَابِ الۡمُبِیۡنِ(2)

یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں۔

تشریح۔اس قدرت (کتاب) میں جینے کے لئے گیان اور سچائی کی باتیں صاف اور سیدھی ہیں اور یہ بات ثابت شدہ بھی ہے کے قدرت انسان سے محبت، انسانیت اور سکون سے جینے کا وعدہ چاہتی ہے۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ أَلَّا یَکُونُوا مُؤۡمِنِیۡنَ (3)

انکے ایمان نالانے پر اپ اپنی جان کھو دینگے۔

تشریح۔جو لوگ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون اور عدم تشدد کے راستہ پر نہیں چلتے ہیں انکے ضمیر کے موت ہو جاتی ہے اور جو اس راستہ کو اختیار کرتے ہیں وہ خودکشی کرتا ہے۔

إِن نَّشَأۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِم مِّنَ السَّمَاءِ آیَۃً فَظَلَّتۡ أَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خَاضِعِیۡنَ (4)

اگر ہم چاہتے تو ان پر اسمان سے کوئی ایسی نشانی اتارتے کے جس کے سامنے انکی گردنیں خم ہو جاتیں۔

تشریح۔اتنی صاف نشانیاں ہونے کے باوجود سچائی اور نیکی کے راستہ کا انکار کرنے والوں کو اسمان سے اترا ہوا کوئی بھی معجزا یقین نہیں دلوا سکتا۔

وَمَا یَأۡتِیۡہِم مِّن ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمَنِ مُحۡدَثٍ إِلَّا کَانُوا عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ (5)

انکے پاس رحمان سے جو بھی نصیحت ائی یہ اس سے روگرانی والے بن گئے۔

تشریح۔ضد میں اندھے لوگوں کو کوئی بھی نئی ایجاد بدل نہیں سکتی چاہے اس دریافت میں کتنی ہی سچائی کیوں نا ہو ۔

فَقَدۡ کَذَّبُوا فَسَیَأۡتِیۡہِمۡ أَنبَاءُ مَا کَانُوا بِہِ یَسۡتَہۡزِءُونَ (6)

ان لوگوں نے جھٹلا یا اب انکے پاس جلدی سے اسکی خبریں اجائینگی جسکے ساتھ وہ مسخرا پن کر رہے تھے۔

تشریح۔جو لوگ مستقیم یعنی سیدھے راستہ کو یعنی سکون والے راستہ کو جھوٹا سمجھتے ہیں انہیں انکے جھوٹ کے بدلے بدسکونی حاصل ہوتی ہے اور جس سکون اور علم والے راستہ کا گنہگار مذاق اڑاتے ہیں وہ گنہگاروں کو انکی زندگی میں سمجھا جاتی ہے کے وہ کتنے بڑے وہم یعنی مغالطے میں تھے اور اس وہم کا نتیجہ انہیں ضرور مل جاتا ہے۔

أَوَلَمۡ یَرَوۡا إِلَی الۡأَرۡضِ کَمۡ أَنۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِن کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ (7)

کیا انہوں نے زمین پر نظر نہیں ڈالی کے ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے اگائے۔

تشریح۔کیا گنہگار دنیا اور اسکی قدرت پر نظر نہیں دوڑاتے؟ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کے قدرت نے ہی انسان کے لئے بہترین زندگی رکھی ہے اور لزیز چیزوں سے کیا انکی زندگی خوبصورت نہیں بنائی۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (8)

بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان نہیں لائے۔

تشریح۔یقینا ان میں علم (طلبات) حاصل کرنے والوں کے لئے کتنی نشانیاں ہیں اور گنہگار سچے مذہب کو یعنی انسان کی زندگی کی سچائی پر یقین نہیں رکھتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (9)

تیرا رب غالب اور مہربان ہے۔

تشریح۔اور یقینا انسان کا رب یعنی قدرت ہی غالب اور مہربان ہے۔

پیغام! اس ایت میں تمہارا رب کہا گیا ہے کیوں؟ کیا سب کا رب الگ الگ ہے؟ جو کہہ رہا ہے اور سننے والے کا رب کیا الگ الگ ہے؟

نہیں رب سب کا ایک ہے صرف انداز بیان کچھ الگ ہے۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10)

اور جب تیرے رب نے موسی کو اواز دی کے ظالم قوم کے پاس جا ۔

تشریح۔قدرت نے جب پیغمبر موسی کو ہدایت دی یعنی انکے دماغ میں یہ سوچ پیدا کی کے سماج میں ہونے والے ظلم کو ختم کریں۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ (11)

قوم فرعون کے پاس کیا وہ پرہیز گاری نہیں کرینگے۔

تشریح۔فرعون نامی بادشاہ کا ظلم ختم کیا جائے کیونکہ انکی قوم کے لوگ ناہی قدرت پر یقین رکھتے تھے اور ناہی گناہ کے انجام سے خوف زدہ تھے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ (12)

کہا موسی نے مجھے خوف ہے کہیں وہ مجھے جھٹلا نا دیں۔

تشریح۔پیغمبر موسی کو کس بات کا ڈر تھا؟ یہ تو تاریخی اور قدرتی سچ ہے کے سچائی بتانے والے ہمیشہ شروعات میں جھٹلائے گئے ہیں کیا یہ سچ موسی کو معلوم نہیں تھا ؟ کیا انکا انسانی وجود پیغمبر کی حیثیت سے بھی بڑھ کر تھا؟ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کے پیغمبر کا وجود اور انسانی وجود کے درمیان فاصلہ تھا اور اسلئے پیغمبر کے دل میں شک پیدا ہوا کے لوگ انکی باتوں پر یقین نہیں کرینگے اور اسطرح کی دعا انکے انسانی وجود کو ثابت کرتے ہوئے یہ پیغام دیتی ہے کے پیغمبر کبھی بھی انسانی فطرت کے دائرے سے باہر نہیں ہیں اور اس ایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کے ہر انسان کا رتبہ قدرت میں یکساں ہے اور کوئی بھی انسان کسی سے بڑا یا چھوٹا نہیں ہے۔

مثال کے طور پر سورہ احکاف 46 کی ایت 9 ''تم فرمادو میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا کے میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا؟ میں تو اسی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا ۔

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ (13)

اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے میری زبان چل نہیں سکتی پس تو ہارون کی طرف بھی بھیج۔

تشریح۔کیا موسی کمزور تھے؟ کے معمولی مشکل سے انکا سینہ تنگ ہو گیا تھا؟ زبان لڑکھڑانے لگی تھی اور اپنی ذمہ داری اپنے بھائی کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کرنے لگے؟ نہیں! پیغمبر کی فطرت ایسی نہیں ہو سکتی موسی کے انسانی وجود کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالی نے موسی کے دل و دماغ میں ڈر پیدا کیا تا کہ وہ اس ڈر سے نکلنے کے بعد اسکے علم کی طلب مضبوطی سے اسکے سینہ میں بیٹھ جائے اور راہ مستقیم پر وہ ثابت قدم رہے (طاس م)

پیغام۔اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے میں موسی کو ڈر کیوں محسوس ہوا؟ کیا انکے ایمان اور بھروسہ میں کمی تھی؟ اللہ تعالی کے روبرو ہونے کے بعد انکے حکم کی تعمیل نا کرنا کیا یہ اللہ

تعالی کی نافرمانی نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالی کی طاقت کا اندازہ موسی کو نہیں تھا؟ موسی نے اپنی ذمہ داری اپنے بھائی کو کیوں سونپی/تھوپی ؟

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنبٌ فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ (14)

اور انکا میرے اوپر ایک قصور بھی ہے مجھے ڈر ہے کہیں مجھ مار نا ڈالیں۔

تشریح۔موسی کے انسانی وجود نے انکے ذہن میں ڈر پیدا کیا اور موت کے ڈر سے انہوں نے یہ ذمہ داری اٹھانے سے معذرت کی۔

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ (15)

فرمایا ہرگز ایسا نا ہوگا تم دونوں ہماری نشانیاں لے جاو ہم خود تمہارے ساتھ ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالی نے موسی کو بھروسہ دلاتے ہوئے کہا کے لوگوں کے درمیان پیغام کو پہنچائیں۔

پیغام ! یہ تو ناممکن ہے کے اللہ خود نبی کو بھروسہ دلا کر بھیجیں اور نبی اللہ کی دی ہوئی ذمہ داری سے کترا رہے ہیں۔ان سارے سوالوں کی بنیاد پر ان ایتوں میں بہت سارے سوال ہو سکتے ہیں مگر میں (سدھارتھ چترجی) یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے یہ ایت سچی ہے اور ان ساری ایتوں میں موسی کے دماغ میں موجود اللہ والے ضمیر کے ساتھ ایک بات چیت کا بیان ہے۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (16)

تم دونوں جاو اور کہو کے بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔

تشریح۔پھر موسی کے ذہن میں موجود اللہ تعالی نے کہا کے اسے دماغی طور پر طاقت عطا کی گئی اور انکی انسانی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے فرعون کے پاس بھیجا ۔

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ (17)

کے تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردے۔

تشریح۔موسی نے بنی اسرائیل کو اپنے خیال اور اصولوں پر عمل کرنے کے لئے کہا ۔

قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ (18)

میں نے اپنے یہاں پالا تھا اور تو نے عمر کے بہت سال ہم میں نہیں گزارے۔

تشریح۔فرعون نے موسی کو اپنا پرانا احسان یاد دلایا۔

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (19)

پھر تو وہ اپنا کام کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔

تشریح۔اور موسی کو احسان فراموش بھی کہا ۔

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ (20)

موسی نے جواب دیا کے میں نے وہ کام اسوقت کیا جب وہ راہ بھولے ہوئے تھے۔

تشریح۔موسی نے اپنے پرانی غلطیوں کو مانا ۔

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ (21)

پھر تم سے خوف کھا کر میں بھاگ گیا پھر میرے رب نے مجھے حکم و علم عطا کیا اور پیغمبروں میں کر دیا۔

تشریح۔موسی نے فرعون سے کہا کے وہ انکے ڈر سے بھاگ گئے تھے اور اللہ کے سچے راستہ کے ساتھ دوبارہ انکے پاس ائے ہیں۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ (22)

مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے جسے تو جتا رہا ہے کے تو نے بنی اسرئیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

تشریح۔موسی نے فرعون سے پوچھا اپنے احسان کے بدلے انہوں نے بنی اسرائیل کو غلام کیوں بنا رکھا ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ (23)
فرعون نے کہا رب العالمین کیا ہے؟
تشریح۔فرعون نے موسی سے اللہ تعالی کی حقیقت پوچھی۔
قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ (24)
موسی نے کہا وہ اسمانوں اور زمین اور انکے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔
تشریح۔موسی نے فرعون کو اللہ کی اس طاقت کے بارے میں کہا جو کائنات کے ہر ردوعمل کا انجام دیتی ہے۔
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ (25)
فرعون نے اپنے اردگرد لوگوں سے کہا کیا تم سن نہیں رہے ہو؟
تشریح۔فرعون نے اپنے لوگوں سے پوچھا کیا وہ ان اصولوں کو جانتے ہیں یا سن رکھا ہے۔
قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ (26)
موسی نے کہا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے۔
تشریح۔موسی نے کہا قدرت ہی ہے جو فرعون اور انکے اباوجداد کے رکھوالے تھے ۔
قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (27)
کہا کے پیغمبر جو بھیجا گیا ہے مجنوں ہے۔
تشریح۔فرعون نے موسی کو پاگل قرار دیا۔
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ (28)
موسی نے کہا مشرق اور مغرب کا رب اور انکے درمیان تمام چیزوں کا رب اگر تم عقل رکھتے ہو۔
تشریح۔موسی نے کہا وہی مشرق اور مغرب کا رب ہے اور جو انکے درمیان ہے سبھوں کا رب ہے ۔
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَهاً غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (29)
فرعون نے کہا اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو تجھے قید میں ڈالونگا ۔
تشریح۔فرعون نے موسی کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کے موسی انکی غلامی کریں ۔
قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ (30)
موسی نے کہا اگر چہ میں تمہارے پاس کچھ روشن چیز لیکر اوں ۔
تشریح۔موسی نے اپنے اصولوں کو سچا ثابت کرنے کا دعوی کیا ۔
قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (31)
فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں ہے تو اسے پیش کر۔
تشریح۔فرعون نے دعوی پیش کرنے کا حکم دیا ۔
فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ (32)
اپ نے اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا اژدہا بن گیا۔
تشریح۔موسی نے اپنے سچے علم کا دعوی پیش کیا اور اس سچائی نے سانپ بنکر سارے لوگوں کو اپنے چنگل میں لے لیا ۔
وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاء لِلنَّاظِرِينَ (33)

اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسوقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر انے لگا ۔

تشریح ۔موسی نے اپنے دعوی کو سچائی کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا ۔

پیغام! یہ نا تو کوئی جادو کا مقابلہ تھا اور نا کوئی جادو کا کھیل یہ لڑائی تھی علم اور جہالت کی ۔موسی کے پاس علم کی روشنی تھی اور انہوں نے اسے ہی لوگوں کے سامنے رکھا ۔

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ (34)

اپنے سرداروں سے کہنے لگا یہ تو کوئی بڑا جادوگر ہے۔

تشریح ۔فرعون نے موسی کو جادوگر کہا ۔

يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ (35)

یہ تو چاہتا ہے کے اپنے جادو کے زور سے تمہیں اپنی سرزمین سے ہی نکال دے اب تم کیا حکم دیتے ہو ؟

تشریح ۔فرعون نے اپنے لوگوں سے کہا کے موسی اپنے جادو سے لوگوں کو گمراہ اور بھڑکانے کی کوشش میں ہیں۔

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ (36)

سبھوں نے کہا اسے اور اسکے بھائی کو مہلت دیں اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیں۔

تشریح ۔لوگوں نے کہا موسی کی سچائی جانچنے کے لئے شہر کے تمام عالموں اور وگیانکوں کو بلایا جائے۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ (37)

جواپ کے پاس ذی علم جادگروں کو لے ائیں۔

تشریح ۔تجربہ کار، ماہر، عالم اور وگیانکوں کو بلایا گیا ۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (38)

پھر ایک مقرر دن کے وعدہ پر تمام جادوگر جمع کئے گئے۔

تشریح ۔ایک خاص دن مقرر کیا گیا اور تمام عالم جمع ہوئے۔

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ (39)

اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا کے تم بھی مجمع میں حاضر ہوجاوگے۔

تشریح ۔اور عوام کو بھی بلایا گیا ۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ (40)

تاکے اگر جادوگر غالب اجائیں تو ہم انکی ہی پیروی کرینگے۔

تشریح ۔تاکہ لوگوں کی نگرانی میں موسی کی سچائی ثابت ہو ۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ (41)

جادوگر کہنے لگے اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملیگا۔

تشریح ۔اور عالموں نے کہا اگر وہ جیت گئے تو انہیں کیا انعام دیا جائیگا ۔

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (42)

کہا ہاں تم میرے خاص درباری بن جاوگے۔

تشریح ۔فرعون نے انہیں (عالموں) اپنی قربت اور اچھی روزی کا وعدہ دیا ۔

قَالَ لَهُم مُّوسَى أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ (43)

موسیٰ نے جادوگروں سے کہا جو ڈالنا ہے ڈال دو ۔

تشریح ۔موسیٰ نے عالموں کو انکا دعوی اور دلیل پیش کرنے کو کہا ۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ (44)

انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب رہینگے ۔

تشریح ۔سبھوں نے اپنے اپنے دعوی اور دلیلیں پیش کیں اور غالب ہونے کا دعوی بھی پیش کیا۔

فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (45)

اب موسیٰ نے بھی اپنی لاٹھی ڈالی جس نے اسی وقت انکے جھوٹے تبوں کو نگلنا شروع کر دیا۔

تشریح ۔موسیٰ نے اپنی سچائی ،علم اور دلیلوں کے ذریعہ سارے عالموں کا دعوی غلط ثابت کیا۔

پیغام !''لاٹھی اور رسی'' سچائی اور علم کی نشاندہی کرتی ہیں لاٹھی اور رسی کے ذریعہ جو کام کیا جاتا ہے وہی کام سماج میں جہالت اور گناہ کو ختم کرنے کے لئے سچائی اور عالم کرتے ہیں۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (46)

یہ دیکھتے ہی تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

تشریح ۔سارے عالموں کا دعوی موسیٰ کے سچے علم اور سچائی کے اگے گھٹنوں کے بل گر پڑے۔

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (47)

اور صاف کہا کے ہم تو رب العالمین پر ایمان لائے۔

تشریح ۔عالموں اور صاف دل لوگوں کو قدرت کی سچائی سمجھنے میں دیر نہیں لگتی اور وہ ایمان لے اتے ہیں ۔

رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ (48)

یعنی موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔

تشریح ۔جو موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ساتھ ہم سب کا رب ہے۔

قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (49)

فرعون نے کہا میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے ائے یقینا تمہارا وہ بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا سو تمہیں بھی ابھی معلوم ہو جائیگا قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پیر الٹے طور پر کاٹ دونگا اور سولی پر لٹکا دونگا ۔

تشریح ۔فرعون اور گنہگاروں کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی کے لوگ سچائی ،ایمان داری ، پرہیزگاری اور امن وامان کے راستہ پر چلیں اور گنہگار (فرعون) ہمیشہ نیک ، پرہیزگار ، انسانیت اور محبت کی راہ پر چلنے والوں کو دھمکاتے ہیں اور موت کا خوف دلاتے رہتے ہیں۔

قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ (50)

انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

تشریح ۔سچائی کی راہ پر چلنے والے کبھی بھی دھمکی یا موت سے نہیں ڈرتے۔

إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ (51)

اس بنا پر کے ہم تو سب سے پہلے ایمان والے بنیں اور ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرمادیگا ۔

تشریح ۔نیکی ،امن اور محبت چاہنے والے پرہیزگار لوگ اپنی غلطیوں کو پہچان کر اور اپنے ایمان (ضمیر) کی کمزوریوں کو سمجھتے ہوئے اسے سدھارنے کی کوشش کرتے

ہیں اور انجانے میں اپنی ذات سے کئے گئے دوسروں کے نقصان کی بھر پائی کی کوشش کرتے ہیں۔

پیغام! معافی مانگنے سے من کی شانتی کے سوا اور کچھ نہیں یہ انسان کا ذاتی فائدہ بھی ہے۔ گناہ یا غلطی کچھ بھی ہو یا اس سے کسی دوسرے کا نقصان ہو تو اسکی بھر پائی کی ضرورت ہے اور یہی اصلی معنی میں معافی مانگنا ہوا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ (52)

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کے راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے جاتم سب کا پیچھا کیا جائیگا ۔

تشریح۔ موسیٰ کو دماغی (وحی) طور پر یہ حکم ہوا کے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس گنہگار اور کو سنسکار میں ڈوبی ہوئی قوم سے نکل کر چلے جائیں ۔

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ (53)

فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیج دئے۔

تشریح۔ موسیٰ جب اپنے لوگوں کو سچائی کی راہ پر لیکر نکل گئے تو انہیں فرعون کی طرف سے تمام قسم کی لالچ دی گئی۔

پیغام! گنہگاروں کی یہ فطرت ہوتی ہے کے سچائی اور امن کے راستہ پر چلنے والوں کو دولت، شہرت اور عیش وارام کا لالچ دیکر انہیں بیٹھا دیا جاتا ہے۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ (54)

کے یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔

تشریح۔ اگر ایمان والے اور سچے لوگوں کی تعداد کم ہو تو گنہگار ہمیشہ انہیں اپنی تعداد سے ڈراتے ہیں۔

وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ (55)

اور اس پر ہمیں سخت غضبناک کر رہے ہیں۔

تشریح۔ گنہگار ہمیشہ سچائی سے ڈرتے ہیں۔

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ (56)

اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔

تشریح۔ اور گنہگار یہ کہتے ہیں کے ہم ان سے جماعت میں زیادہ ہیں اور ہم ہوشیار بھی ہیں

فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (57)

بالاخر ہم نے انہیں باغات اور چشموں سے۔

تشریح۔ اور قدرتی طور پر گنہگار سکھ چین امن وسکون سے محروم ہوتے ہیں۔

وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ (58)

اور خزانوں سے اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا ۔

تشریح۔ گنہگاروں کے پاس دولت ہوتے ہوئے بھی وہ اس دولت سے محبت اور سکون نہیں خرید سکتے خوبصورت اور بہترین گھر ہونے کے باوجود انہیں اس میں ارام نہیں ملتا۔

كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ (59)

اسی طرح ہوا اور ہم نے ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنایا۔

تشریح۔ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، علم، بھائی چارہ اور امن وسکون چاہنے والے ہی امن اور سکھ شانتی کے وراث ہوتے ہیں۔

فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ (60)

سورج نکلتے ہیں انکے تعاقب میں نکلے۔

تشریح۔سچائی اور انصاف انسانی سماج میں پھیلتے ہی گنہگار یعنی فرعون سچائی اور انصاف پھیلانے والوں کے پیچھے بھاگتے ہیں انکو نقصان پہنچانے کے لئے۔

فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَى إِنَّا لَمُدْرَكُونَ (61)

پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسی کے ساتھیوں نے کہا ہم تو پکڑے گئے۔

تشریح۔گناہ اور جھوٹ نیکی، پرہیزگاری، سچائی اور علم کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں اور کہیں نا کہیں اور کبھی نا کبھی یہ سارے اصول گنہگاروں کے گرفت میں اکر کمزور پڑ جاتے ہیں تب نیک یعنی ایمان والے ڈرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کے وہ گنہگاروں کی گرفت میں اگئے ہیں۔

قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ (62)

موسی نے کہا ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے جو مجھے راہ دکھائیگا ۔

تشریح۔پیغمبر موسی نے لوگوں کو سمجھایا کے قدرت یعنی رب ہمیشہ نیکی، پرہیزگاری، سچائی اور امن وسکون چاہنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور قدرت ہی نیک لوگوں کو گنہگاروں کی گرفت سے باہر نکلنے کا راستہ بتاتی ہے۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ (63)

ہم نے موسی کو وحی بھیجی کے دریا پر اپنی لاٹھی مار پس دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل پہاڑ کے ہوگیا۔

تشریح۔پیغمبر موسی کو قدرتی سچا گیان (وحی) حاصل ہوا اور اس علم اور انصاف کی لاٹھی سے گناہ کے سمندر پر وار کیا یعنی سچائی لوگوں کے سامنے لے ائے اور انسانوں میں دو فرقے پیدا ہوئے ایک نیک لوگوں کا فرقہ اور دوسرا گنہگاروں کا فرقہ۔

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ (64)

اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔

تشریح۔قدرت نے گنہگاروں کا راج ختم کر کے نیک اور پاکیزہ لوگوں کا راج (سماج) قائم کیا ۔

وَأَنجَيْنَا مُوسَى وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ (65)

موسی اور اسکے ساتھیوں کو نجات دی۔

تشریح۔اور انہیں گنہگاروں کی گرفت سے حفاظت بخشی۔

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (66)

اور دوسروں کو ڈوبا دیا ۔

تشریح۔اور پھر قدرت نے گنہگاروں کو برباد کر دیا ۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (67)

یقیناً اس میں عبرت ہے اور ان میں اکثر ایمان والے نہیں ہیں۔

تشریح۔اور ایک مثال ہے ان لوگوں کے لئے جو نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری اور عدم تشدد پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (68)

بے شک اپ کا رب بڑا غالب اور مہربان ہے۔

تشریح۔اور بے شک قدرت ہی مہربان اور غالب ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ (69)

انہیں ابراہیم کا واقعہ بھی سنا دو ۔

تشریح۔گنہگاروں کو ابراہیم کی تاریخ بتانا ضروری ہے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ (70)

جبکہ انہوں نے اپنی قوم اور باپ سے کہا کے تم کس کی عبادت کرتے ہو۔

تشریح۔ جب ابراہیم نے اپنے باپ (والد) اور اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کے تم کس کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ (71)

انہوں نے جواب دیا بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ہم انکے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔

تشریح۔ ابراہیم کے والد نے جواب دیا کے وہ بت بنانا زیادہ پسند کرتے ہیں اور بت کی حالت میں رہنا ہی انکا پسندیدہ عمل ہے۔

پیغام! ''بت'' نشاندہی کرتا ہے اس انسان کی جس کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اسکا دماغ ضرورت سے زیادہ لالچ اور اونچی خواہشات سے بھر جاتا ہے تب وہ بتوں کی حالت میں جیتا ہے اور اس حالت میں رہتے ہوئے وہ طرح طرح کے غیر عقلی اور جہالت والی باتوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے مورتی اگر ''بت'' ہے تو یہ دنیا کا قدیم مذہب ہے یعنی مورتی پوجا اور اج کے دن 90 فیصد لوگ مورتی پوجا کے شکار ہیں اور مورتی پوجا کرتے ہیں یہاں تک کے جو لوگ خانہ کعبہ کو اللہ کا گھر سمجھتے ہیں وہ بھی بلا واسطہ ''بت'' پرستی ہی کرتے ہیں۔ انسانی دماغ تصورات سے خالی نہیں رہتا اور اس لحاظ سے ''بت'' کا مطلب انسان کی وہ حالت جس نے انسان کی ساری سوچ سمجھ اور عقل کو ختم کر دیا ہو اور اس حالت سے نکلنے کی کوشش نا کرنا ہی ''بت پرستی'' ہے یعنی اسکے اندر انسانیت، محبت، ممتا، دیا، رحم، رشتوں کا احترام سب ختم ہو جاتا ہے۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ (72)

اپ نے فرمایا جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے ہیں۔

تشریح۔ پیغمبر ابراہیم نے کہا کے کیا ''بت'' کی حالت میں رہنے سے انسان انکی باتوں کو سمجھتا ہے یا کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے انسان کو سچائی کی راہ پر بلایا جائے تو کیا وہ سنے گا۔

أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ (73)

یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔

تشریح۔ اس حالت میں رہنے والے لوگ اور انکے اعمال سماج کے لئے کوئی بھی بھلائی کا کام نہیں کر سکتے۔

پیغام! بتوں کا نفع/نقصان

ایت کے موجودہ ترجمہ اور مسلمانوں کی سوچ کے مطابق کچھ سوال؟ جبکہ بت نفع نقصان کچھ بھی نہیں کر سکتے تو پھر ان سے دشمنی کیوں؟ کیا بلا واسطہ بتوں سے دشمنی نبھا کر اور ان سے نفرت کا اظہار کر کے مسلمان بت پرستی تو نہیں کر رہے ہیں۔ بتوں سے ڈر کر یا بتوں کے نام سے اگر انسان کی سوچ اسکے قابو میں رہتی ہو تو یہ انسان اور انسانیت کے لئے فائدہ مند ہے؟ دنیا میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو مورتی کے بت بنا کر ان پر پھول اور چادر چڑھا کر اور انکے نام پر کھانا بانٹ کر اپنے ذہن کو تسلی دیتے ہیں تو اس میں بھی بلا واسطہ خود کا اور سماج کا فائدہ ہوتا ہے۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اپنی روزی روٹی کماتا ہے۔ مورتی کی سجاوٹ میں جو سامان لگتا ہے اس میں بھی بہت لوگوں کی روزی روٹی جڑی ہوئی ہے۔ سوال یہ اتا ہے کے اگر مورتی پوجنا غلط اور ناجائز ہے تو اللہ تعالی اسے مٹا کیوں نہیں دیتا؟ اور ساتھ میں یہ بھی کہا جاتا ہے اللہ تعالی بہت طاقتور ہے اور پلک جھپکتے سارے کام کر دیتا ہے؟ دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جس میں نفع نقصان نا ہو۔

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ (74)

انہوں نے کہا ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔

تشریح۔ کو سنسکار (غیر عقلی) میں ڈوبے ہوئے لوگ اپنے پروجوں (بزرگ) کی مثال دیتے ہوئے سچائی سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

پیغام! کو سنسکار جب تک سماج، انسانیت، بھائی چارہ اور امن کو نقصان نا پہنچائے تب تک وہ کو سنسکار نہیں گنا جاتا۔ اگر بت کو سنسکار ہے تو ایک اللہ کی سوچ بھی کو سنسکار ہے۔ جیسے کے ایک بت کچھ کر نہیں سکتا ویسے ہی خدا کے کچھ کرنے کی کیا مثال دنیا میں ہے اور نا ہی انسانی تاریخ میں اسکا کوئی ثبوت موجود ہے۔ سارے کام تو

انسان ہی کرتا ہے۔ بت یا خدا کی سوچ بھی انسان کے دماغ میں پنپتی ہے تو کیا انسان ہی خدا ہے؟ یا خدا کا نمائندہ؟ حقیقت تو یہ ہے کے سارے کام کو انجام دیتی ہے ایٹومک طاقت اور یہ طاقت لازوال، لامتناہی اور لامحدود ہے اور اسکی کوئی شکل نہیں یعنی اجئے، امر، اننت اور نراکار اور یہ ایک ثابت شدہ سچ ہے۔ جبتک کسی کی سوچ کسی کا یا اسکے خود کا نقصان نا کرے تب تک ہم اسے کو سنسکار نہیں کہہ سکتے کسی بھی انسانی اعمال سے انسانیت کو فائدہ پہنچے تب تک وہ کبھی کو سنسکار نہیں ہوسکتا۔ دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جس میں صرف نفع ہی نفع ہو اور نقصان نا ہو۔ اللہ تعالی کی سوچ کے ساتھ جس طرح شیطانی سوچ موجود ہے ٹھیک اسی طرح دنیا کے ہر عمل کے برعکس عمل ہوتا ہے اور یہ قدرتی تھیوری کے مطابق ایک خدا کی سوچ کے برعکس سینکڑوں خداوں والی سوچ بھی موجود ہے اور اسے مٹانے کی طاقت یا حیثیت کسی میں بھی نہیں ہے اور یہ لاکھوں سالوں سے چلی ارہی ہے اور انے والے کروڑوں سالوں تک چلے گی۔ ایک خدا کی سوچ اور سینکڑوں خداوں کی سوچ کی لڑائی میں انسانیت کو صرف نفرت ہی نفرت ملی اور اس سوچ سے انسانی سماج کو کوئی فائدہ نہیں ملا۔ یہ سوچ ہی گناہ والی سوچ ہے اور جو اس سوچ کے تحت کام کرتے ہیں وہ گناہ کرتے ہیں اور وہی کافر ہیں۔

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ (75)

اپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو۔

تشریح۔ نیک لوگ اس سوچ کے خلاف اواز اٹھاتے ہیں کے اس سوچ سے کیا فائدہ ہے اور اسکی تحقیقات کی جائے۔

أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ (76)

تم اور تمہارے اگلے باپ دادا سب وہ سب میرے دشمن ہیں۔

تشریح۔ ایسی سوچ رکھنے والے نیکی اور امن چاہنے والوں کے دشمن ہوتے ہیں اور یہ سوچ چاہے کتنی پرانی کیوں نا ہو ہمیشہ ہی انسانیت کی دشمن ہے۔

پیغام! اگر بت پرستی کرنے والوں سے کوئی نقصان نہیں تو پھر یہ دشمنی کیوں؟ انسان کا دشمن کون ہے؟ جو اسے تکلیف دیتا ہے یا جو اسے پریشان کرتا ہے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں جو انکا سکھ چین چھین لیتا ہے۔ جب بت کچھ کر ہی نہیں سکتے یعنی نا نفع نا نقصان تو پھر ان سے دشمنی کیوں؟

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيٓ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ (77)

سچے اللہ کے سوا جو تمام جہاں والوں کا پالنہار ہے۔

تشریح۔ وہی اعلی طاقت جو ہر ایٹم کے اندر موجود ہے اور سارا جہاں اسکے اختیار میں ہے۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (78)

جس نے مجھے پیدا کیا وہی میری راہبری کریگا۔

تشریح۔ اسی ایٹم سے ہم سب پیدا ہوئے ہیں اور وہی اعلی طاقت ہمارے دماغ میں اچھی سوچ پیدا کرتی ہے اور نیکی کا راستہ دکھاتی ہے۔

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (79)

وہی ہو جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

تشریح۔ اور اسی اعلی طاقت کے ذریعہ قدرت کا ہر ردعمل انجام پاتا ہے اور ہمیں خوراک بھی ملتی ہے۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (80)

اور جب میں بیمار ہو جاوں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

تشریح۔ بیمار ہونے پر ہمیں قدرت سے ہی اسکا علاج ملتا ہے اور بیماری سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (81)

وہی مجھے ماریگا پھر مجھے زندہ کریگا۔

تشریح۔ قدرت ہی ہمیں مارتی ہے اور قدرت میں ہی ہم دوبارہ جنم لیتے ہیں۔

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ (82)

اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کے وہ روز جزا میں میرے گناہ بخش دیگا ۔

تشریح۔انسان کی غلطیوں کی بخشش ہوگی انکی خود کی زندگی کے حساب کتاب میں اور جان بوجھ کر کی گئی غلطیوں کو گناہ کہتے ہیں جسکی کوئی معافی نہیں۔

پیغام! گناہ کی معافی تب ہوگی جب گنہگاروں کے ذریعہ ہوئے نقصان کی بھرپائی گنہگار خود کریں اور پھر تمام گناہوں سے توبہ کریں یعنی مخلوق کی خدمت میں اپنا وقت، دولت اور محنت خرچ کریں۔

رَبِّ هَبْ لِي حُكْماً وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (83)

میرے رب مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور نیک لوگوں میں ملا دے۔

تشریح۔اے ہمارے رب ہم سب کو علم عطا کر اور نیک بننے میں ہماری مدد فرما۔

وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ (84)

اور میرا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھ۔

تشریح۔ہماری نیکی اور ہماری سچائی ہمارے انے والی نسلوں تک ضرور پہنچے اور سماج میں نیکی اور علم کو قائم کرنے میں انے والی نسلوں کی مدد فرمائے۔

وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ (85)

مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔

تشریح۔اور ہمیں سکون والے سماج اور دنیا کا وارث بنا ۔

وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ (86)

اور میرے باپ کو بخش دے وہ گنہگاروں میں سے تھا ۔

تشریح۔اور ہماری پہلی والی نسلوں کی غلطیوں کو معاف کریں جو اپنے راستہ سے بھٹک گئے تھے اور مذہب کے نام پر لڑتے تھے ۔

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (87)

اور جس دن لوگوں کو دوبارہ جلایا جائے گا اسوقت مجھے رسوا نا کر۔

تشریح۔سچائی اور امن کے راستہ پر چلتے ہوئے میری ضرورت سے زیادہ لالچ، ہوس اور اونچی خواہشات کو جلا کر راکھ کر دیا جائے تا کہ اس فطرت کی وجہ سے مجھے بے عزت نا ہونا پڑے۔

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (88)

جس دن مال اور اولاد کچھ کام نا ائینگے۔

تشریح۔عزت اور سچائی کے ساتھ جینے مرنے کے اگے دولت اور اولاد رکاوٹ نے بنے۔

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (89)

لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ کے سامنے بے عیب دل لیکر جائے۔

تشریح۔ہمارے ضمیر میں نیکی اور اللہ والی سوچ ہمیشہ موجود رہے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ (90)

اور پرہیزگاروں کے لئے جنت بلکل سامنے لادی جائیگی۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگاروں کی زندگی امن وسکون سے بھر جائے اور عالم ہمیشہ ایک رہیں ۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ (91)

اور گمراہ لوگوں کے لئے جہنم ظاہر کر دی جائیگی۔

تشریح۔ بدتمیز، بے حیااور گنہگاروں کے لئے بدسکونی اور بے چینی ہمیشہ انہیں ستاتی رہے۔

وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ (92)

اوران سے پوچھا جائیگا جنکی تم عبادت کرتے تھے وہ کہاں ہیں۔

تشریح۔ گنہگاروں سے جب پوچھا جائیگا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں وہ خدا مانتے تھے اور اللہ تعالی کے اصولوں کو چھوڑ کر انکے اصولوں کی تعبداری کرتے تھے۔

مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ (93)

جو اللہ کے سوا؟ کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں؟

تشریح۔ قدرت یعنی اللہ کو چھوڑ کر کوئی بھی طاقت انسان کی مددگار نہیں ہوسکتی۔ وہ قدرت ہی ہے جو انسان کے اندر نیکی اور بدی کی سوچ پیدا کرتی ہے اور انسان کے ذریعہ سے تمام انسانی اعمال انجام پاتے ہیں۔

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ (94)

پس وہ سب اور کل سب جہنم میں ڈال دئے جائینگے۔

تشریح۔ گمراہ اور گنہگار بدسکونی کی زندگی میں اوندھے منھ ڈال دئے جائینگے ۔

وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ (95)

اور ابلیس کے تمام لشکر سبھی وہاں۔

تشریح۔ انسانی سماج میں گناہ اور گنہگاروں کی نشاندہی کرتا ہے ''ابلیس''، یعنی انسانی دماغ میں جو شیطانی سوچ پیدا ہوتی ہے اسے ابلیس کہتے ہیں اور یہ مرتے دم تک انسان کے ذہن میں اللہ (نیک) کی سوچ اور شیطانی سوچ (برائی) موجود رہتی ہے اسلئے قران شریف میں اللہ فرماتے ہیں ''اخری وقت تک تجھے مہلت دونگا''۔

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ (96)

اپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔

تشریح۔ اصول اور قدرت کو لیکر تمام قسم کی غلط فہمیاں پالنے والے ہمیشہ اپس میں لڑتے رہینگے اور امن وسکون کو بگاڑتے رہینگے۔

تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (97)

قسم اللہ کی ہم تو یقینا غلطی پر تھے۔

تشریح۔ اور بات بات پر اللہ کی قسمیں کھاتے رہینگے اور اپنی جہالت کی داستان بیان کرتے رہیں گے۔

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (98)

جبکہ تمہارے رب کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔

تشریح۔ اپنے گناہوں کی ذمہ داری دوسروں پر تھوپنے کی کوشش میں کہیں گے کے ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، حسد، ہوس اور نفرت کو ہی خدا سمجھ بیٹھے تھے۔

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ (99)

اور ہمیں تو سوائے ان بدکاروں کے اور کسی نے گمراہ نہیں کیا۔

تشریح۔ اور اپنے اعمال کی ذمہ داری بدکاروں پر تھوپنے کی کوشش کرینگے۔

فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ (100)

اب تو ہمارا کوئی سفارشی نہیں۔

تشریح۔ اور تکلیف کے وقت انکا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ (101)

اور نا کوئی غم خوار دوست۔

تشریح۔اور نا کوئی غمخوار ہوگا۔

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (102)

اگر کاش ہمیں ایک بار پھر جانا ہوتا تو ہم پکے سچے مومن بن جاتے۔

تشریح۔ایمان والا بننے کا موقعہ ملنے کی امید رکھتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں نیک کام ضرور کرینگے مگر انکے دماغ میں کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (103)

یہ ماجرا یقینا ایک زبردست نشانی ہے ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

تشریح۔ان ساری آیتوں میں انسانی سماج کے کچھ گنہگار طبقہ کے دماغ کا حال بیان ہے۔سماج میں ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو نیکی اور پرہیزگاری کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں لیکن اندر سے وہ بالکل ایمان والے نہیں ہوتے ۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (104)

یقینا اپکا پروردیگار ہی غالب مہربان ہے۔

تشریح۔اور قدرت ہی غالب اور مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ (105)

قوم نوح نے نبیوں کو جھٹلایا۔

تشریح۔پیغمبر نوح یعنی رشی منو کی قوم کے لوگوں نے انہیں جھوٹا سمجھا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ (106)

جبکہ انکے بھائی نوح نے کہا کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں ہے۔

تشریح۔قوم کے وفادار بندے نوح نے سب کو ہوشیار کیا۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (107)

سنو میں تمہاری طرف اللہ کا مانتدار رسول ہوں۔

تشریح۔اور کہا کے وہ انکے وفادار رسول ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (108)

پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے اور میری بات ماننی چاہئے۔

تشریح۔لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور رسولوں کی بتائی ہوئی سچی اور نیک راہ کو مان کر چلنا چاہئے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ (109)

میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا بدلہ تو میرے رب کے پاس ہے۔

تشریح۔سچی راہ بتانے کے لئے رسولوں کو کسی معاوضہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ انکا معاوضہ اللہ دیتا ہے اور وہ اللہ سے ہی امید رکھتے ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (110)

پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری تعبداری کرو ۔

تشریح۔انہوں نے کہا کے لوگ اللہ کے عذاب سے ڈریں اور سچے راستہ پر چلیں۔

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ (111)

قوم نے جواب دیا کے ہم تجھ پر ایمان لائیں تیری تعبداری تو رذیلوں نے کی ہے۔

تشریح۔قوم کے لوگوں نے انکار کیا اور کہا کے انہیں تو غریب لوگ ہی مانتے ہیں۔

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (112)

اپ نے فرمایا مجھے کیا خبر کے وہ پہلے کیا کرتے تھے۔

تشریح۔نوح نے فرمایا جو لوگ انہیں مانتے ہیں انہیں انکے ایمان لانے سے پہلے والی زندگی کے بارے میں وہ نہیں جانتے۔

إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَى رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ (113)

ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہو تو۔

تشریح۔پھر فرمایا حساب کتاب کا مالک اللہ ہے اور یہ لوگ نہیں سمجھتے۔

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ (114)

میں ایمان داروں کو دھکے دینے والا نہیں۔

تشریح۔پھر فرمایا جو انکے پاس ائے ہیں اور انکی باتوں پر یقین کرتے ہیں وہ انہیں بھگا نہیں سکتے ۔

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (115)

میں تو صاف طور پر ڈرا دینے والا ہوں۔

تشریح۔پھر فرمایا کے میں تو صاف سچ بتانے والا ہوں۔

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ (116)

انہوں نے کہا اے نوح اگر تو باز نا ایا تو یقینا تجھے سنگسار کر دیا جائیگا۔

تشریح۔نوح کو پتھروں سے سنگسار کر دینے کی دھمکی دی گئی۔

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ (117)

کہا میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

تشریح۔نوح نے اپنے رب سے کہا کے انکی قوم انہیں جھوٹا سمجھتی ہے۔

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (118)

پس تو مجھ میں اور ان میں فیصلہ کر دے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔

تشریح۔پھر نوح نے اللہ سے گناہ اور نیکی کا حساب طلب کیا اور دعا کی کے انکے نیک ساتھیوں کی حفاظت فرما۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (119)

ہم نے انہیں اور انکے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نجات دے دی۔

تشریح۔اللہ تعالی یعنی قدرت نے اس زمانے کے نیک لوگوں کو امن اور سکون والی کشتی میں سوار کیا ۔

ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ (120)

اور باقی لوگوں کو ڈوبا دیا۔

تشریح۔اور بے ایمان، دغاباز اور گنہگاروں کو بدسکونی اور تکلیفوں کے سمندر میں ڈوبا دیا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (121)

یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔

تشریح۔ یہ ایک نشانی ہے ایمان والوں کے لئے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (122)

بے شک اپکا پروردیگار زبردست رحم والا ہے۔

تشریح۔ اور ہم سب کا رب یعنی قدرت ہم سب پر رحم کرنے والی اور غالب ہے۔

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ (123)

عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔

تشریح۔ پیغمبر عاد کی قوم نے رسولوں کی سچائی اور انکے پیغام کو جھٹلایا تھا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ (124)

جبکہ ان سے انکے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۔

تشریح۔ اور عاد کے بھائی ہود نے بھی لوگوں کو اطلاع دی تھی۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (125)

میں تمہارا امانتدار رسول ہوں۔

تشریح۔ عاد انکا رسول ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (126)

بس اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

تشریح۔ اللہ تعالی کے عذاب سے لوگ ڈریں اور رسولوں کی بات مان کر سہی راستہ پر چلیں۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (127)

میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں طلب نہیں کرتا میرا ثواب تو جہاں کے پروردیگار کے پاس ہے۔

تشریح۔ ان باتوں پر رسول کوئی اجرت نہیں لیتے اور اپنے معاوضہ کی امید قدرت سے رکھتے ہیں۔

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ (128)

کیا تم ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشہ یادگار بنا رہے ہو۔

تشریح۔ کیا لوگ اپنی اونچی خواہشات یعنی لالچ، حسد اور ہوس میں اپنا گھر بنا رہے ہیں۔

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ (129)

اور بڑی صنعت والے کہہ رہے ہوں گویا کے تم ہمیشہ یہیں رہو گے۔

تشریح۔ لالچ، حسد، ہوس اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کا محل بنا کر سوچتے ہیں کے وہ زندگی بھر اس میں رہینگے۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ (130)

اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہیں تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔

تشریح۔ اور اس امید کو پورا کرنے کے لئے لوگوں پر ظلم کر کے دولت کماتے ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (131)

اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔

تشریح۔اللہ تعالی کے عذاب سے ڈریں اور رسولوں کی سچی ہدایت کو مانیں۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْ أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ (132)

اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری امداد کی جنہیں تم جانتے ہو۔

تشریح۔اگر عالم یعنی گیانی ہو تو اللہ (قدرت) کے دئے ہوئے بدسکونی کے عذاب سے ڈریں۔

أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِيْنَ (133)

اس نے تمہاری مدد کی مال اور اولاد سے۔

تشریح۔قدرت نے ہر انسان کی حیثیت اور رتبہ مقرر کر رکھا ہے مال دولت اور اولاد سے۔دولت کا مطلب سکون، اولاد کا مطلب وفادار دوست لوگ یا خیر خواہ ۔

پیغام! دولت کا مطلب سکون جو قدرت سے انسان کو ملتا ہے اور اولاد کا مطلب وفادار یا خیر خواہ نیک ساتھی ۔

وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (134)

باغات سے اور چشموں سے۔

تشریح۔اور سکون کی زندگی امن وچین کی سانسوں کے ساتھ۔

إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (135)

مجھے تو تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

تشریح۔اونچی خواہشات میں لالچ، حسد اور ہوس کا محل بنانے والوں کو بدسکونی اور بے چینی کا عذاب اور یہ نتیجہ یا اندیشہ ہر سچے انسان کو سمجھ میں اتا ہے۔

قَالُوا سَوَاء عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِيْنَ (136)

انہوں نے کہا اپ واعظ کہیں یا واعظ کہنے والوں میں نا ہوں ہم پر یکساں ہے۔

تشریح۔جس انسان کی ساری سوچ فکر اور ایمان ختم ہو جاتا ہے اور جب وہ گناہ کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے اسے سچائی اور اچھائی سمجھنا بڑا مشکل ہے۔

إِنْ هَذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ (137)

یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے۔

تشریح۔اور وہ اپنی سوچ کے نقش قدم پر ہی چلے گا جو اسکے دماغ میں پہلے سے ہی براجمان تھی۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (138)

اور ہم ہرگز عذاب نہیں دئے جائینگے۔

تشریح۔اور جو ایمان والے ہونگے انہیں بدسکونی کا عذاب نہیں ہوگا۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِيْنَ (139)

عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا اسلئے ہم نے انہیں تباہ کر دیا یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر بے ایمان تھے۔

تشریح۔جو قدرتی سچائی کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور امن وسکون کے اصولوں کو انکار کرتے ہیں اسے قدرت بے چینی اور بدسکونی سے برباد کر دیتی ہے اور اس میں ایک نشانی ہے اور زیادہ سے زیادہ مومن نہیں ہو سکتے۔

پیغام! گناہ کو اپنا مقصد بنانے والوں کو نصیحت کرنا صرف وقت کی بربادی ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (140)

بے شک اپکا رب غالب مہربان ہے۔

تشریح۔بے شک قدرت ہی سب پر مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ (141)

ثمودیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔

تشریح۔پیغمبر ثمود کی قوم کے لوگوں نے بھی نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، سچائی، عدم تشدد اور علم کا راستہ دکھانے والوں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ (142)

ان کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

تشریح۔ثمود کے بھائی صالح نے بھی گنہگاروں کو گناہ کے عذاب کے بارے میں متنبیہ کیا تھا یعنی سمجھایا تھا۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (143)

میں تمہاری طرف امانتدار اللہ کا رسول ہوں۔

تشریح۔اور انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کے سکون اور سچائی کا راستہ ہی امن کا راستہ ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (144)

اور تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

تشریح۔اور قدرت کے عذاب یعنی گنہگاروں کے گناہ کا نتیجہ یعنی بدسکونی سے بچنے کیلئے رسول کے ذریعہ بتائے گئے امن کا راستہ اختیار کرنا ہی سہی راستہ ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (145)

میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو بس پروردیگار پر ہی ہے۔

تشریح۔سچائی اور علم کا راستہ بتانے والے نیک لوگ کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ صرف قدرت سے ہی اسکی امید رکھتے ہیں۔

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ (146)

کیا ان چیزوں میں ہے جو یہاں تم امن کے ساتھ چھوڑ دئے جاوگے۔

تشریح۔لوگ خالی ہاتھ آتے ہیں اور خالی ہاتھ جاتے ہیں۔

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (147)

یعنی باغوں اور ان چشموں میں۔

تشریح۔مگر جسے امن اور علم کی زندگی ملتی ہے اسے جنت کا سکھ دنیا میں بھی ملتا ہے اور ٹھنڈے پانی کے نہر کی طرح ٹھنڈک۔

وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ (148)

اور ان کھیتوں اور کھجوروں کے باغوں میں جنکے شگوفے نرم و نازک ہیں۔

تشریح۔انکی زندگی پھل دار ہوتی ہے اور انکی اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً فَارِهِينَ (149)

اور تم پہاڑوں کو تراش کر مکان بنا رہے ہو۔

تشریح۔لوگ خوشی خوشی اپنے خوابوں کی عمارت اپنی اونچی خواہشات کی اینٹوں سے بناتے ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (150)

پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

تشریح۔اور اس خالی عمارت کے بنانے کے چکر ہیں دماغ کی سوچ اور گناہ کے عذاب سے ڈریں اور زندگی میں امن و چین پانے کے لئے رسولوں کے ذریعہ بتائے گئے نیکی کے راستہ پر چلیں۔

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ (151)

بے باک حد سے گزر جانے والے کی اطاعت سے باز آجاو۔

تشریح۔اپنے دماغ میں پیدا ہونے والی گنہگار سوچ کو قابو میں رکھیں۔

الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (152)

جو ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

تشریح۔دماغ میں پیدا ہونے والی گنہگار سوچ ہی سماج میں بدسکونی اور فساد کی بنیاد ڈالتی ہے۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ (153)

وہ بولے تم ان میں سے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔

تشریح۔سچائی بتانے والوں کو جاہل، گنوار اور بیوقوف لوگ جادوگر سمجھتے ہیں۔

مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (154)

تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے اگر تو سچوں میں ہے تو کوئی معجزہ لے آ۔

تشریح۔نیکی بتانے والوں پر ہمیشہ لوگوں نے شک ظاہر کیا اور ثبوت مانگتے رہے۔

پیغام! سچائی اتنی بلند ہوتی ہے اور کبھی نا کبھی اور کسی نا کسی وقت لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔

قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (155)

اپ نے فرمایا یہ اونٹنی پانی پینے کی ایک باری ہے اسکی ہے اور ایک مقرر دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ (156)

اسے برائی سے ہاتھ نا لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہیں گرفت میں لے لیگا۔

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ (157)

پھر بھی انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں بس وہ پشیمان ہو گئے۔

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (158)

اور عذاب نے انہیں ادبوچا بے شک اس میں عبرت ہے اور ان میں اکثر مومن نا تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (159)

بے شک اپکا رب زبردست اور مہربان ہے۔

تشریح۔آیتیں 155 سے 159

ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات رکھنے والے ایسی سوچ سے پریشان ہوتے ہیں۔انسان کی زندگی کے ساتھ سکھ دکھ، امن چین بھی ملا رہتا ہے۔غم اور خوشی باری باری انسان کی زندگی میں اتے رہتے ہیں یعنی کبھی اونٹ پانی پیتا ہے اور کبھی انسان۔اس قدرتی کھیل سے جو انسان اوب جاتا ہے یا یہ سوچتا ہے کے اسے زندگی بھر امن وچین اور سکھ شانتی ملے گی تو وہ یقینا اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی قسمت میں عذاب کی لکیریں کھینچ لیتے ہیں اور قدرت ہی سب پر غالب اور مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ (160)

قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ (161)

ان سے انکے بھائی لوط نے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (162)

میں تمہاری طرف امانتدار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (163)

اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (164)

میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے جو تمام جہاں کا رب ہے۔

تشریح۔آیتیں 160 سے لیکر 164 تک! پیغمبر لوط نے بھی لوگوں کے سامنے اپنے سچے اصولوں کو ثابت کیا اور کوئی معاوضہ نہیں مانگا ۔

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ (165)

کیا تم جہاں والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔

تشریح۔انسانی سماج صرف مردوں کے لئے نہیں ہے اور ہمیشہ انسانی سماج میں مرد اپس میں ملکر سماج کی باگ دوڑ سنبھالتے ہیں۔

پیغام ! کسی بھی اہم یا خاص فیصلہ کے لئے مرد صرف مردوں کے پاس ہی جاتے ہیں اور اس آیت میں بھی یہی بات کہی گئی ہے۔

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ (166)

اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ نے تمہارا جوڑ بنایا انکو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم تو ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔

تشریح۔قدرت نے سماج میں عورتوں کی تخلیق کی اور مرد کبھی بھی عورت کو اپنی برابری کا درجہ نہیں دیتے اور اس پر ظلم اٹھاتے رہتے ہیں اور عورت کے دماغ اور اسکی شخصیت کا انکار کرتے ہیں اور جو قوم ایسا کرتی ہے وہ یقیناً حد پار کرنے والی قوم ہے۔

پیغام! یہ آیت بالکل ''ہم جنس پسندی'' کی طرف اشارہ نہیں کرتی کیونکہ اگر لوط کے قوم کے لوگ عورت کو چھوڑ کر صرف مردوں سے ہی جنسی تعلق کرتے تو انکی قوم میں پیدائش کا اوسط نا کے برابر ہو جاتا ۔

نوٹ! ان ایتوں میں ''عربی زبان'' میں مباشرت کا کوئی ذکر نہیں ہے اسلئے اس آیت کو مباشرت کے ساتھ جوڑنا بلکل غلط ہوگا؟

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ (167)

انہوں نے جواب دیا اے لوط اگر تو باز نا آیا تو نکال دیا جائیگا ۔

تشریح۔لوط کو اسکی قوم کے لوگوں نے دھمکی دی۔

پیغام! عورت کے حق کے لئے لڑنے والے پیغمبر لوط کو بھی دھمکی دی گئی۔

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ (168)

اپ نے فرمایا میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔

تشریح۔پیغمبر لوط نے جواب میں کہا عورت کو کمزور اور نا قابل سمجھنے والی سوچ سے انہیں نفرت ہے۔

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ (169)

میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو اس سے بچالے جو یہ کرتے ہیں۔

تشریح۔اور انہوں نے ایسی گندی سوچ سے خود کو اور اپنے خاندان کو ازاد رہنے کی دعا کی۔

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ (170)

پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو بچالیا ۔

تشریح۔اور اللہ تعالی یعنی قدرت نے انکی دعا قبول کی۔

پیغام! آیت 167 سے 170 جس قوم کی عورتیں عالم اور ازاد ہوتی ہیں اور جس سماج میں مرد عورت کا درجہ برابر کا ہوتا ہے دنیا میں وہی قوم ترقی اور حکومت کرتی ہے۔ دنیا میں نظر دوڑانے سے تاریخ اسکی مثال بیان کرتی ہے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنی بیٹی کو عالمہ کا درجہ دیکر اس بات کو ثابت کیا تھا اور اپنی بیوی خدیجہ کے کاروبار میں انکی مدد کی اور یہ ثابت کیا کے عورت کی ازادی یعنی معاشی اور سیاسی معاملات میں انہیں پوری طرح ازادی ملنی چاہئے اور عورت کو بھی مردوں کے برابر کا درجہ دیا جائے۔ عورت کو غلام نا سمجھیں بلکہ انہیں غلامی سے ازادی دی جائے جو انہوں نے کر کے دکھایا اور تاریخ بھی گواہ ہے۔ اسلامی سماج میں عورتوں کو یہ حق یا ازادی نہیں ہے کے وہ سماج کے کسی فیصلہ میں شریک ہوں۔

إِلَّا عَجُوزاً فِي الْغَابِرِينَ (171)

بجز ایک بڑھیا کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگئی۔

تشریح۔ پرانے خیالات کے لوگ جو عورت کو کمزور سمجھتے ہیں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

پیغام! اس ایت میں ایک بوڑھی عورت کا ذکر ہے اور عورت کو قید میں رکھنے والی سوچ سماج میں نافذ کرنے والے سماج کی بڑی بزرگ عورت ہی ہوتی ہے۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ (172)

پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔

تشریح۔ عورت کو کمزور یا اسے استعمال کرنے کی چیز سمجھنے والے یا جنسی ضرورت پوری کرنے والا سامان سمجھے والے یا گوشت کا لوتھڑا سمجھنے والے لوگ برباد ہو جاتے ہیں۔

پیغام! موجودہ دنیا میں جو لوگ عورت کے بارے میں ایسی سوچ رکھتے ہیں وہ اللہ تعالی کا عذاب بھگت رہے ہیں اور یہ سب کے سامنے ظاہر ہے۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَسَاء مَطَرُ الْمُنذَرِينَ (173)

اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے لوگوں پر برسا۔

تشریح۔ ایسے لوگوں کے ملک پر بربادی کی بارش ہوتی ہے کیونکہ عورت ہی نسل کو عالم بناتی ہے اور سہی غلط کی تربیت بھی دیتی ہے اگر عورت کے رتبہ کو ہی کمزور بنا دیا جائے تو پوری نسل ہی کمزور ہو جائیگی۔ اج مسلمان قوم اس سازش کا شکار ہے اور ایک خاص شیطانی سازش کے تحت مسلمان عورتوں پر طرح طرح کی بندشیں اور روکاوٹیں لگا کر انہیں کمزور بنایا جا رہا ہے یا بنا دیا گیا ہے جسکی وجہ سے مسلمان قوم میں جاہلوں اور ان پڑھوں کی تعداد زیادہ ہے۔

پیغام! رسول پاک حضرت محمد ﷺ ان باتوں کے خلاف تھے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (174)

یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے ان میں سے بھی اکثر مسلمان نا تھے۔

تشریح۔ اور ان ایتوں میں نشانی ہے عورتوں کی ازادی، مردوں کی برابری اور عورتوں کی تعلیم کی مومن یعنی نیک اور عالم انسان ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (175)

بے شک تیرا پروردیگار غلبے والا مہربانی والا۔

تشریح۔ ہمارا رب مہربان اور غالب ہے۔

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ (176)

ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

تشریح۔ ناستک جو اللہ کے اصولوں اور انکے وجود کو نہیں مانتے یا قدرت کا احترام نہیں کرتے یا اپنے اعمال کے ذریعہ سماج کا امن وسکون بگاڑتے ہیں وہی رسولوں کے صاف، سچے اور فائدہ مند اصولوں کو جھٹلاتے ہیں۔

اس آیت میں لفظ" ایکہ" ہے جو گنوار، اجڈ دماغ والوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ (177)
جبکہ ان سے شیعب نے کہا کیا تمہیں ڈر خوف نہیں۔
تشریح۔ان اجڈ دماغ والے لوگوں سے پیغمبر شعیب نے پوچھا کیا انہیں بدسکونی اور بیماریوں کا خوف نہیں (اجڈ دماغ والے یا خرد ماغ والے صفائی پسند نہیں ہوتے)
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (178)
میں تمہاری طرف امانتدار رسول ہوں۔
تشریح۔پیغمبر شعیب نے بھی اپنی پہچان دی ۔
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (179)
اللہ کا خوف کھاو اور میری فرمانبرداری کرو۔
تشریح۔انہوں نے اجڈ اور خرد ماغ والوں سے کہا کے بدسکونی اور بیمار زندگی اللہ تعالی کا عذاب ہے اس سے ڈریں اور سچائی کی باتوں کو مان کر چلیں۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ (180)
میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا میرا اجر تمام جہاں کے پالنے والے کے پاس ہے۔
تشریح۔نیکی، پرہیزگار اور علم کا راستہ بتانے والے کبھی اسکا معاوضہ نہیں مانگتے۔
أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ (181)
ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نا کرو۔
تشریح۔اپنے اعمال کو اپنے ضمیر سے پیائش کریں اور گناہ کرنے والوں میں سے نا بنیں۔
وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ (182)
اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔
تشریح۔اور اپنے ضمیر کو پیمانہ بنا کر نیکی اور بدی والی سوچ کا فیصلہ کریں۔
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (183)
لوگوں کو انکی چیزیں کمی سے نا دو زمین میں فساد مچاتے نا پھیرو ۔
تشریح۔انصاف کے پیمانے کو جذبات کی لہروں میں نا جھونکیں اور اپنے آپکو افضل سمجھتے ہوئے دوسروں کی سوچ کو برا سمجھ کر زمین میں فساد نا پھیلائیں۔
وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ (184)
اللہ کا خوف رکھو جس نے تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ۔
تشریح۔تمام مخلوق کو پیدا کرنے والی قدرت اور اسکے بنانے والے اللہ تعالی کے بدسکونی کے عذاب سے ڈریں.
پیغام!انسان کو سب سے زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے جب اسکا سکون چلا جاتا ہے اور بدسکونی اسے گھیر لیتی ہے۔
قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ (185)
انہوں نے کہا تو ان میں سے ہے جس پر جادو کیا گیا ۔
تشریح۔جاہل، اجڈ اور خرد ماغ اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے انسان سچائی بتانے والوں کی سچائی کو جادو سمجھتے ہیں اور یہ اسلئے کے برائی اور نفرت انکے دماغ کی ساری کھڑکیاں بند کر دیتی ہیں اور انہیں سچائی نظر نہیں اتی۔
وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (186)
اور تو تو ہم جیسا ہی ایک انسان ہے اور ہم تمہیں جھوٹ بولنے والا ہی سمجھتے ہیں۔

تشریح۔ناسمجھ لوگ حقیقت کو چھوڑ کر معجزا کی امید رکھتے ہیں اور سچائی کو جھٹلاتے ہیں۔

فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفاً مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ (187)

اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر اسمان سے ٹکڑا گرادے۔

تشریح۔لوگ سچائی بتانے والوں سے ناممکن غیر عقلی اور غیر منطقی باتوں کی امید رکھتے ہیں۔

قَالَ رَبِّيْ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ (188)

کہا میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

تشریح۔پیغمبر شعیب نے قدرتی سچائی بتائی۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (189)

انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا ۔

تشریح۔سچائی کو جھٹلانے والے لوگوں کو جہالت، نفرت اور بدسکونی کے عذاب نے گھیر لیا ہے اور انسان کے دماغ کے اندر جو نیکی کے خیالات رہتے ہیں وہ بھی دھیرے دھیرے ختم ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ بھی اللہ تعالی کے عذاب کے گھیرے میں اجاتے ہیں۔

إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِيْنَ (190)

یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نا تھے۔

تشریح۔جاہلوں کے درمیان سچائی سمجھنے والے یا سچائی پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں یعنی ایمان والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (191)

یقیناً تیرا پروردیگار غلبہ والا مہربان ہے۔

تشریح۔اور یقیناً سب کو پالنے والی قدرت ہے جو غالب اور مہربان ہے۔

وَإِنَّهُ لَتَنزِيْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (192)

اور بے شک یہ رب العامین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔

تشریح۔بے شک قدرت کے ہر زرے میں رب العالمین یعنی قوت والی طاقت موجود ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِيْنُ (193)

اسے امانتدار فرشتہ لیکر ایا ہے۔

تشریح۔قدرت کی اس طاقت کو انجام دینے میں کوارک اور گلون نام کے دو زرے ہیں جس سے پلوٹون بنا تھا۔

عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِيْنَ (194)

اپ کے دل پر اترا کے اپ اگاہ کردینے والوں میں سے ہو جائیں۔

تشریح۔قدرت نے انسان کو دماغ دیکر سچائی کی پہچان دی۔دل دھڑکتا ہے تو دماغ کام کرتا ہے قدرت نے انسان کے دماغ کو وہ تعلیم دی جس سے انسانوں نے قدرت کو سنوارا اور اسکا مزا اٹھانا سیکھا ۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (195)

صاف عربی زبان میں۔

تشریح۔قدرت نے انسان کو بولنا سکھایا اور اس سچائی کو رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے عربی زبان میں عرب کے لوگوں کو سمجھایا ۔

وَإِنَّهُ لَفِيْ زُبُرِ الْأَوَّلِيْنَ (196)

اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

تشریح۔قران کے ذریعہ بتائے گئے اللہ تعالی کے قدرتی اصول سارے نبیوں کے صحیفوں میں پائے جاتے ہیں ۔

أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاء بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ (197)

کیا انہیں یہ نشانی کافی نہیں کے حقانیت کو اسرائیل کے علما بھی جانتے ہیں۔

تشریح۔سارے عالم حقیقت کو پہچان لیتے ہیں چاہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہی کیوں نا ہوں۔

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَى بَعْضِ الْأَعْجَمِيْنَ (198)

اور اگر ہم کسی عجمی شخص پر نازل کرتے۔

تشریح۔انسانوں کے درمیان میں سے کسی خاص انسان کے دماغ سے ہی سچا علم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِيْنَ (199)

پس وہ انکے سامنے اسکی تلاوت کرتا تو یہ اسے باور کرنے والے نا ہوتے۔

تشریح۔سچائی کو جتنا بھی ثابت کیا جائے جاہل اور گنہگار اسے قبول نہیں کرتے۔

كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِيْ قُلُوبِ الْمُجْرِمِيْنَ (200)

اسی طرح ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں اس انکار کو داخل کر دیا ۔

تشریح۔گنہگار ہمیشہ سچائی کو انکار کرتے رہتے ہیں۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ (201)

وہ جب تک دردناک عذاب کو ملاحضہ نا کرلیں ایمان نا لائینگے۔

تشریح۔وہ تب تک سچائی کو قبول نہیں کرینگے جبتک اپنی بربادی کا نظارہ نا کرلیں۔

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (202)

پس وہ عذاب انکو ناگہاں اجائیگا انہیں اسکا شعور بھی نہیں ہوگا ۔

تشریح۔اور جب عذاب ائیگا تو انہیں کوئی مہلت نہیں ملیگی ۔

فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ (203)

اسوقت کہیں گے ہمیں کچھ مہلت دی جائے۔

تشریح۔اور کہیں گے ہمیں مہلت دی جائے۔

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ (204)

پس کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں۔

تشریح۔اور عذاب انہیں اپنے گھیرے میں لے لیگا ۔

أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِيْنَ (205)

اچھا یہ بتاو اگر ہم نے انہیں کئی سال بھی فائدہ اٹھانے دیا۔

تشریح۔جاہل اور اجڈ دماغ والے گنہگار قدرت کے دئے ہوئے ہر فائدہ کو بھول جاتے ہیں۔

ثُمَّ جَاءهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ (206)

پھر انہیں وہ عذاب اجائیگا جن سے یہ دھمکائے جاتے ہیں۔

تشریح۔اور قدرتی اصولوں کے تحت انہیں وہی ملتا ہے جسے وہ بوتے ہیں۔

مَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ (207)

تو جو کچھ یہ برتتے رہے اس میں کچھ بھی فائدہ نا پہنچا سکیں گے۔

تشریح۔گناہ سے کمایا ہوا فائدہ وقتی ہوتا ہے اور یہ زیادہ دنوں تک نہیں چلتا اور وہ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ (208)

ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اسی حال میں کے اس میں ڈرانے والے تھے۔

تشریح۔کسی بھی سوچ یا اصول کو قدرت ہلاک نہیں کرتی جس میں فائدہ نا ہو یعنی جو سوچ اور اعمال غیر قدرتی یا غیر منطقی ہوتی ہے وہ وقت کی گردش میں ختم ہو جاتی ہے۔

ذِكْرَى وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ (209)

نصیحت کے طور پر ہم ظلم کرنے والے نہیں۔

تشریح۔اور قدرت کسی پر زرا سا بھی ظلم نہیں کرتی۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ (210)

اسے لیکر شیطان نہیں ائے۔

تشریح۔نیکی کے ساتھ بدی مقرر کر کے قدرت نے دنیا کو رنگین بنایا۔

وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ (211)

نا وہ اس قابل ہیں اور نا انہیں اسکی طاقت ہے۔

تشریح۔کوئی بھی انسانی سوچ قدرت کو بدل نہیں سکتی۔

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ (212)

بلکہ وہ تو سننے سے بھی محروم کر دئے گئے ۔

تشریح۔یقینا قدرت اپنے اصولوں کے ساتھ چلتی ہے اور وہ کسی کے بس میں بھی نہیں اور نا کسی کی سنتی ہے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ (213)

پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نا پکار کے تو بھی سزا پانے والوں میں ہو جائیگا۔

تشریح۔قدرت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کو قدرت سزا دیتی ہے۔

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (214)

اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دیں ۔

تشریح۔قدرت کا عذاب اور اسکی سچائی کے بارے میں ایک دوسرے کو سمجھائیں ۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (215)

اسکے ساتھ فروتنی سے پیش آ جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تعبداری کرے۔

تشریح۔سچائی کی تعبداری کریں اور قدرت کے اگے اپنی ہر غیر ضروری خواہشات کو جھکا دیں۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ (216)

اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو تو اعلان کر دے کے میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو۔

تشریح۔سچائی کے خلافی کرنے والوں کو کہہ دیں کے ایمان والے ان سب باتوں سے بیزار ہیں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (217)
اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔
تشریح۔قدرت پر بھروسہ رکھو جو سب کا نگہبان ہے
الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ (218)
جو تجھے دیکھتا رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے۔
تشریح۔قدرت کے اگے سر جھکانے والوں کو قدرت بھی دیکھتی ہے۔
وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ (219)
اور سجدہ کرنے والوں کے ساتھ تیرا گھومنا پھرنا ۔
تشریح۔اور گنہگاروں کا نیکی کی طرف انا اور نیک کام کرنے والوں کی کوشش کو بگاڑنا بھی قدرتی ہے۔
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (220)
وہ بڑا ہی سننے والا اور خوب ہی جاننے والا۔
تشریح۔قدرت ہی سب دیکھتی اور جانتی ہے۔
هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ (221)
کیا میں تمہیں بتاوں کے شیطان کس پر اترتے ہیں۔
تشریح۔زندگی کی اخرت یعنی اخری وقت میں بھی گنہگار شیطانیت نہیں چھوڑتے۔
تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (222)
وہ ہر ایک گنہگار جھوٹے پر اترتے ہیں۔
تشریح۔گنہگاروں کے دماغ میں طرح طرح کی شیطانیت کی سوچ اتی رہتی ہے۔
يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ (223)
سنی سنائی ہوئی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔
تشریح۔جو بلکل غیر عقلی اور بے بنیاد ہوتی ہے اور اکثر جھوٹی ہوتی ہے۔
وَالشُّعَرَاء يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224)
شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔
تشریح۔جھوٹی کہانی رچنے والے گمراہ لوگ بے بنیاد باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔
أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ (225)
کیا اپ نے نہیں دیکھا کے ایک ایک بیان پر سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔
تشریح۔اور گنہگار گمراہ ہوتے ہیں۔
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (226)
اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔
تشریح۔اور انکی باتوں اور اصولوں میں کوئی سچائی نہیں ہوتی اور وہ جھوٹ سے بھری ہوتی ہے۔
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيراً وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (227)
سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا جنہوں نے ظلم کیا وہ بھی جان لینگے کے کس کروٹ الٹتے ہیں
تشریح۔ہر کسی کو اپنے اپنے عمال کا نتیجہ ملتا ہے۔

سورۃالنمل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے

طٰسٓ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَکِتَابٍ مُّبِیۡنٍ (1)

طس یہ آیتیں ہیں قران کی اور روشن کتاب کی۔

تشریح۔ ط سے طلبات

س سے سینہ بسینہ

جونیک انسان ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی کو ایک طالب علم سمجھ کر علم حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور علم کو اپنے ضمیر (سینہ) سے جوڑ کر اپنی زندگی کو گناہوں سے آزاد رکھتے ہیں یعنی گناہوں سے دور رہتے ہیں اور امن وسکون کی زندگی گزارتے ہیں۔

پیغام! اس سورہ میں انہیں باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہُدًی وَّبُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (2)

ہدیات اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے۔

تشریح۔ نیک اور امن وسکون چاہنے والوں کے لئے خوشخبری۔

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (3)

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ ادا کرتے ہیں اور اخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

تشریح۔ جو انسان نیکی، پرہیزگاری، امن وسکون، محبت، انسانیت، علم اور عدم تشدد کے اصولوں کے اگے اپنا سر جھکاتے ہیں یعنی اسے اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ کر اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں یعنی نماز ادا کرتے ہیں اور اپنی دولت سے ہر قسم کا فرض (زکواۃ) جو سماج نے انکے لئے مقرر کیا ہے ادا کرتے ہیں اور ہر ردوعمل اور تغیر پر یقین رکھتے ہیں جسے انسانی زبان میں فنا یعنی قیامت کہتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ (4)

جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے انکے کرتوت زینت دار کر دکھائے پس وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

تشریح۔ قدرت میں موجود ہر چیز کی موت لازمی ہے۔ اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو ہر چیز کے وجود کی تبدیلی یا تغیر ہے اور لوگ اسے فنا کہتے ہیں ٹھیک اسی طرح دنیا کا بھی خاتمہ ہوگا۔ جس انسان کو اس بات پر یقین ہے تو اسکے اندر کبھی بھی لالچ اور اونچی خواہشات یا موہ مایا نہیں ہوگی۔ اگر ان اصولوں کو انسان اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ لے تو کبھی بھی اسے لالچ، ہوس اور اونچی خواہشات کی موہ مایا پریشان نہیں کریگی۔ یہ ایک علم کی بات ہے جو انسان کو قدرت سے حاصل ہوتا ہے اور اس بات کو اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ کر ہی اسے سکون حاصل ہوتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ (5)

یہی لوگ جنکے لئے برا عذاب اور اخرت میں بھی وہ سخت نقصان یافتہ ہیں۔

تشریح۔ جنکے دماغ میں ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، ہوس، حسد، نفرت اور مغروریت بھرے رہتے ہے ان لوگوں کے لئے بڑا سخت عذاب ہے اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں۔

وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ (6)

بے شک ایکواللہ علیم خبیر کی طرف سے قران سکھایا جاتا ہے۔

تشریح۔قدرت کا کلام یعنی قدرتی فرمان جوانسانی دماغ میں پیدا ہوتا ہے اوراس سوچ کا کتابی نام ہے"قران" جوانسان کوسہی سچے اورایمان والے راستہ پر لے جاتا ہے۔ پیغام!انسانی ضمیر جواسکے دماغ سے ہوتے ہوئے اسکے اعمال کوانجام دیتا ہے اور جوضمیر انسان کوسہی غلط کی پہچان دیتے ہیں اسکا نام ہے"قران" یعنی قدرت کا کلام اور قدرتی طور پر ہرانسان اسے سیکھ جاتا ہے۔قدرت نے انسان کے اندر مایا،ممتا اور محبت جیسے جذبات ڈال کر قدرت ہی انہیں انسانیت سکھاتی ہے اور جب یہ جذبات کتابی شکل اختیار کرتا ہے تو وہ قران بن جاتا ہے۔کسی نے سوال کیا تھا کے اللہ نے اس قران کوکس پرنٹر سے چھپوا کر دنیا میں بھیجا ہے۔کتاب تو انسان لکھتا ہے مگر کتاب کے اندر موجود جذبات قدرت ہی انسانوں کے ذہن میں پیدا کرتی ہے اور یہی جذبات انسان کو نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت اور علم کی تربیت دیتے ہیں کتاب کے اندر موجود اچھا برا جو بھی ہے وہ پوری طرح انسانی جذبات کا نتیجہ ہے۔

إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّيْ آنَسْتُ نَاراً سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ (7)

موسی نے اپنے گھر والوں سے کہا میں نے اگ دیکھی ہے میں وہاں سے کوئی خبر یا اگ کا انگارہ لے کر ابھی تمہارے پاس اجاونگا تا کہ تم سینک تاپ کرلو۔

تشریح۔پیغمبر موسی کو سچے علم کی روشنی نصیب ہوئی تھی اوراس سچائی اور علم کی بات کوانہوں نے لوگوں تک پہنچایا تا کہ انسان اور انسانیت کو فائدہ پہنچے۔

فَلَمَّا جَاءهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (8)

جب وہاں پہنچے تو اوازدی گئی بابرکت ہے وہ جواس اگ میں ہے اور بابرکت دیا گیا جواسکے اس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جوتمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تشریح۔علم کی روشنی سمجھنے والے کو برکت کی روشنی ملی یعنی سکون ملا اور قدرت ہی سارے جہاں کو پالنے والی ہے اوراسکا زرہ زرہ پاک ہے یہاں تک کے ناپاک لفظ بھی قدرتی ہیں یعنی جس قدرت میں خوشبو اور بدبو ہو یعنی نفرت کرنے والے اور نفرت سہنے والے موجود ہوں دونوں ہی قدرتی ہیں غیر قدرتی کہکر کچھ بھی نہیں ہے۔

يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (9)

موسی سن میں اللہ ہوں غالب غالب حکمت والا۔

تشریح۔قدرت ہی اللہ ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى لَا تَخَفْ إِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (10)

تو اپنی لاٹھی ڈال دے موسی نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اسطرح کے گویا سانپ تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہیں دیکھا اے موسی خوف نا کھا میرے نزدیک پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

تشریح۔قدرت نے موسی کے دماغ میں پنپتی بری عادتوں یعنی مغروریت، حسد، لالچ کو چھوڑنے کا حکم دیا۔انسان کا ضمیر ہمیشہ ڈگمگاتا ہوا یعنی ہلتا ڈولتا اور لہراتا ہوا رہتا ہے (سانپ) اور ایک زہریلے سانپ کی طرح اپنا زہر اگلتے ہوئے لوگوں کے امن وسکون کو برباد کرتا رہتا ہے۔انسانی ضمیر جو ہمشہ ڈگمگاتا رہتا ہے اور سچائی کو محسوس کرنے کے بعد موسی ڈر گئے تھے اور اپنے اندر کے انسان کو تلاش کرنے کے بعد اس کے اندر جو بری فطرت ہے اس سے انہیں ڈر لگنے لگا اور وہ بھاگنے لگے تب قدرت نے انکے دماغ میں یہ سوچ ڈالی کے پیغام پہنچانے والے نیک لوگ ان بری فطرتوں سے ڈرتے نہیں اور انکا ڈٹ کا مقابلہ کرتے ہیں۔

پیغام!قران شریف کی آیتیں کسی جھوٹی کہانیوں کا ڈھیر نہیں ان ایتوں میں ایک گہرائی ہے جسے لوگوں کو سمجھنا ضروری ہے۔

لاٹھی ڈالنا، سانپ بن جانا ان ایتوں کی سچائی کو ڈھونڈنا عالموں کا کام ہے۔

إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْناً بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّيْ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (11)

لیکن جولوگ ظلم کریں پھر اسکے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

تشریح۔رسول یا کوئی بھی اونچی حیثیت والی شخصیت ہو اخر کار وہ انسان ہی ہے۔اللہ تعالی انجانے میں کی گئی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں گناہوں کو نہیں اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاء مِنْ غَيْرِ سُوءٍ فِيْ تِسْعِ آيَاتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً فَاسِقِيْنَ (12)

اوراپناہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ سفید چمکیلا ہوکر نکلے گا بغیر کسی عیب کے تو نونشانیاں لیکر فرعون کے پاس جایقیناوہ بدکاروں کا گروہ ہے

تشریح۔ ہرانسان اپنے اندر کی انتراتما (ضمیر) کوتلاش کر کے دیکھے کے نیکی اور بدی کا ترازو کس طرح سے کام کررہے ہیں تو اس انسان کو اسکے اندر ہی اللہ کی روشنی نظر آئیگی نیکی کی 9 نشانیاں ہیں اوروہ یہ ہیں۔

(1) جس انسان کا دماغ مغروریت سے ازادہو۔

(2) اپنی اونچی خواہشات کولالچ کے سمندر میں ناڈوبائیں۔

(3) دیااورمتاصرف دکھاوٹ کے لئے ناہو یہ صرف انسانیت اورسچائی کو پررونق بنانے کے لئے ہو کیونکہ یہ دونوں انسانی جذبات قدرت ہی انسانوں کے دماغ میں ڈال دیتی ہے اسکا غلط استعمال ناہو۔

(4) اپنی ذات سے کسی کوتکلیف نادیں اوراسکا احساس کریں۔

(5) اپنے ضمیراورجذبات کے درمیان سچائی اورایمانداری کا توازن ضرورتلاش کریں۔

(6) ہرعمل سے پہلے اسکی سچائی اورنتیجہ ضرورتلاش کریں کیونکہ قدرت نے انسان کودماغ دیاہے صرف اسی کام کے لئے۔

(7) اپنی صحت اورتندورستی کوہوس کا غلام نابنائیں۔

(8) جسم کی پانچ 5 نفس (اندریاں) جس نے قدرت کے ساتھ ساتھ ہمارے جسم کے اندربھی حصے داری بنا کررکھی ہوئی ہے اسے اپنے گندے خیالات سے ناپاک نا کریں اوراسے تلاش کرتے رہیں۔

(9) سچائی کی تلاش میں اورانسانیت کی ترقی کے لئے اپنے ضمیرکوازادرکھیں یعنی اپنے اپکوسچا اوردوسروں کوغلط سمجھنے والے لوگ اپنی انتراتما (ضمیر) سے موازنا کریں اورپھرفیصلہ کریں اورجوانسان یہ کام نہیں کرتے وہ مغرورفرعون کی طرح ہیں اوریہی نافرمان لوگ ہیں۔

پیغام! اس آیت میں 9 معجزات ہیں جوموسی نے لوگوں کی بھلائی کے لئے انہیں سمجھائے۔ اس آیت کی شروعات میں" ط س" کا ذکر ہے اور یہ 9 معجزات یہ ثابت کرتے ہیں کے یہ انسان کے ضمیر کی تعلیم ہے یعنی معجزات اوراسے سینہ بسینہ یعنی انتراتما کے ساتھ جوڑ کرانسان نیکی کی طرف جاسکتا ہے۔ اپنے اندر کی خامیوں اورکمزوریوں کو تلاش کرناہی عبادت ہے اورترقی کا بہترین راستہ۔

فَلَمَّا جَاءتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (13)

پس جب انکے پاس انکھ کھول دینے والا معجزا پہنچا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے۔

تشریح۔ یہ صاف اورسیدھی بات موسی نے جب اپنے لوگوں کے سامنے رکھی تو لوگوں نے اسے وہم سمجھا کیونکہ یہ ایک بڑا مشکل کام تھا کے اپنی لالچ اوراونچی خواہشات کو قابو میں رکھنا ۔

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ (14)

انہوں نے انکار کردیا حالانکہ انکے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اورتکبر کی بنا پر دیکھ لیں ان فتنہ پرواز لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔

تشریح۔ لوگوں نے اپنی عیاشی اورمغروریت کے بس میں اکران ساری باتوں کا انکار کیا مگرانکے ضمیر نے اس بات کی تائید کی کے لالچ، حسداورمغروریت ہی فساد کی بنیاد ہے اور یہ لوگوں کو بدسکونی کی اگ میں ڈوبا دیتی ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْماً وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ (15)

اورہم نے داوداورسلیمان کوعلم دے رکھا تھا اوردونوں نے کہا تعریف اس اللہ کی جس نے ہمیں بندوں میں فضیلت عطا فرمائی۔

تشریح۔ پیغمبرداوداورسلیمان نے بھی یہی بات لوگوں کوسمجھائی۔ علم کی بات کہنے والے نبی قدرت کوہی سب سے اول سمجھتے ہیں اوریہی بات لوگوں کوسمجھاتے ہیں۔

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ (16)

اورداود کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگوں ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اورہم سب کچھ دئے گئے بے شک یہ کھلا فضل ہے

تشریح۔پیغمبرسلیمان جہاں رہتے تھے وہ لوگ بھی پرندوں کی طرح کی بولی بولتے تھے اوراج بھی دنیامیں ایسی قوم موجود ہے جو پرندوں کی طرح بات چیت کرتی ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ (17)

سلیمان کے سامنے انکے تمام لشکر جنات، انسان اور پرند جمع کئے گئے الگ درجہ بندی کردی گئی۔

تشریح۔پیغمبرسلیمان اپنی مخلوق سے اتنی محبت رکھتے تھے اورمخلوق بھی ان سے محبت کرتی تھی۔

حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (18)

جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچےتوایک نے کہااپنے اپنے گھروں میں گھس جاوایسانا ہوکے بےخبری میں اسکالشکرتمہیں روندڈالے۔

تشریح۔یہاں تک کے چیونٹوں کوبھی ان سے ڈرنہیں لگتا تھا۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ (19)

اسکی بات سنکر سلیمان مسکرا کرہنس دئے اور دعا کی اے پروردیگار تو مجھے توفیق دے کے میں تیری نعمتوں کا شکر بجالاوں جوتو نے مجھے دی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

تشریح۔چیونٹیوں کے جذبات کا احساس بھی پیغمبرسلیمان کوہوتا تھااوروہ انکوبھی نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ (20)

اپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمایاہدہدکودیکھے کیاوہ غیرحاضر ہے۔

تشریح۔قدرت میں موجود ہر پرندے کی خبر وہ رکھتے تھے۔

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (21)

یقیناًمیں اسے ذبح کردونگا یاسخت سزادونگا یامیرے سامنے کوئی دلیل پیش کرے۔

تشریح۔اورجو پرندوں کونقصان پہنچاتے تھےوہ انکے خلاف لڑجاتے تھے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ (22)

کچھ دیرنا گزری کےاکرکہامیں ایک ایسی چیزکی خبرلایاہوں تجھےاسکی خبرنہیں میں سباکی ایک سچی خبرتیرے پاس لایاہوں۔

تشریح۔پرندوں کے معاملے میں وہ کافی تجربہ کارتھےاورانکی چال ڈھال سے پرندوں پیغام سمجھ لیتے تھے ۔

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ (23)

میں نے دیکھاانکی بادشاہت ایک عورت کررہی ہے جسے ہرچیزسےنوازا گیاہےاوراسکاتخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔

تشریح۔ایک عورت تھی جو بادشاہ بنکرتخت پربیٹھ کرراج کرتی تھی ۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ (24)

میں نے اسےاوراسکی قوم کواللہ کوچھوڑکرسورج کوسجدہ کرتے پایاشیطان نے انکے کام انہیں بھلے کردکھایااورصحیح راستے سےروک دیاوہ ہدایت پرنہیں۔

تشریح۔پیغمبرسلیمان نے انکواورانکی قوم کودیکھاکےوہ سورج کی پرستش کررہے ہیں اوروہ صرف اپنے اعمال کودیکھتی تھی اورسورج کی پرستش کے ساتھ ساتھ غلط کام بھی کرتی تھی۔

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ (25)

اسی اللہ کے لئےسجدہ کریں اسمانوں اورزمینوں کی پوشیدہ چیزوں کوباہرنکالتاہےاورجوکچھتم چھپاتے ہواورظاہرکرتے ہووہ سب جانتاہے۔

تشریح۔اور یہ قوم قدرتی نیکی، پرہیزگاری اور انسانیت کے کاموں کو چھوڑ کر چوری اور گناہ والے کاموں کی فرمانبرداری کرتے تھے۔

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (26)

اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔

تشریح۔قدرت کی خدمت اور انسان کے نیک عمل کے علاوہ اور کوئی بھی عبادت کا طریقہ نہیں ہے اور تمام کائنات قدرت کے اندر سمائی ہوئی ہے۔

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (27)

سلیمان نے کہا اب ہم دیکھتے ہیں تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔

تشریح۔سچائی بتانے والے نیک اور عالموں کو ہمیشہ جانچ اور شک کے دائرے سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ (28)

میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دو پھر انکے پاس سے ہٹ جاو اور دیکھو کے کیا جواب دیتے ہیں۔

تشریح۔پیغمبر سلیمان نے اپنا پیغام دور کے لوگوں کو ایک خط کے ذریعہ بھیجا۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ (29)

وہ کہنے لگی میرے طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ہے۔

تشریح۔جن جن لوگوں کے پاس یہ خط (پیغام) گیا انہوں نے اسے بابرکت کہا ۔

إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ (30)

جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کی حقیقت سمجھنے کے بعد نیک انسان یہ سمجھ گئے تھے کے قدرت ہی مہربان اور غالب ہے

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ (31)

یہ کے سرکشی نا کرو اور مسلمان بنکر میرے پاس اجاو ۔

تشریح۔قدرت کے ساتھ سرکشی نا کریں اور اسکے فرمانبردار بن کر رہیں۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ (32)

اس نے کہا میرے سرداروں مجھے مشورہ دو میں اس امر میں قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم لوگ رائے نا دو۔

تشریح۔اس قوم کی سرغنہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے ہی فیصلہ کیا کرتی تھی۔

قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ (33)

سبھوں نے جواب دیا ہم طاقت اور قوت والے اور سخت لڑنے والے اگے اپکو اختیار ہے اور کیا حکم فرماتی ہیں۔

تشریح۔انکے ساتھیوں نے فیصلہ کی ذمہ داری اپنی قوم کے سرغنہ پر چھوڑ دی۔

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ (34)

کہا جب بادشاہ کسی بستی میں جاتے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور یہ بھی ویسا ہی کرینگے۔

تشریح۔جنگ صرف نقصان ہی کرتی ہے انسان کے مال اور جان کی بربادی ہے جنگ۔

وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ (35)

میں انہیں ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لاتا ہے۔

تشریح۔پیغمبر سلیمان کو اس قوم کے لوگوں نے کچھ تحفے بھیجے۔

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ (36)

پس جب قاصد سلیمان کے پاس پہنچا تو اپ نے فرمایا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو؟ مجھے تو میرے رب نے اس سے بہت بہتر دے رکھا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔

تشریح۔مگر پیغمبر سلیمان نے اپنے اصولوں کے اگے سر نہیں جھکایا ۔

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ (37)

جا انکی طرف واپس لوٹ جا ہم ان پر اور لشکر لائینگے جنکے سامنے پڑنے کی ان میں طاقت نہیں اور ذلیل کر کے نکال دینگے۔

تشریح۔اور پیغمبر سلیمان نے اپنے سچے اصولوں کے ساتھ گناہ کے خلاف جہاد کیا ۔

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ (38)

کہا کوئی ہے جو انکے مسلمان ہونے سے پہلے اسکا تخت مجھے لا دے۔

تشریح ۔پیغمبر سلیمان کو تخت کا لالچ نہیں تھا ۔

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ (39)

ایک جن کہنے لگا اپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں اس سے پہلے اپکے پاس لا دیتا ہوں یقینا مانیں میں قادر اور امانتدار ہوں۔

تشریح۔کچھ لوگوں نے تخت کی لالچ میں اندھے ہو کر تخت کا دعوی پیش کیا تھا۔

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرّاً عِندَهُ قَالَ هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (40)

جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا پلک جھپکا ئیں اس سے پہلے میں اپکے پاس پہنچا سکتا ہوں جسے اپ نے اسکو اپنے پاس موجود پایا تو فرمایا یہی میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے ازمائے کے میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری۔شکر گزار اپنے نفع کے لئے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب غنی اور کریم ہے۔

تشریح۔حقیقت میں تخت کیا ہے اور اس زندگی کی حقیقت کیا ہوتی ہے یہ اسوقت کے کچھ عالم ہی جانتے تھے۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ (41)

حکم دیا کے اس تخت میں پھیر بدل کر دو تا کہ معلوم ہو کے وہ راہ پاتی یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے۔

تشریح۔پیغمبر سلیمان نے بادشاہی کی شکل کو جمہوریت میں بدلنے کا فیصلہ کیا ۔

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ (42)

پھر جب وہ ائی تو کہا کیا ایسا ہی تیرا تخت ہے اس نے جواب دیا گویا یہ وہی ہے ہمیں پہلے ہی علم دیا گیا ہے اور ہم مسلمان ہیں۔

تشریح۔اور اس قوم کی سردار عورت نے اس حقیقت کو سمجھا اور سلیمان کے اصولوں کو اپنایا۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ (43)

اسے انہوں نے روک رکھا ہے کے وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی یقینا وہ کافروں میں سے تھی۔

تشریح۔اور جن لوگوں کو اللہ تعالی نے نیکی، پرہیزگاری، محبت اور انسانیت اور عدم تشدد کے اصولوں کو اپنایا وہ سیدھی اور سچی راہ پر ہیں اور گناہ کرنے والے کافر کہلوائے۔

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (44)

اسے کہا محل میں چلی چلو جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کے یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں فرمایا شیشہ سے منڈھی ہوئی عمارت ہے کہنے لگی میں نے اپنے اپ پر ظلم کیا اب میں سلیمان کے ساتھ اسکے رب العالمین کے فرمانبردار بنتی ہوں۔

تشریح۔امن وسکون کے محل میں داخل ہونے کے بعد عورت نے سچائی کو محسوس کیا اور کہا اس سے بڑھکر امن وسکون کا محل کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ (45)

یقیناہم نے ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا کے تم سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی دو فریق بن کر اپس میں لڑنے لگے۔

تشریح۔پیغمبر ثمود کے بھائی صالح بھی لوگوں کی طرف گئے۔

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (46)

فرمایا میری قوم کے لوگوں تم نیکی کے بدلے برائی کی جلدی کیوں مچاتے ہو اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم ہو۔

تشریح۔اور نیکی کا حکم دیا ۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ (47)

کہنے لگے ہم تو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے یہاں ہے بلکہ تم فتنوں میں پڑے لوگ ہو۔

تشریح۔اور صالح کو لوگوں نے بدشگونی والا سمجھا۔

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (48)

اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے اور اصلاح نہیں کرتے۔

تشریح۔انسان کے اندر موجود 9 قسم کے گناہ والے کردار اسے فساد پر اکساتے ہیں اور انہیں امن وسکون سے دور کر دیا ۔

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (49)

انہوں نے اپس میں بڑی قسمیں کھا کر عہد کیا کے رات کو صالح اور اسکے گھر والوں پر چھاپا ماریںگے اور اسکے وارثوں سے صاف کہہ دینگے کے ہم اسکے اہل کی ہلاکت کے وقت موجود نہیں تھے اور ہم بلکل سچے ہیں۔

تشریح۔انسان کے اندر 9 قسم کے گناہوں والے کردار ہمیشہ انسانوں کو نیکی سے لڑنے کے لئے اکساتے ہیں اور انہیں امن وسکون سے دور کر دیتے ہیں اور وہ سچائی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

وَمَكَرُوا مَكْراً وَمَكَرْنَا مَكْراً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (50)

انہوں نے مکر کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے سمجھتے ہی نا تھے۔

تشریح۔گناہ کو کتنا بھی چھپائیں وہ اللہ کی نظروں سے نہیں چھپتا ۔

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ (51)

دیکھ لو انکے مکر کا انجام کیسا ہوا کے ہم نے انکو اور انکی قوم کو سب کو غارت کر دیا ۔

تشریح۔اور تواریخ گواہ ہے کے گنہگاروں کی بربادی انکے گناہوں کا نتیجہ ہے۔

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (52)

یہ ہیں وہ مکانات جو انکے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں جو لوگ علم رکھتے ہیں انکے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔اور گناہ سے کمائی ہوئی دولت،شہرت سب پیچھے چھوڑ کر انہیں بدسکونی کا عذاب جھیلنا پڑتا ہے عالموں اور نیک لوگوں کے لئے یہ ایک نشانی ہے۔

وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (53)

ہم نے انکو اور جو لوگ ایمان رکھتے اور پرہیزگار تھے بچالیا ۔

تشریح۔اور قدرت نیک اور پرہیزگار لوگوں کو بدسکونی سے نجات دیتی ہے۔

وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ (54)

اورلوط کا جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا باوجود دیکھنے کے تم بدکاری کررہے ہو۔

تشریح۔پیغمبر لوط نے اپنی قوم کے بدکار لوگوں کو اس کردار کے بارے میں سمجھایا تھا۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاء بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (55)

یہ کیا بات ہوئی کے تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو حق تو یہ ہے کے تم نادانی کررہے ہو۔

تشریح۔اور لوگوں کو یہ سمجھایا کے نسل صرف عورت سے ہی پیدا کرسکتی ہے اور یہی قدرت ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اس رشتہ کو قبول کیا ۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ (56)

قوم کا جواب بجز اسکے کچھ کہنے کا نا تھا ال لوط کو اپنے شہر سے بدر کرو یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کے خلاف بولنے پر پیغمبر لوط کی قوم نے انہیں باہر نکال دیا۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ (57)

پس ہم نے اسے اور اسکے اہل کو بجز اسکی بیوی سب کو بچالیا اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا چکے ہیں۔

تشریح۔انکو اللہ تعالی کی طرف سے حفاظت نصیب ہوئی۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَسَاء مَطَرُ الْمُنذَرِينَ (58)

اوران پر ایک بارش برسادی پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بری بارش ہوئی۔

تشریح۔قدرتی طور پر بیماریوں کی بارش نے انکی قوم کو گھیرلیا۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ (59)

کہہ دو تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام کیا اللہ کی تعریف بہتر یا وہ جنہیں یہ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔

تشریح۔یہ ایک نشانی ہے گندہ کام کرنے والوں کے لئے جو لوگ جنسی تعلقات کو ہوس کا درجہ دیتے ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاء مَاء فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ (60)

بھلا بتاؤ تو اسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا کس نے اسمان سے بارش برسائی پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغ اگائے ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہیں اگا سکتے کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے بلکہ یہ لوگ سیدھی راہ سے ہٹ جاتے ہیں۔

تشریح۔قدرت کی مالک وہ اعلی طاقت ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا عمل میں لایا اور پھر اسے فنا بھی کردیا۔

أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَاراً وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَاراً وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزاً أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (61)

کیا وہ جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اسکے درمیان نہریں جاری کردیں اور اسکے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنادی کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے بلکہ ان میں اکثر کچھ نہیں جانتے۔

تشریح۔زمین کو خوبصورت بنایا پانی کی نہر کی طرح اور رنگین دنیا کے تحت اونچے پہاڑ بھی مقرر کئے یعنی قدرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں اور یہی سچائی ہے۔

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاء الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ (62)

بے کس کی پکار کو جب کے وہ پکارے کون قبول کرکے سختی کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہیں تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔

تشریح۔انسان کی تمام ضرورتیں،سکھ دکھ،تکلیف خوشی سب قدرت ہی پوری کرتی ہے جو انسان نہیں سمجھتا۔

أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (63)

کیاوہ جوتمہیں خشکی اورتری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہےاور جواپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے کیااللہ کےسوا کوئی اورمعبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے بلندوبالا ہے۔

تشریح۔وہ قدرت ہی ہے جوتمام موسم کےردوبدل عمل کوانجام دیتی ہے۔

أَمَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (64)

کیاوہ جومخلوق کواول پیدا کرتا ہے پھراسےلوٹائیگااور جوتمہیں زمین واسمان سےروزیاں دے رہا ہے کیااللہ کےسوا کوئی اورمعبود ہے کہہ دیں اگرسچے ہوتولاواپنی دلیل۔

تشریح۔قدرت ہی تخلیق کے ہرردوعمل کوانجام تک پہنچاتی ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (65)

کہہ دیں اسمان والوں اورزمین والوں میں سےسوائے اللہ کےکوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کب اٹھ کھڑے کئے جائینگے۔

تشریح۔مستقبل کی باتیں صرف قدرت ہی جانتی ہےاورانسان صرف قیاس کرسکتا ہے۔

بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ (66)

بلکہ اخرت کے بارے میں انکاعلم ختم ہوچکا ہے بلکہ یہ اسکے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

تشریح۔انسان کےکاموں کانتیجہ ہمیشہ شک کےدائرے میں ہوتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ (67)

کہا کافروں نے جب ہم مٹی ہوجائینگےاور ہمارے باپ دادبھی کیا ہم پھرنکالے جائینگے۔

تشریح۔کافر(یعنی گنہگار جنہوں نے گناہ کواپنی زندگی بنائی اورگناہ سےکمائی ہوئی دولت کواپنےعیش وارام کوگناہ کاذریعہ بنالیتے ہیں)سوال اٹھاتے ہیں کےمرنے کے بعدتوسبھوں کومٹی ہوجاناہےتو پھرانکواورانکے بزرگوں کوگناہ کانتیجہ نہیں ملیگا ۔

لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (68)

ہم اورہمارے باپ دادا کوبہت پہلے یہ وعدے دئے جاتے رہے کچھ نہیں یہ تواگلے کی داستانیں ہیں۔

تشریح۔اپنے گناہوں کواپنے بزرگوں سےملا ہواحق سمجھنے لگتے ہیں اور باقی امن وسکون کی باتیں انہیں بے بنیادلگتی ہیں۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (69)

کہہ دیں زمین پرچل پھرکردیکھوں جھٹلانے اورگناہ کرنے والوں کاانجام۔

تشریح۔گنہگاروں کاکیاانجام ہوتا ہے یہ انسانی سماج میں صاف اورسیدھےطور پرنظراجاتا ہے پرگنہگار کی اخرت(انجام) بری ہوتی ہے۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ (70)

اپ ان کے بارے میں غم نا کریں اورانکے داوگھات سے دل تنگ نا ہو۔

تشریح۔نیک لوگ گنہگاروں کےسلوک پرافسوس نا کریں کیونکہ انکی سزا قدرت میں موجود ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (71)

کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا اگرسچے ہوتو بتاو۔

تشریح۔گنہگارسوال اٹھاتے ہیں کےانہیں انکے گناہوں کی سزا کب اورکیسے ملے گی۔

قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ (72)

کہہ دیں کےشاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچارہے ہوتم سے بہت ہی قریب ہو۔

تشریح۔گنہگاروں کےنتیجہ کاوقت بھی قدرت مقررکردیتی ہے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (73)

یقیناًاپکا پروردیگار تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

تشریح۔قدرت ہم سب پر مہربان ہے مگر انسان بڑا ہی ناشکرا ہے اور قدرت کے مطابق اپنی زندگی نہیں چلاتا۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ (74)

بے شک اپکا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں انکے سینے چھپا رہے ہیں اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں۔

تشریح۔قدرت کے سامنے یعنی انکے درمیان کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور چھپانا انکی غلط فہمی ہے۔

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (75)

اسمان اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نا ہو۔

تشریح۔اسمان، زمین اور کائنات میں ایسی کوئی چیز نہیں جو قدرت میں نا ہو۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (76)

یقیناًیہ قران بنی اسرائیل کے سامنے ان چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

تشریح۔یہ قران یعنی قدرتی اصولوں کا کلام انسانوں کے درمیان پیدا شدہ غلط فہمی اور گناہوں کا فیصلہ کرتا ہے۔

وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (77)

اور یہ قران ایمان والوں کے لئے ہدآیت اور رحمت ہے۔

تشریح۔عالم اور صاف ذہن والوں کے لئے یہ ایک نشانی ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ (78)

اپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کر دیگا وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے۔

تشریح۔قدرت ہی سب سے بڑی سائینسدان ہے اور وقت کی گردش میں ہر غیر عقلی اور ضعیف العتقادی والے خیالات کو ثبوت کے ساتھ ثابت کر دیتی ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ (79)

اپ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں یقیناًاپ سچے اور کھلے دین پر ہیں۔

تشریح۔سچے لوگ قدرت کے فیصلہ پر یعنی قدرتی ثابت شدہ سچ پر ہی یقین رکھتے ہیں۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ (80)

بے شک اپ نامردوں کو سنا سکتے ہیں اور نا بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے رد گرداں جا رہے ہیں۔

تشریح۔جنکا ذہن مردہ ہو جاتا ہے یعنی ضد، مغروریت اور غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے اسکی روحانی طور پر موت ہو جاتی ہے وہ نا تو سچائی کو دیکھ سکتا ہے نا سمجھ سکتا ہے اور نا اسے محسوس کر سکتا ہے۔

وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (81)

اور نا اپ اندھوں کو انکی گمراہی سے ہٹا کر راہ نمائی کر سکتے ہیں اپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری ایتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔

تشریح۔"عقل" کے اندھے یعنی ثابت شدہ سچائی کو انکار کرنے والے اپنی ضد میں اندھے جنکا دماغ کسی بھی سچائی کو قبول نہیں کرتا اور "مغروریت" میں اندھے جو ہمیشہ سچائی کا دعوی کرتے ہیں انہیں سب کچھ پتہ ہے ایسے لوگوں کو کبھی بھی سہی اور سچی راہ نظر نہیں اتی اور وہ کبھی بھی سچے علم کو قبول نہیں کر سکتے۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ (82)

جب ان پر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائیگا ہم زمین سے انکے لئے ایک جانور نکالینگے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کے لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔

تشریح۔انسان کے دماغ کے اندر موجود نیک ضمیر ہمیشہ اسکے دماغ میں سوال اٹھاتا رہتا ہے اور یہ قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے اور وہی ضمیر انسان کی بدسکونی کو بھی ہوا دیتے ہیں مختلف سوالات اٹھا کر ۔

پیغام !اس آیت میں جانور کو مثال کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جو انسان کے ضمیر کو کاٹتا رہتا ہے اور اسے سوال اٹھانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ (83)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان لوگوں کو جو ہماری ایتوں پر یقین نہیں کرتے گھیر گھار کر لائینگے پھر وہ سب کے سب الگ کر دئے جائینگے۔

تشریح۔جب قدرت ہر انسان کے ذہن میں کوسنسکار اور غیر عقلی باتوں پر سوال اٹھاتی رہے گی تب ان ساری باتوں کے خلاف لوگ اکٹھا ہونگے اور انکے درمیان دو فرقے ہونگے ایک نیک اور عالم دوسرا بدکار اور ظالم ۔

حَتَّى إِذَا جَاؤُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْماً أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (84)

جب سب کے سب اجائینگے تو اللہ فرمائیگا تم نے میری آیتوں کو کیوں جھٹلایا اور یہ بھی بتاو کے تم کیا کچھ کرتے تھے۔

تشریح۔جو لوگ سچائی کو جھٹلائینگے وہ وقت کی رفتار میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور وقت کے اصول بھی قدرت کے اختیار میں ہیں اور جو انہیں جھٹلاتے ہیں یا ان سے لاپرواہی کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ (85)

بسبب اسکے کے انہوں نے ظلم کیا ان پر بات جم جائیگی اور وہ کچھ بول نا سکیں گے۔

تشریح۔ایسے جاہل اپنے اپ پر ظلم کرتے ہیں اور وقت انکی ساری غلط فہمیاں دور کر دیتا ہے۔

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (86)

کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کے ہم نے رات کو اسلئے بنایا کے وہ ارام کریں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا یقینا ان لوگوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح۔جاہلوں کو یہ نظر نہیں اتا کے قدرت نے انسانوں کو ہر قدرتی سہولت عطا کی ہے یعنی ارام دیا ہے یعنی جس طرح انسان ارام کی نیند سوتا ہے ٹھیک اسی طرح۔

وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاء اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ (87)

جس دن صور پھونکا جائیگا تو سب اسمانوں اور زمین والے گھبرا جائینگے مگر جسے اللہ چاہے اور سارے کے سارے عاجز ہو کر اسکے سامنے حاضر ہو جائینگے۔

تشریح۔قدرت ہی انسان کے ذہن میں سچائی کو انقلاب کی شکل دیتی ہے یعنی "صور" پھونکتے ہیں تو یقینا غلط فہمی میں رہنے والے لوگ شرمسار ہو جاتے ہیں۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ (88)

اور اپ پہاڑوں کے دیکھیں اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں وہ بھی بادلوں کی طرح ہوا میں اڑتے نظر ائینگے یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مظبوط بنایا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے۔

تشریح۔زمینی کشش (gravitational pull) اگر نہیں ہوتی تو کوئی بھی چیز زمین میں قائم نہیں رہ سکتی۔

مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ (89)

جو لوگ نیک عمل کرینگے انہیں اس سے بہتر بدلا ملے گا اور وہ اس دن گھبراہٹ سے بے خوف ہونگے۔

تشریح۔نیک کام کرنے والوں کو بہترین انعام ملے گا اور وہ بدسکونی کے عذاب کے ڈر سے ازاد ہونگے۔

وَمَن جَاء بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (90)

اور جو برائی لیکر ائینگے وہ اوندھے منہ آگ میں جھونک دئے جائینگے صرف وہی بدلہ دئے جاوگے جو تم کرتے تھے۔

تشریح۔اور گنہگار بدسکونی کے جہنم میں ہمیشہ سڑتے رہینگے اور یہ انکے کاموں کا نتیجہ ہوگا۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (91)

مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کے میں اس شہر کے پروردیگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا کے میں فرمانبرداروں میں ہوجاوں۔

تشریح۔نیک لوگوں کوقدرت کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کے وہ امن والے شہر کی حفاظت اورعزت کریں اور وہ ساری قدرتی چیزیں جوانسانوں کے لئے فائدہ مند ہوں انہیں ضائع نا کریں ۔

وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ (92)

اور میں قران کی تلاوت کرتا رہوں جوراہ راست پر اجائیگا وہ اپنے نفع کے لئے اور جو بہک جائے تو کہہ دیں میں توصرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔

تشریح۔نیک لوگ ہمیشہ قدرت کی سچائی بیان کرتے ہیں یعنی قران کی تلاوت کرتے ہیں اور جولوگ نیکی،محبت ،انسانیت ،پرہیزگاری،عدم تشدداورامن وسکون کے راستہ پر چلتے ہیں وہ اپنا ہی فائدہ کرتے ہیں اورانسان اورانسانیت کے نام پر جوگناہ کرتے ہیں انہیں روکنے کی کوشش کریں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (93)

کہہ دیں تمام تعریفیں اللہ کوہی سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائیگا جنہیں تم پہچان لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہواس سے اپ کارب غافل نہیں۔

تشریح۔کہہ دیں تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جوتمام کائنات کارب ہے وہ عنقریب اپنی نشانیاں ثبوت کے ساتھ ظاہر کرینگے جسے لوگ مانیں گے اور جو کچھ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالی سب سے خبردار اور جاننے والا ہے۔

سورۃ القصص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

طسم (1)

طسم

تشریح ۔

ط سے مطلب طالب علم

س سے مطلب سینہ بہ سینہ یعنی ضمیر/ ذہن

م سے مطلب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سورہ میں علم کے ساتھ ساتھ ضمیر اور پیغمبروں کا ایک دوسرے کے ساتھ کیا رشتہ ہے اسکا بیان ہے۔

تِلۡکَ آیَاتُ الۡکِتَابِ الۡمُبِیۡنِ (2)

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۔

تشریح۔ ہر تہذیب کے لئے قدرت ایک کتاب ہے اور اسکے سارے اصول جو انسانوں کے لئے فائدہ مند ہیں وہ اس قدرتی کتاب کی ایتیں ہیں۔

نَتۡلُوا عَلَیۡکَ مِن نَّبَإِ مُوسَى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُؤۡمِنُونَ (3)

ہم اپکے سامنے موسی اور فرعون کا سہی واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح۔اس قدرت میں تاریخ بھی ایک پہلو ہے اور اس پہلو سے موسی اور ظالم راجہ فرعون کی تواریخ لوگوں کے لئے ایک سبق ہے۔

إِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡأَرۡضِ وَجَعَلَ أَہۡلَہَا شِیَعاً یَسۡتَضۡعِفُ طَائِفَةً مِّنۡہُمۡ یُذَبِّحُ أَبۡنَاء ہُمۡ وَیَسۡتَحۡیِۦ نِسَاء ہُمۡ إِنَّہُ کَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ (4)

یقینا فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور انکے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور انکی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بے شک وہ بلاشبہ مفسدوں میں تھا۔

تشریح۔ راجہ فرعون نے زمین پر ظلم برپا کیا ہوا تھا اور وہ اتنا مغرور ہو گیا تھا کے اسے سہی غلط کی پہچان نہیں تھی لوگوں میں تفرقہ پیدا کر کے اپنے غلط مقاصد میں کامیابی پانے کی کوشش کرتا تھا عورتوں کو استعمال کی چیز سمجھتا اور مردوں کو قتل کرنا اپنا حق سمجھ کر سماج میں اپنا دبدبہ قائم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

وَنُرِیدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوا فِی الۡأَرۡضِ وَنَجۡعَلَہُمۡ أَئِمَّةً وَنَجۡعَلَہُمُ الۡوَارِثِیۡنَ (5)

پھر ہماری چاہت ہوئی کے ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا تھا اور ہم انہیں پیشوا اور وارث بنائینگے۔

تشریح۔قدرت نے ہر ظالم کو وقت کے دائرے میں ختم کیا اور ظلم سہنے والوں کو حق کے ساتھ زمین میں پھیلایا ۔

وَنُمَکِّنَ لَہُمۡ فِی الۡأَرۡضِ وَنُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَہَامَانَ وَجُنُودَہُمَا مِنۡہُم مَّا کَانُوا یَحۡذَرُونَ (6)

اور یہ کے ہم نے انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیا اور فرعون اور ہامان اور انکے لشکروں کو وہ دکھائینگے جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

تشریح۔مغرور اور ظالم انسان سے لوگ ہمیشہ ڈرتے ہیں اپنی دولت اور طاقت کے چلے جانے پر فرعون اور ہامان کو قدرت نے یہ ڈر دکھایا ۔

وَأَوۡحَیۡنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنۡ أَرۡضِعِیۡہِ فَإِذَا خِفۡتِ عَلَیۡہِ فَأَلۡقِیۡہِ فِی الۡیَمِّ وَلَا تَخَافِی وَلَا تَحۡزَنِی إِنَّا رَادُّوہُ إِلَیۡکِ وَجَاعِلُوہُ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ (7)

ہم نے موسی کی ماں کو وحی کی کے اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اسکی نسبت کوئی خوف معلوم ہوتو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف اور رنج نا کرنا ہم یقینا اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں۔

تشریح ۔قدرت نے موسی کی ماں کے دل میں شک پیدا کیا کے موسی کی جان کو خطرہ ہے اور اسلئے موسی کی ماں کے دل و دماغ میں انکی جان بچانے کے لئے موسی کو دریا میں ڈال دینے کا خیال ایا۔

پیغام! اس آیت میں موسی کی ماں کو وحی ہونے کی بات کی گئی ہے اور یہ ثبوت ہے کے عورت پر بھی وحی ہوسکتی ہے۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوّاً وَحَزَناً إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ (8)

اخر فرعون کے لوگوں نے اس بچہ کو اٹھالیا کے اخرکار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور انکے رنج کا باعث کچھ شک نہیں کے فرعون اور ہامان اور انکے لشکر خطا کار تھے۔

تشریح۔فرعون کی قوم کے لوگوں نے موسی کو دریا سے اٹھایا۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (9)

اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور تیری انکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نا کرو بہت ممکن ہے یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نا رکھتے تھے۔

تشریح۔فرعون کی بیوی کو موسی پسند ائے اور انہوں نے اسے اپنا لیا اور اولاد کی طرح انکی پرورش کی ۔

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغاً إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (10)

موسی کی والدہ کا دل بیقرار ہوگیا قریب تھا کے اس واقعہ کو بلکل ظاہر کردیتی اگر ہم انکے دل کو ڈھارس نا دیتے یہ اس لئے کے وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔

تشریح۔فرعون لوگوں کے مرد بچوں کو قتل کردیتا تھا تا کہ اسکے خلاف کوئی کھڑا نا ہوسکے اور اسطرح موسی کی پیدائش کی بات اللہ کے رحم وکرم سے دل میں چھپا کر رکھی تھی۔

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (11)

موسی کی والدہ نے اسکی بہن سے کہا کے تو اسکے پیچھے پیچھے جا تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کو اسکا علم بھی نا ہوا۔

تشریح۔اور موسی کی بہن کو یہ ذمہ داری دی تھی کے وہ موسی کو ڈھونڈے۔موسی کی بہن نے اسے فرعون کے محل میں دیکھا اور اپنی پہچان چھپا کر موسی کی جان بچائی ۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ (12)

انکے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسی پر دائیوں کا دودھ حرام کردیا تھا یہ کہنے لگی کیا میں تمہیں ایسا گھر بتاوں جو اس بچے کی تمہارے لئے پرورش کرے اور ہو بھی اس بچے کے خیرخواہ۔

تشریح۔فرعون کی بیوی موسی کے لئے دودھ پلانے والی ڈھونڈ رہی تھی ۔

فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (13)

پس ہم نے اسے اسکی ماں کی طرف واپس پہنچایا تا کہ اسکی انکھیں ٹھنڈی ہوں اور ازردہ خاطر نا ہو اور جان لے کے اللہ کا وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔اور قدرت نے موسی کو اسکی ماں کی گود میں دوبارہ لا کھڑا کیا اور یہ قدرت ہی ہے جو ملانے اور بچھڑے کے ردعمل کا انجام دیتی ہے۔

پیغام! انسان کے درمیان ایسی رشتہ قدرت کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں جو لوگ نہیں سمجھتے۔کون کس کا دوست بنے گا یا کون کس کا دشمن یہ قدرت یعنی "گاڈ پارٹیکل" کے ذریعہ ہی مقرر ہوتا ہے۔گاڈ پارٹیکل ہر چیز کی طرح انسان کے جسم کو بھی ارپار کرتی رہتی ہے۔کس سے کس کا رشتہ اچھا بنے گا یا رشتہ بگڑے گا یا کس کے لئے کس کے کیا جذبات انجام پائینگے یہ انسانی دماغ میں "گاڈ پارٹیکل" کے ذریعہ ہی طے پاتا ہے ۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَى آتَيْنَاهُ حُكْماً وَعِلْماً وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (14)

اور جب موسی اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہوگئے ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا فرمایا۔نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تشریح۔قدرت نے موسی کو علم اور دماغ عطا فرمایا ۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلَى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِن شِيْعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِن شِيْعَتِهِ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ (15)

اور موسیٰ ایک ایسے وقت شہر میں ائے جبکہ لوگ غفلت میں تھے یہاں دو لوگوں کو لڑتے ہوئے دیکھا ایک تو اسکے رفیق میں سے تھا اور دوسرا اسکے دشمنوں میں سے۔ اسکی قوم والا اسکے خلاف جو اسکے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی جس پر موسیٰ نے اسکو مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ کہنے لگا یہ تو شیطانی کام ہے یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔

تشریح۔ شہر یا وہ انسانی سماج جو امن وسکون اور علم کے علاوہ جہالت اور فساد کو اپنا کر رکھتے ہیں وہ قدرت کے احکام سے بے خبر ہوتے ہیں اور موسیٰ نے انسانی سماج میں رہ کر اپنی نیکی، محبت، علم، پرہیزگاری اور امن وسکون کا پیغام لیکر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کے انسان اپس میں لڑ رہے ہیں اور فساد کر رہے ہیں اور اپسی دشمنی کو انجام تک لے جانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تب موسیٰ نے سچائی کا ساتھ دیتے ہوئے امن وسکون اور علم کا پیغام لوگوں کو دیا اور انہیں یہ بتایا کے فساد، نفرت اور دشمنی انسان کے سکھ چین کو چھین لیتی ہے اور یہ ساری باتیں انسان کی کھلی دشمن ہیں ۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (16)

پھر دعا کرنے لگے اے پروردیگار میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما اللہ نے بخش دیا وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔ نیک کام کرتے وقت موسیٰ کو کچھ سخت قدم اٹھانے پڑے اور اسکے لئے موسیٰ نے قدرت سے معافی مانگ لی ۔

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيْراً لِّلْمُجْرِمِيْنَ (17)

کہنے لگے اے میرے رب جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی گنہگار کا مددگار نا بنوگا ۔

تشریح۔ موسیٰ نے قسم کھائی کے ہزاروں تکلیفوں کے باوجود وہ سچائی اور امن وسکون کے راستہ کو نہیں چھوڑینگے

فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفاً يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِيْ اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ (18)

صبح ہی صبح ڈرتے اندیشہ کی حالت میں خبریں لینے کو شہر میں گئے کے اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی ان سے فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے کہا اس میں شک نہیں کے تو صریح بے راہ ہے۔

تشریح۔ گناہ اور ظلم کی رات کے بعد امن وسکون اور علم کی صبح ہوئی اور موسیٰ کو اس بات کا ڈر تھا کے لوگ سچائی کو قبول نہیں کرینگے اور جہالت میں بھٹکتے رہ جائینگے مگر موسیٰ نے دیکھا قدرت نے لوگوں کے دماغ میں سچائی کی روشنی ڈال دی تب موسیٰ نے جاہل اور ظالم لوگوں کو اپنی اصلیت دکھائی۔

پیغام! یہ ساری کہانیاں ایک خاص پیغام لوگوں تک پہنچاتی ہیں یہ کوئی بیجا کہانیاں نہیں ہیں جن کا نا کوئی ثبوت اور نا کوئی تاریخی پس منظر ۔

فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَى أَتُرِيْدُ أَن تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْساً بِالْأَمْسِ إِن تُرِيْدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّاراً فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ (19)

پھر جب اپنے اور اسکے دشمن کو پکڑنا چاہا وہ فریادی کہنے لگا موسیٰ کیا جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مارا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے تو تو ملک میں ظالم اور سرکش ہونا ہی چاہتا ہے اور تیرا یہ ارادہ ہی نہیں کے ملاپ کرنے والوں میں سے ہو۔

تشریح۔ فرعون کو نا ماننے والوں کو فرعون قتل کر دیتے تھے تو لوگوں نے موسیٰ کے بارے میں بھی ایسی سوچ رکھی کے موسیٰ صرف اپنے خیالات پھیلانے کے لئے یا اپنی طاقت کے بل پر لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے لوگوں کو قتل کرنے لگیں۔

وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعَى قَالَ يَا مُوسَى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّيْ لَكَ مِنَ النَّاصِحِيْنَ (20)

شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا ایا اور کہنے لگا اے موسیٰ یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں پس تو بہت جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان۔

تشریح۔ ایمان اور نیکی کے شہر کو بسانے کے لئے قتل اور فساد جیسی گری ہوئی سوچ کے خلاف امن وسکون اور علم کی سوچ کے ساتھ نیکی پرہیزگاری کے شہر میں ائیں اور گناہ والی سوچ کو ہٹا دیں ۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (21)

پس موسی وہاں سے خوفزدہ ہوکر نکل کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے میرے پروردیگار مجھے ظالموں کے گروہ سے نجات دے۔

تشریح۔ یہ کام کرتے ہوئے موسی کو بہت تکلیف پہنچی اور گناہ کے نتیجہ سے ڈر کر موسی نے کہا کے انہیں اور اس جیسی سوچ رکھنے والوں کو ظالموں سے نجات دیں۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاء مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّيٓ أَن يَهْدِيَنِي سَوَاء السَّبِيلِ (22)

اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے پروردیگار مجھے ظالموں کے گروہ سے بچالے۔

تشریح۔ امن قائم کرنے کے لئے موسی نے ہجرت کی اور امن کا پیغام لیکر لوگوں کے درمیان علم اور پرہیزگاری کی تعلیم پھیلائی اور سیدھے راستہ کی دعا کی کے ہمیں نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور علم کے راستہ پر چلنے میں مدد فرما ۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاء مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاء وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ (23)

مدین کے پانی پر اپ جب پہنچے تو دیکھا کے لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے جانوروں کو روکتی ہوئی دکھائی دیتی پوچھا کے تمہارا کیا حال ہے وہ بولیں جب تک یہ چرواہے واپس نا لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔

تشریح۔ جب موسی امن کی ٹھنڈک لیکر لوگوں کے درمیان پہنچے تو انہوں نے دیکھا کے ایک طبقہ علم اور امن سے جی رہے ہیں اور دو قسم کی عورتیں سماج میں لالچ اور حسد پھیلا رہی ہیں (یہاں پر عورتوں کا مطلب ہے کے انسان ہمیشہ متاثر ہوتا ہے اپنی ماں اور بیوی سے۔ نیک عورت سے نیک نسل ہوتی ہے مگر موسی نے اسوقت کے سماج میں ان عورتوں کی اندر یہ کمیاں نظر ائیں) موسی نے اس سوچ کے بارے میں سوال کیا کیونکہ انکے اندر لالچ اور حسد کی تعداد زیادہ ہے۔ تب وہاں کی عورتوں نے اپنی فطرت بیان کرتے ہوئے کہا کے یہ انکی ضرورت ہے یعنی جب تک اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ملتی تب تک وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں ائینگی یعنی تب تک پانی (امن) نہیں بھریگی۔ موسی نے گنہگاروں (جانور) کو نیکی (پانی) کی ہدایت فرمائی اور امن کا فائدہ سمجھایا اور کچھ پرانے خیالات (بوڑھے) والوں نے موسی کی سچائی کو نہیں مانا۔

فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ (24)

پس اپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ ائے اور کہنے لگے پروردیگار تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔

تشریح۔ پھر موسی نے گنہگاروں کو نیکی (پانی پلایا) کے ہدایت دی جو جانوروں کی طرح وحشی تھے اور انہیں سہی راستہ پر یعنی علم اور امن کے راستہ پر لانے اور امن کی ٹھنڈی چھاوں میں اکر پروردیگار سے دعا کی کے جو امن انہیں ملا ہے اسے قائم رکھنے میں انکی مدد کریں اور ہر کوئی قدرت کا محتاج ہے۔

فَجَاءتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاء قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (25)

اتنے میں ان دو عورتوں میں سے ایک انکی طرف شرم وحیا سے چلتی ہوئی ائی کہنے لگی میرے باپ اپ کو بلا رہے ہیں تا کہ اپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اسکی اجرت دیں جب حضرت موسی انکے پاس پہنچے اور ان سے سارا حال بیان کیا۔

تشریح۔ سچائی کو سمجھنے کے بعد وہ عورتیں موسی کے پاس ائیں اور پرانے خیالات والوں کے پاس انہیں لیکر گئیں انکے پیغام کے ساتھ اور انکے پیغام کے بدلے میں لوگوں نے موسی کو کچھ دینا چاہا تو موسی نے انکار کرتے ہوئے کہا کے لوگ جہالت اور بدسکونی کے ظلم سے نجات پا گئے یعنی انکی تکلیفوں کے دن ختم ہوئے۔

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (26)

ان دونوں میں سے ایک نے کہا اپ انہیں مزدوری پر رکھ لیں کیونکہ جنہیں اپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مظبوط اور امانتدار ہو۔

تشریح۔ عورتوں نے اپنے بزرگوں کو نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری اور امانتداری کا اصول بتایا اور ان اصولوں کی طاقت کے بارے میں اگاہ کیا اور نیک لوگ اپس میں مل گئے۔

قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ

عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (27)

انکے بزرگ نے کہا میں ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو اپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں کے اپ اٹھ سال میرا کام کریں ہاں اگر اپ دس سال پورا کریں تو یہ اپکی طرف سے بطور احسان کے ہے اور میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کے اپکو کسی مشقت میں ڈالوں اللہ کو منظور ہے تو اگے چل کر اپ مجھے بھلا ادمی پائینگے۔

تشریح۔اور کچھ وقت تک ساتھ ساتھ رہے اور نیکی پھیلانے کے لئے مختلف جگہوں پر ہجرت کی۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (28)

موسی نے کہا خیر یہ بات میرے اور اپکے درمیان پختہ ہوگئی میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں اور جو کہہ رہے ہیں اس پر اللہ گواہ اور کار ساز ہے۔

تشریح۔موسی نے لوگوں کو عہد پر قائم رہنا اور اسے پورا کرنا سکھایا۔

پیغام !اگر اس آیت کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیوں پر دھیان دیا جائے تو بہت سارے سوال اتے ہیں۔

(1) موسی کی شادی میں عورت کی رضامندی نہیں تھی ۔

(2) اٹھ سال یا دس سال کے وقت کو باندھ کر شادی جیسے پاک مقدس اور جذباتی رشتے کو چھوٹی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

(3) شادی میں عہد ہوتا ہے یقین بھروسہ اور محبت کا جسم کا نہیں ۔

اس آیت کی کہانی سے لگتا ہے موسی اس عورت کا رکھیل بن گیا تھا 8 سے 10 سال کے لئے لیکن یہ غلط ہے۔پیغمبر کبھی بھی شادی کو اس نظر سے نہیں دیکھتے۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ (29)

جب موسی نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لیکر چلے تو طور کی طرف سے اگ دیکھی تو بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو میں نے اگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے وہاں سے کوئی خبر لاوں یا اگ کا کوئی انگارہ لاوں تا کہ تم سینک لو۔

تشریح۔دھیان کرنے کے بعد موسی کو سچا علم نصیب ہوا (میعاد پوری کی) اور دیکھا کے انسانی سماج میں گناہ پہاڑ (طور) کی طرح مظبوط اور اونچا مقام رکھتے ہیں لیکن اسکے باوجود انہوں نے نیکی،محبت،سچائی اور علم کی روشنی دیکھی اور یہ عہد کیا کے اس سچائی کی روشنی کو لوگوں تک ضرور پہنچائیں گے۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِي الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (30)

پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے اواز دئے گئے اے موسی یقینا میں ہی اللہ ہوں سارے جہاں کا پروردیگا۔

تشریح۔جس سماج میں موسی رہتے تھے اسی سماج سے نیک اور پرہیزگاروں کو چنتی ہے داہنی طرف سے یعنی سہی راستہ پر چلنے والے لوگ اور قدرت نے موسی کو اپنی سچائی کا ثبوت پیش کیا ۔

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ (31)

اپنی لاٹھی ڈال دے پھر جب اسے دیکھا کے وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہوگئے اور مڑ کر روخ بھی نا کیا ہم نے کہا اے موسی اگے اور ڈر مت تو ہر طرف امن والا ہے۔

تشریح۔موسی اپنا علم،سچائی اور سکون کا راستہ لوگوں کے سامنے لائے یعنی اپنی لاٹھی پھینکی اور وہ گنہگاروں پر سانپ کی طرح زہریلی بن گئی اور لوگ اس سے ڈر کر بھاگنے لگے۔سماج کی یہ حالت دیکھ کر موسی ڈر گئے مگر خدا نے انہیں دلاسا دیا کے وہ گھبرائیں نہیں۔

اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ (32)

اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بلکل سفید اور خوف سے اپنے بازو اپنی طرف ملالے پس دونوں معجزے تیرے رب کی

طرف سے ہیں۔فرعون اور اسکی جماعت کی طرف یقیناوہ سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔

تشریح۔اپنے ضمیر کو تلاش کرنے کی ہدایت اتی ہے (یعنی اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال) اور موسی کو اس میں اللہ کے نور کی چمکتی ہوئی علم کی روشنی دکھائی دی اور اس روشنی میں گناہ کا سایا بھی نظر ایا۔(جسے ان ایتوں میں فرعون کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے)

قَالَ رَبِّ إِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْساً فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ (33)

موسی نے کہا اے میرے پروردیگار میں نے انکا ایک ادمی قتل کر دیا ہے اب مجھے اندیشہ ہے کے وہ مجھے بھی قتل کر دینگے۔

وَأَخِيْ هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَاناً فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءاً يُصَدِّقُنِيْ إِنِّيْ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ (34)

اور میرا بھائی ہارون مجھ سے بہت زیادہ فصیح زبان والا ہے تو اسے میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کے وہ مجھے سچا مانیں مجھے تو خوف ہے کے وہ مجھے جھٹلا دینگے۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَاناً فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ (35)

اللہ نے فرمایا ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مظبوط کر دینگے اور تم دونوں کو غلبہ دینگے فرعون تم تک پہنچ ہی نا سکیں بسبب ہماری نشانیوں کے تم دونوں اور تمہاری تعبداری کرنے والے ہی غالب ہونگے۔

فَلَمَّا جَاءهُم مُّوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِيْ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ (36)

پس جن ان لوگوں کے پاس موسی ہماری کھلے معجزے لیکر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو جادو ہے ہم نے اپنے باپ دادا کے زمانے میں بھی کبھی نہیں سنا۔

وَقَالَ مُوسَى رَبِّيْ أَعْلَمُ بِمَن جَاء بِالْهُدَى مِنْ عِندِهِ وَمَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (37)

موسی کہنے لگے میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو اسکے پاس ہدایت لیکر اتا ہے اور جس کے لئے اخرت کا انجام اچھا ہے یقینا بے انصافوں کا بھلا نا ہوگا۔

فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرِيْ فَأَوْقِدْ لِيْ يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَل لِّيْ صَرْحاً لَّعَلِّيْ أَطَّلِعُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى وَإِنِّيْ لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ (38)

فرعون کہنے لگا میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں سمجھتا سن اے ہامان تو میرے لئے مٹی کو اگ سے پکوا پھر میرے لئے ایک محل بنا کے میں موسی کے معبود کو جھانک لوں اسے تو میں جھوٹوں میں سے گمان کرتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ (39)

اس نے اور اسکے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کے وہ ہماری طرف لوٹائے ہی نا جائینگے۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (40)

ہم نے اسے اور اسکے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا اب دیکھ لینا ان گنہگاروں کا انجام کیسا ہوتا ہے

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ (41)

اور ہم نے اسے ایسے امام بنا دئے کے لوگوں جو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نا کئے جائیں۔

وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُم مِّنَ الْمَقْبُوحِينَ (42)

اور ہم نے اس دنیا میں بھی انکے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہونگے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِن بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (43)

اور ان اگلے زمانے کے لوگوں ہلاک کرنے کے لئے ہم نے موسی کو کتاب عطا فرمائی جو لوگوں کے لئے دلیل وہدآیت اور رحمت ہو کرائی تھی تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (44)

اور طور کے مغرب جانب جبکہ ہم نے موسی کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی نا تو تو موجود تھا اور نا دیکھنے والوں میں سے تھا ۔

وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُوناً فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنتَ ثَاوِياً فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (45)

ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور نا تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کے انکے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کو بھیجنے

والے رہے۔

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (46)

اور نا تو طور کی طرف تھا جب کے ہم نے اواز دی بلکہ یہ تیرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے اسلئے کے تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا کیا عجیب کو وہ نصیحت حاصل کر لیں۔

وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولاً فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (47)

اگر یہ بات نا ہوتی کے انہیں انکے اپنے ہاتھوں اگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا کے ہم تیری ایتوں کی تعبداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔

فَلَمَّا جَاءهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَى أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَى مِن قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ (48)

پھر جب انکے پاس ہماری طرف سے حق اپہنچا تو کہتے ہیں یہ دو کیوں نہیں دیا گیا جیسے دئے گئے تھے موسی اچھا تو موسی کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا۔ صاف کہا تھا کے یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔

تشریح۔ اس سورہ تک یعنی 33 تک صرف موسی کی کہانیاں ہیں جو بار بار دہرائی جارہی ہیں اور یہ سب کہانیاں اس سے پہلے کی ایتوں میں بیان کر چکے ہیں ۔

قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَى مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (49)

کہ دو اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاو جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اسکی پیروی کرونگا ۔

تشریح۔ لوگ سمجھ لیں کے اگر انکا دعوی سچا ہے تو اللہ یا اسکی قدرت کی طرح کوئی ایک پہلو بنا کر دکھائیں ۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (50)

پھر اگر یہ تیری بات مانیں تو تو یقین کر لے یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو اور بغیر اللہ کی راہنمائی کے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۔

تشریح۔ جو لوگ قدرت کے اصولوں کو نہیں مانتے ہیں یقینا وہ اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے گناہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں ایسے لوگ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، علم اور امن وسکون کا راستہ چھوڑ کر گناہ یا ظلم کے راستہ کو اپنا کر امن وسکون سے خارج ہو گئے ظلم کرنے والوں کو قدرت کبھی بھی امن وسکون کی بشارت نہیں دیتی۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (51)

اور ہم برابر پے در پے لوگوں کے لئے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

تشریح۔ اللہ یا قدرت ہمیشہ اور بار بار لوگوں کو امن وسکون اور علم کے راستہ پر لانے کی کوشش کرتی رہتی ہے اور طرح طرح کی مثالیں بیان کرتے ہیں انہیں سمجھانے اور علم کے لئے۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ (52)

جس کو ہم نے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح۔ تہذیب کے ساتھ ساتھ قدرت نے وقت کی گردش میں انسان کو بہترین سے بہترین زندگی اور جینے کا علم عطا کیا تا کہ وہ امن وسکون اور علم پر یقین لائے۔

وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ (53)

اور جب اسکی ایتیں انکے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کے اسکے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں

تشریح۔ جب لوگوں کے سامنے سچائی پیش کی جاتی ہے تو سچائی کو کچھ حد تک قبول کرنے والے اپنے ایمان کا دعوی پیش کرتے ہیں ۔

أُوْلَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (54)

یہ اپنے کئے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا اجر دئے جائینگے یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں۔

تشریح۔ انہیں دوہرے تحفہ سے نوازا جائیگا ایک علم اور دوسرا امن وسکون اور یہ انہیں قدرت کی طرف سے ملے گا کیونکہ ایسے لوگ نیکی اور صبر سے گناہ کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی قدرت سے انہیں جو بھی ملتا ہے وہ اس میں ہی خوش رہتے ہیں۔

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ (55)

اور جب بیہودہ بات کانوں میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے تم پر سلام اور ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

تشریح۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی انے کے بعد اپنا منھ پھیر لیتے ہیں اور سچائی یا علم کی باتیں بتانے والوں کو انکار کر دیتے ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (56)

اپ جیسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت کرتے ہیں ہدایت والوں سے وہ بہت خوب اگاہ ہے۔

تشریح۔ یہ قدرت کی مرضی پر منحصر ہے کے کس کو کتنا علم اور سچائی حاصل ہوتی ہے اور اسکا فیصلہ پوری طرح سے قدرت کے اختیار میں ہے اور اسکے ساتھ ساتھ قدرت ہی انسان کو انسان کے ذریعہ سچائی اور امن وسکون کا علم دیتے ہیں۔

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَماً آمِناً يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقاً مِن لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (57)

کہنے لگے اگر ہم اپکے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع بن جائیں تو ہم یوں اپنے ملک سے اچک لئے جائیں کیا ہم نے انہیں امن و مان والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھینچے چلے اتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

تشریح۔ اکثر لوگ کہتے ہیں سچائی کا ساتھ دینے سے لوگ انکے خلاف ہو جائینگے مگر انسان یہ جان لیں کے سچائی اور علم کی راہ پر چلنے والوں کو ہی اپنے عمل کی بدولت امن و سکون کا نتیجہ یعنی پھل ملتا ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلاً وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ (58)

اور ہم نے بہت سی بستیاں ہلاک کر دیں جو اپنے عیش وعشرت میں اترانے لگے تھے یہ انکی رہاش کی جگہیں جو انکے بعد بہت ہی کم اباد کی گئیں اور ہم ہی اخر سب کے وارث ہیں۔

تشریح۔ وقت کے دائرے میں اور تواریخ کے صفحات میں بہت سارے انسانی سماج اور تہذیب کی نشانیاں ملتی ہیں جنہوں نے اپنے برے کردار سے اپنے سماج کو برباد کر دیا تھا ۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَى حَتَّى يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولاً يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَى إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ (59)

تیرا رب کسی بستی کو بھی اسوقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک انکی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نا بھیج دے جو انہیں اپنی ایتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسوقت ہلاک کرتے ہیں جب کے وہاں والے ظلم وستم پر کمر کس لیں۔

تشریح۔ قدرت کبھی بھی ایسے سماج کو برباد نہیں کرتی جو امن وسکون اور علم پر قائم رہتے ہیں لیکن انہیں وقتی تکلیفیں ضرور ہوتی ہیں۔

وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ (60)

اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ جیتی زندگی کا سامان ہے اور اسی کی رونق ہے ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیر پا کیا تم نہیں سمجھتے۔

تشریح۔انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب قدرت کا ہے یہاں تک کے اسکا جسم بھی لیکن اللہ کے پاس انسان کی روح ہے جو لافانی ہے۔

أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْداً حَسَناً فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ (61)

کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے جسے وہ پانے والا ہے مثل اس شخص کے ہوسکتا ہے جسے ہم نے زندگانی دنیا میں بہت سی منعفت دیدی پھر وہ قیامت کے دن پکڑا جائیگا

تشریح۔قدرت نے جسے امن وسکون، علم اور اچھی صحت کی بشارت دی وہ کبھی بھی عیاش انسانوں کے برابر نہیں ہوسکتا کیونکہ عیاشوں کے دماغ میں سکون نہیں ہوتا اور امن وسکون کی تلاش میں عیاشی کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (62)

اور جس دن اللہ انہیں پکار کر فرمائیگا کے جنہیں تم اپنے گمان میں میری شریک ٹھہرا رہے ہو وہ کہاں ہیں۔

تشریح۔عیاش لوگوں کی موت کے وقت یعنی زندگی کے اخری ایام میں انکا ضمیر ان سے سوال کریگا کے وہ اور اسکے تمام دوست کہاں گئے جنہیں اس نے نیکی، محبت، امن و سکون اور علم کے بدلے میں خریدا تھا۔

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاء الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ (63)

جن پر بات اچکی ہے وہ جواب دینگے اے میرے پروردیگار یہی وہ ہیں جنہیں نے ہمیں بہکا رکھا ہے ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے ہم تیری سردار میں دست برداری کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کو اپنے خدا اور اپنے ضمیر سے معافی نہیں ملتی جو اپنے بچاو میں ڈھیر سارے بہانے کیوں نا پیش کریں جبکہ انکا بچنا مشکل ہے۔

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ (64)

کہا جائیگا اپنے شریکوں کو بلاو وہ بلائینگے مگر انہیں جواب نہیں ملیگا اور سب کے سب عذاب دیکھ لینگے کاش یہ لوگ ہدایت پا لیتے۔

تشریح۔ایسے لوگوں کا ضمیر جب ان سے سوال کریگا کے اپنے کردار کے ذریعہ امن وسکون اور صحت پانے کی ناکام کوشش کرنے کی کوئی دلیل ہے تب انہیں تلاش کے سوا کچھ نہیں ملیگا ۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ (65)

اس دن انہیں بلا کر پوچھے گا کے تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا۔

تشریح۔جس دن انکا ضمیر انہیں پکاریگا کے جس گناہ یعنی عیاشی کے مذہب کو انہوں نے اپنایا تھا اسکی بنیاد کیا تھی؟

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاء يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءلُونَ (66)

پھر تو اس دن انکی تمام دلیلیں گم ہوجائینگی اور ایک دوسرے سے سوال نا کرینگے۔

تشریح۔اور اسوقت صفائی کا کوئی بھی موقعہ نہیں ہوگا اور نا انکا کوئی مددگار ۔

فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَعَسَى أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ (67)

ہاں جو شخص توبہ کر کے ایمان لے ائے اور نیک کام کرے تو وہ نجات پانے والوں میں ہوجائیگا۔

تشریح۔لیکن جس انسان کو سچائی سمجھ میں اجاتی ہے اور وہ گناہ کو چھوڑ کر نیک کاموں میں لگ جاتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (68)

رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں اللہ کے لئے ہی پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے لوگ شریک کرتے ہیں۔

تشریح۔وہی قدرت ہے جو زندگی اور موت کی مالک ہے اور ہر اعمال کی نگہبان ۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ (69)

ان کے سینے میں جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں رب سب کچھ جانتا ہے۔

تشریح۔قدرت کے سامنے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (70)

وہی اللہ ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں دنیا اور اخرت میں اسی کی تعریف ہے اسی کے لئے فرمانروائی اور اسی کی طرف سب پھیرے جائینگے۔

تشریح۔اور وہی قدرت ہے جس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں ہوسکتی وہی خالق وہی مالک ۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاء أَفَلَا تَسْمَعُونَ (71)

کہہ دیں کے دیکھو تو سہی اگر اللہ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کردے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے تو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے کیا تم سنتے نہیں۔

تشریح۔انسان غور فرمائے کے دنیا کے ہر پہلو میں نیکی (دن) کے ساتھ بدی (رات) مقرر کی گئی ہے اور اس قدرت میں سے ہی انسان کو جینے کا بہترین (دن) طریقہ نصیب ہوا۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (72)

یہ بھی بتادو اگر اللہ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو تمہارے پاس رات لائے جس میں تم ارام کرو جس میں تم ارام حاصل کرو کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو۔

تشریح۔قدرت اگر برائی کو مٹا دیتی تو انسان کی زندگی ویران ہوجاتی ۔

وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (73)

اسی نے تمہارے لئے اپنے فضل وکرم سے دن رات مقرر کردئے ہیں کے تم رات میں ارام کرو اور دن میں اسکی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اسلئے کے تم شکر ادا کرو۔

تشریح۔قدرت کی مہربانی سے انسان کی زندگی سکھ دکھ (دن/ رات) سے بھری ہوئی ہے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ (74)

اور جس دن انہیں پکار کر اللہ فرمائیگا کے جنہیں تم میرے شریک خیال کرتے تھے وہ کہاں ہیں ؟

تشریح۔انسان کا ضمیر اسے پکارے گا اور سوال کریگا جو انکا مسیحا تھا یعنی جس نے انکے دماغ کو انکے بس میں رکھا تھا وہ سب کہاں گئے؟

وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (75)

ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کرلینگے کے اپنی دلیلیں پیش کرو اسوقت جان لینگے کے حق اللہ کی طرف ہے اور جو کچھ افترا وہ جوڑتے تھے سب انکے پاس کھو جائیگا۔

تشریح۔ہر قسم کی سوچ رکھنے والوں کی گواہی لی جائیگی اور سب کا تجربہ سانجھا کیا جائیگا تب گنہگار سمجھیں گے کے قدرت ہی ہے جو پالن ہار اور رحم کرنے والی ہے۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ (76)

قارون تھا تو موسی سے لیکن ان پر ظلم کرنے لگا ہم نے اسے خزانے دے رکھے تھے کے کئی کئی طاقتور لوگ اسکی کنجیاں اٹھا سکتے تھے ایک بار اسکی قوم نے کہا اترا مت اللہ اترانے والوں نے محبت نہیں رکھتا۔

تشریح۔اللہ تعالی اور اسکی قدرت سچائی اور انصاف سے مکرنے والوں سے محبت نہیں کرتی۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (77)

اور جو کچھ اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں اخرت کے گھر کی بھی تلاش رکھ اور اپنے دینوی حصہ کو بھی نا بھول جا اور جیسے کے اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا

سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہ نا ہو اور یقین مان اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح۔ اپنے حق یعنی قدرت کے خزانے سے جو بھی جائز طور پر ملتا ہے اس میں خوش رہ کر انسان اور انسانیت پر مہربان رہتے ہوئے فساد نا پھیلائیں اور اپنے امن وسکون کو تلاش کریں اور سکون بگاڑنے والوں کو اللہ تعالی پسند نہیں کرتے۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِندِيٓ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعاً وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ (78)

قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے کی اسے اب تک یہ معلوم نہیں کے اللہ تعالی نے اس سے پہلے بہت سی بستی والوں کو غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور سب بڑی پونجی والے تھے اور گنہگاروں سے انکے گناہوں کی باز پرس ایسے وقت نہیں کی جاتی۔

تشریح۔ قدرت یا اللہ ہر انسان کو اتنا ہی دیتی ہے جو قدرت اسکے لئے مناسب سمجھتی ہے اور جو زیادہ پانے کی لالچ میں گناہ کرتے ہیں انہیں کبھی بھی معافی نہیں ملتی۔

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (79)

پس قارون پوری ارائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا تو دنیاوی زندگی کے متوالے کہنے لگے کاش کے ہمیں بھی وہ کسی طرح مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو قسمت کا بڑا ہی دھنی ہے۔

تشریح۔ مال ومتاع یا دولت والے انسان یا عیاش کبھی بھی برکت والے نہیں ہو سکتے۔ برکت والا انسان وہ ہوتا ہے جسے امن وسکون اور سکھ چین حاصل ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً وَلَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ (80)

ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کے افسوس بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہیں کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر وسہار والے ہوں۔

تشریح۔ عالم ہمیشہ نیک کاموں میں یا سماج کی ترقی پر اپنا وقت یا محنت خرچ کرتے ہیں انکے لئے قدرت اور سماج کے لئے عزت کا تحفہ ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ (81)

ہم نے اسے اسکے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی بھی جماعت اسکی مدد کے لئے تیار نا تھی اور نا وہ خود اپنے بچانے والوں میں ہو سکا۔

تشریح۔ قدرت بڑے بڑے طاقتور یا بڑے برے جھوٹ اور فریب کی عمارت کی دھنسا دیتی ہے اور قدرت ہی نیک لوگوں کی مددگار ہے ۔

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (82)

اور جو لوگ کل اسکے مرتبہ پر پہنچنے کی ارزو کر رہے تھے وہ اج کہنے لگے کیا تم نہیں دیکھتے کے اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی اگر اللہ تعالی ہم پر فضل نا کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا کیا دیکھتے نہیں کے ناشکروں کو کامیابی نہیں ہوتی۔

تشریح۔ اور اللہ تعالی جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوّاً فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (83)

اخرت کا بھلا گھر انکے لئے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے اور نا فساد کی چاہت رکھتے ہیں پرہیزگاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔

تشریح۔ اور اخر کار انسان کے لئے امن وسکون ہی اخرت کا نیک اور اچھا گھر ہے۔

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (84)

جو شخص نیکی لائیگا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لیکر ائیگا تو ایسے بداعمال کرنے والوں کو انکے انہیں اعمال کا بدلہ دیا جائیگا جو وہ کرتے تھے۔

تشریح۔ جو نیک کام کرتے ہیں انکے لئے نیک نتیجہ ہے اور گنہگاروں کو گناہ کا نتیجہ ضرور ملتا ہے ۔

إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قُل رَّبِّيْ أَعْلَمُ مَن جَاء بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (85)

جس اللہ نے اپ پر قران نازل کیا وہ اپکو دوبارہ پہلی جگہ پر لانے والا کہہ دیں کے میرا رب اسے بھی بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔

تشریح۔قران شریف ایک نصیحت ہے انسانوں کے لئے اللہ اور اسکی قدرت کی طرف سے اور یہی قران انسان کو امن کے شہر میں لے جا سکتا ہے۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكَافِرِيْنَ (86)

اپ کو تو کبھی اسکا خیال بھی ناگزرا کے اپکی طرف کتاب نازل کی جائیگی لیکن یہ اپکی رب کی مہربانی سے اترا اب اپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نا ہونا چاہئے۔

تشریح۔امن وسکون چاہنے والے لوگ کبھی بھی گنہگاروں کا ساتھ نہیں دیتے ۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (87)

خیال رکھیں یہ کفار اپکو اللہ کی ایتیں سے روک نا دیں بعد کے یہ اپکی جانب اتاری گئیں تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نا ہوں۔

تشریح۔سچائی سامنے انے کے بعد نیک لوگ کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں اسے نہیں چھوڑتے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (88)

اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور معبود کو نا پکارنا بجز اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منھ اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

تشریح۔قدرت یا اللہ تعالی کے اصولوں کو چھوڑ کر دوسرا کوئی بھی اصول اپنانا اپنی بربادی ہے۔

سورۃ العنکبوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الم (1)

الم

تشریح۔ الف سے اللہ

ل سے لقد (ازمانہ)

م سے مہاجر یعنی ہجرت کرنے والا ہمارے بزرگوں نے بھی روزی سچائی اور علم کو تلاش کیا اس سورہ میں زیادہ سے زیادہ ان اصولوں کا چرچہ کیا گیا ہے ۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (2)

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کے انکے صرف اس دعوے پر کے ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر ازمائے چھوڑ دینگے۔

تشریح۔ ہر انسان اپنے عمل کو عمدہ اور بہترین سمجھتا ہے مگر جب انکے اعمال کو انسانی سماج اور قدرتی کسوٹی پر پرکھا جائے تب انکے اعمال کا نتیجہ کتنا مظبوط ہے اسکا پتہ چلتا ہے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (3)

ان سے اگلے کو بھی ہم نے خوب جانچا یقینا اللہ انہیں بھی جانچ لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی جو جھوٹے ہیں۔

تشریح۔ وہی قدرت ہے جو انسان کی جنم کنڈلی شائع کرتی ہے اسے تراشتی ہے اور اسکا نتیجہ بھی سناتی ہے اور اسی میں سچ جھوٹ اور نیکی بدی کا فیصلہ بھی ہو جاتا ہے۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (4)

کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کے وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائینگے یہ لوگ بری تجویزیں کر رہے ہیں۔

تشریح۔ گنہگار سمجھتے ہیں کے وہ جو کام کر رہے ہیں وہ تمام قدرتی اصولوں کے دائرے سے باہر ہیں یہ انکا وہم ہے اور انکا ضمیر سچائی کو قبول نہیں کر سکتا مگر انکے اندر موجود اللہ والا ضمیر ہمیشہ اسے تراشتہ رہتا ہے یعنی اللہ کی گرفت میں رہتا ہے۔

مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (5)

جسے اللہ سے ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت ضرور انے والا ہے وہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح۔ جس انسان کے ضمیر نے سچائی کو سمجھ لیا اسکی قدرت یعنی اللہ سے ملاقات ہو گئی اور یہ ایک خاص وقت پر ہی ممکن ہوتا ہے کیونکہ قدرت سب جانتی دیکھتی ہے۔

وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (6)

اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے بھلے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے۔

تشریح۔ جو انسان سچائی، امن اور علم کی تلاش کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنا ہی بھلا کرتے ہیں قدرت کو انسان کی کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (7)

اور جن لوگوں نے یقین کیا اور سنت کے مطابق کام کیا ہم انکے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دینگے اور انکے نیک عمل کا بہترین بدلہ دینگے۔

تشریح۔ اور جو انسان گناہوں کو چھوڑ کر نیکی، پرہیز گاری، امن وسکون، علم، انسانیت، محبت اور عدم تشدد کو اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ لیتے ہیں تو یقینا انکی زندگی میں پہلے کے کئے گئے گناہوں سے ذہنی طور پر کچھ حد تک نجات ملتی ہے اور نیکی کے بدلے انہیں امن وسکون حاصل ہوتا ہے۔

پیغام! اس ایت کا مطلب ہے کے گناہوں کی سزا نیکیوں کے بدلے کم ہوجائیگی۔ جبکہ اللہ کے عدل وانصاف کا ترازو کبھی بھی بدلے والی سوچ پر قائم نہیں ہے یعنی ایک عمل کے بدلے دوسرا عمل لیکن یہ قدرتی اصول نہیں ہے۔ اگر کوئی گناہ کرتا ہے یا نیک عمل کرتا ہے تو قدرتی اصول کے مطابق سزا اور جزا ہوگی۔ کچھ لوگ تو یہ بھی سوچتے ہیں کے گناہ کرتے جاو معافی مانگتے جاو تو معافی ہوجاتی ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ جسکے گناہ کی مقدار جتنی ہوگی اسے اتنی ہی سزا ملیگی یعنی اسکا نتیجہ ملے گا ۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (8)

ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کے اپ میرے ساتھ شریک کرلیں جس کا اپکو علم نہیں تو انکا کہنا نا مان تم سب کا لوٹنا میری طرف ہے پھر ہر چیز کی خبر دونگا جو تم کرتے تھے۔

تشریح۔ قدرت نے جس طرح بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ماں باپ پر چھوڑی ہے ٹھیک اسی طرح بچوں پر بھی ذمہ داری ہے کے وہ اپنے بوڑھے ماں باپ کی دیکھ ریکھ کریں اور جو لوگ اس ذمہ داری کو نہیں نبھاتے وہ شرک کرتے ہیں چاہے وہ کسی کی مجبوری یا دباو کے تحت ہی کیوں نا ہو ۔

وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِيْ الصَّالِحِيْنَ (9)

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کئے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کرونگا۔

تشریح۔ جو لوگ قدرتی اصولوں پر یقین رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں قدرت انہیں امن وسکون کی زندگی عطا کرتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِيْ اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاء نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُورِ الْعَالَمِيْنَ (10)

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو زبانی کہتے ہیں ہم ایمان لائے لیکن جب اللہ کی راہ میں کوئی مشکل اپڑتی ہے تو ان لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ کا عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں ہاں اگر اللہ کی مدد اجائے تو پکار اٹھتے ہیں کے ہم تو تمہارے ساتھی ہیں کیا دنیا جہاں کے سینوں میں ہے اللہ اس سے واقف ہے۔

تشریح۔ کچھ لوگ کہتے ہیں وہ اللہ یا قدرت کے اصولوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس راستہ پر اگر انہیں کوئی تکلیف یا مصیبت ملتی ہے تو یہ بھی قدرت کی طرف سے ہے۔ قدرتی طور پر تکلیفوں سے نجات پانے کے بعد وہ قدرت کو بھلا کر اپنی ہی تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں اللہ اور اسکی قدرت کے سامنے کچھ بھی چھپا نہیں رہ سکتا ۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِيْنَ (11)

جو لوگ ایمان لائے اللہ انکو بھی ظاہر کر کے رکھے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کردیگا۔

تشریح۔ نیک اور گنہگاروں کو قدرت بخوبی پہچان لیتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِلَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُم بِحَامِلِيْنَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (12)

کافروں نے ایمان داروں سے کہا تم ہماری راہ کی تعبداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھالینگے حالانکہ وہ انکے گناہ سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے وہ تو محض جھوٹے ہیں۔

تشریح۔ گنہگار ہمیشہ نیک لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں اور انکے نیک اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ایسے لوگ جھوٹ اور فریب کا سہارا لیتے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَّعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (13)

البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھو لینگے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بھی بوجھ اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائیگی۔

تشریح۔ ایسے لوگ اپنے گناہوں کے بوجھ سے دبے ہونگے اور انکا ضمیر انہیں امن وسکون سے رہنے نہیں دیگا ظاہری حالت میں وہ جتنا بھی خوشی کا اظہار کریں اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيْهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَاماً فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ (14)

اور ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نوسو سال تک رہے پھر انہیں طوفان نے اپکڑا اور وہ تھے ظالم۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ (15)

پھر ہم نے انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعہ کو جہاں والوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا۔

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (16)

اور ابراہیم نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کے اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُونَ إِفْكاً إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقاً فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (17)

تم اللہ کے سوا بتوں کی عبادت کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں گھڑ لیتے ہو سنو جنکی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہئے کے اللہ سے ہی روزی طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف لوٹائے جاو گے۔

تشریح۔14 سے 17 آیت تک پیغمبر نوح کی باتیں ہیں جسکی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (18)

اور اگر تم جھٹلاو تو تم سے پہلے کی امتیں نے بھی جھٹلایا اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

تشریح۔نیک، ایماندار، عالم اور پرہیزگار جنہیں قدرت نے رسول کے نام سے مخاتب کیا ہے انکا کام ہے صرف لوگوں تک سچائی پہنچانا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (19)

کیا انھوں نے نہیں دیکھا کے اللہ مخلوق کی ابتدا کس طرح کی پھر اسکا اعادہ کریگا یہ اللہ پر بہت ہی اسان ہے۔

تشریح۔بے ایمان یا گنہگار کیا یہ نہیں دیکھتے کے کس طرح قدرت تخلیق اور موت کے ردوعمل کو انجام دیتی ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (20)

کہہ دو زمین پر چل پھر کر دیکھو کے کس طرح اللہ نے ابتدا پیدائش کی پھر اللہ ہی دوسری نئی پیدائش کریگا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔قدرت اور اسکی تخلیق پر نظر دوڑانے سے ہی نیک لوگوں کو سچائی کا دیدار ہوتا ہے اور اللہ طاقتور ہے۔

يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ (21)

جسے چاہے عذاب کرے اور جس پر چاہے رحم کرے سب اسی کی طرف لوٹائے جائینگے۔

تشریح۔قدرت ہی فیصلہ کرتی ہے کے کس کا مستقبل کیا ہوگا اور وہ کس حالت میں رہیگا ۔

وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (22)

تم نا زمین اور نا اسمان میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہو اور اللہ کے سوا نا تمہارا کوئی والی نا مددگار۔

تشریح۔قدرت یا اللہ کے اصولوں کو یا انکے فیصلہ کو کوئی بھی نہیں بگاڑ سکتا اور یہ اٹل، لازوال، اجئے اور لافانی ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (23)

جو لوگ اللہ کی آیتوں اور اسکی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے نا امید ہو جائیں اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

تشریح۔جو لوگ قدرت کی سچی نشانیوں کو انکار کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ امن وسکون کے اصولوں کو بگاڑتے ہیں انہیں قدرتی عذاب بھگتنا پڑتا ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (24)

انکی قوم کا جواب بجز اسکے کچھ نا تھا کے اسے مار ڈالو یا جلا دو اخرش اللہ نے اگ سے بچا لیا اس میں ایمان داروں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح۔آیت 24 سے لیکر آیت 39 تک کہانیاں ہیں۔

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ

بَعْضُكُم بَعْضاً وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (25)

کہا کہ تم جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کرتے ہو انہیں تم اپنی اپس کی دینوی دوستی کی بنا ٹھہرالی ہے۔ تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت اور سب کا ٹھکانہ دوزخ اور تمہارا کوئی مددگار نا ہوگا۔

فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (26)

حضرت ابرہیم پر حضرت لوط ایمان لائے اور کہنے لگے میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ (27)

ہم نے انہیں اسحاق ویعقوب عطا کئے اور ہم نے نبوت اور کتاب انکی اولاد میں کردی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور اخرت میں وہ صالح لوگوں میں سے تھا۔

وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ (28)

اور حضرت لوط کا بھی ذکر کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تم بدکاری پر اترائے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (29)

کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لئے اتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیایوں کا کام کرتے ہو اسکے جواب میں اسکی قوم نے بجز اسکے کہا کے اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ۔

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (30)

کہا اے میرے رب اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔

وَلَمَّا جَاءتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ (31)

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم کے پاس بشارت لیکر پہنچے تو کہنے لگے اس بستی کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطاً قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ (32)

کہا اس میں تو پیغمبر لوط ہیں فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں لوط اور اسکے خاندان کو سوائے اسکی بیوی کے کے ہم بچالینگے البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّا أَن جَاءتْ رُسُلُنَا لُوطاً سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ (33)

پھر جب ہمارے قاصد لوط کے پاس پہنچے تو وہ انکی وجہ سے غمگین ہوگئے اور دل میں رنج کرنے لگے قاصدوں نے کہا اپ نے غم کھائیں اور نا خوف زدہ ہوں ہم اپکو بمعہ اپکے متعلقین کے بچالینگے مگر اپکی بیوی کے وہ عذاب کے لئے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (34)

ہم اس بستی پر اسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اسکی وجہ ہے کے یہ بے حکم ہورہے ہیں۔

وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (35)

البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنادیا ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (36)

اور مدین کی طرف شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقعہ رکھو اور زمین میں فساد نا کرتے پھرو۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (37)

پھر بھی انہوں نے انکو جھٹلایا اور انہیں زلزلہ نے اپکڑا اور اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہوکر رہ گئے۔

وَعَاداً وَثَمُودَ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ (38)

اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ہیں اور شیطان نے انکی بداعمالیوں اراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے روک دیا تھا باوجود یہ کے انکھوں والے ہوشیار تھے۔

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءهُم مُّوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ (39)

اور قارون، ہامان اور فرعون کو بھی انکے پاس موسی کھلے معجزے لیکر ائے تھے پھر بھی انہیں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے اگے بڑھنے والے نا تھے۔

فَكُلاًّ أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِباً وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (40)

پھر تو ہم نے ہر ایک کو اسکے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا ان پر بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور بعض کو زوردار سخت اواز نے ادبوچا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو غرق کر دیا۔ اللہ ایسا نہیں کے ان پر ظلم کرے بلکہ یہ لوگ اپنی جانوں ہر ظلم کرتے تھے۔

تشریح۔ قدرت کی طرف سے ہر گنہگار کو سزا ملتی ہے اور الگ الگ طریقہ سے ملتی ہے اللہ یا قدرت کسی پر ظلم نہیں کرتے اور انسان اسے اپنے اعمال کے ذریعہ کماتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاء كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتاً وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (41)

جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں انکی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے کے وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے حالانکہ تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہے کاش وہ جان لیتے۔

تشریح۔ جو انسان اللہ یا قدرت کے سچے اصولوں کو چھوڑ کر وہم اور جہالت کے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں اسکی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے جو بڑا ہی نازک اور پتلا ہوتا ہے اور جلد ٹوٹنے والا۔ کاش ایسے لوگ سمجھداری، سچائی اور علم کے اصولوں کی ضرورتوں کو سمجھتے۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (42)

اللہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اسکے سوا پکار رہے ہیں اور وہ زبردست ذی حکمت ہے۔

تشریح۔ اللہ اور اسکی قدرت کے اصولوں کے علاوہ جو لوگ گناہ اور جہالت کے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں وہ انسانی سماج میں ظاہر ہو جاتا ہے یعنی قدرت ایسے بیجا اصولوں کی حقیقت اور نتیجہ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیتی ہے۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ (43)

ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کر رہے ہیں انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔

تشریح۔ انسانوں کے لئے ان باتوں میں ایک مثال ہے اور قدرت نے ہر انسان کو دماغ دیکر سچائی اور علم کے راستہ پر چلنے کا راستہ بتایا۔

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ (44)

اللہ نے اسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ بنایا ہے ایمان والوں کے لئے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے۔

تشریح۔ قدرت نے اسمان زمین اور تمام کائنات کی تخلیق کی یعنی کائنات کی تخلیق ایک قدرتی ردعمل ہے۔

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (45)

جو کتاب اپکی طرف وحی کی گئی اسے پڑھیں اور نماز قائم کریں یقینا نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

تشریح۔ اللہ کا فرمان ہے یعنی قدرتی اصول جو لوگوں کو سمجھ میں نہیں اتا اسے ثبوت کے ساتھ رکھا جائے یعنی قران پڑھا جائے اور سماج میں نیکی، محبت، پرہیزگاری، انسانیت، امن وسکون، عدم تشدد اور علم قائم کرنے کے لئے نیک انسان محنت کریں یعنی نماز قائم کریں برائی اور گناہ سے انسانی سماج کو دور رکھیں اور یہی سب سے بہترین

عبادت کا طریقہ ہے اور اللہ سب دیکھتا سنتا ہے۔

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَهُنَا وَإِلَهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (46)

اور اہل کتاب کے ساتھ بحث مباحث نا کرو مگر اس طریقہ پر جو سب سے عمدہ ہو مگر انکے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کر دو کے ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہے ہمارا تمہارا معبود ایک ہے ہم اسی کے حکم بردار ہیں ۔

تشریح۔ عالموں کے ساتھ بیجا بحث نا کریں (اہل کتاب کا مطلب ہے جو انسان علم حاصل کرنے کے لئے اپنا وقت پیسہ اور محنت خرچ کرتے ہیں اور علم کی طرف سماج کو لے جاتے ہیں) اور طالب علم کی طرح مباحث کریں تا کہ کچھ معلومات حاصل ہو سکے۔ جو انسان علم کا غلط استعمال کرتے ہیں انہیں پہچانیں اور انکا ساتھ نا دیں اور انہیں چھوڑ دیں۔ نیک انسان سچائی اور علم کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور ان اصولوں میں کوئی بھید بھاو یا فرق نہیں رکھتے۔

وَكَذَلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ (47)

اور ہم نے اسی طرح اپکی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی پس جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری ایتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔

تشریح۔ اللہ کا کلام یعنی قدرت کا کلام یعنی قران شریف بھی سماج کو نیک اور امن وامان بنانے کے لئے اس سماج میں موجود ہے۔ سچے دل والے، امن چاہنے والے اسکی گہرائی اور سچائی کو سمجھتے ہیں اور گنہگار یعنی کافر ان سچے اصولوں سے اتفاق نہیں کرتے۔

وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (48)

اس سے پہلے تو اپ کوئی کتاب پڑھتے ہی نا تھے اور نا کسی اور کتاب کو ہاتھ سے لکھتے تھے کے یہ باطل پرست لوگ شک وشبہ میں پڑتے۔

تشریح۔ ایسا کوئی بھی اصول جس میں سچائی نا ہو وہ یقینا لوگوں کے دلوں میں شک پیدا کرتا ہے۔ سچی کتابوں پر بھی گنہگار شک ظاہر کرتے ہیں۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ (49)

بلکہ یہ تو روشن ایتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں ہماری ایتوں کا منکر ظالموں کے اور کوئی نہیں۔

تشریح۔ جو ظالم ہیں وہی امن وسکون اور علم کے اصولوں کو ٹھکراتے ہیں۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (50)

انہوں نے کہا اس پر کچھ نشانیاں اسکے رب کی طرف سے کیوں نا اتاری گئی کہہ دیں نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا اگاہ کرنے والا ہوں۔

تشریح۔ کوئی کوئی انسان یہ سوچتا ہے ایسی کوئی اعلی طاقت نہیں ہے جو اس قدرت کو چلا رہی ہے یعنی قدرت کے ردوعمل کو انجام دینے والی طاقت وہ لوگ جان لیں کے عالم اور رسول جو کچھ بتاتے ہیں اس میں سچائی ہوتی ہے کیونکہ ان دونوں شخصیات کو دنیاوی اور روحانی تجربہ ہوتا ہے۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (51)

کیا انہیں یہ کافی نہیں کے ہم نے اپ پر کتاب نازل فرمادی جو ان پر پڑھی جارہی ہے اس میں رحمت اور نصیحت ہے انکے لئے جو ایمان دار ہیں۔

تشریح۔ جو انسان عالموں کے تجربہ، محنت اور علم پر بھروسہ کرتے ہیں انہیں قدرت کی طرف سے رحمت اور نصیحت دونوں ملتی ہیں۔

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (52)

کہہ دیں مجھ میں اور تم میں اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے وہ اسمان اور زمین کی ہر چیز کا عالم ہے جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ پر کفر کرنے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔

تشریح۔لوگ جان لیں کے سچائی اور جھوٹ کے درمیان قدرت کا فیصلہ گواہ بنکر کھڑا ہو جاتا ہے جھوٹے اور گنہگار یعنی کافر ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (53)

یہ لوگ اپ سے عذاب کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نا ہوتا تو ابھی تک ان پر عذاب اچکا ہوتا یہ یقینی بات ہے اچانک کی بے خبری میں انکے پاس عذاب اپہنچے گا۔

تشریح۔سزا یا جزا کو گھٹانا یا بڑھانا قدرت کے اختیار میں ہے اور وقت کی گردش میں ثابت ہو جاتا ہے۔

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ (54)

یہ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور جہنم کافروں کے گھیرنے والی ہے۔

تشریح۔نتیجہ کے لالچ میں کچھ لوگ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بدسکونی کے دوزخ میں جلتے رہتے ہیں۔

يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (55)

اس دن انکے تلے اوپر سے عذاب ڈھانپ دیا جائیگا اور اللہ فرمائیگا چکھو اپنے اعمال کا مزہ۔

تشریح۔یہی انکی سزا ہوتی ہے جو گنہگاروں کے دماغ کو ناصبرا بنا دیتی ہے اور انکے پیروں تلے سے زمین گھسیٹ لیتی ہے۔

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (56)

اے میرے بندوں میری زمین کشادہ ہے سو تم میری عبادت کرو۔

تشریح۔اے ایمان والوں یعنی قدرت میں موجود نیک بندوں تمہاری دنیا لامحدود ہے ٹھیک اللہ تعالی کی طرح تو قدرت کی خدمت اور حفاظت ہی تمہاری عبادت ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ (57)

ہر جاندار موت کا مزا چکھنے والا ہے اور تم سب ہماری طرف ہی لوٹائے جاو گے۔

تشریح۔فنا ہونا قدرت کا ایک بہترین ردعمل ہے اور قدرت میں موجود ہر چیز وقت کی گردش میں فنا ہو جاتی ہے اور قدرت میں ہی فنا ہوتی ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (58)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں ہم یقینا جنت کے بالا خانوں میں جگہ دینگے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر۔

تشریح۔جو لوگ علم، امن چاہنے والے اور سچے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں انکی زندگی امن اور سکھ چین سے بھر جاتی ہے۔

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (59)

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

تشریح۔صبر کرنے والے قدرت کے فیصلہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَكَأَيِّن مِن دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (60)

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ روزی دیتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا جاننے ہے۔

تشریح۔ہر جان کی حفاظت اور اسکی خوراک کا انتظام قدرت ہی کرتی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (61)

اگر اپ ان سے دریافت کریں کے زمین اسمان کا خالق کون اور سورج اور چاند کو کام میں لگانے والا کون تو انکا جوب یہی ہوگا اللہ تعالی پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں۔

تشریح۔تمام قدرت ایک ہی اعلی طاقت کے ذریعہ چلتی ہے فنا ہوتی ہے اور پھر دوسری شکل اختیار کرتی ہے ۔

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (62)

اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فراغ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ یقیناً اللہ ہر چیز جاننے والا ہے۔

تشریح۔ مختلف قدرت دنیا کے ہر کونے میں اپنی نشانیاں چھوڑتی ہے اور انسانوں کے درمیان ہی کسی کو کم اور کسی کو زیادہ دیکر اپنے مختلف اصولوں کی پہچان دیتی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (63)

اور اگر آپ ان سے سوال کریں کے اسمان سے پانی اتار کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کس نے کیا تو یقیناً انکا جواب ہوگا اللہ تو آپ کہہ دیں کے ہر تعریف اللہ کے لئے ہی سزاوار ہے بلکہ ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

تشریح۔ ہر قدرتی ردوعمل وہی اعلی طاقت کے ذریعہ انجام پاتا ہے جو لوگ نہیں سمجھتے۔

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (64)

اور دنیا کی زندگانی تو محض کھیل تماشہ ہے اور اخرت کی زندگی ہی حقیقی کی زندگی ہے کاش یہ جانتے ۔

تشریح۔ ہر ردوعمل قدت کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے یہ انسان کا وہم ہے جو یہ سمجھتا ہے کے وہی سارے کام انجام دے رہے ہیں۔ انسان کی زندگی ایک کٹھ پتلی کی طرح ہے جو قدرت کے باہر جا ہی نہیں سکتی اور انسانی دماغ بھی قدت کے ذریعہ ہی چلتا ہے جو اسے سہی غلط کی پہچان دیتے ہیں۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (65)

جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو ہی پکارتے ہیں اور اسکے لئے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔

تشریح۔ صاف اور سیدھے طریقہ سے اپنی زندگی اور سماج کو امن وسکون کی طرف لے جائیں یہی سیدھا اور سچا راستہ ہے اور اللہ تعالی کی عبادت کا طریقہ بھی اور اسکے علاوہ جو بھی اصول امن وسکون اور علم سے باہر ہے وہ شرک میں شمار ہے۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (66)

تا کے ہماری دی ہوئی نعمتوں سے مکر کرتے رہیں اور برتتے رہیں اور ابھی پتہ چل جائیگا۔

تشریح۔ ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات انسان کے دماغ کو منتشر اور بے چین کر دیتی ہے اور اسے لالچی بنا دیتی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَماً آمِناً وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ (67)

کیا یہ نہیں دیکھتے کے ہم نے حرم کو با امن بنا دیا حالانکہ انکے اردگرد سے لوگ اچک لے جاتے ہیں کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں۔

تشریح۔ لوگ کیا یہ نہیں دیکھتے کے قدرت نیکی اور بدی کے توازن (حرم) کو کس طرح برقرار رکھتی ہے مگر پھر بھی گنہگار اپنی کوشش جاری رکھ کر قدرت کی نعمت سے کفریت کرتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ (68)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالی پر جھوٹ باندھے یا جب حق پاس اجائے وہ اسے جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نا ہوگا۔

تشریح۔ جو انسان قدرت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں یعنی اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (69)

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دیکھا دینگے اللہ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔

تشریح۔ جو لوگ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون، عدم تشدد اور علم کے اصولوں کو قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں انہیں قدرت کی مدد حاصل ہوتی ہے۔

سورۃ الروم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ (1)

الم

تشریح۔ الف سے اللہ

ل سے لقد یعنی ازمانا

م سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے

پیغام! اس آیت میں صبر کے ذریعہ انسان کے ایمان کو ازمانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ (2)

رومی مغلوب ہو گئے۔

تشریح۔ جیت حاصل ہونے کے بعد مغلوب ہونا انسان کے اگے کی ہار کی نشاندہی کرتی ہے اور اس بات کو سمجھانے کے لئے اس ایت میں تاریخی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ (3)

نذدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب اجائینگے۔

تشریح۔ اور جو لوگ جیت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور ہار کو اپنا سبق وہ ضرور غالب ہوتے ہیں۔

پیغام! ایتوں کا موجودہ ترجمہ کہانیوں کی بنیاد پر ہے۔ روم کا ہارنا یا جیتنا یا ایک طبقہ کی ہار اور دوسرے طبقہ کی جیت اج کے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچاتی ہے۔ کیا قران ہر دور کے لئے مکمل نہیں ہے؟ اس سوال کے مطابق ہر انسان کو تاریخی نصیحت ہی دینا اس ایت کا مقصد ہے۔

فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَیَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (4)

چند سال میں ہی اس سے پہلے اور اسکے بعد بھی اختیار اللہ ہی کا ہے اس روز مسلمان شادماں ہونگے۔

تشریح۔ ہر دور میں اللہ تعالی نے دنیا میں سچائی کی مثال چھوڑی۔ عالم اور ایمان والے ان باتوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔

بِنَصۡرِ اللّٰہِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ (5)

اللہ کی مدد سے وہ جس کے لئے چاہتا ہے مدد کرتا ہے اصل غالب اور مہربان وہی ہے۔

تشریح۔ صبر کرنے والے بخوبی سمجھتے ہیں کے یہی قدرت ہے جو کسی کو غالب اور کسی کو مغلوب بناتی ہے۔

وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (6)

اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔ اللہ تعالی نے اپنے کچھ اصول قدرت کے ذریعہ لوگوں کو دئے جو وہ نہیں سمجھتے۔

یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۫ وَہُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ (7)

وہ تو دینوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور اخرت سے بلکل بے خبر ہیں۔

تشریح۔ ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو اپنی زندگی سمجھنے والے لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا ؕ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآءِ

رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ (8)

کیاان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غورنہیں کیا کے اللہ تعالی نے اسمانوں اورزمین اورانکے درمیان جوکچھ ہے سب کوبہترین قرینے سے مقرروقت کے لئے پیدا کیا ہے ہاں اکثرلوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔

تشریح۔نیک لوگوں کی اپنے رب سے تب ملاقات ہے جب وہ قدرتی سچائی کومحسوس کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں لیکن گنہگار کافراس بات کونہیں سمجھتے کیونکہ انکا ضمیر ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ اورحسد سے بھرا رہتا ہے اور یہ لوگ صبر کرنا نہیں جانتے ۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (9)

کیاانہوں نے زمین پرچل پھرکرنہیں دیکھا کے ان سے پہلے والے لوگوں کا انجام کیسا ہوا وہ ان سے بہت زیادہ توانا تھے اورانہوں نے زمین بوئی جوتی تھی اوران سے زیادہ اباد تھی اورانکے پاس انکے رسول روشن دلائل لے کرائے تھے یہ تو ناممکن ہے کے اللہ ان پرظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی جانوں پرظلم کرتے تھے۔

تشریح۔کیا لوگ تاریخ، انسانی سماج اورقدرت کا معائنہ یا قدرتی سچائی کوتلاش نہیں کرتے یعنی کیا انکی نظریں دنیا کی سچائی کو دیکھ نہیں سکتے ؟ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کے ان سارے لوگوں کا کیا حشر ہوتا ہے جوطاقتوراور دولت مند ہوتے ہیں لیکن انکے ضمیر کوسکون نہیں ملتا۔گناہ کی زمین پرکھیتی کرکے دولت توضرور کماتے ہیں لیکن وہ لوگ جو محنت کی زمین پر سچی دولت کماتے ہیں اورسکون سے رہتے ہیں اورعلم حاصل کرتے ہیں وہی بہترین ہوتے ہیں۔انسانی سماج کے ان دوطبقوں کے پاس رسول جب سچائی لیکر پہنچے تب ہی فیصلہ ہوجاتا ہے کے علم اورسکون ہی انسان کا اخری مقصد ہے اور جوسچائی اورمحنت کی کمائی پرگزربسر کرتے ہیں انہیں ہی یہ حاصل ہے۔

سوال؟ اس ایت میں زمین جوتنے کی بات کی گئی ہے اوراسکے ساتھ ساتھ طاقتوراور کمزور کی بات بھی کی گئی ہے۔زمین جوتنے کے ساتھ طاقتوراور کمزور کا کیا تعلق؟

اور یہ کون سی زمین ہے؟

پیغام! یہ زمین نشاندہی کرتی ہے انسان کی زندگی اوراسکی فطرت کی۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاؤُوا السُّوأَى أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ (10)

پھر برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا اسلئے کے وہ اللہ کی ایتوں کوجھٹلاتے تھے اوران کی ہنسی اڑاتے تھے۔

تشریح۔گنہگاروں کے اندر موجود نیک ضمیر انہیں سکون سے جینے نہیں دیتا اور یہی اسکا انجام ہے کیونکہ یہ لوگ سچائی، علم اورسکون کا راستہ چھوڑ کر ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ اورمغروریت کے ساتھ جیتے ہیں۔

اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (11)

اللہ تعالی ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھروہی اسے دوبارہ پیدا کریگا پھرتم سب اسکی طرف لوٹائے جاوگے۔

تشریح۔تخلیق کے اصولوں کے تحت ہرچیز کی موت یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا قدرتی ردوعمل ہے اور یہ قدرت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ (12)

اورجس دن قیامت قائم ہوگی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائینگے۔

تشریح۔گنہگاروں کے سامنے سچائی انے کے بعد وہ حیرت زدہ ہوجاتے ہیں۔

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاء وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ (13)

اورانکے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی انکا سفارشی نا ہوگا اوراپنے شریکوں کے منکر ہوجائینگے۔

تشریح۔اخری وقت گنہگاروں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی کے وہ اپنے اپکو سچا ثابت کرسکیں۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ (14)

اورجس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ الگ ہوجائینگے۔

تشریح۔جب گنہگاروں کو انکے گناہ کا نتیجہ ملتا ہے تو سب انکا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُحْبَرُوْنَ (15)

جو ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں وہ تو جنت میں خوش وخرم کردئے جائینگے۔

تشریح۔اور جولوگ سچائی، نیکی، پرہیزگاری اور علم کے راستہ پر چلتے ہیں انہیں اطمینان اور سکون (باغ) کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

وَّأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُوْلَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (16)

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری ایتوں اور اخرت کی ملاقات کو جھٹلایا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر کئے جائینگے۔

تشریح۔اور جن لوگوں نے سچائی اور امن کے راستہ پر چلنے سے انکار کیا اور قدرتی اصولوں کو جھٹلا کر کفر کیا یہی لوگ بدسکونی کے عذاب میں گرفتار کئے جائینگے۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (17)

پس اللہ کی تسبیح پڑھا کرو جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔

تشریح۔زندگی کے ہر پل میں یا ہر وقت قدرت کے نیک اور سچے اصولوں پر چلتے ہوئے اپنے اپکو ثابت قدم رکھیں اور صبح شام یہ عہد کریں کے ان اصولوں کے علاوہ کوئی بھی اصول نہیں اپنائینگے تا کہ انسان کے اندر نیک ضمیر اسکے شیطانی ضمیر کو قابو میں رکھے۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيّاً وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (18)

تمام تعریفوں کے لایق اسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی۔

تشریح۔قدرتی اصول یعنی نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، علم، عدم تشدد اور امن وسکون کے اصولوں پر چلنا انسانی فرض ہے اور ان اصولوں سے زرا بھی بھٹکنے کا اندیشہ ہو تو ان اصولوں کو ہر وقت اور ہر پل یاد رکھیں۔یاد رہے اللہ یا انکی قدرت نے انسان کے اندر نیک ضمیر کے ساتھ ساتھ شیطانی ضمیر بھی رکھا ہے ۔

پیغام!اللہ یا اسکی قدرت کے اصولوں کو یاد کرنے کا کوئی وقت نہیں ہوتا ہر وقت کا ذکر اسلئے کیا گیا ہے کے انسان اسے فرض سمجھ کر ادا کرے۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُوْنَ (19)

زندہ کو مردے سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو زندہ کرتا ہے اسکی موت کے بعد اسی طرح تم نکالے جاوگے۔

تشریح۔ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا قدرتی ردوعمل کے ذریعہ ہی ہوتا ہے اور وہ اعلی طاقت ہی ان سارے ردوعمل کو انجام دیتی ہے۔قدرت بدی کو نیکی سے اور گناہ کو سچائی اور امن سے ختم کرتی ہے اور یہ سب قدرت کی طاقت کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے قدرت انسانی ذہن میں نیکی کا انقلاب لاکر بدی کو ختم کردیتی ہے مردہ ضمیر والے کو سچائی کی روشنی سے زندہ کرنا بھی قدرت کے اختیار میں ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُوْنَ (20)

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر پھیل رہے ہیں۔

تشریح۔انسان یا دنیا کی کوئی بھی مخلوق مٹی سے پیدا ہوتی ہے یعنی زمین کی پیداوار سے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ (21)

اور اسکی نشانیوں میں سے ہے کے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے ارام پاو اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی یقینا غور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔مخلوق کے درمیان دو خاص قسم کی پیدائش رکھ کر قدرت نے یہ ثابت کیا ہے کے قدرت جوڑے جوڑے ہے اور پھر انکے ذہن میں جذبات ڈال کر انہیں رشتوں اور سماج میں باندھا اگر غور سے ان اصولوں کو دیکھیں تو لوگوں کو سچائی کا دیدار ہوگا۔

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِيْنَ (22)

اسکی نشانیوں میں سے اسمانوں اور زمین کی پیدائش ور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلافات دانشمندوں کے لئے اس میں بڑی نشانی ہے

تشریح۔تخلیق کا ہر ردعمل اور تغیر قدرت کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں یعنی یہ ایک طاقت (ایٹمی طاقت) سے انجام پاتے ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (23)

اور اسکی نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیندیں میں ہے اور اسکا فضل تلاش کرنا ہے سننے کے عادی ہیں انکے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں

تشریح۔قدرت کی مہربانی انسان کے جینے کے طریقہ پر صاف طور پر نظر اتی ہے اسلئے انسان کو چاہئے قدرت کی گہرائی کو علم کے ذریعہ تلاش کریں اور جو سمجھدار ہونگے وہ اس ایت کے ذریعہ مجھے (سدھارتھ چٹرجی) ضرور محسوس کرینگے ۔

پیغام! اس سورہ میں الف اور لام کے مطلب الف سے عالم اور ل سے لقعد یعنی عالم انسان جو اللہ اور اسکی قدرت کی سچائی کے احکام کو تلاش کرنے کے بعد علم حاصل کرتے ہیں اور اخر میں "م" سے مراد یہ ساری قدرت جو اللہ سے انسان کو ملتی ہے یعنی اللہ سے ہی انسان کو سب کچھ ملتا ہے۔اس ایت میں "جو لوگ سنتے ہیں" کا مطلب جسم کے کسی بھی حصہ سے سچائی کو محسوس کرنا۔

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَطَمَعاً وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يعقلون (24)

اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کے تمہیں ڈرائے اور امیدوار بنانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور اسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس میں عقلمندوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔

تشریح۔قدرت کی نشانی یہ ہے کے جب انسان غیب سے ڈرے گا یا اسکے دماغ میں شک پیدا ہوگا یا امیدیں پیدا ہونگی تب انسان سچائی کی تلاش میں اگے بڑھے گا۔ جب ڈر اور ضعیف العتقادی کے اگے سچ کی جیت ہوگی تب انسان کو بجلی کی طرح سچا علم حاصل ہوگا۔جس طرح قدرت اسمان سے بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرتی ہے ٹھیک اسی طرح سے قدرت انسان کے جاہلانہ اور کوسنسکار میں ڈوبی ہوئی اندھکار والی مردہ زندگی کو سچے علم اور امن کی روشنی سے زندہ کرتی ہے۔

عقلمندوں کے لئے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ (25)

اسکی ایک نشانی یہ بھی ہے کے اسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں اواز دیگا صرف ایک بار کی اواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل اوگے۔

تشریح۔قوت والی طاقتور قدرت ہی تمام مخلوق کی مالک ہے اور زمین کا مالک ہونے کی وجہ سے زمین سے نکلی ہوئی تمام پیداوار کا مالک ہے

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ (26)

اور زمین واسمان کی ہر چیز اسکی ملکیت ہے اور ہر ایک اسکے فرمان کے تحت ہے۔

تشریح۔کائنات میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کی طاقت سے چلتا ہے یعنی ایٹومک طاقت۔

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (27)

وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کریگا اور یہ تو اسکے لئے بہت ہی اسان بات ہے اسی کی بہترین اور اعلی صفت ہے اسمانوں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح۔تخلیق کے زرے زرے میں اسکی طاقت موجود ہے اور اسکی وجہ سے ہر تخلیق کی شروعات اس طاقت کے ذریعہ ہی پوری ہوتی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ فنا بھی ہوتی ہے اور پھر اس طاقت کے ذریعہ دوبارہ ایک نئے وجود کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور وہی غلبہ والا حکمت والا ہے۔

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلاً مِنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (28)

اللہ نے تمہارے لئے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اسمیں تمہارے غلام میں سے کوئی تمہارا شریک ہے کے تم اور وہ اس میں برابر کا درجہ کا ہو۔اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسے خود اپنوں کا ہم عقل رکھنے والوں کے لئے اسی طرح کھول کھول آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔

تشریح۔انسانوں کے درمیان کوئی اونچ نیچ کا بھید بھاو یعنی تفرقہ نہیں ہے۔انسان اپنے کرموں کی بدولت ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔عالم اس قدرتی اصول کو بخوبی جانتے ہیں اور انسانوں کے درمیان نفرت کی بنیاد پیدا نہیں کرتے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَہْوَاءہُم بِغَيْْرِ عِلْمٍ فَمَن يَہْدِیْ مَنْ أَضَلَّ اللّہُ وَمَا لَہُم مِّن نَّاصِرِيْنَ (29)

بلکہ بات یہ ہے کے یہ ظاہر تو بغیر علم کے خواہش پرستی کررہے ہیں اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ راہ سے ہٹادے انکا ایک بھی مددگار نہیں۔

تشریح۔جاہل اور مغرور انسان لوگوں کے درمیان تفرقہ پیدا کر کے ظلم کرتے ہیں اور اخر کار انکا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

فَأَقِمْ وَجْہَکَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفاً فِطْرَۃَ اللّہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْْہَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّہِ ذَلِکَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلَکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (30)

پس اپ یک سو ہوکر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کردیں اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ کے بنائے کو بدلنا نہیں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

تشریح۔نیک انسان صرف ایک مذہب کی دل جان سے تعبداری کریں اور وہ ہے نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،عدم تشدد اور علم اور یہی قدرتی اصول ہیں اور انہیں اصولوں کے ساتھ قدرت نے انسانوں کی تخلیق کی ہے۔عدم تشدد اور امن وامان ہی سچا مذہب ہے لیکن کچھ لوگ اسے نہیں سمجھتے۔

مُنِيْبِيْنَ إِلَيْْہِ وَاتَّقُوہُ وَأَقِيْمُوا الصَّلَاۃَ وَلَا تَکُونُوا مِنَ الْمُشْرِکِيْنَ (31)

اللہ کی طرف رجوع ہوکر اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نا ہوجاو۔

تشریح۔قدرت ہی انسان پر رحم اور رحمت کرنے والی ہے اور انسان اسکی طرف ہی لوٹ کر جاتا ہے تو اسلئے قدرت کی خدمت کے ذریعہ نماز ادا کریں اور اسکی خلافی کرنے والے مغرور انسانوں کے نقش قدم پر نا چلیں۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوا دِيْنَہُمْ وَکَانُوا شِيَعاً کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْْہِمْ فَرِحُونَ (32)

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور ہوگئے گروہ گروہ،ہر گروہ اس چیز پر جو اسکے پاس ہے مگن ہے۔

تشریح۔جو لوگ ان قدرتی اصولوں (مذہب) کو اپنے مقصد سے گمراہ کر کے اور اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے قدرت اور اسکے مذہب کو الگ الگ وجود دیتے ہیں اور انسانوں کے درمیان فرقہ پرستی کی بنیاد ڈالتے ہیں وہ بلاواسطہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔لیکن جنہیں قدرت کے خزانے سے جو بھی ملتا ہے وہ انکے لئے خوشی کی بات ہوتی ہے۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّہُم مُّنِيْبِيْنَ إِلَيْْہِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَہُم مِّنْہُ رَحْمَۃً إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْہُم بِرَبِّہِمْ يُشْرِکُونَ (33)

لوگوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع ہوکر دعائیں کرتے ہیں پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

تشریح۔فرقہ پرست جب اپنی سوچ کی وجہ سے مصیبت میں پڑتے ہیں تب قدرت اپنی طاقت کے ذریعہ ایسی سوچ کو بدل دیتی ہے۔

لِيَکْفُرُوا بِمَا آتَيْْنَاہُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (34)

تاکے وہ اس چیز کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی اچھا تم فائدہ اٹھالو بھی تمہیں معلوم ہوجائیگا۔

تشریح۔قدرتی اصولوں کو انکار کرنے والے لوگ جو اپنے عیش وارام اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو دل سے لگا بیٹھے ہیں لیکن انہیں اخر میں سمجھا جاتی ہے کے امن وامان اور علم کے اصولوں کو چھوڑنا بیوقوفی ہے۔

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْْہِمْ سُلْطَاناً فَہُوَ يَتَکَلَّمُ بِمَا کَانُوا بِہِ يُشْرِکُونَ (35)

کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی جو اسے بیان کرتی ہے جسے یہ اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

تشریح۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہش،لالچ،نفرت،حسد اور ہوس یہ سارے انسان کے برے کردار ہیں اور اسکا کوئی ثبوت دنیا میں موجود نہیں ہے جو اس طرح کے

انسان کو امن وسکون دلا سکے۔

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ (36)

اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوب خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں انکے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے تو وہ ناامید ہو جاتا ہے۔

تشریح۔قدرت نے انسانوں پر رحم کیا اور اس رحم کا فائدہ وہ پوری طرح اٹھاتا ہے لیکن جب وہ گناہ کو اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ لیتا ہے اور مصیبت اٹھاتا ہے تب اسکی زندگی سے سکون نکل جاتا ہے اور وہ مایوس ہو جاتا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (37)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کے اللہ جسے چاہے اسکی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جسکی چاہے تنگ اس میں بھی ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح۔وہ لوگ قدرت کے اصول کو سمجھ نہیں پاتے یا جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتے اور ایسے انسان کی زندگی تنگ ہو جاتی ہے اور یہ عالموں، امن چاہنے اور ایمان والوں کے لئے ایک مثال ہے۔

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (38)

پس قرابتداروں کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اسکا حق دیں یہ انکے لئے بہتر ہے جو اللہ کا منھ دیکھنا چاہتے ہوں ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

تشریح۔اپنے رشتے دار یا جان پہچان والوں کو انکا حق دینا ایمان والوں کی پہچان ہے۔اللہ یا اسکی قدرت کی طرف سے امن وچین کی بشارت ایسے لوگوں کے لئے ہے اور ایسے لوگوں کو افسوس نہیں ہوتا اور انہیں امن سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کا سکھ حاصل ہوتا ہے۔

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ (39)

تو جو سود پر دیتے ہو کے لوگوں کا مال بڑھتا رہے وہ اللہ کے یہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ صدقہ زکواۃ تم اللہ کا منھ دیکھنے کو دو ایسے ہی لوگ اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔

تشریح۔سود اور نفع میں بہت فرق ہے۔کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر نفع کمانا سود ہے لیکن نفع کمانا گناہ نہیں۔اپنے جائز منافع سے سماج کی ترقی کے لئے خرچ کرنے کو زکواۃ کہتے ہیں اور یہ انسان کا فرض ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (40)

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دیگا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ کر سکتا ہو اللہ تعالی کے لئے برتری ہے ہر اس شرک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔

تشریح۔اللہ اور اسکی قدرت ہی انسان کو زندگی عطا کرتی ہے پھر اسکی موت اور پھر اسے ایک نئی زندگی دیتی ہے اور یہ قدرت کے علاوہ اور کسی کے بس میں نہیں کے وہ اس کام کو انجام دے سکے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (41)

خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا اسلئے کے انہوں نے انکے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ چکھا دے اور وہ باز آئیں

تشریح۔انسان اپنے کرموں کا نتیجہ خود بھگتتا ہے اور بدسکونی اسکے گناہوں کے عذاب کے طور پر ملتی ہے بدسکونی کے عذاب کو وہ اگر سمجھ جائے تو وہ ضرور نیکی کی طرف ایگا۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ (42)

زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی اگلوں کا کیا انجام ہوا جن میں اکثر مشرک تھے۔

تشریح۔انسان اگر یہ سمجھ لے اور عقل اور سمجھداری سے دنیا کا نظارہ کرے تو یقینا سہی غلط کی پہچان اسے ہو جائیگی۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ (43)

پس اپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کے وہ دن اجائے جس کا ٹل جانا اللہ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائینگے۔

تشریح۔اسلئے نیک انسان سچائی، نیکی، پرہیزگاری، امن وسکون، عدم تشدد اور علم کے راستہ پر ثابت قدم رہتے ہوئے سکون والی زندگی اور موت کی خواہش کرتے ہیں اور

انتظار کرتے ہیں اس دن کا جس دن اللہ یا قدرت کی طرف سے فیصلہ ائیگا۔

مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ (44)

کفر کرنے والوں پر انکے کفر کا وبال ہوگا اور نیک کام کرنے والے اپنی ہی ارامگاہ سنوار رہے ہیں۔

تشریح۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو پانے کے لئے ہی کرتے ہیں اور نتیجہ کا مالک بھی وہی ہیں اور جو نیک کام کرتے ہیں اسکا نتیجہ بھی انہیں ملتا ہے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (45)

تا کے اللہ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے نیک عمل کئے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتے۔

تشریح۔ اور اسلئے یقینا جو مذہب کی راہ پر چلتے ہیں انکی زندگی میں سکون کی خوشخبری ہوتی ہے اور وہ ادھرم کے راستہ پر چلنے والے گنہگاروں کو قدرت، سماج اور انسان کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (46)

اسکی نشانیوں میں سے خوشخبری دینے والی ہوائیں چلانا بھی ہیں اسلئے کے تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اسلئے کے اسکے حکم سے کشتیاں چلیں اور اسلئے کے تم اسکا فضل ڈھونڈو اور اسلئے کے تم شکر گزاری کرو۔

تشریح۔ قدرت نے انسان کو سانس لینے کے لئے ہوا موجود رکھی اور قدرت میں ہی انسان کے لئے بشارت ہے اسلئے انسان کو چاہئے کے قدرت اور اللہ کی فرمانبرداری کریں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلاً إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاؤُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقّاً عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (47)

اور ہم نے اپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو انکی قوم کی طرف بھیجا وہ انکے پاس دلیلیں لائے پھر ہم نے گنہگاروں سے انتقام لیا ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔

تشریح۔ قدرت نے اپنی سچائی اور سچے اصولوں کو سمجھانے کے لئے پیڑھی در پیڑھی اپنے لوگوں (نیک) کو موجود رکھا اور گنہگاروں کو قدرت کی طرف سے بدسکونی کا عذاب ملتا ہے اور سچائی پر چلنے والوں کو ملتی ہے قدرتی مدد۔

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَاباً فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفاً فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (48)

اللہ تعالی ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ اپنی منشا کے مطابق اسے اسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا پھر اپ دیکھتے ہیں کے اسکے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر پانی برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

تشریح۔ اللہ تعالی کی رحمت بارش بنکر نیک لوگوں پر برستی ہے یعنی قدرت اپنے نیک بندوں کو سکون، علم اور نیک سماج دیتی ہے۔

وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ (49)

یقین مانئے کے بارش ان پر برسنے سے پہلے وہ ناامید ہو رہے ہیں۔

تشریح۔ اور یہ گنہگاروں کو نہیں ملتی۔

فَانظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (50)

پس اپ رحمت الہی کے اثار دیکھیں کے زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ اسے زندہ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کے وہی مردوں کو زندہ کرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔ سمجھنے والے ان ساری نشانیوں کو سمجھ جاتے ہیں کے کس طرح دنیا کی تمام چیزوں کی پیدائش ہوئی اور اسکے ساتھ ساتھ موت بھی ہے اور کس طرح روپ پریورتن (بدلاو) ہوتا ہے۔

وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحاً فَرَأَوْهُ مُصْفَرّاً لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ (51)

اور اگر ہم باد تند چلا دیں اور یہ لوگ انہیں کھیتوں کو زرد پڑی دیکھ لیں تو پھر اسکے بعد ناشکری کرنے لگ گیں۔

تشریح۔زندگی کے اتار چڑھاو کے وقت جب انسان کی زندگی میں دکھ تکلیفیں اتی ہیں تو وہ قدرت یعنی اللہ کی ناشکری کرنے لگ جاتا ہے اور گناہ کی طرف چلا جاتا ہے۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ (52)

بے شک اپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نا بہروں کو اواز سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔

تشریح۔مردہ ضمیر انسان ناسن سکتا ہے نا دیکھ سکتا ہے اور سچائی سے منھ پھیر لیتا ہے۔

وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ (53)

اور نا اپ اندھوں کو انکی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں اپ تو صرف ان لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری ایتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں۔

تشریح۔مردہ ضمیر والوں کی انکھ نہیں ہوتی اور نا انہیں سچائی اور امن وسکون کا راستہ نظر اتا ہے۔نیک اور عالم سچائی کو سمجھ جاتے ہیں کیونکہ وہ ایمان والے ہوتے ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفاً وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ (54)

اللہ تعالی وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا جو چاہتا ہے پیدا کرتا وہ سب سے پوری طرح واقف اور سب پر پورا قابو۔

تشریح۔قدرت نے انسان کو جسمانی طور پر کمزور بنایا مگر دماغ دیکر اسے طاقتور بھی بنایا۔انسان کی زندگی کے چکر میں اسکی پیدائش سے لیکر موت تک کے درمیان میں بڑھاپا بھی دیا۔تخلیق کا ہر ردوعمل قدرت کے ذریعہ ہی انجام پاتا ہے اور اللہ یعنی قدرت سب جانتی ہے اور طاقتور بھی ہے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ (55)

اور جس دن قیامت برپا ہوجائیگی گنہگار قسمیں کھائینگے کے ایک گھڑی کے سوانہیں ٹھہرے اسی طرح یہ بہکے ہوئے ہیں۔

تشریح۔اخرت یعنی موت یعنی روپ انتر (بدلاو) تخلیق کے ہر پہلو کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور انسان کو بھی کچھ وقت تک دنیا میں ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس سچ کو نا مان کر سچائی سے منھ پھیر لیتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (56)

اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دینگے تم تو جیسا کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے اج کا یہ دن قیامت کا ہی دن ہے لیکن تم یقین ہی نہیں کرتے۔

تشریح۔قدرت نے جسے علم (گیان) دیا ہے وہ اگیانیوں کو قدرتی حقیقت سمجھائینگے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (57)

پس ان ظالموں کو ان کا عذر بہانہ کچھ کام نا ائیگا اور نا ان سے توبہ اور عمل طلب کیا جائیگا۔

تشریح۔گنہگاروں کو اگر سچائی سمجھ میں نہیں اتی تو انہیں وقت گنوانے کے بعد علم حاصل کرنے کا موقعہ دوبارہ نہیں ملتا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ (58)

بے شک ہم نے اس قران میں لوگوں کے سامنے کل مثالیں بیان کردیں اپ انکے پاس کوئی بھی نشانی لائیں یہ کافر تو یہی کہینگے تم جھوٹے ہو

تشریح۔قدرت انسان کے لئے اپنا پیغام (قران) مثال کے طور پر بیان کرتی ہے مگر گنہگار کافر اس مثال کو ایک سازش قرار دیتے ہیں۔

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (59)

اللہ تعالی ان لوگوں کے دلوں میں جو سمجھ نہیں رکھتے یوں مہر کردیتا ہے۔

تشریح۔لیکن قدرت گنہگار کافروں کو سزا دینے میں وقت نہیں گنواتی۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ (60)

پس اپ صبر کریں یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے اپکو وہ لوگ ہلکا نا کریں جو یقین نہیں رکھتے۔

تشریح۔نیک، عالم اور امن چاہنے والے صبر کریں اور قدرتی اصولوں کو سچا مان کر چلیں اور گنہگاروں کے اعمال سے پریشان نا ہوں۔

سورۃ لقمان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

الم (1)

الم

تشریح ۔ الف سے الذین یعنی عزیز الحکیم

اللہ کی حکمت پر جو لوگ یقین رکھتے ہیں اور قدرت میں موجود حکمت کے ذریعہ لوگوں کو شفا ملتی ہے۔

ل سے لقمان یعنی حکمت والی کتاب (سورہ) کی نشاندہی کرتی ہے۔

م سے مساحین انوکمپا یعنی مہربانی جو لوگ اللہ کی مہربانی پر یقین رکھتے ہیں ۔

تِلۡکَ آیَاتُ الۡکِتَابِ الۡحَکِیۡمِ (2)

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

تشریح۔ یہ حکمت والی کتاب کی ایتیں ہیں۔

ہُدًی وَرَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ (3)

جو نیکوکاروں کے لئے رہبر اور رحمت ہے۔

تشریح۔ جو نیکوں کے لئے رہبر اور سراسر رحمت ہے۔

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلَاۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکَاۃَ وَہُم بِالۡآخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (4)

اور جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

تشریح۔ نیک انسان نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون، عدم تشدد اور علم کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں اور اپنی محنت اور دولت سے انسانی سماج کے لئے کام کرتے ہیں اور زکواۃ ادا کرتے ہیں یہی لوگ اپنے کاموں کے نتیجہ پر یقین رکھتے ہیں۔

أُوۡلَئِکَ عَلَی ہُدًی مِّن رَّبِّہِمۡ وَأُوۡلَئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (5)

یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

تشریح۔ یہی لوگ نیکی اور سچائی کے راستہ پر ہیں اور انہیں ہی قدرت کی طرف سے ذہنی سکون حاصل ہے اور یہی کامیابی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن یَشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَن سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَیَتَّخِذَہَا ہُزُوًا أُوۡلَئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ (6)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

تشریح۔ کچھ جاہل عالم ایسے بھی ہیں جو اللہ کی قدرت اور سچائی کے بارے میں بلکل انجان ہوتے ہیں اور اللہ تعالی پر جھوٹ باندھ کر اپنے اپکو عالم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں انہیں سچائی کا کوئی علم نہیں ہوتا یہاں تک کے سچائی بتانے والوں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر جہالت کا عذاب اور بے عزتی۔

وَإِذَا تُتۡلَی عَلَیۡہِ آیَاتُنَا وَلَّی مُسۡتَکۡبِرًا کَأَن لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَأَنَّ فِیۡ أُذُنَیۡہِ وَقۡرًا فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ أَلِیۡمٍ (7)

جب انکے سامنے ہماری ایتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منھ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا اسکے دونوں کانوں میں داٹ لگے ہوئے ہیں اپ

اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیں۔

تشریح۔ جب ان لوگوں کے سامنے سچی دلیلوں اور ثبوت کے ساتھ اللہ کے اصولوں کو بیان کیا جاتا ہے تب ایسے انسان اس سے منھ پھیر لیتے ہیں جیسے کے انکے کانوں نے کچھ سنا ہی نا ہو ایسے لوگوں کے لئے بدسکونی اور جہالت کا دردناک عذاب ۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيْمِ (8)

بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک کئے انکے لئے نعمتوں والی جنت ہیں۔

تشریح۔ جو لوگ نیکی، امن اور علم کے اصولوں پر چلتے ہیں اور نیک کاموں میں اپنے اپکو مصروف رکھتے ہیں انکے لئے ہی سکون کی جنت ہے

خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَعْدَ اللَّهِ حَقّاً وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (9)

جہاں وہ ہمیشہ رہینگے اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ بہت عزت والا غلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے۔

تشریح۔ جہاں وہ ہمیشہ رہینگے اور اللہ کا سچا وعدہ اللہ بڑا، عزت اور حکمت والا ہے۔

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا فِيْهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ (10)

اسی نے اسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین پر پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نا دیں سکیں اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دئے اور ہم نے اسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دئے ۔

تشریح۔ قدرتی توازن کے ذریعہ تخلیق کے ہر وجود کو ٹھیک سے قائم رکھنے والی وہی اعلی طاقت ہے اور اسے انگریزی میں ecological balance کہتے ہیں ۔

هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُوْنِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِن دُوْنِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (11)

یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اسکے سوا دوسری کسی مخلوق تو دکھاو بلکہ یہ ظالم کھلی گراہی میں ہیں۔

تشریح۔ دنیا کے سارے ردوعمل اس اعلی طاقت کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں اور ظلم کرنے والے اسے بگاڑتے رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (12)

اور ہم نے یقینا لقمان کو حکمت دی تھی کے اللہ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے اللہ بے نیاز تعریفوں والا ہے۔

تشریح۔ ''لقمان'' قدرت میں موجود انسان کے جسم کو تندورست رکھنے کے علم کی نشاندہی کرتے ہیں اور یہ اللہ کا رحم ہے کے مخلوق کی ہر ضرورت کا سامان قدرت میں موجود ہے۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (13)

اور جب لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کے میرے بچے اللہ کے ساتھ شریک نا کرنا بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

تشریح۔ ''لقمان'' ایک مثال ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کے اسکو جو بھی علم ملا ہے وہ قدرت سے ملا ہوا بہترین علم ہے اسلئے قدرت کو بگاڑ کر اسکا شریک نا کریں۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ (14)

ہم نے انسان کو اسکے ماں باپ کے متعلق نصیحت دی اسکی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھائے اسے حمل میں رکھا اور اسکی دودھ چھڑائی دو برس میں کے تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر میری ہی طرف لوٹ کرانا ہے۔

تشریح۔ قدرت نے انسان کو اپنے ماں باپ کی خدمت اور عزت کرنے کا حکم دیا اور یہی سماج کی بنیاد ہے۔

پیغام! یہ ایت بزرگوں کی عزت اور بچوں سے محبت کا پیغام دیتی ہے۔

وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (15)

اور اگر وہ دونوں تم پر اس بات کا دباو ڈالیں کے تو میرے ساتھ شریک کرے جسکا تجھے علم نا ہو تو انکا کہنا نا مان ہاں دنیا میں انکے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اسکی راہ پر چلنا

جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارے سب کا لوٹنا میری طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں تمہیں پھر خبردار کر دونگا ۔

تشریح ۔ اگر ماں باپ بچوں کو گناہ کی طرف ڈھکیل دیں اور بچوں کو اس بات کی سمجھ اجائے تو ماں باپ کی خلافی کرنا کوئی گناہ نہیں اور دنیا میں امن وسکون کے ساتھ ہی سب کو لیکر چلنا ہے اور انسانی سماج کو بہترین بنانا ہی ہر انسان کا فرض ہے۔

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (16)

پیارے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی چٹان میں ہو یا اسمانوں ہو یا زمین میں ہو اللہ اسے ضرور لائیگا اللہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔

تشریح ۔ چھوٹے سے چھوٹا پہلو بھی اس اعلی طاقت کے ذریعہ انجام پاتا ہے اور اللہ سب دیکھتا سنتا اور جانتا ہے۔

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17)

اے میرے بیٹے نماز قائم رکھنا اور اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا برے کاموں سے منع کرنا اور جو مصیبت تم پر اجائے صبر کرنا یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔

تشریح ۔ اے قدرت کی بہترین اولاد انسان انسانی سماج کے اندر نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، عدم تشدد اور علم کے اصولوں (نماز) کو قائم کرنے کی کوشش کریں اور لوگوں کو نیک کام کی طرف بلائیں اور برائی چھوڑنے کی ترغیب بھی دیں مصیبت میں صبر کریں اور ثابت قدم رہیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (18)

لوگوں کے سامنے اپنے گال نا پھلا اور زمین پر اترا کر نا چل کسی تکبر والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

تشریح ۔ مغروریت انسان کی انکھوں سے سچائی کی روشنی چھین لیتی ہے اور انسانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتی ہے اور قدرت یعنی اللہ کبھی بھی مغرور انسان کو پسند نہیں کرتا

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (19)

اپنی رفتار میانہ روی اختیار رکھ اور اپنی اواز پست کر یقینا اوازوں میں سب سے بدتر اواز گدھوں کی اواز ہے۔

تشریح ۔ اپنے کردار (چرتر) میں میانہ روی (پرہیزگاری) اختیار کریں اور انسانوں کے درمیان محبت اور اخلاق کا رشتہ قائم کریں لوگوں سے بدتمیزی (گدھے کی اواز) سے پیش نا ائیں۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ (20)

کیا تم نہیں دیکھتے کے اللہ نے زمین اسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری باطنی نعمتیں بھر پور دے رکھی ہیں بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔

تشریح ۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کے اسکی ہر ضرورت قدرت سے پوری ہوتی ہے چاہے وہ ظاہر ہو یا غیب ۔ انسان کی روحانی ضرورت غیب سے پوری ہوتی ہے یعنی ذہنی تسلی اور سکون حاصل ہوتا ہے ۔ جس تنقید میں کوئی منطق نا ہو یا وگیان نہیں ہوتا وہ لا حاصل تنقید ہوتی ہے ۔ سائنسی پس منظر یا وگیانک ادھار نا ہونے پر تنقید بے بنیاد ہو جاتی ہے کم عقل، بیوقوف اور جاہل تنقید کرتے ہیں یعنی بے بنیاد غیر عقلی بحث اور فساد ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ (21)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کے اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تعبداری کریں تو کہتے ہیں ہم نے جس طریقہ پر اپنے باپ داداوں کو پایا ہے اسی کی تعبداری کرینگے اگر چہ شیطان انکے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔

تشریح ۔ کم عقل، بیوقوف اور جاہلوں کو اگر قدرت کے بارے میں بتایا جائے یا سمجھایا جائے تو وہ اسے نہیں مانتے اور اپنے پرانے اصولوں کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتے اور انہیں جتنی بھی تکلیف ہو یا بدسکونی میں وہ جھلس رہے ہوں پھر بھی اپنی ضد اور مغروریت میں اندھے ہو کر سچائی کو تسلیم نہیں کرتے۔

وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (22)

اور جو اپنے اپکو اللہ کے تابع کر دے اور وہ بھی ہو نیکو کار یقینا اس نے مظبوط کڑا تھام لیا تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔

تشریح۔اور جو انسان قدرت کے اصولوں کے اگے یعنی نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور علم کے اگے اپنے اپکو وقف کر دیتے ہیں وہی کامیاب انسان کہلواتے ہیں اور انکا ضمیر مظبوط ہوتا ہے اور وہی سکون سے جینے کے حقدار ہیں۔

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (23)

کافروں کے کفر سے اپ رنجیدہ نا ہوں اخر ان سب کو لوٹنا ہماری طرف ہی ہے پھر ہم انکو بتائینگے جو انہوں نے کیا ہے بے شک اللہ سینے کے بھید تک سے واقف ہے۔

تشریح۔گنہگار یعنی ادھارمک یعنی غیر مذہبی لوگوں کے کردار سے نیک لوگ غمگین نا ہوں کیونکہ رنگ برنگی دنیا میں گناہ اور گنہگاروں کی موجودگی بھی انسان کو بلا واسطہ خوشی دیتی ہے۔یاد رکھیں نیکی کے ساتھ بدی کو جوڑ کر اللہ تعالی نے دنیا کو رنگین بنایا اور اللہ سب جانتے ہیں۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلاً ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَى عَذَابٍ غَلِيظٍ (24)

ہم انہیں کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن ہم انہیں بے چارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکالے جائینگے۔

تشریح۔خودغرض اور مغرور انسان کو کچھ وقت کے لئے ہی سکون حاصل ہوتا ہے اور اخر کار انہیں بدسکونی کی زندگی ہی حاصل ہوتی ہے۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (25)

اگر اپ ان سے دریافت کریں کے زمین واسمان کا خالق کون ہے تو یہ ضرور جواب دینگے کے اللہ تو کہہ دیجئے سب تعریفوں کے لایق اللہ ہی ہے لیکن ان میں سے اکثر بے علم ہیں۔

تشریح۔اگر ان سے دریافت کریں کے زمین اسمان کس نے بنائے تو جواب دینگے اللہ تو ساری تعریفوں کے لایق اللہ ہی ہے اور اکثر لوگ نہیں جانتے۔

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (26)

اسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اللہ بے نیاز ہے۔

تشریح۔اسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ بہت بڑا اور بے نیاز اور سب حمد وثنا اسی کو سزاوار ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (27)

روئے زمین کے تمام درخت اگر قلم ہو جائیں اور تمام سمندر سیاہی اسکے بعد سات سمندر ہوں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

تشریح۔دنیا کی زمین اگر کاغذ ہے تو درخت قلم اور پانی اسکی سیاہی۔علم کی جڑ اتنی دور تک پھیلی ہوئی ہے یعنی اللہ کی قدرت اتنی مہربان اور بڑی ہے (مہان) جسے انسانی دماغ ابھی تک مکمل طور پر سمجھ نہیں سکے۔انسان اپنے دماغ کا صرف 6 یا 7 فیصد ہی استعمال کر سکا ہے اور قدرت کے علم کی جانکاری حاصل کرتے کرتے دنیا میں موجود تمام پانی اگر سیاہی بنکر بھی ختم ہو جائے تو معلومات (علم) پوری نہیں ہوگی۔تخلیق اور قدرت کے خزانے میں اتنے راز پوشیدہ ہیں جسے انسان پوری طرح حاصل نہیں کر سکا۔ہزاروں قلم جیسے کے دنیا کے تمام درختوں کو اکٹھا کرنے سے بھی قدرت کا علم حاصل کرنا ناممکن ہے۔ یہ ایت علم کی طرف اشارہ کرتی ہے اور کاغذ قلم کی اہمیت کو سمجھانے کے لئے انسان کو ایک اہم پیغام دیتی ہے اور انسان کے لئے ایک سبق بھی ہے کے اپنے علم پر مغرور ہونے والے اور سب جاننے کا دعوی کرنے والے اس ایت سے سبق لیں کے دنیا کا ہر پہلو کو یا اسکے وجود کو پوری طرح حاصل کرنا ناممکن ہے اور اپنے علم پر مغرور ہو کر اسے مکمل سمجھنا انسان کی نادانی اور بیوقوفی ہے۔

پیغام! دنیا کا کوئی بھی ردوعمل اور کسی بھی علم والی کتاب کو مکمل سمجھنا اور اعلان کرنا اس ایت کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے اور اس ایت میں صاف طور پر لکھا ہے۔

''اللہ کا کلام ختم نہیں ہوتا''۔

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (28)

تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جینا ایسا ہے جیسے ایک جی کا اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تشریح۔انسان کی تخلیق یا دنیا کی کسی وجود کی تخلیق یا اسکا فنا ہونا یا اسکی دوسری شکل اختیار کرنا سب قدرتی ردوعمل ہے اور اللہ سب جانتا دیکھتا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (29)

کیا اپ نہیں دیکھتے کے اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے سورج اور چاند کو اسی نے فرمانبردار کر رکھا ہے کے ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے اللہ ہر چیز

سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔

تشریح۔ عالم قدرت کے ہر ردوعمل کو محسوس کر سکتے ہیں جیسے کے دن رات، چاند سورج کی رفتار اور اسکے ساتھ ساتھ وقت کا بھی ردوعمل اور انسان کی زندگی اور یہ ساری قدرت یعنی اس اعلی طاقت کا کام ہے اور وہ سب جانتا ہے۔

پیغام! رات اور دن کی طرح قدرت نے ہر زرے اور ہر دائرے کے برعکس دائرہ رکھا ہے مثال کے طور پر نیکی/ بدی، سکھ/ دکھ، کالا/ گورا، اور روشنی/ اندھیرا وغیرہ۔

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (30)

یہ سب اس وجہ سے کے اللہ حق ہے اور اسکے سوا جن جن لوگوں کو تم پکارتے ہو سب باطل ہیں اور اللہ بلندیوں والا شان والا ہے۔

تشریح۔ وہی اعلی طاقت ہی سچ ہے (ایٹومک طاقت) اور اسکے علاوہ سب انسان کی غلط فہمیاں ہیں یقیناً اللہ بلندی والا شان والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (31)

کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کے دریا میں کشتیاں اللہ کے فضل سے چل رہی ہیں اسلئے کے وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھائے یقیناً اس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

تشریح۔ انسان اپنی زندگی پر نظر دوڑائے جو ایک دریا میں چلتی ہوئی کشتی کی طرح ہے اور اتار چڑھاو اور دکھ سکھ کے ساتھ انسانی زندگی چلتی رہتی ہے۔ جس طرح سمندر میں جہاز ہچکولے کھاتے، ڈولتے اور ڈگمگاتے چلتا رہتا ہے اور اپنے مقام تک پہنچ جاتا ہے ٹھیک اسی طرح انسان کی زندگی بھی سکھ دکھ کے ساتھ قائم رہتی ہے اس میں صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ (32)

جب ان پر موجیں سائبان کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ نجات دیکر خشکی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری ایتوں کا انکار وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں۔

تشریح۔ تین مقصد سے انسان عبادت کرتے ہیں ایک ڈر یا مصیبت سے نجات پانے کے لئے یعنی جب انسان پر مصیبت اتی ہے تب وہ قدرت یعنی اللہ سے مدد مانگتے ہیں اور جب قدرت انہیں گناہوں اور تکلیفوں سے نجات دیتی ہے تب ان میں سے کچھ لوگ امن کے راستہ کو اختیار کرتے ہیں یعنی سہی راستہ اختیار کرتے ہیں اور باقی اللہ کے احسان کو یعنی قدرت کے احسان کو جھٹلاتے ہیں اور ناشکری کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْماً لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئاً إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (33)

لوگوں اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ بیٹے کو کوئی نفع نا پہنچا سکے گا اور نا بیٹا اپنے باپ کا زرا سا بھی نفع کرنے والا ہوگا اللہ کا وعدہ سچا ہے تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نا ڈالے اور نا دھوکے باز تمہیں دھوکے میں ڈالے۔

تشریح۔ انسان کی تکلیف اسکی خود کی ہے چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی اس معاملے میں کوئی کسی کا مددگار نہیں ہوتا چاہے وہ باپ ہو یا بیٹا۔

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (34)

بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے کوئی نہیں جانتا کل کیا کریگا نا کسی کو معلوم ہے کے کس زمین میں مریگا اللہ ہی پورے علم والا ہے اور صحیح خبروں والا ہے۔

تشریح۔ کسی انسان کو پتہ نہیں ہوتا کے اسکے کاموں کا نتیجہ کیا ہوگا اسکا علم صرف قدرت کو ہے یعنی اللہ کو۔ کوئی بھی یہ نہیں بتا سکتا کے اسکے انے والا دوسرا پل کیا ہوگا اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔

سورۃ السجدۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الم (1)

الم

تشریح۔ الف سے العالمین

ل سے لامحدود

م سے حضرت محمد ﷺ اس سورہ میں تینوں پہلو کا چرچہ کیا گیا ہے۔

تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (2)

بلاشبہ اس کتاب کا اتارنا تمام جہانوں کے پروردیگار کی طرف سے ہے۔

تشریح۔قدرت کی سچائی انسان کے دماغ سے ہوتے ہوئے کتابی شکل میں دنیا میں موجود ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کے انسانی دماغ میں سچائی پہنچانے والی طاقت وہی اعلی طاقت ہے جسے انسانی زبان میں" وحی" کہتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (3)

کیا کہتے ہیں اس نے اسے گھڑ لیا بلکہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تا کہ اپ انہیں ڈرائیں جنکے پاس اپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں ایا تا کہ وہ راہ راست پر اجائیں۔

تشریح۔شک کرنا انسانی فطرت میں شمار ہے اور شک کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک اسے سچائی کی تلاش میں لے جاتی ہے اور دوسرا اسے گمراہی کی طرف لے جاتی ہے ۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (4)

اللہ وہ ہے جس نے اسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیاں ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لئے اسکے سوا کوئی مددگار نہیں کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

تشریح۔دنیا اپنے اپ پر گھومتی ہے اور اسطرح گھومتے ہوئے وہ سورج کے چاروں طرف چکر لگاتی ہے۔دنیا کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہاں دن ہوتا ہے اور اسکے پیچھے والے حصے میں رات اور یہ ایک ثابت شدہ سچ ہے لیکن دنیا کے باہر جانے سے دن رات کا کوئی وجود نہیں ہے وہاں سورج کی روشنی ہی ہوتی ہے یعنی دن اور انسان دنیا کے باہر قدم رکھ چکا ہے تو پھر چھ دن کی بات کہاں سے ائی اور اسکے ساتھ ساتھ اللہ کا وجود لامحدود ہے جو سب جانتے ہیں تو اس ایت میں کہا گیا ہے کے اللہ تعالی چھ دن بعد عرش پر قائم ہوئے۔جب اللہ کسی جگہ پر قائم ہے تو اسکا لامحدود وجود ختم ہو جاتا ہے تو کیا اللہ کا وجود لامحدود نہیں ہے؟ تو اس ایت کی گہرائی یا سہی مطلب کیا ہے؟ تخلیق کی بنیاد چھ پہلو پر ہے اور ان چھ پہلو کو ہی چھ دن کہا گیا ہے اور وہ پہلو ہیں ایٹم کے اندر چھ قسم کے وجود اور انکا موازنہ دن کے ساتھ اسلئے کیا گیا ہے کے سورج سے نکلی ہوئی کرن سے جو طاقت مخلوق کو ملتی ہے اس طرح کی طاقت ایٹم کے اندر موجود چھ قسم کے پہلو ہوتے ہیں اور یہ طاقت سب سے اونچی اور سب سے بڑی ہے اور اس طاقت کی اہمیت کو سمجھانے کے لئے اس طاقت کے لئے کہا گیا ہے ہے"عرش پر قائم ہوا" یعنی ایٹم کے اندر موجود رہتے ہوئے تمام مخلوق کی تخلیق اور ردوعمل کو انجام دیتی ہے اور وہی طاقت ہماری مددگار اور حفاظت کرنے والی ہے۔

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (5)

وہ اسمان سے لیکر زمین تک کام کی تدبیر کرتا ہے پھر ایک ایسے دن میں اسکی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

تشریح۔اور وہی طاقت کائنات سے لیکر زمین کے تمام ردوعمل کو انجام دیتی ہے۔

ذَلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (6)

یہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست غالب اور مہربان۔

تشریح۔اور وہی طاقت ظاہر اور غیب ہے اور سب کا مالک ۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ (7)

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی ۔

تشریح۔اس اعلی طاقت نے دنیا کو خوبصورت بنایا اور دنیا کی مٹی سے ہی انسان کی نشونما ہوئی۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ (8)

پھر اسکی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔

تشریح۔اور مخلوق کو نسل بڑھانے کی ترکیب بھی بتائی۔

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلاً مَّا تَشْكُرُونَ (9)

جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی اسی نے تمہارے لئے کان انکھیں اور دل بنائے تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔

تشریح۔انسان کو الگ الگ شکل دیکر رنگ برنگی زندگی عطا کی اور اسکے ساتھ ساتھ اسے انکھ، کان، ناک، زبان اور چمڑا دیکر قدرتی رشتہ قائم کیا اور اسکے ساتھ ساتھ ضمیر اور جذبات دیکر سماج میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے اور جینے کی ترکیب بھی بتائی۔

وَقَالُوا أَئِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَئِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ (10)

اور انہوں نے کہا جب ہم زمین میں رل مل جائینگے کیا پھر نئی پیدائش میں اجائینگے بلکہ وہ اپنے پروردیگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔

تشریح۔کچھ لوگ کہتے ہیں انسان کو فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے میں تکلیف ہوگی لیکن حقیقت میں یہ ایک نادان سوال ہے۔

قدرت انسان کو فنا ہونے کے بعد مٹی یعنی ایٹم سے بنے ہوئے جسم کو دوبارہ ایٹم یعنی زرہ بنا دیتی ہے۔

قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (11)

کہہ دو تمہیں موت کا فرشتہ فوت کریگا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر اپنے پرودیگار کی طرف لوٹائے جاوگے۔

تشریح۔موت کے بعد انسان دوبارہ (زرہ) ایٹم بن جاتا ہے۔

وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُؤُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً إِنَّا مُوقِنُونَ (12)

کاش اپ دیکھتے جب گنہگار اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہونگے اور کہینگے اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کرینگے ہم یقین کرنے والے ہیں۔

تشریح۔موت کی سچائی کو جو محسوس کریگا یعنی قدرت کی سچائی کو جو محسوس کریگا وہ کبھی بھی گناہ نہیں کریگا اور نیک کاموں میں اپنی زندگی وقف کردیگا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (13)

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت فرما دیتے لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کے میں ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دونگا ۔

تشریح۔ہاں اگر قدرت چاہے تو ہر کسی کو نیک راستہ پر چلائے مگر اس سے انسان کی زندگی ویران ہو جاتی اور وہ یکسانیت سے بیزار ہو جاتا۔قدرت کا ہر کلمہ فائدے مند اور سچائی کا حقدار ہے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (14)

اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزا چکھو ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کئے ہوئے اعمال سے عذاب کا مزہ چکھو۔

تشریح۔قدرت بگاڑنے والوں کو امن وسکون اور چین حاصل نہیں ہوتا یعنی وہ قدرت کا مزا نہیں لے سکتے۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّداً وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (15)

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے

تشریح۔جو انسان قدرت کے اصولوں کے اگے اپنی مغروریت/خود پسندی کو چھوڑ دیتے ہیں اور مغروریت نہیں دکھاتے انہیں قدرتی سچائی نظر اتی ہے اور وہ امن وسکون حاصل کرتے ہیں۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (16)

انکی کروٹیں اپنے بستر سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

تشریح۔جو انسان کی ہرادا (کروٹ) اور عیش وارام (بستر) سے دور رہتے ہیں اور ڈرتے ہیں اس بات سے جس سے انکا دماغ بدسکون ناہو یعنی اونچی خواہشات، لالچ، حسد اپنی اور سماج کی بھلائی، ترقی اور علم کے لئے اپنا وقت، محنت اور پیسہ خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاء بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (17)

کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے انکی انکھوں کی ٹھنڈک انکے لئے پوشیدہ رکھی ہے جو کچھ کرتے تھے یہ اسکا بدلہ ہے۔

تشریح۔ایسے لوگ ہی ذہنی طور پر سکون حاصل کرتے ہیں اور قدرتی طور پر انکی نظریں بھوکی اور ہوس زدہ نہیں ہوتیں اور نا انکی نظروں میں لالچ ہوتی ہے اور یہ کردار انہیں قدرت کی طرف سے تحفہ کے طور پر ملتا ہے۔

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِناً كَمَن كَانَ فَاسِقاً لَّا يَسْتَوُونَ (18)

کیا وہ جو مومن ہے مثل اسکے ہے جو فاسق ہے یہ برابر نہیں ہوسکتے۔

تشریح۔نیکی اور بدی کبھی بھی یکساں نہیں ہوسکتی ۔

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلاً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (19)

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل بھی کئے انکے لئے ہمیشگی والی جنت ہے مہمانداری ہے ان اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔

تشریح۔جو لوگ مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور اسے اپنی زندگی میں شامل کرتے ہیں یعنی نیک انسان کا مذہب ایک ہوتا ہے اور وہ ہے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور تعلیم (علم) اور ان اصولوں پر قائم رہتے ہوئے جو لوگ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں انہیں سکون کی جنت ملتی ہے اور وہ اس میں رہتے ہیں۔

وَ أَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (20)

لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی انکا ٹھکانہ دوزخ ہے جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے لوٹا دئے جائینگے اور کہہ دیا جائیگا کے اپنے جھٹلانے کی بدولت اگ کا عذاب چکھو۔

تشریح۔اور گنہگاروں کو بدسکونی کی اگ میں جھلسنا پڑتا ہے اور اگر نکلنا چاہیں بھی تو نکل نہیں سکتے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (21)

بل یقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائینگے تا کہ وہ لوٹ ائیں۔

تشریح۔قدرت نے انسان کو دماغ دیکر سہی غلط کی پہچان کرنا سکھایا اور گنہگاروں کو بدسکونی کی سزا ملنے سے پہلے انکا ضمیر انکے گناہوں کا حساب کتاب ضرور کرتا ہے یا

اسے اسکا احساس ضرور دلاتا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ (22)

اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اللہ کی ایتیں سے وعظ کیا گیا پھر بھی ان سے منہ پھیر لیا کے ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔

تشریح۔ظالم وہ ہوتا ہے جو قدرت کے سچے اصولوں کو ٹھکرا کر انسانی سماج میں افراتفری پھیلاتے ہیں سچائی سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر گناہ کو اپنانے والا ظالم ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ (23)

بے شک ہم نے موسی کو کتاب دی پس اپ ہرگز اسکی ملاقات میں شک نا کرنا اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔

تشریح۔پیغمبر موسی کے دماغ میں بھی سچائی کی روشنی قدرت نے روشن کی تھی اور انکی سچائی بھی لوگوں کے لئے ایک راہ نما تھی۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (24)

اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری ایتوں پر یقین رکھتے تھے۔

تشریح۔صبر کرنے والے ہی سماج کے راہ نما ہوتے ہیں۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (25)

اپ کا رب انکے درمیان ان باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کریگا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

تشریح۔انسان کے اپسی خیالات کے اختلافات کا فیصلہ قدرت کے ہاتھ میں ہے اور وقت کی گردش میں سچائی ثابت ہوجاتی ہے۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ (26)

اس بات نے انہیں ہدایت نہیں دی ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں اس میں تو بڑی نشانیاں ہیں کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے۔

تشریح۔قدرت میں موجود تواریخی شواہد اور ثبوت اس بات کی گواہی ہیں پھر بھی لوگ نہیں سمجھتے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ (27)

کیا یہ نہیں دیکھتے کے ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے انکے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے۔

تشریح۔انسان کو جو کچھ بھی ملا قدرت سے ملا ۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (28)

اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو۔

تشریح۔نیکی اور بدی کا فیصلہ سچائی کی گردش میں وقت اور حالات کی بنیاد پر ٹکے ہوئے ہیں۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (29)

جواب دے دو فیصلہ والے دن ایمان لانا بے ایمانوں کو کچھ کام نہیں ائیگا اور نا انہیں ڈھیل دی جائیگی۔

تشریح۔لوگ جان لیں کے جب قدرت کا فیصلہ اتا ہے تو گنہگاروں کا کوئی بھی اصول کام نہیں اتا اور نا ہی انہیں کوئی موقعہ ملتا ہے۔

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ (30)

اب اپ انکا خیال چھوڑ دیں اور منتظر رہیں یہ بھی منتظر ہیں۔

تشریح۔نیک انسان گناہ سے پریشان نا ہوں اور اسے درگزر کریں۔

سورۃ الاحزاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (1)

اے نبی اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نا اجانا اللہ بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

تشریح۔نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون، عدم تشدد اور علم کے اصولوں پر چلنے والے نبی کبھی بھی گنہگاروں (کافر) اور جاہلوں (منافق) کے اصولوں پر نہیں چلتے۔

پیغام! ایت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق اللہ تعالی نبی کو اللہ سے ڈرنے کے لئے کہہ رہے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی کہہ رہے ہیں کے کافروں اور منافقوں کی باتوں پر نا چلیں۔سوال یہ اتا ہے کے نبی کے اندر کیا کمی تھی کے اللہ انہیں ڈر دکھا رہے ہیں؟ کیا نبی کی عقل اور ایمان اتنا کمزور ہے کے انہیں کافروں اور منافقوں کی باتوں پر نہیں چلنے کی ہدایت دی جارہی ہے؟ نبی کیوں اللہ سے ڈریگا؟ کیا اصولوں کی کمزوری بھی نبی کے اندر پائی جاتی ہے؟ کیا اللہ کو ڈر ہے کے نبی کافر اور منافقوں کی باتوں پر چلیں گے اور انہیں منع کیا جارہا ہے؟ ان سوالوں کی بنیاد پر میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے میری (سدھارتھ چٹرجی) تشریح ہی سہی ہے اور یہی حق ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً (2)

جو کچھا پکی جانب سے اپکے رب کی طرف وحی کی جاتی ہے اسکی تعبداری کریں اور اللہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

تشریح۔قدرت امن اور علم کا راستہ بتاتی ہے اور ان اصولوں پر چلنا ہی نیک انسان کا فرض ہے۔

پیغام! اس آیت میں کہنے والے اور سننے والے کو ''انکے رب'' کی طرف سے جو اتا ہے اس پر چلنے کی ہدایت دی جارہی ہے۔

کیا کہنے والے کا رب اور سننے والے کا رب الگ الگ ہے؟ کیا کہنے والے اور سننے والے کا راستہ الگ الگ ہے؟

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلاً (3)

اپ اللہ پر ہی توکل رکھیں وہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔

تشریح۔ہر انسان قدرت پر ہی منحصر ہے اور قدرت اللہ تعالی کی طاقت سے چلتی ہے۔

مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءكُمْ أَبْنَاءكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (4)

کسی ادمی کے سینے میں اللہ نے دو دل نہیں رکھے اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ نے تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نا تمہارے لے پالک لڑکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اللہ حق بات بتاتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی اور انکی قدرت نے انسان کے ضمیر کو دوہرا نہیں بنایا وہ جتنا بھی اندر سے نیک دکھانے کی کوشش کرے یا سچا بننے کی کوشش کرے اسکا ضمیر اسکی سچائی کا ناپ تول کر دیتا ہے اور دنیا میں منہ بولا رشتہ ''گناہ'' میں شمار ہوتا ہے اور ہر رشتہ کو جسے سماج نے ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کا درجہ دیا ہے اسکے احکام اور اصولوں کو اپنے ضمیر اور دماغ سے قبول کرنا انسانی سماج اور اللہ تعالی کا اصول ہے کوئی کسی کو اگر بیٹا کہکر یا سمجھ کر پالتا ہے تو اسے بیٹے کا حق دینا نیک انسان کا فرض ہے ٹھیک اسی طرح ماں، بہن، بیوی یا بیٹی اور بھائی بہن کے الگ الگ احکام ہیں اور انہیں نبھانا اللہ تعالی کی نیک راہ پر چلنا میں شمار ہوتا ہے۔

پیغام! جب کوئی انسان کسی لے پالک کو بیٹے کا درجہ دیتا ہے تو لے پالک کی بیوی اسکی بہو یا بیٹی کے رتبہ کی ہوتی ہے۔رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اپنے لے پالک

بیٹا زید کی بیوی سے شادی نہیں کی تھی اور اس ایت کے ساتھ غلط روایات اور جھوٹے پس منظر کی بنیاد پر کچھ لوگوں نے انکی شان میں گستاخی کی اور میں (سدھارتھ چڑ جی) دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے رشتوں کے احترام کی مثال میں رسول پاک سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا اور اگر ایسا ہوتا تو اپ اپنی بوڑھی پڑوسن عورت کی خدمت کیوں کرتے جو رسول پاک پر کوڑا پھینکتی تھی جب پڑوس کی عورت کے لئے انکے دل میں احترام تھا تو اپنے گھر میں پلے بڑھے لڑکے کی بیوی سے وہ کس طرح شادی کر سکتے تھے؟

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (5)

لے پالکوں کو انکے باپوں کی نسبت سے بلاو اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے پھر اگر تمہیں انکے حقیقی باپوں کا علم نا ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔کسی کے ماتھے پر اسکے باپ کا نام لکھا ہوا نہیں ہوتا اعمال کی بنیاد پر ہی انسان کی پہچان ہوتی ہے ہر انسان قدرتی طور پر اپس میں بھائی بھائی ہیں یا دوست اور اسکے ساتھ ساتھ کچھ اصول قدرت نے انسانی سماج میں مقرر کئے ہیں انسانوں کے فائدے کے لئے اور غلطی انسان کی فطرت ہے جو معافی کی حقدار ہے لیکن گناہ نہیں۔

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُوْلُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفاً كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً (6)

پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبروں کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں اور رشتدار کتاب اللہ کی رو سے بنسبت دوسرے مومنین اور مہاجروں کے اپس میں زیادہ حق دار ہیں مگر یہ کے تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو یہ حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

تشریح۔پیغمبر کی بیویاں جب لوگوں کی ماں ہوسکتی ہے تو یقینا رسول اللہ ﷺ کا ایمان اپنے لے پالک بیٹے کی بیوی کو بیٹی کا رتبہ دیتے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں اور انسان کا ہر عمل انسانی رتبہ کو انسانی سماج میں ثابت کرتا ہے۔

پیغام! مسلمان یہ کہتے ہیں کے منھ بولا رشتہ کچھ نہیں ہے اور میں (سدھارتھ چڑ جی) کہتا ہوں کے ہر رشتہ کو دل سے نبھانا ہی انسانی فرض ہے۔جب رسول کی بیویاں سب کی ماں ہوسکتی ہیں تو دوسروں کی بیویوں کے ساتھ رسول پاک کے ساتھ گندہ جنسی الزام لگانے کا کیا مطلب؟ جب رسول کی بیویاں سب کی ماں ہیں تو دوسرے لے پالک کی بیوی یعنی بہو رسول کی بیوی کیسے ہوسکتی ہے؟ رسول کی بیویاں جب سب کی ماں ہوسکتی ہیں تو کیا یہ منھ بولا رشتہ نہیں ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقاً غَلِيظاً (7)

جب کے ہم نے تمام نبیوں سے عہڈ لیا اور اپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور مریم کے بیٹے عیسی سے اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔

تشریح۔قدرت کے ساتھ نبیوں کا یا نیک پیغام پہنچانے والوں کا ایک عہد ہوتا ہے کیونکہ قدرت انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان کو سچائی، نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد، امن وسکون اور علم کے اصولوں کو سمجھانے کے لئے منتخب کرتی ہے اور انکی کچھ شرطیں بھی ہیں جو قدرتی طور پر نبیوں کے اندر پائی جاتی ہیں جیسے کے ایمان داری، امانت داری، پرہیزگاری، نیکی، محبت والا دل، سچائی کو گہرائی سے سمجھنے والا دماغ اور لوگوں کے درمیان اپنے خیالات کو ثابت کرنے کی طاقت اور یہی ہے قدرت کے ساتھ نبیوں کا عہد۔مثال کے طور پر نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی جنہوں نے سماج کے لئے زبردست ذمہ داریاں نبھائیں تھیں۔

لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً أَلِيماً (8)

تا کے اللہ سچوں سے انکی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے اور کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح۔قدرت ہی سچی ہے اور انسان کے اندر وہی سچے اصول کی بنیاد ڈالتی ہے اور کافر یعنی گنہگار جھوٹے ہیں یعنی غیر قدرتی اصولوں پر چلتے ہیں اور یہی انکے لئے عذاب ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً وَجُنُوداً لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً (9)

اے ایمان والوں اللہ نے جو احسان تم پر کیا ہے اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلہ پر فوجیں در فوجیں ائیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند اندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

تشریح۔ نیکی، محبت ، انسانیت، پرہیزگاری، امن وامان، علم اور عدم تشدد کے اصولوں پر جینے والے لوگ قدرتی اصولوں کو محسوس کر سکتے ہیں

إِذْ جَاؤُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا (10)

جبکہ تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھائے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجہ منہ کو آگیا اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے ۔

تشریح۔ ہر طرح سے چاہے وہ بہترین دماغ والے ہوں یا کمزور دماغ والے (اونچ/نیچ) ہوں جب وہ سچائی کو محسوس کرنے لگے گیں اور اس پر عمل کرنے لگے گیں تو گنہگاروں کی آنکھیں پتھرا جائینگی اور حسد سے انکی جان نکلنے لگے گی اور یہ اسکا نتیجہ ہے جنہوں نے قدرت کے بارے میں شک ظاہر کیا تھا۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالاً شَدِيداً (11)

یہی مومن ازمائے گئے اور پوری طرح سے جھنجھوڑ دئے گئے۔

تشریح۔ نیک انسان جب ان ساری تکلیفوں سے گزرتے ہیں (امتحان) تبھی انہیں سچائی، امن اور اللہ کا رحم قدرتی طور پر نصیب ہوتا ہے۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُوراً (12)

اور اسوقت منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں روگ تھا کہنے لگے اللہ اور اسکے رسول نے محض دھوکا فریب کا وعدہ کیا ہے۔

تشریح۔ ضرورت سے زیادہ ضد، مغروریت، اونچی خواہشات، لالچ، حسد اور ہوس رکھنے والا بیمار دل ایسے کردار پر افسوس کریگا ۔

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَاراً (13)

ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کے اے مدینہ والوں تمہارے لئے ٹھکانہ نہیں لوٹ چلو اور انکی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبی سے اجازت مانگنے لگی کے ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نا تھے انکا پختہ ارداہ تھا بھاگ جانے کا۔

تشریح۔ جھوٹ اور جہالت کی بنیاد پر کھڑی ہوئی عمارت (سماج) کبھی بھی محفوظ نہیں رہتی اور جو لوگ ان اصولوں پر اپنی عمارت کھڑی کرتے ہیں انہیں اخر کار ان جھوٹے اصولوں کو چھوڑ کر بھاگنا پڑتا ہے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيراً (14)

اور اگر مدینہ کے اطراف سے ان پر لشکر داخل کئے جاتے پھر ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ ضرور اسے برپہ کر دیتے اور نا لڑتے مگر تھوڑی مدت۔

تشریح۔ شہر مدینہ کو دشمن چاروں طرف سے گھیر لیتے تھے اور لوگوں کو جھوٹے اور جہالت سے بھرے اصولوں پر اکساتے تھے۔

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْؤُولاً (15)

ان سے پہلے تو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کے پیٹھ نا پھیرینگے اور اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کی باز پرس ضرور ہوگی۔

تشریح۔ مگر مدینہ والے سچے اور علم والے اصولوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کرتے یا غداری نہیں کرتے اور یہ یقینا قدرت کے ساتھ انکا کیا ہوا عہد تھا۔

پیغام! مدینہ کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذاً لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلاً (16)

کہہ دو کے گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگنا تمہیں کچھ کام نا ائے اور اسوقت تم بہت کم ہی فائدہ اٹھاوگے۔

تشریح۔ سچے علم اور امن والے اصولوں کو چھوڑ کر جہالت اور گناہ کے اصولوں کی طرف بھاگنے والوں کو کچھ دیر کے لئے ہی فائدہ ملتا ہے۔

قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءاً أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً (17)

پوچھئے تو اللہ اگر کوئی برائی پہچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے اپنے لئے اللہ کے سوا نا کوئی حمایتی نا مددگار پاوگے۔

تشریح۔مگر قدرت چاہے تو کسی کو بھی بدسکونی کے عذاب سے گھیر سکتی ہے اور کسی کو بھی سکون کی بشارت دے سکتی ہے اور اللہ مدد کرنے والا مہربان ہے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلاً (18)

اللہ تم میں سے انہیں جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کے ہمارے پاس چلے آو اور کبھی کبھی لڑائی میں اجاتے ہیں۔

تشریح۔گناہ کے خلاف کون سچے دل سے اپنی حصہ داری قائم کرتے ہیں اسکی پوری جانکاری انسان کے ضمیر کو ہوتی ہے۔

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُوْلَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً (19)

تمہاری مدد میں بخیل ہیں پھر جب خوف ودہشت کا موقعہ اجائے تو اپ انہیں دیکھیں گے کے اپکی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور انکی انکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی سختی طاری پھر جب خوف جاتا رہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں یہ ایمان ہی نہیں لائے ہیں اللہ نے انکے تمام اعمال برباد کردئے ہیں اور اللہ پر یہ بہت ہی اسان ہے۔

تشریح۔گنہگار ہر موقعہ پر اپنا فائدہ ڈھونڈتے ہیں خودغرضوں کی طرح اور اپنی لالچ کو جتنا بھی چھپانے کی کوشش کریں وہ کبھی نا کبھی ظاہر ہو جاتی ہے۔جو لوگ گنہگاروں کے خلاف لڑائی میں شامل ہونے کی اداکاری کرتے ہیں انکے اندر ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات اور لالچ موجود ہوتی ہیں۔

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلاً (20)

سمجھتے ہیں اب تک لشکر چلے نہیں گئے اور اگر فوجیں اجائیں تو تمنا کرتے ہیں کہ کاش وہ صحرا میں بادنشینوں کے ساتھ ہوتے کے تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے اگر وہ تم میں موجود ہوتے تو نا لڑتے برائے نام ۔

تشریح۔گنہگار یہ سمجھتے ہیں کے انکا برا کردار لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوگا یعنی ان پر نظر رکھنے والا لشکر چلا گیا مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔

پیغام! کہا جاتا ہے قران کی ہرایت ہر دور اور ہر وقت کے لئے مکمل ہے مگر ان ایتوں کو اگر جنگ کے ساتھ جوڑا جائے تو جب جنگ نہیں ہوگی تو اس ایت کو کس نظر سے دیکھا جائیگا ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً (21)

یقیناتمہارے لئے رسول میں عمدہ نمونہ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ کو یاد کرتا ہے۔

تشریح۔نیک لوگ یعنی رسول اللہ کے اصول انسانوں کے لئے ایک نشاندہی ہے۔

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَاناً وَتَسْلِيماً (22)

اور ایمان داروں نے جب لشکروں کو دیکھا تو کہہ اٹھے کے انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ اور اسکے رسول نے دیا تھا اور انہوں نے سچ فرمایا اور اس نے انکے ایمان میں اور فرمانبرداری میں اضافہ کردیا۔

تشریح۔نیک لوگ جب گنہگاروں کو دیکھتے ہیں تو بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کے اللہ تعالی نے جو وعدہ امن وسکون اور اطمینان کا کیا تھا وہ سچ ثابت ہوا اور اس بات نے انکے ایمان،فرمانبرداری اور یقین میں اور بھی اضافہ کردیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً (23)

مومنوں میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ سے کیا تھا اسے سچا کر دکھایا بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی ۔

تشریح۔ایمان والے نیک لوگ (مومن) جو محبت،انسانیت، پرہیزگاری،امن وسکون،عدم تشدد اور علم کے ساتھ جو عہد کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ سارے اصولوں کو پورا کرتے ہیں اور اسے پورا کرتے وقت اگر شہادت بھی ملے تو قبول کرتے ہیں لیکن اپنے اصول نہیں چھوڑتے۔

لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً (24)

تا کے اللہ سچوں کو انکی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا انکی توبہ قبول فرمائے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔تا کہ اللہ تعالی سچوں کو انکی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو سزا دے یا انکی توبہ قبول کرے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيّاً عَزِيْزاً (25)

اور اللہ نے کافروں کو غصہ میں بھرے ہوئے ہی لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اج جنگ میں اللہ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ قوتوں والا غالب ہے ۔

تشریح۔اور اللہ تعالی نے گنہگاروں (کافروں) کو نامراد لوٹا دیا اور کوئی فائدہ نہیں دیا اور نیکوں کے لئے اللہ (قدرت) ہی کافی ہے اور اللہ ہی قوت والا اور غالب ہے۔

وَأَنزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقاً تَقْتُلُوْنَ وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقاً (26)

اور جن اہل کتاب نے ان سے ساز باز کر لی تھی انہیں اللہ نے انکے قلعوں سے نکال دیا اور انکے دلوں میں رعب بھر دیا کے تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور دوسروں کو قیدی بنا رہے ہو۔

تشریح۔اللہ تعالی کے اصولوں کو سمجھنے والے (اہل کتاب) لوگ سچائی کو سمجھنے کے بعد اپنی لالچ کے بس میں اکر گنہگاروں کا ساتھ دیتے ہیں تب ایسے لوگوں کے دماغ میں ڈر پیدا ہوتا ہے اور وہ بدسکونی اور بے چینی کی گرفت میں قید ہو جاتے ہیں۔

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضاً لَّمْ تَطَؤُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْراً (27)

اور اس نے تمہیں انکی زمینوں، گھر بار اور مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جسکو تمہارے قدموں نے روندا نہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔اس ایت کا غلط ترجمہ کچھ لوگوں کو لوٹنے پر اکساتا ہے۔لیکن اس ایت کا صحی ترجمہ یہ ہونا چاہئے کے کے گناہ سے کمائی ہوئی دولت کی حقدار سرکار یعنی حکومت ہوتی ہے اور حکومت سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اسکا یہ حق ہوتا ہے کے گنہگاروں کو سزا دے اور انکی گناہ سے کمائی ہوئی دولت کو ضبط کریں اور ٹھیک اسکے بعد والی ایت میں نبی کی بیویوں کو عیش وارام سے دور کرنے کی بات کی جارہی ہے اور انکی بیویوں کے گناہ کی سزا کی بات بھی کی جارہی ہے جب نبی کی بیویوں کے اعمال کی نگہبانی ہوتی ہے تو غیر مسلمانوں کو لوٹنا یا انکی دولت پر قبضہ کرنا ایمان کے دائرے سے باہر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحاً جَمِيْلاً (28)

اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو کے اگر تم زندگانی دنیا اور زینت دنیا چاہتی ہو تو او میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔

تشریح۔عیش وارام میں ڈوبے ہوئے ساتھی اگر نیکی، پرہیزگاری کے اصولوں پر نا چلیں تو انہیں چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

پیغام! قران کی ایت ہر انسان کے لئے مکمل ہے۔نبی کو مخاتب کر کے اس ایت کے ذریعہ لوگوں کو نیکی اور پرہیزگاری کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات ،لالچ اور ہوس سے بھرے انسانوں کے لئے یہ ایک تنبیہ ہے اگر اسے اچھا دوست نا ملے تو اسکی اپنی زندگی میں اسکی سوچ امن نہیں لا سکتی۔

وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْراً عَظِيْماً (29)

اور اگر تمہاری مراد اللہ اسکا رسول اور اخرت کا گھر ہے تو تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کو اللہ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑا ہے۔

تشریح۔پرہیزگاری اور امن کی راہ پر چلنے والے لوگ ہی امن وسکون کی دنیا میں بستے ہیں۔

يَا نِسَاء النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيْراً (30)

اے نبی کی بیویوں تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی کریگی اسے دوہرا عذاب دیا جائیگا اور اللہ کے نزدیک بہت ہی سہل ہے۔

تشریح۔بے حیائی یا بے شرمی اور غلط کام انسانوں کے لئے عزت دار نہیں ہونا چاہئے وہ نبی یا انکے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نا ہوں۔

پیغام! سچائی بتانے والوں کے ساتھ رہنے والے بدکار لوگوں کی سزا یعنی سماج کی پھٹکار دوگنی ہوتی ہے کیونکہ دوہری زندگی جینے والے مشہور لوگوں کا پردہ فاش ہونے کے بعد سماج ان پر دوگنی بے عزتی اور پھٹکار کرتے ہیں۔

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحاً نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقاً كَرِيْماً (31)

اور تم میں سے جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کریگا اور نیک کام کریگا ہم اسے دوہرا اجر دینگے اور بہترین روزی تیار رکھی ہے۔

تشریح۔سماج کوسدھارنے کے کام میں سہی راستہ بتانے والوں کا ساتھ دینے والے اگر خود اپنی زندگی میں نیکی، محبت، پرہیزگاری، امن وسکون، انسانیت اور علم کے اصولوں کو نافذ کرتے ہیں اور اس پر چلنے کی مثال قائم کرتے ہیں تو یقیناً انسانی سماج میں انکی عزت افضائی ہوگی ۔

يَا نِسَاء النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاء إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوفاً (32)

اے نبی کی بیویوں تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجہ سے بات نا کرو کے جس سے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے ہاں قائدہ کے مطابق کلام کرو ۔

تشریح۔سماج کے سدھارنے والے نبیوں کے ساتھی عام نہیں ہوتے کیونکہ ان پر لوگوں کی نظریں ٹکی ہوتی ہیں اور وہ سماج کے لئے مثال ہوتے ہیں اسلئے انہیں چاہئے کے اپنے اعمال کو قابو میں رکھیں اور اصولوں کے تحت چلیں۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً (33)

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جہالت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نا کرو نماز ادا کرتی رہو اور زکواۃ دیتی رہو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت گزاری کرتی رہو اللہ یہی چاہتا ہے کے اے نبی کی گھر والیوں تم سے وہ گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگار اپنی حد پار نا کریں اور اپنے دائرے میں رہیں اور اپنے اپکو اس طرح بھی پیش نا کریں کے سماج میں گندگی پھیلے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، بھائی چارہ، امن وسکون اور علم (نماز) کے اصولوں کو سماج میں قائم کرنے کی کوشش کریں اور سرکاری ٹیکس (زکواۃ) ادا کریں سہی اور سچے راستہ کی نشاندہی کرنے والوں کی تعبداری اور اطاعت کریں اور اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کو مان کر چلیں قدرت ہی پاک کو ناپاک کرنے والی ہے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفاً خَبِيراً (34)

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی احادیث پڑھی جاتی ہیں انکا ذکر کرتی رہو یقیناً اللہ کرم والا خبردار ہے۔

تشریح۔اور گھروں میں قدرتی فائدے اور علم کی باتیں کی جائیں اور اللہ لطف وکرم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً (35)

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن عورتیں اور مومن مرد فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے انکے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار رکھا ہے۔

تشریح۔ایمان کا اصول ہے سچائی، صبر، عاجزی (اخلاق) خیرات اور دان، پرہیز کرنے والے (روزہ) اپنے کردار کی حفاظت کرنے والے، قدرت کے احسان کو یاد کرنے والے، ہر انسان کو قدرت کی طرف سے بشارت ملتی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً (36)

اور کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار نہیں رہتا اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریح گمراہی میں پڑیگا ۔

تشریح۔کسی بھی انسان کو قدرت کا سہی فیصلہ اجانے کے بعد اس دائرے سے باہر جانے کا اختیار نہیں اور جو اس دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے وہ صریح گمراہی میں ہے۔

پیغام! انسانی سماج میں قدرت کے کچھ قائدے قانون اور اصول ہوتے ہیں اور یہ انسانی فائدے کے لئے ہی ہوتے ہیں اور جو لوگ سنوارنے کے نام پر فساد کرتے ہیں

وہ ان اصولوں کے دائرے سے باہر ہیں یاد رکھیں اللہ یا قدرت نے اپنی ذمہ داری انسانوں کو نہیں سونپی اور اس ایت کا پیغام ہے کے انسان اپنی حد پار کر کے فساد کا ذمہ دار نا بنے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِیْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَیْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَیْهِ أَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللَّهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَاکَهَا لِکَیْ لَا یَکُونَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْ أَزْوَاجِ أَدْعِیَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَراً وَکَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولاً (37)

جب کے تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کے اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ اسکا زیادہ حقدار تھا کے تو اس سے ڈرے پس جب کے زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نا رہے جبکہ وہ اپنی غرض ان سے پوری کر لیں اللہ کا حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا ۔

تشریح۔مظلوم یا یتیم عورت کی رکھوالی یا حفاظت کرنا ہر نیک انسان کا فرض ہے۔

پیغام! تاریخ گواہ ہے کے رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے ایسی کوئی شادی نہیں کی جس سے سماج میں رشتوں کی توہین ہو یا بے عزتی ہو اور سب سے بڑی حیرت اور تعجب کی بات کے اس آیت میں ''رسول کو'' مخاطب نہیں کیا گیا ہے۔

مَّا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ فِیْ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِن قَبْلُ وَکَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَراً مَّقْدُوراً (38)

جو چیزیں اللہ نے اپنے نبی کے لئے مقرر کی ان میں نبی پر کوئی حرج نہیں اللہ کا دستور ان میں بھی رہا ہے جو پہلے ہوئے اور اللہ کے کام اندازے پر مقرر کئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔نیکی اور سچائی کا راستہ بتانے والوں کا جو فرض سماج کے لئے ہوتا ہے وہ ہر دور کے لئے اور ہر وقت کے لئے یکساں ہوتا ہے۔

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَیَخْشَوْنَهُ وَلَا یَخْشَوْنَ أَحَداً إِلَّا اللَّهَ وَکَفَی بِاللَّهِ حَسِیْباً (39)

یہ سب ایسے تھے کے اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ سے ہی ڈرتے اور کسی سے نہیں ڈرتے تھے اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

تشریح۔نیک لوگ اللہ تعالی کا پیغام لوگوں تک پہنچایا کرتے تھے اور ڈرتے بھی تھے اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔

مَّا کَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ وَلَکِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَکَانَ اللَّهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً (40)

تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن اپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے اور اللہ ہر چیز جاننے والا۔

تشریح۔نیکی، محبت، انسانیت، بھائی چارہ، امن وسکون اور علم ان سارے اصولوں کی نشاندہی کرتے ہیں ''حضرت محمد ﷺ'' اور یہ سارے اصول اخری اور روحانی اصول ہیں جو انسانوں کو سکون اور امن چین سے جینے کی تربیت دیتے ہیں اور اسکے اگے کوئی بھی اصول کامیاب نہیں ہیں اور اللہ سب دیکھتا جانتا ہے ۔

پیغام! یہ اصول اور حضرت محمد ﷺ کا جسم دونوں الگ الگ ہیں۔پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ان اصولوں کو سماج کے لئے بہترین اور فائدے مند بتایا اور اس اصول کا نام ''محمد ﷺ'' ہے جو ہر دور کے لئے مکمل، سچا اور فائدے مند بھی ہے۔

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُوا اللَّهَ ذِکْراً کَثِیْراً (41)

مسلمانوں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگار لوگ ان قدرتی اصولوں کو یاد کرتے ہوئے اپنی گزر بسر کریں یعنی ہر پل نیک لوگوں کی زندگی ان اصولوں پر ہی چلتی ہے۔

پیغام! ان چند ایتوں میں یعنی 30 سے 35 تک رسولوں کی بیویوں کو مخاتب کیا گیا ہے۔سوال یہ اتا ہے کے اللہ تعالی نے بدکاری والی ایتوں کو رسول کی بیویوں کے لئے خاص کیوں رکھا؟ کیا رسول کی بیویوں کا کردار درست نہیں تھا؟ کیا رسول کی بیویاں رسول کے اصولوں کی نافرمانی کرتی تھیں ؟

یاد رکھیں زیادہ سے زیادہ حدیثیں رسول کی بیویوں کی معرفت لوگوں تک پہنچی ہیں جب اللہ تعالی نے ایت کے ذریعہ رسول کی بیویوں کو سہی راستہ دکھایا تو یقینا رسول کی بیویوں کے ذریعہ جو بھی حدیث ملتی ہیں وہ شک کے دائرے میں ہے اور اللہ سب دیکھتا سنتا ہے۔

آیت نمبر 32 میں کہا جاتا ہے کے نبی کی بیویاں اپس میں کھسر پسر (سرگوشی) نا کریں اور اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو انکے دلوں میں میل ہے۔سوال یہ اتا ہے کے جب اللہ تعالی سب دیکھتا سنتا ہے تو پھر اگر وہ سرگوشی کریں تو اللہ کو کیا فرق پڑتا ہے؟ قران شریف کی ہر ایت دنیا کے ہر انسان کے لئے ہے اور اس ایت کے ذریعہ کچھ خاص لوگوں کی فطرت بیان کی گئی ہے۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (42)

اور صبح شام اسکی پاکیزگی بیان کرو۔

تشریح۔ ہر پل قدرت کی پاکیزگی بیان کریں چاہے صبح ہو یا شام یعنی نیکی، محبت، پرہیزگاری، امن وسکون، انسانیت اور علم کے اصولوں پر چلنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً (43)

وہی ہے تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے تا کہ وہ تمہیں اندھیرے سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے۔

تشریح۔قدرت کا ہر پہلو اور اسکو چلانے والی طاقت ہر وقت انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔انسان کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر علم کی روشنی تک اور نیک انسان کے لئے قدرت بڑی مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْراً كَرِيماً (44)

جس دن یہ ملاقات کرینگے انکا تحفہ سلام ہوگا انکے لئے اللہ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے ۔

تشریح۔جس دن انسان کو قدرت کی یہ سچائی سمجھ میں اجائیگی سوقت اسے سچائی کا دیدار ہوگا اور اس دن وہ عزت کا حقدار ہوگا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً (45)

اے نبی یقینا ہم نے اپکو گواہیاں دینے والا خوشخبری سنانے والا اور اگاہ کرنے والا بھیجا ۔

تشریح۔نیکی اور سچائی کا پیغام پہنچانے والے نبی انکے اصول سچائی پر چلنے والی باتیں گواہی دینے والی خوشخبری اور اگاہ کرنیوالی باتیں۔

وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً (46)

اور اللہ کے حکم سے اسکی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔

تشریح۔قدرت کی مہربانی سے گیان اور علم کے روشن چراغ کے ذریعہ قدرت کی سچائی کی طرف بلانے والا۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلاً كَبِيراً (47)

اپ مومنوں کو خوش خبری سنا دیجئے انکے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

تشریح۔نیک، پرہیزگار، امن وسکون، انسانیت، عدم تشدد اور علم کے راستہ پر چلنے والوں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلاً (48)

کافروں اور منافقوں کا کہنا نا مانیں اور جو ایذا پہنچے اسکا خیال نا کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

تشریح۔گناہ کے راستہ پر چلنے والوں کے اصولوں پر نا چلیں انکی دی ہوئی تکلیفیوں پر درگزر کریں اور یقینا اللہ ہی کام بنانے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحاً جَمِيلاً (49)

اے مومنوں جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں کے شمار کرو پس تم کچھ نا کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریقہ پر انہیں رخصت کر دو۔

تشریح۔اس ایت کا پیغام ہے نیک اور پرہیزگار انسان کو عورت کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیتی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (50)

اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیویاں حلال کر دیں جنہیں تو انکے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے غنیمت میں تجھے دی اور تیری چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاوں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کے ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کے نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے" **یہ خاص تمہارے لئے ہے اور مومنوں کے لئے نہیں**" ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر رکھے ہیں یہ اسلئے کے تجھ پر حرج واقع نا ہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔ مرد اور عوت کے درمیان کم سے کم دو سال اور زیادہ سے زیادہ چھ سال کا فرق ہونا چاہئے کیونکہ شادی صرف جسمانی میل جول یا نسل بڑھانے کے لئے ہی نہیں بلکہ جسم اور نسل کے ساتھ ساتھ یہ ایک دل کا بندھن بھی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان ایک ایسا وقت بھی اتا ہے جب جسم سے بڑھ کر دلی تعلقات زیادہ قائم رہتے ہیں اور دلی تعلقات سے ہی انسان کو ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان بھروسہ، عزت، قربانی، محبت، پرہیزگاری اور ایمان داری ہونا بہت ہی ضروری ہے اس کے بغیر دلی تعلق ناممکن ہے اور یہ سارے کردار میاں بیوی سے بچوں کو منتقل ہوتے ہیں۔ ذہنی اختلافات ہونے سے اسے بند کمرے میں سلجھا لیں تا کہ اسکا اثر بچوں پر نا پڑے اسکے باوجود بھی اگر میاں بیوی کے درمیان کسی قسم کی رنجشیں بڑھ گئی ہوں جو سلجھانے کے قابل نہیں تو بھلائی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ طلاق ہو جانی چاہئے اور اس دوران ایک دوسرے کی جائیداد کو اپس میں سمجھداری کے ساتھ بانٹ لینی چاہئے۔ کمانے والی عورت ہو یا مرد ایک دوسرے کی محنت کی کمائی میں طلاق کے بعد کسی کا کوئی بھی حق نہیں رہتا۔ بچوں کی ذمہ داری طلاق کے بعد یا پہلے میاں بیوی پر ہی فرض ہے اور اسے نا نبھانے پر سماجی قانون کے ذریعہ دونوں کو سزا ملنی چاہئے اور جو اس فرض سے انکار کرے یا منکر ہو اس سے اسکی جائیداد یا کمائی پوری طرح چھین کر بچوں کی تعلیم اور تربیت پر خرچ کی جائے۔ ماں باپ پر بچوں کو سہی تعلیم دینا اور اچھی پرورش کرنا فرض ہے اور اس لحاظ سے اپنی حیثیت کے مطابق بچوں کی خواہش رکھنا مناسب ہے۔ دھیان رہے ناحق قتل گناہ ہے لیکن پاک پروردیگار کی قدرت کے مطابق پرہیز کے ذریعہ یا میڈیکل سائنس کے ذریعہ ناحق قتل کرنے کی نوبت انے سے پہلے ہی بچے کی پیدائش پر روک لگ سکتی ہے۔ پیدا کر کے بچوں کو سہی پرورش اور تعلیم سے نابلد رکھنا سخت گناہ میں شمار ہوتا ہے ایسی صورت میں اس ماں باپ کی اولاد جو انکی پرورش کی حیثیت سے باہر ہیں ان سے لیکر قانون کے مطابق جن کی اولادیں نہیں ہیں انہیں سونپ دی جائے اور ایسی صورت میں پیدا کرنے والے ماں باپ کا کوئی حق ان بچوں پر نہیں ہوگا لیکن انکی جائیداد میں ان بچوں کا پورا حق ہوگا۔ آج کے زمانے میں شادی سے پہلے مرد عورت دونوں کے خون کی جانچ ہونی چاہئے اور اپنے خاندان میں شادی جائز نہیں۔

پاک پروردیگار نے جہاں انسان کو تمام مخلوق کے درمیان حاکم مقرر کیا ہے اور انہیں سماجک بندھن میں باندھا ہے اس لحاظ سے کچھ رشتوں میں شادی جائز نہیں ہے۔

ماں باپ کے رتبہ کے برابر! نانا نانی، دادا دادی، چاچا چاچی ، ماما مامی، خالہ خالو، پھوپھا پھوپھی، ساس سسر، اور ماں باپ کے ہم عمر دوست۔

بھائی بہنوں کے رتبہ کے برابر! سگی بہن، بھابھی، سالی، سگے چاچا، سگے ماموں، سگی خالہ، سگی پھوپھی کی بیٹی اور سوتیلے بھائی ۔

اولاد کے رتبہ کے برابر! پوتا پوتی، نواسہ نواسی، بیٹا بیٹی، بھتیجا بھتیجی، بھانجہ بھانجی ۔

دنیا کے کچھ لوگ کہتے ہیں کے سگے چاچا، ماما، پھوپھی اور خالہ کے بچوں کے درمیان شادی جائز ہے لیکن سائنسدانوں کی تحقیقات اور قرانی ایات کے مطابق پہلی نسل یعنی سگے چاچا، ماما، خالہ اور پھوپھی کے بچوں کے درمیان شادی جائز نہیں اور اسکی بہت ساری وجوہات ہیں۔

خاندانی بیماریاں نسل در نسل برقرار رہتی ہیں آپس میں زنا کی نوبت پیدا ہوتی ہے اور گھر میں ناجائز جنسی خیالات کی گندگی پھیلتی ہے جس سے گھر کا امن وسکون بگڑتا ہے۔ کمزور ذہن کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ تہذیب کا پھیلاؤ نہیں ہوسکتا۔ طلاق کے دوران گھر کے رشتوں میں دراڑ پیدا ہو جاتی ہے اور کچھ لوگ یہ سمجھے ہیں کے آپس میں شادی کرنے سے گھر کی دولت باہر نہیں جاتی لیکن یہ سوچ سراسر بے بنیاد ہے کیونکہ دولت اور شہرت کا مالک پاک پروردیگار ہے اور شادی میں لین دین بلکل ناجائز ہے اور اگر کوئی خوشی سے دے تو جائز ہوگا ۔

اسکی مثال میں قران شریف کی آیتیں ۔

سورہ نسا 4 آیت 23

حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور انکی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اور ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نا کی ہو تو انکی بیٹیوں میں کوئی حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورہ احزاب 33 آیت 50

اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیویاں حلال کر دیں جنہیں تو انکے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے غنیمت میں تجھے دی اور تیری چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاوں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور وہ با ایمان عورت جو اپنا نفس نبی کے ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کے نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے" **یہ خاص تمہارے لئے ہے اور مومنوں کے لئے نہیں**" ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر انکی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر رکھے ہیں یہ اسلئے کے تجھ پر حرج واقع نا ہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ان ساری قرانی آیتوں اور عالموں کی تصدیق کے مطابق کسی بھی صورت میں ان آیتوں کو توڑنے یا گھمانے کی کوشش بیکار ہے اور سگے چاچا، ماما، خالہ اور پھوپھی کی اولادوں کے درمیان شادی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس ایت میں صرف نبی کو مخاتب کیا گیا ہے۔ اس ایت میں صاف طور پر کہا گیا ہے کے یہ قانون صرف "**رسول کے لئے ہے امت کے لئے نہیں**" کچھ لوگ اس حکم کو صرف نبی کے لئے جان ہبہ کرنے والی عورت پر لاگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انکی سوچ پوری طرح غلط ہے کیونکہ عربی گرامر کے مطابق اس ایت میں کہیں بھی" اوقاف رموز" نہیں ہے جس سے اسکا مطلب توڑ کر الگ الگ پیش کیا جائے اور اس ایت کے ہر حکم کے ساتھ اور لگا کر اس ایت کے تسلسل کو برقرار رکھا تا کہ اسکے معنی و مطلب میں خلل واقع نا ہو" اے نبی سے شروعات کر کے اس ایت میں صرف نبی کو ہی مخاتب کیا گیا ہے" رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے نکاح کیا تھا اور یہ قانون صرف نبی پر ہی لاگو ہوتا ہے اور حضرت بی بی فاطمہ کی شادی انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کی تھی اور یہ اسلئے کے حضرت علی اور بی بی فاطمہ کا رشتہ دوسری نسل میں شمار ہوتا ہے اور حضرت علی رسول پاک ﷺ کے سگے بھائی نہیں تھے اس حساب سے دیکھا جائے تو حضرت علی رشتہ میں بی بی فاطمہ کے چچا لگتے تھے اور پہلی نسل سے نا ہونے کی وجہ سے یہ شادی جائز تھی۔

سورہ نسا 4 کی آیت 23 میں بہنیں کہکر پاک پروردیگار نے بہنیں جو پہلی نسل میں شمار ہوتی ہیں یعنی چاچا، ماما، خالہ اور پھوپھی کے بچوں کے درمیان شادی کو ناجائز قرار دیا اور اس ایت میں کہیں بھی صرف "**سگی بہن**" کو مخاتب نہیں کیا گیا ہے اور قابل غور نکتہ یہ ہے کے پوری دنیا کے ہر سماج میں چاچا، ماما، پھوپھی اور خالہ کے بچوں کے درمیان بھائی بہن کا رشتہ ہی مقرر ہے۔

تُرْجِئُ مَن تَشَاء مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَن تَشَاء وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيماً حَلِيماً (51)

ان میں سے جسے تو چاہے دور رکھ اور جسے چاہے پاس رکھ اور اگر تو ان میں سے کسی کو اپنے پاس بلا لے جنہیں تو نے الگ کر رکھا تھا تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کے ان عورتوں کی انکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نا ہوں اور جو کچھ بھی تو انہیں دیدے اس پر سب کی سب راضی رہیں تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ خوب جانتا ہے علم اور حلم والا ہے۔

تشریح۔ ہر انسان کو اپنا ساتھی چننے کا حق ہے اور یہ ایت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے ۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاء مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيباً (52)

اسکے علاوہ اور عورتیں اپکے لئے حلال نہیں اور نا یہ کے انکے بدلے اور عورتوں اگرچہ بھلے ہی انکی صورت اچھی لگے مگر جو تیری مملوکہ ہو اور اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا نگہبان ہے

تشریح۔ناجائز تعلقات وہ ہوتا ہے جس میں دل کی منظوری یا ضمیر کا ملن نا ہو اور وہ تعلق حرام ہے اس ایت کا یہی پیغام ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِيْ النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاء حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَداً إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيْماً (53)

اے ایمان والوں جبتک تمہیں اجازت نادی جائے تم نبی کے گھروں میں نا جایا کرو کھانے کے لئے ایسے وقت میں کے اسکے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے اور کھا چکو تو نکل کھڑے ہو وہیں باتوں میں مشغول نا ہو جایا کرو نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور انکے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے نا تمہیں یہ جائز ہے کے تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نا تمہیں یہ حلال ہے کے اپکی بیویوں سے نکاح کرو اللہ کے نذدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

تشریح۔اس آیت کے ذریعہ کچھ نیک لوگوں کو یہ حکم دیا جارہا ہے۔

(1) کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہیں جانا۔

(2) ہر کسی کے گھر کی عورت کا احترام کرنا۔

(3) مہمان بنکر میزبان پر زیادتی نا کرنا۔

(4) کچھ پانے کی لالچ میں زیادہ دیر تک وقت گزاری نا کرنا۔

(5) کھانے پینے کے معاملے میں میزبان کے جذبات کا خیال رکھنا۔

پیغام! سوال یہ اتا ہے کے جو مومن ہوگا انہیں ان سب باتوں کی جانکاری ہوگی لیکن اس خاص ایت کے ذریعہ اس عمل کا احترام کرنا کیوں سکھایا گیا ہے اور یہ اسلئے کے میزبان کے جذبات کا احترام کرنا مہمان کا فرض ہے اور اس ایت کے ذریعہ یہی سمجھایا جارہا ہے۔

إِن تُبْدُوا شَيْئاً أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْماً (54)

تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۔

تشریح۔چھپا اور ظاہر قدرت سب جانتی ہے۔

لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاء إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاء أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْداً (55)

ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کے وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی عورتوں اور ملکیت کے ماتحت کے سامنے ہوں اللہ سے ڈرتے رہو وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

تشریح۔اپنے سگے یا قریبی رشتہ داروں کے ذریعہ عورتیں اپنی حفاظت کریں۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْماً (56)

اللہ اور اسکے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں ایمان والوں تم بھی ان پر خوب درود اور سلام بھیجتے رہو۔

تشریح۔رسول کے بتائے ہوئے راستہ کو اختیار کر کے رسولوں کے اصولوں کو سلام کریں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً (57)

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور اخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور انکے لئے رسوا کن عذاب۔

تشریح۔اور جو قدرت یعنی اللہ کے پاک اصولوں کی خلافی کرتے ہیں اور جو انہیں رسولوں کے ذریعہ ملا اسکی خلافی کرتے ہیں انہیں بدسکونی کا دردناک عذاب ملتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيْناً (58)

اور جولوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ایذا دیتے ہیں بغیر کسی جرم کے جوان سے سرزد ہوا ہو وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

تشریح۔نیک لوگوں کو تکلیف دینا گناہ کا کام ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيْبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيْماً (59)

اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کے وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد انکی شناخت ہوجائے گی پھر نا ستائی جائینگی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کریں یعنی ایسا لباس نا پہنیں جس سے سماج میں گندگی پھیلے ۔

لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلاً (60)

اگر یہ منافق اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہ اڑانے والے ہیں باز نا ائے تو ہم اپکو ان پر ہی مسلط کر دینگے پھر تو وہ چند دن ہی اپ کے ساتھ اس میں رہ سکینگے ۔

تشریح۔شیطانی ضمیر والے یعنی گنہگار انسان یعنی کافر کا جھوٹ اور فریب چند دنوں کا مہمان ہے۔

مَلْعُونِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيْلاً (61)

ان پر پھٹکار برسائی گئی جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں ۔

تشریح۔ان لوگوں پر بدسکونی کا عذاب ہے اور انکی سوچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر دیتی ہے۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيْلاً (62)

ان سے اگلوں میں بھی اللہ کا یہی دستور جاری رہا اور اللہ کے دستور میں ہرگز ردوبدل نا پاوگے۔

تشریح۔فسادی اور غیر تہذیب یافتہ لوگوں کے لئے جو قانون قدرت کی طرف سے چلا ارہا ہے وہ کبھی بھی نہیں بدلتا ۔

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيْباً (63)

لوگ اپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اپ کہہ دیجئے کہ اسکا علم تو اللہ کو ہی ہے اپکو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بلکل ہی قریب ہے ۔

تشریح۔فنا یعنی قیامت کا اختیار صرف اللہ تعالی کے پاس ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْراً (64)

اللہ تعالی نے کافروں پر لعنت کی ہے اور انکے لئے بھڑکتی ہوئی اگ تیار کر رکھی ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی یعنی قدرت گنہگاروں یعنی کافروں کو بدسکونی کی سزا دیتی ہے۔

خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً لَّا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيْراً (65)

جس میں وہ ہمیشہ رہینگے اور نا کوئی حامی یا مددگار پائینگے۔

تشریح۔اور وہ بدسکونی کے عذاب میں گھیرے رہتے ہیں اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا (66)

اس دن انکے چہرے اگ میں الٹ پلٹ کئے جائینگے کہینگے کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ۔

تشریح۔گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ گنہگار سوچتے ہیں کے انہوں نے نیکی اور پرہیزگاری کا راستہ اختیار کیوں نا کیا جو رسولوں نے بتایا تھا۔

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا (67)

اور کہینگے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔

تشریح۔اور کہینگے ہم اپنے سرداروں اور بزرگوں کی باتیں مان کر بھٹک گئے تھے۔

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيراً (68)

پروردیگار تو انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔

تشریح۔جو بھٹکانے والے کام کرتے ہیں ان پر دوگنا عذاب ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهاً (69)

اے ایمان والوں ان لوگوں جیسے نا بن جاو جنہوں نے موسی کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ نے اس سے بری فرمادیا اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔

تشریح۔اے لوگوں گناہ کے کام نا کرنا اور نا گناہ کا راستہ اختیار کرنا جب لوگوں نے موسی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اور انکے اصولوں پر مت چلنا لیکن موسی سچائی اور نیک راستہ بتانے والوں میں سے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً (70)

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی باتیں کیا کرو۔

تشریح۔اے نیک انسانوں گناہ کے عذاب سے ڈرو اور سچائی پر قائم رہو۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً (71)

تا کے اللہ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی تعبداری کریگا اس نے بڑی مراد پائی۔

تشریح۔اللہ تعالی تمہارے انجانے میں کی گئی غلطیوں کو معاف کردینگے اور جو قدرتی اصول اور رسول اللہ کے بتائے ہوئے سچے راستہ پر چلے گا وہی کامیاب ہے۔

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً (72)

ہم نے اپنی امانت اسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن سب نے اسکو اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے انسان نے اسے اٹھالیا وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔

تشریح۔انسان کو دماغ دیکر اللہ تعالی نے اسمان وزمین اور پہاڑوں میں جو فائدے ہیں اسے تلاش کر کے اور اسے اپنے استعمال میں لانے کی سہولت عطا فرمائی اور نافرمان انسان ظالم بن گئے۔

لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً (73)

کے اللہ تعالی منافق مردوں اور عورتوں اور مشرکوں مردوں اور عورتوں کو سزا دے اور مومن عورتوں مردوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔اور ظالموں کو قدرت کی طرف سے سخت سزا ملی۔نیکی اور امن چاہنے والوں کو چین وسکون اور امن کی زندگی عطا کی اور اللہ تعالی معاف کرنے والا مہربان ہے۔

سورۃ سبا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ لَهُ مَا فِیْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِیْ الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِیْ الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ (1)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے سزاوار ہیں جسکی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو اسمانوں اور زمین میں ہے اخرت میں بھی تعریف اسی کے لئے ہے وہ حکمتوں والا اور خبردار ہے۔

تشریح۔انسان کو اللہ تعالی (قدرت) کی رحمت کا شکر ادا کرنا چاہئے جو اسے اسمان اور زمین سے ملا ہے

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِیْ الْأَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ (2)

جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو اسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے اور مہربان بخشش والا ہے۔

تشریح۔تخلیق کا ہر ردوعمل اللہ تعالی کے اختیار میں ہے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا لَا تَأْتِیْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّیْ لَتَأْتِیَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَیْبِ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِیْ السَّمَاوَاتِ وَلَا فِیْ الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ (3)

کفار کہتے ہیں ہم پر قیامت نہیں ائیگی اپ کہہ دیں کے مجھے میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے کے یقینا تم پر ائیگی اللہ سے ایک زرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نا اسمانوں میں اور نا زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

تشریح۔گنہگار موت اور فیصلہ پر یقین نہیں رکھتے موت اور فیصلہ غائبانہ طور پر اتے ہیں اور یہ اللہ تعالی کی غائبانہ فطرت ہے۔اللہ تعالی زرے زرے میں موجود ہے اور اللہ کی طاقت کی موجودگی اس بات کو ثابت کرتی ہے ۔

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِیْمٌ (4)

تا کے وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں کو بھلا بدلہ دیں یہی لوگ ہیں جنکے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگاروں کی چھوٹی چھوٹی غلطیاں قدرت معاف کر دیتی ہے اور سماج میں اسے عزت بھی بخشتی ہے اور سکون (جنت) کی زندگی عطا کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْ آیَاتِنَا مُعَاجِزِیْنَ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِیْمٌ (5)

اور ہماری ایتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جنکے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے۔

تشریح۔اور جن لوگوں نے نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،امن وسکون،عدم تشدد اور علم کے اصولوں کو توڑنے کی کوشش کی ان پر بدسکونی کا عذاب

وَیَرَى الَّذِیْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْ أُنزِلَ إِلَیْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَیَهْدِیْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ (6)

اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لینگے کے جو کچھ اپکی جانب رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے اور اللہ غالب خوبیوں والے راہ کی راہبری کرتا ہے۔

تشریح۔عالم اور سچے لوگ قدرت کے احکام کو پہچانتے ہیں۔

پیغام!عالم،سچائی پسند اور نیک لوگ بھائی چارہ اور امن وسکون کے راستہ پر چلتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى رَجُلٍ یُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ (7)

کافروں نے کہا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کے جب تم بلکل ریزہ ریزہ ہو جاوگے تو تم پھر ایک نئی پیدائش میں اوگے۔

تشریح۔بکھرے ہوئے بے چین اور بدسکون لوگوں کو گنہگار ہمیشہ جھوٹے خواب دکھاتے ہیں۔

أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً أَم بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِیْ الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِیْدِ (8)

خود اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ دیا ہے اسے دیوانگی ہے بلکہ اخرت پر یقین نا رکھنے والے ہی عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

تشریح۔سچائی کو جھوٹ کا نقاب پہنانے والے لوگ پاگل ہوتے ہیں اور وہ وہم کے ساتھ جیتے ہیں۔

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفاً مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ (9)

کیا وہ اگے پیچھے اسمان وزمین کو نہیں دیکھ رہے ہیں اگر ہم چاہیں تو تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر اسمان سے ٹکڑے گرا دیں یقینا اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لئے جو متوجہ ہو۔

تشریح۔ایسے لوگ قدرت کی طرف نظریں نہیں دوڑاتے قدرت اگر چاہے تو ایک پل میں سب کچھ ختم کر سکتی ہے۔

نیک اور ایمان والے قدرت کے اس احکام کو پہچانتے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلاً يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (10)

اور ہم نے داود پر اپنا فضل کیا اے پہاڑوں اسکے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی اور ہم نے اسکے لئے لوہا نرم کر دیا۔

تشریح۔پیغمبر داود کو قدرت کے خوبصورت اصول نظر ائے تھے اور انہوں نے پہاڑ اور پرندوں سبھوں کو دیکھا کے اپنے اپنے کام کر رہے ہیں (قدرت کی تسبیح) اور داود کے ذریعہ لوگوں کو لوہے کا استعمال کرنا سکھایا یعنی اپنے ایمان کو مظبوط کرنا اور رحمدلی عطا کی۔

پیغام!انسان کے ضمیر میں دیا، ممتا، انوکمپا اور مہربانی یہ سارے جذبات ڈال کر اسے سماجک بندھن میں باندھا۔

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (11)

کے تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو کے میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔

تشریح۔لوہے کو پگھلا کر جس طرح زرہیں بنتی ہیں اور وہ دشمن سے حفاظت دیتی ہے ٹھیک اسی طرح اپنے ایمان کو مظبوط کر کے اپنی ضمیر کے اندر نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، مہربانی اور ممتا کے انسانی جذباتوں کی حفاظت کریں اور اچھے کام کریں اور سارے کام قدرت کی نگہبانی میں ہیں۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ (12)

اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا مسخر کر دی کے صبح کی منزل اسکی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے اسکے لئے تانبہ کا چشمہ بہا دیا اور اسکے رب کے حکم سے بعض جنات اسکی ماتحتی میں اسکے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی اگ کے عذاب کا مزہ چکھائینگے۔

تشریح۔پیغمبر سلیمان نے سانسوں کے ذریعہ اپنی صحت کو بہترین بنانے کی ترکیب دریافت کی تھی۔وہ صبح شام لوگوں کو اس بات کی تعلیم دیتے تھے اور تعلیم کے ذریعہ وہ مہینہ بھر میں لوگوں کی بیماریاں دور کر دیتے تھے۔بیماری کتنی ہی مظبوط کیوں نا ہو جس طرح تانبہ گل کر چشمے کی طرح ہو جاتا ہے ٹھیک اسی طرح سخت سے سخت اور خطرناک بیماری بھی ختم ہو جاتی تھی اور بیماریاں دینے والے جراثیم (جنات) پیغمبر سلیمان کے علاج سے قابو میں اجاتے تھے اور جو انکے علاج اور بتائے ہوئے راستہ کو اختیار نہیں کرتے تھے وہ اور بھی بیماریوں کا شکار ہو جاتے تھے۔

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْراً وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13)

جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلا قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مظبوط دیگیں اے ال داود اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو میرے بندوں میں شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔

تشریح۔جو لوگ اپنی حیثیت سے اونچی خواہشات رکھتے تھے بڑی بڑی عمارتوں کی طرح اور لنگر کی طرح بڑی بڑی دیگوں کی طرح جنکا ضمیر ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات میں مبتلا رہتا ہے انہیں اسانی سے سے جینے کا طریقہ سلیمان نے سکھایا تھا اور سکون حاصل کرنے کا راستہ بھی بتایا۔پیغمبر داود کا خاندان اللہ تعالی کی اس مہربانی

کو سمجھ گئے تھے اور کچھ لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں جنکا ضمیر اونچی خواہشات سے ازاد ہوکر سکون کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (14)

پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیج دیا تو اسکی خبر جنات نے کسی کو نا دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو انکے عصا کو کھا رہا تھا پس جب گر پڑے اسوقت جنوں نے جان لیا کے اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا رہتے۔

تشریح۔قدرت جب کسی کی موت کا فرمان جاری کرتی ہے تب دیمک کھائی ہوئی لکڑی کی طرح انکی ساری ضرورت سے زیادہ موہ مایا اور اونچی خواہشات بکھر کر چور چور ہوجاتی ہے۔اگر انہیں سچائی کا پتہ ہوتا تو انہیں اپنی سوچ پر شرمسار نہیں ہونا پڑتا ۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ (15)

قوم سبا کے لئے اپنی بستیوں میں نشانی تھی انکے دائیں بائیں دو باغ تھے اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاو اور اس کا شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا مہربان۔

تشریح۔ ہر انسان کا ضمیر ہی اسکی نیکی اور بدی کا ترازو یا میزان ہے اسکے ایک طرف امن وچین کا باغ ہوتا ہے اور اسکی دوسری طرف اونچی خواہشات لالچ اور موہ مایا کا باغ تو اسلئے انسان کو چاہئے کے قدرت سے اسے جتنا بھی ملے اس پر خوش رہے اور قدرت کا شکر ادا کرے۔امن چین کا باغ ہی انسان کے لئے بہترین ہے اور انسانی ضمیر ہمیشہ انسان کی غلطیوں کو معافی کی طرف لے جاتی ہے یعنی قدرت ہی معاف کرنے والی ہے۔

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ (16)

انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا اور ہم نے انکے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیے جو بدمزہ میوے والے اور جھاو اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے ۔

تشریح۔جو انسان نیکی ،محبت ،انسانیت ، پرہیزگاری ،امن وسکون اور عدم تشدد سے منہ پھیر لیتے ہیں انکی زندگی میں بدسکونی کا عذاب طوفان بن کر اتا ہے اور انکی زندگی کانٹے دار جھاڑیوں اور بیری کے پیڑ کی طرح اجڑی ہوئی ہوجاتی ہے۔

ذَلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ (17)

ہم نے انکی ناشکری کا یہ بدلہ دیا اور ہم ایسی سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں کو دیتے ہیں۔

تشریح۔گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگ جو قدرتی اصولوں کو ٹھکراتے ہیں انہیں اس طرح سزا ملتی ہے۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ (18)

اور ہم نے انکے اور ان بستیوں کے درمیان جس میں ہم نے برکت دے رکھی ہے چند بستیاں اور رکھیں تھیں جو برسر راہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کردیں تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو یہ امن وامان چلتے پھرتے رہو۔

تشریح۔نیک لوگوں کو امن وسکون کی زندگی حاصل ہوتی ہے جہاں وہ دن رات براجمان رہتے ہیں۔

فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (19)

لیکن انہوں نے پھر کہا اے پروردیگار ہمارے سفر دور دراز کردے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اسلئے ہم نے انہیں فسانوں کی صورت میں کردیا اور انکے ٹکڑے ٹکڑے اڑادئے بلاشبہ ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے اس بات میں بہت سی عبرتیں ہیں۔

تشریح۔جو لوگ گناہ کے اصولوں کو اپناتے ہیں اور گناہ کے راستہ پر چلتے ہیں وہ اپنے اوپر ہی ظلم کرتے ہیں۔کبھی نا کبھی گناہ اور جھوٹے اصول جڑ سے ختم ہوجاتے ہیں۔ نیک اور صبر کرنے والوں کے لئے یہ ایک نشانی ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (20)

اورشیطان نے انکے بارے میں اپنا گمان سچا ثابت کر دکھایا یہ لوگ سب کے سب اسکے تعبدار بن گئے سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔

تشریح۔گناہ کے اصولوں پر چلنے والے لوگ اپنے خیالات کو سچا سمجھ لیتے ہیں اوران لوگوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کو سمجھ کر اسکا ساتھ نہیں دیتے۔

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُو مِنْهَا فِي شَكٍّ وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ (21)

شیطان کا ان پر کوئی زور نا تھا مگر اسلئے کے ہم ان لوگوں کو جو اخرت پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں جو شک میں ہیں اور اپکا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

تشریح۔گناہ کے اصولوں میں کوئی طاقت نہیں ہوتی گناہ کے انجام پر یقین لانے والے نیک لوگ اور گناہ کے انجام پر شک کرنے والے بدکار لوگوں کے درمیان ایک لکیر ہوتی ہے جسکی حفاظت قدرت کرتی ہے یعنی گنہگاروں کے کردار کو قابو میں رکھتی ہے ۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ (22)

کہہ دیں اللہ کے سوا جن کا تمہیں گمان ہے پکار لو نا ان میں کسی کو اسمان اور زمین میں سے ایک زرہ کا اختیار ہے نا انکا اس میں کوئی حصہ نا ان میں کوئی اللہ کا مددگار۔

تشریح۔لوگ یہ جان لیں کے گناہ کے اصولوں میں زرا سی بھی طاقت نہیں ہوتی کے وہ انسان کو امن وسکون دے سکیں اور نا ہی ایسی سوچ کے ذریعہ کچھ دریافت کیا جا سکتا ہے اور نا گناہ کے ان اصولوں سے کسی کی مدد کی جا سکتی ہے۔

پیغام !اس ایت کا مقصد کوئی پتھر کی عمارت یا پتھر کی مورتی نہیں ہے کیونکہ یہ تو صاف بات ہے کے پتھر کی عمارت یا مورتی انسان کو ذہنی تسلی چھوڑ کر گناہ کے عذاب سے نجات نہیں دلوا سکتی۔نجات کا راستہ صرف انسان کے نیک اعمال اور قدرت کی مہربانی ۔

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (23)

شفاعت اسکے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز انکے جسکی اجازت ہو جائے یہاں تک کے جب انکے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردیگار نے کیا فرمایا جواب دیتے ہیں حق فرمایا اور وہ بلند بالا بہت بڑا ہے۔

تشریح۔کسی کی سفارش قدرت کے سامنے کوئی بھی معنی نہیں رکھتی اور قدرت اپنے خاص لوگوں کو یہ ہنر دیتی ہے جو انسان اور انسانیت کی بہتری کے لئے کام کرتے ہیں اور قدرت ہی سب سے بڑی اور بلند ہے۔

پیغام !قدرت ہی انسانوں میں سے کسی خاص انسان کو انسان کی بہتری اور اسکی زندگی کو سنوارنے کا ہنر اور طاقت دیتی ہے مثال کے طور پر ڈاکٹر،سائنسدان،فنکار اور انجینیر وغیرہ وغیرہ ہر دائرے میں کچھ ماہر لوگ ہوتے ہیں جو اس دائرے کو بہترین طریقہ سے جاننے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں اور ایسے لوگوں کی کوشش انسان اور انسانی تہذیب کے لئے بہترین اور ترقی کے کام اتی ہے۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (24)

پوچھیں تمہیں اسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے جواب دیں کے اللہ ہم یا تم یا تو یقینا ہدایت پر ہو یا کھلی گمراہی میں ہیں۔

تشریح۔انسان جان لے کے اسکی ہر ضرورت قدرت سے ہی پوری ہوتی ہے اور کچھ انسان نیکی اور کچھ بدی کے راستہ پر چلتے ہیں۔

قُل لَّا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ (25)

کہہ دیں ہمارے کئے گئے گناہوں کی بابت تم سے کوئی سوال نہیں کیا جائیگا نا تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے ہوگی۔

تشریح۔کرم پھل یعنی ہر عمل کا نتیجہ انسان کو قدرت سے ہی ملتا ہے۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ (26)

انہیں خبر دیں کے ہم سب کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دیگا وہ فیصلے چکانے والا دانا ہے۔

تشریح۔ہر انسان جان لے کے ہر مخلوق (پرانی) قدرت کے دائرے میں ہی موجود ہے اور قدرت سے باہر جا کر کام کرنا کسی کے بس میں نہیں یعنی ناممکن ہے اور فیصلہ کا حق بھی قدرت کے اختیار میں ہے کیونکہ قدرت ہی سب کچھ دیکھتی اور جانتی ہے۔

قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (27)

کہہ دیں اچھا مجھے بھی اسے دکھادو جنہیں تم اللہ کے شریک ٹھہرا کر اسکے ساتھ ملاتے ہو ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہی اللہ غالب حکمت والا ہے۔

تشریح۔قدرتی اصولوں کو چھوڑ کر شیطان کو اپنی عبادت کا مقصد بنانا یعنی گناہ قبول کرنا غیر قدرتی ہے اور جو انسان امن وسکون کو بگاڑتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں کے غیر قدرتی عمل یعنی گناہ کبھی بھی انسان کو امن وسکون نہیں دے سکتے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (28)

ہم نے اپکو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ہاں مگر لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔

تشریح۔جب جب دنیا میں گناہ کا اضافہ ہوتا ہے تب تب قدرت انسانوں کے درمیان سے ہی کسی نیک انسان کو اپنا نمائندہ بنا کر اپنے سچے پیغام اور نیک اصولوں کو انسانوں کے درمیان دوبارہ قائم کرتے ہیں۔

پیغام!انسان کے روحانی وجود کو یعنی انسانی ضمیر کو رسولوں کے ذریعہ تربیت دیکر انسانی سماج میں نیکی اور امن وسکون کو قائم کرتے ہیں۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (29)

پوچھتے ہیں وہ وعدہ کب ایگا سچے ہو تو بتاو ؟

تشریح۔ناسمجھ لوگ قدرت کے سچے نتیجہ پر شک کرتے ہیں۔

قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ (30)

جواب دیں وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس سے ایک ساعت نا تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نا اگے بڑھ سکتے ہو۔

تشریح۔سارے کاموں کا نتیجہ اور اسکا وقت قدرت ہی معین کرتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ (31)

اور کافروں نے کہا ہم ہرگز نا تو اس قران کو مانیں نا اس سے پہلے کی کتابوں کو اے دیکھنے والے کاش کے تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہیں کمزور بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نا ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔

تشریح۔گنہگار قدرت کے سچے اصول (قران) کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ان اصولوں کی بنیاد پر اپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ (32)

یہ بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دینگے کیا تمہارے پاس ہدایت انے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا بلکہ تم خود مجرم تھے۔

تشریح۔نیک اور پرہیزگار لوگ گناہ کو پہچان کر گنہگاروں کو اسکے عذاب سے ہوشیار کرتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (33)

یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے بلکہ دن رات مکر وفریب سے ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اسکے شریک مقرر کرنے کا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہونگے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دینگے اور انہیں صرف انکے کئے کرائے کا بدلہ دیا جائیگا۔

تشریح۔گنہگار (کافر) ہمیشہ کمزور ہوتے ہیں اور اس قسم کے لوگ ہر پل غلط راستہ اختیار کر کے اپنے مقصد میں کامیابی پانے کی کوشش کرتے ہیں ''غلط راستہ یعنی اللہ کا شریک کرنا'' اور ادھار مک یعنی کافر اشانتی یعنی بدسکونی کا بوجھ لیکر گھومتے ہیں یعنی قدرت یعنی اللہ انکے کندھوں پر بدسکونی کا بوجھ ڈال دیتے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ (34)

اور ہم نے جس بستی میں اگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اسکے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔

تشریح۔سچائی بتانے والے ہر دور میں ہر جگہ اور ہر زبان میں ائے مگر افسوس یہ ہے کے ہر جگہ کے اور ہر دور کے دولت مندوں کو ہی سچا اور طاقتور سمجھنے لگے اور اسکے ساتھ ساتھ دولت مند طاقتور اور مغرور لوگوں نے ہر دور کی سچائی کو سمجھنے میں انکار کیا یا دیر کی۔

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالاً وَأَوْلَاداً وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ (35)

اور کہا ہم مال اور اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں ہوسکتا کے ہم عذاب دئے جائیں۔

تشریح۔دولت کو سچائی کی بنیاد سمجھنے والے لوگ اپنے جھوٹ پر قائم رہتے ہوئے اور اپنی ضد میں اندھے ہوکر سچائی کو پہچاننے میں انکار کرتے ہیں یا جان بوجھکر اپنے رتبہ کو بکھر جانے کے ڈر سے سچائی کا انکار کرتے ہیں۔

قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (36)

کہہ دیں میرا رب جس کے لئے چاہے روزی تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح۔وہی قدرت ہے جسے چاہے بے شمار علم سے نوازتے ہیں اور جسے چاہے بے شمار سکون اور چین سے نوازتے ہیں مگر لوگ اسے نہیں سمجھتے ۔

پیغام! یہ ایت دولت اور خوراک سے تعلق نہیں رکھتی کیونکہ خوراک اور دولت کا افراط انسان کے ایمان یا امن وسکون کی بنیاد نہیں بن سکتی اسلئے یہاں پر رزق کا مطلب ہے بے شمار علم۔گنہگاروں کے پاس دولت کی کمی نہیں ہوتی اور اس ایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کے رزق کا مطلب ہے علم۔

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ جَزَاء الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِيْ الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ (37)

اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کے تمہیں پاس قریب کردیں ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں انکے لئے انکے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر بے خوف ہوکر بالا خانوں میں رہینگے۔

تشریح۔ایمان کی بنیاد دولت یا اولادیں نہیں ہوسکتیں ۔نیک کام کرنے والا اور قدرت کے بتائے ہوئے راستہ یعنی نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور علم (دھرم کا راستہ) کے راستہ پر چلنے والا سکون کی جنت میں گزر بسر کرتے ہیں اور انہیں کوئی پچھتاوا نہیں ہوتا۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْ آيَاتِنَا مُعَاجِزِيْنَ أُوْلَئِكَ فِيْ الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ (38)

اور جو لوگ ہماری ایتوں کے مقابلہ تگ ودو میں لگے رہتے ہیں یہی ہیں جو عذاب میں پکڑ کر حاضر کئے جائینگے۔

تشریح۔جو لوگ قدرت کے سچے اور فائدہ مند اور سیدھے پہلو کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں بدسکونی کا قدرتی عذاب ملتا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ (39)

کہہ دیں میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کردیتا ہے اور تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اللہ اسکا بدلہ دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

تشریح۔اللہ تعالی کا دیا ہوا علم یعنی قدرت کا بتایا ہوا سچا علم انسان کے لئے بشارت ہے اور اس انسانی سماج میں ہر انسان کو امن وسکون اور علمی سماج کی استھاپنا (قائم) کے لئے اپنا وقت اور دولت خرچ کرنی چاہئے اور اللہ رازق اور سب کے لئے وردان (بشارت) ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعاً ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاء إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ (40)

اور ان سب کو اس دن جمع کرکے فرشتوں سے دریافت کریگا کے کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔

تشریح۔امن کی چھت تلے رہنے والے تمام لوگ قدرت یعنی اللہ اپنے ہر پہلو (فرشتہ) سے حفاظت بخشتے ہیں۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ (41)

وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور تو ہمارا ولی ہے نا کے یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر کا انہیں پر ایمان تھا۔

تشریح۔اللہ تعالی یعنی قدرت پاک ہے حفاظت کرنے والی ہے اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ قدرت کے سچے پہلو سے باہر ہوتے ہیں۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعاً وَلَا ضَرّاً وَنَقُولُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ (42)

پس اج تم میں سے کوئی کسی کے نفع نقصان کا مالک نا ہوگا اور ہم ظالموں سے کہہ دینگے کے اس اگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔

تشریح۔کوئی کسی کو نفع یا نقصان پہچانے کا حقدار نہیں ہے اور جو بھی ہوتا ہے سب قدرت یعنی اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی بھی امن وسکون سے جی نہیں سکتے اور یہی انکا عذاب ہے۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيْدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (43)

اور جن انکے سامنے ہماری صاف ایتیں پڑھیں جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ داداوں کے معبود سے روک دینا چاہتا ہے اور کہتے ہیں یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق انکے پاس اچکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے یہ تو کھلا جادو ہے۔

تشریح۔جب قدرت کی سچی باتیں یا سچا پہلو ظالموں کے سامنے اتا ہے تو وہ سادگی کی زندگی کو اپنانے سے انکار کر دیتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ اپنی مغروریت اور عیاش زندگی کو سختی سے پکڑ کر رکھتے ہیں اور اپنے بزرگوں (پروجوں) کے رہنے کی مثال بیان کرتے ہیں۔

وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ (44)

اور انکو نا تو ہم نے کتابیں دے رکھیں ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں نا ان کے پاس اپ سے پہلے کوئی اگاہ کرنے والا ایا۔

تشریح۔قدرت نے ایسے لوگوں کو سچے علم کی روشنی ضرور دی کیونکہ اللہ انصاف کرنے والا ہے۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ (45)

اور ان سے پہلے والے لوگوں نے بھی ہماری ایتوں کو جھٹلایا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اسکے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ سکے پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا میرا عذاب کیسا تھا۔

تشریح۔جھوٹ اور کوسنسکار کی بنیاد پر اپنی اونچی خواہشات کی عمارت بنانے والے لوگ نیک، عالم اور امن وسکون چاہنے والوں کی کبھی بھی برابری نہیں کر سکتے اور اسلئے مغرور اور ضدی گنہگار نیک لوگوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور خود بدسکونی کی اگ میں گھیرے رہتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَى وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ (46)

کہہ دیں میں تو تمہیں ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کے تم اللہ کے واسطے دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں وہ تو تمہیں ایک بڑے عذاب کے انے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔

تشریح۔لوگ سمجھ لیں کے سچے اصولوں کا چرچہ، تلاش اور تحقیقات ہر پہلو پر ہونی چاہئے تا کہ انسان بہتر سے بہترین ہو اور انسانی سماج خوبصورت ہو اور اگر ایسا نا ہوا تو یقینا انسانی سماج کوسنسکار اور جہالت کی دلدل میں ڈوبتا جائیگا۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (47)

کہہ دیں جو بدلہ میں تم سے مانگوں وہ تمہارے لئے ہے اور میرا بدلہ تو اللہ کے ذمہ ہے وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

تشریح۔ایسا کر کے انسان کسی پر احسان نہیں کرتا نا قدرت پر اور نا اللہ تعالی پر اور یہ خود اسکی ترقی کا راستہ ہے بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (48)

کہہ دیں میرا رب حق نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔

تشریح۔اللہ یا اسکی قدرت ہر پل انسان کے سامنے سچائی کو اجاگر کرتی رہتی ہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (49)

کہہ دیں حق اچکا باطل نا تو پہلے کچھ کر سکا اور نا کر سکے گا ۔

تشریح۔اور سچائی کی روشنی ہمیشہ جہالت اور کوسنسکار کے اندھیرے کو دور کر دیتی ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ (50)

کہہ دیں اگر میں بہک جاوں تو میرا بہکنا مجھ پر ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو اس وحی کے سبب جو میرا رب مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔

تشریح۔کہو اگر میں بہک جاوں تو میرے بہکنے کا وبال مجھ پر اور اگر میں میں راہ راست یا ہدایت پر ہوں تو یہ میرے پروردیگار اور قدرت کی مہربانی ہے اور اللہ سننے دیکھنے والا اور قریب ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ (51)

اور اگر اپ ملاحضہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھیریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نا ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لئے جائینگے۔

تشریح۔گنہگار انسان اپنی زندگی کے مقام کو زیادہ دور تک نہیں لے جا سکتا اور نا وہ بدسکونی کے عذاب سے بھاگ سکتا ہے۔

وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (52)

اسوقت کہیں گے ہم ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے کیسے ہاتھ اسکتی ہے۔

تشریح۔پھر بھی ایسے لوگ اپنے جھوٹے یقین پر قائم رہتے ہیں۔ایمان انسان کا ایک بہترین کردار ہے جسکی بنیاد ہے نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، امن وسکون اور علم۔ایمان والے بننے کا ڈھونگ کرنے سے کوئی ایمان والا نہیں بن جاتا۔سچائی سے بھاگنے والا انسان کبھی بھی ایمان والا نہیں ہوسکتا۔

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (53)

اس سے پہلے تو ان لوگوں نے کفر کیا تھا اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے تھے۔

تشریح۔کافر، جھوٹ اور بے بنیاد اصولوں کے تیر چلاتے ہیں اور سچائی امن اور علم کے اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ (54)

انکی چاہتوں اور انکے درمیان پردا حائل کر دیا گیا ہے جیسے کے ان سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا تھا وہ بھی شک وتردد میں پڑے ہیں۔

تشریح۔انسانی سماج میں نیکی اور بدی کے درمیان ایک دائرہ قدرت نے مقرر کر رکھا ہے اور شک کرنے والے اس دائرے کو پہچان لیتے ہیں۔

سورۃ فاطر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلاً أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (1)

اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو اسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر بنانے والا ہے مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرے اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح۔ وہی ایٹومک طاقت جو کائنات کی تمام تخلیق اور ردوعمل کی مالک ہے تعریف صرف اسکی ہی کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ایک ہی وجود کا مختلف استعمال یعنی دو دو تین تین اور چار چار استعمال صرف اسی طاقت کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے اور وہی طاقت سب سے زیادہ طاقتور ہے اور گھٹانے اور بڑھانے کی بھی مالک ہے۔

پیغام! اس ایت میں دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کی کہانی بیان نہیں کی گئی ہے اور نا ہی اس ایت کی روح اس کے ساتھ جڑی ہوئی کہانی کی اجازت دیتی ہے۔ قدرت کے ہر پہلو کو قران شریف میں یا کسی بھی مذہبی کتاب میں فرشتوں یا اوتار کا درجہ دیا گیا ہے مثال کے طور پر اگ، ہوا، پانی مٹی وغیرہ اور ہر وجود کا مختلف استعمال جو صرف مخلوق کی خدمت کرتی جارہی ہے جو اس ایت کی روح یا تواریخ کو بھی بیان کررہی ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (2)

اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اسکا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کردے سو اسکے بعد اسکا کوئی جاری کرنے والا نہیں وہی غالب حکمت والا ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالی اور اسکی قدرت جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سوائے اللہ کے اسے کوئی بند نہیں کرسکتا اور جسے اللہ بند کردے سوائے اللہ کے کوئی جاری نہیں کرسکتا اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ (3)

لوگوں تم پر جو انعام اللہ نے کئے انہیں یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں اسمانوں اور زمین سے روزی پہنچائے اسکے سوا کوئی معبود نہیں تم کہاں الٹے جاتے ہو۔

تشریح۔ انسان کو اسکی ساری ضرورت کی چیزیں قدرت سے ملتی ہیں اور قدرت کا ہر زرہ (ایٹومک طاقت) اللہ کی طاقت سے چلتا ہے اور اس طاقت کے علاوہ اور کوئی بھی طاقت نہیں جو اس کائنات کو چلا سکے یہ سچ ہے مگر انسان ہمیشہ اس غائبانہ طاقت کو انکار کرتے ہیں اور اپنے وجود کو ضرورت سے زیادہ اہمیت اور فضیلت دیتے ہیں۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (4)

اور اگر یہ اپکو جھٹلائیں تو اپ سے پہلے کے تمام رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں تمام کام اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

تشریح۔ سچائی بتانے والوں کی نا دنیا میں کمی تھی نا ہے اور نا رہے گی جو اس بات کو انکار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا فیصلہ قدرت کرتی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (5)

لوگوں اللہ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نا ڈالے اور نا دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔

تشریح۔ انسانوں اور قدرت کے درمیان جو وعدہ ہے وہ ہے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور علم کے سچے اصول اور ان اصولوں پر قائم رہتے ہوئے لوگوں کو کوئی بھی دوسرے اصول متاثر نہیں کرسکتے اور نا ہی گناہ غفلت میں ڈال سکتا ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ (6)

یادرکھوشیطان تمہارادشمن ہے تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کوصرف اسلئے بلاتا ہے کے وہ سب جہنم واصل ہوجائیں۔

تشریح۔گناہ (شیطان) تمہارا کھلا دشمن ہے اور انسان اسے دشمن ہی سمجھیں کیونکہ یہ انسان کی زندگی سے امن وسکون چین اور علم کی روشنی چھین لیتا ہے اور اسکی زندگی کو جہنم بنادیتا ہے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيْرٌ (7)

جولوگ کافر ہوئے انکے لئے سخت سزا ہے اور جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

تشریح۔گنہگاروں (کافر) کے لئے بدسکونی کا عذاب قدرت کی طرف سے ہے اور عالم امن چاہنے والے محبت سے بھرا دل رکھنے والے نیک لوگوں کے لئے قدرت کی بشارت ہے۔

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَناً فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِيْ مَن يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (8)

وہ شخص جس کے لئے اسکے برے اعمال مزین کردئے گئے ہیں وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ دکھاتا ہے پس اپ ان پر غم کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نا ڈالیں یہ جو کچھ کررہے ہیں اللہ بخوبی واقف ہے۔

تشریح۔گنہگاروں (کافر) کی نظر میں انکوانکے کام کا نتیجہ نظر نہیں اتا اور وہ جتنی بھی کوشش کریں نیک لوگوں کی برابری نہیں کرسکتے ہر انسان کا مستقبل قدرت کے اختیار میں ہے۔گنہگاروں کا ضمیر اور دماغ سچائی، امن وسکون اور علم کے راستہ کو پہچان نہیں سکتا اور یہ فیصلہ قدرت یعنی اللہ تعالی کا ہے۔نیک انسان اللہ کے فیصلہ میں دخل اندازی نا کریں یعنی گناہ اور گنہگاروں کے عمل کے بارے میں سوچ کر اپنے اپکو دکھی یا بدسکون نا کریں۔

وَاللَّهُ الَّذِيْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَاباً فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ (9)

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کردیتے ہیں اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا ہے۔

تشریح۔قدرت اپنی علم کی روشنی کے ذریعہ انسانی تہذیب کو پررونق کرتی ہے اور ہم انسان اپنے مردہ ضمیر کو علم کی روشنی سے زندہ کرتے ہیں۔نسل درنسل سے یا یگ یگ سے انسانی تہذیب کی تواریخی ترقی قدرت کی اس بہترین خوبصورتی کی تعریف بیان کرتی ہے۔

پیغام!اس آیت میں پہلے اللہ اور بعد میں میں کا ذکر ہے اسکا مطلب ہوا کے اللہ اور انسان کے درمیان جو علم اور سچائی کا رشتہ ہے وہ بیان کرنا ہے۔

مَن كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعاً إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَكْرُ أُوْلَئِكَ هُوَ يَبُورُ (10)

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ کی ہی ساری عزت ہے تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل انکو بلند کرتے ہیں جو لوگ برائیوں کے داو گھات میں لگے رہتے ہیں انکے لئے سخت تر عذاب اور انکا یہ مکر برباد ہوجائیگا۔

تشریح۔جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالی ہی ساری عزت کا حقدار ہے اور تمام تر کلمات اسکی (قدرت) ہی نشاندہی کرتی ہے اور نیک اعمال انکو بلند کرتے ہیں اور جو گنہگار ہیں انکے لئے سخت عذاب اور مکر کرنے والے برباد ہوجائینگے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجاً وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيْرٌ (11)

لوگو اللہ تعالی نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنادیا ہے عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اسکے علم میں ہے اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے اللہ پر یہ بات بلکل اسان ہے۔

تشریح۔ایک انسان کے جسمانی وزن میں تقریبا 18٪ پروٹین اور 7٪ معدنیات 15٪ چربی اور باقی 60٪ پانی ہوتا ہے ہر مخلوق کا جسم پروٹین، چربی، کاربوہائیڈریٹ، پانی اور معدنیات سے بنتا ہے اور یہ ساری چیزیں مختلف عناصر سے بنتی ہیں جو قدرت سے مخلوق کو حاصل ہوتی ہیں اور یہ سارے عناصر مختلف مقدار میں انسانی جسم میں

پائے جاتے ہیں۔

(1)Carbon 50٪	(2)Oxygen 20٪
(3)Hydrogen 10٪	(4)Calcium 4٪
(5)Phosphorus 2.5٪	(6)Potassium 1٪
(7)Salphar 0.8٪	(8)Sodium 0.4٪
(9)Chlorine 0.4٪	(10)Magnesium 0.1٪
(11)Iron 0.01٪	(12)Manganese 0.001٪
(13)Iodine 0.00005٪	

(From Harpers Bio-chemistry by Robert K Murray R produced with Permission from west B S Toddlor Text Book Bio-Chemistry Third CD M

قران شریف میں ان سارے عناصر کو کھنکھناتی مٹی کہہ کر پکارا گیا ہے اور واقعی یہ کھنکھناتی اور سوکھی حالت میں قدرت میں پائی جاتی ہیں اور ان سارے عناصر میں ایک خاص قسم کی بو بھی پائی جاتی ہے اور یہ بو کسی کو اچھی لگتی ہے اور کسی کو ناگوار لگتی ہے اور یہ سارے عناصر خوراک کے ذریعہ انسان کے جسم میں مختلف انداز اور طریقوں سے پہنچتے ہیں۔

کائنات کی شروعات میں پانی کی پیدائش ہوئی اور اس پانی سے ایک خلیہ والی جان اور اسکے بعد مسلسل خلیوں والی جان کی پیدائش جاری رہی پھر مختلف قسم کی جان ایک مقرر وقت تک دنیا میں رہی۔ سورج سے نکلی ہوئی دنیا میں موجود یہ سارے عناصر ایک گہرے راز کے حقدار ہیں اور اس سچائی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ان الفاظوں (پانی کی بوند، کھنکھناتی مٹی، خون کی پھٹک) کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیوں کو سائنسدانوں کی تحقیقات غلط ثابت کر چکی ہے ۔ پاک پروردیگار کی مرضی سے ابھی بھی دنیا میں ایسے انسان موجود ہیں جو جنگلی زندگی جیتے ہیں نا ہی وہ کپڑوں کا استعمال جانتے ہیں اور نا آگ کا اور ابھی تک دنیا کی تہذیب سے وہ ناشنا ہیں ایسی ہی قوم ہندوستان کے انڈومان کے کچھ جزیروں میں ملتی ہے۔ افریقہ کے جنگلوں اور دنیا کے کچھ حصوں میں غیر مذاہب انسان کی موجودگی انسان کی پرانی حالت کو ثابت کرتی ہے۔

سورہ روم 30 آیت22

اور اسکی نشانیوں میں سے ہے زمین اور اسمانوں کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بے شک اس میں نشانی ہے دانشمندوں کے لئے ۔

دنیا کے مختلف حصوں کے مختلف موسمی حالات، معدنیات اور نباتات ہونے کی وجہ سے انسانوں کی ساخت، رنگ روپ، شکل وصورت اور زبان الگ الگ ہوتی ہیں۔

پاک پروردیگار کے چنے ہوئے خاص عناصر سے ہی سارے انسانوں کی پیدائش ہوئی۔ صرف باہر کا چڑ یعنی شکل ، بناوٹ اور ذہن الگ الگ ہیں یہ کیوں؟

انسانی وجود کو تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

(1)جسم (2)جسم کے اندر پاک پروردیگار کی روح (3) انا یعنی ذہن

ان تین حصوں کو وضاحت سے بیان کر رہا ہوں جو پاک پروردیگار کی مرضی سے مجھے نصیب ہوا ۔

جسم !جیسے کے بیان کیا گیا ہے انسان کا جسم مختلف عناصر کا مرکب ہے اور وہ عناصر زمین میں کھنکھناتی یعنی سوکھی حالت میں پائے جاتے ہیں۔

جس طرح زمین کی مٹی سے اسکا جسم بنتا ہے ٹھیک اسی طرح انسان کا جسم زمین میں ہی فنا ہو جاتا ہے چاہے جسطرح اسکی تجہیز وتکفین کی جائے۔

انسانی سماج میں خاص طور پر دو ہی قسم کی تجہیز وتکفین کی رسمیں پائی جاتی ہیں ''جلانا اور دفنانا''۔

موت کے بعد انسانی جسم کو کوئی وجود نہیں ہوتا چاہے جلائیں یا دفنائیں مٹی کے بنے ہوئے جسم کو مٹی ہی ہو جانا ہے۔ جلانے سے انسانی جسم کے پانی کا حصہ بھاپ بنکر اڑ جاتا ہے اور جو راکھ ہے وہ زمین میں سما جاتی ہے اور دفنانے سے جسم کے پانی کا حصہ زمین میں جذب ہو کر رہ جاتا ہے۔ جلانے اور دفنانے کی رسموں میں بھی انسانوں کا

ذہنی اختلاف پوری طرح برقرار ہے اور اس اختلاف کو مٹانے کے لئے فسادی اور ناسمجھ لوگوں کو اسکی جانکاری دینا ضروری ہے۔ جلانے کی رسم خاص طور پر ہندوستان میں پائی جاتی ہے اور یہ رسم ویدک سماج سے ائی ہے اور اسکی وجہ ہے ہندوستان کی نرم زمین، ندیوں کی کثرت اور لکڑیوں کی فراوانی اور بکثرت سیلاب۔ ندیوں کے کنارے نرم زمین ہونے کی وجہ سے جسم کو دفنانے کے بعد اگر بارش یا سیلاب ائے تو مٹی ہٹ سکتی ہے اور مردہ جسم باہر اسکتا ہے لیکن لکڑیوں کی فراوانی مردہ جلانے میں کوئی کمی نہیں کرتی۔ دینی طور پر اگر یہ کہا جائے کے موت کے بعد جسم کا کوئی وجود نا ہونے کی وجہ سے اس زمانے کے رشی منی مردہ کو جلا کر ختم کرنا مناسب سمجھتے تھے تا کہ قبر پرستی جیسا شرک نا ہو اور انسان کے اگ کا استعمال سیکھنے کے قبل دنیا میں دفنانے کی رسم موجود تھی اور یہ انسان کا ایک قدرتی کردار ہے۔

رسول پاک حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کے امتی دفنانے کی رسم ادا کرتے تھے۔

تاریخ گواہ ہے کے ان لوگوں کی پیدائش سے بہت پہلے ان جگہوں پر دفنانے کی رسم موجود تھی۔

رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے انکے اباواجداد بت پرست ہوتے ہوئے بھی دفنانے کی رسم ادا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی قوم کے لوگ پہلے سے ہی اپنے مردوں کو دفناتے چلے ارہے تھے۔ اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کے دفنانا یا جلانا پوری طرح موسم اور حالات پر منحصر ہے فسادی اور ناسمجھ لوگ اس بات پر جھگڑتے ہوئے اپس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جان لیں کے یہ ساری رسمیں پاک پروردیگار کی مرضی سے دنیا میں قائم ہیں کوئی بھی تجہیز وتکفین کی رسم غلط نہیں ہے ساری رسموں کا مقصد مردہ اور لاوجود جسم کو مٹانا یعنی ختم کرنا۔ دفنانے کی رسم انسان کے قدرتی خیالات تھے اور جلانے کی رسم حالات کے مطابق لوگوں نے اختیار کی۔ مردہ جسم کا کوئی وجود نا ہونے کی وجہ سے گیتا، قران، توریت اور انجیل میں مردوں پر کوئی خاص رسم ورواج کی ہدایت نہیں فرمائی گئی، لیکن مردہ انسانوں کی یاد میں انسانوں کو کھانا کھلانا، غریبوں کو روزمرہ کی استعمال کی چیزیں عنایت کرنا یہ سب نیکی میں شمار ہوتی ہیں اور ہر مذہب کے لوگوں نے اسے اختیار کیا ہوا ہے۔

مردوں کے نام پر چادر چڑھانا، پنڈی بنا کر اناج ضائع کرنا (کتابوں کے مطابق یہ رسم پرندوں یا جانوروں کو کھلانے کی ہے اور کہیں کہیں اگر دانی برہمنوں کو پنڈی بنا کر کھلائی جاتی ہے) یہ سب گناہ میں شمار ہیں اور غیر عقلی رسمیں ہیں۔

نوٹ! پنڈی: تل چاول اور گھی سے پیڑا بنا کر مردوں کے نام پر پھینک دیا جاتا ہے۔

جسم میں پاک پروردیگار کی روح کی موجودگی؛ کائنات کی ساری چیزیں زرے (ایٹم) سے بنتی ہیں اس لحاظ سے انسان کا وجود بھی ایٹم (زرہ) سے قائم ہے اور وہی زرہ ایک دوسرے سے جڑ کر مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے۔ زروں کے اندر الیکٹرون، پروٹوں اور نیوٹرون ایک عظیم طاقت کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یہ ایک طاقت ہے (-نیگٹیو +پوزیٹیو) اور اس طاقت کے ذریعہ سارے زرے ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں اور یہ طاقت پاک پروردیگار کا نور ہے اور وہ لامتناہی ،لازوال اور لافانی ہر جان میں موجود ہے۔

سورہ سجدہ 32 آیت 9

پھر اسے ٹھیک کیا اور اپنی طرح کی روح پھونکی اور تمہیں کان اور انکھیں اور دل عطا کیا اور کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو

سورہ الحجر 29 آیت 15

ارجب اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی خاص معزز روح پھونک دوں تو اسکے لئے سجدہ میں گر جانا ۔

گیتا ادھیائے 2 شلوک 17

وہ جو سارے جسم میں سمایا ہوا ہے اسکو نا مٹنے والا سمجھ اس نا مٹنے والی اتما کو ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ۔

نوٹ! نور سے مراد وہ ایٹمی طاقت جو تمام زروں کی بنیاد ہے۔

گیتا ادھیائے 9 شلوک 4/5/9

یہ سارا جگت (کائنات) میرے اویکت (غیر ظاہر) روپ سے بھرا ہوا ہے سب جاندار مجھ سے ہیں لیکن میں ان میں سے نہیں۔

پھر بھی یہ ساری سشٹی (تخلیق) مجھ میں نہیں ہے ذرا میری یوگ شکتی کو دیکھو اگر چہ میں تمام جانداروں کا پالن کرنے والا ہوں اور ہر جگہ موجود ہوں پھر بھی میں اس تخلیق کا

حصہ نہیں ہوں کیونکہ میری ذات ہی اس وجود کا سرچشمہ ہے۔

تمام قدرت میرے اختیار میں ہے اور یہ خود بخود میری مرضی سے بار بار پیدا ہوتی رہتی ہے اور میری ہی مرضی پر اکر ختم ہو جاتی ہے۔

پاک پروردیگار نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا اور اس میں اپنی روح ڈالی جسطرح مشین کے لئے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح انسان کے جسم میں پاک پروردیگار اپنی روح سے جان پیدا کرتے ہیں اور جب دنیا میں انسان کا کام ختم ہو جاتا ہے تو وہ اپنی روح کو نکال کر جسم کی موت مقرر کرتے ہیں ۔

قران کی سورہ الحجرات کی آیت نمبر 29 میں پاک پروردیگار نے فرشتوں کو حکم دیا کے مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کریں جبکہ قران میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کے پاک پروردیگار کو اپنے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا ناپسند ہے تو سوال یہ اٹھتا ہے کے فرشتوں کو کیوں کہا کے ''ادم کو سجدہ کرو'' اسکی دو وجوہات ہیں۔

پاک پروردیگار نے اپنی روح انسان کے اندر ڈالی اور فرشتوں کو بلاواسطہ اپنی روح کو سجدہ کروا کر انہیں انسان کی خدمت پر مقرر کیا ۔

فرشتوں سے انسان کو سجدہ کروانے کی بات کتابوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا کر پاک پروردیگار نے انسانوں کو یہ پیغام دیا کے مخلوق کی خدمت ہی اللہ کی خدمت ہے جس طرح فرشتے مخلوق کی خدمت پر مقرر ہیں۔

پاک پروردیگار نے پیدائش اور موت اپنے ذمہ رکھی۔ سائنسدان اپنی لاکھ کوشیشوں کے باوجود بھی موت کو روک نہیں سکے اور رہی بات پیدائش کی تو سائنسدانوں نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی تو ضرور بنائی لیکن صرف زائیگوٹس تک ہی محدود رہے نطفہ کا کوئی بھی حصہ وہ لوگ نکال نہیں پائے ۔ زائیگوٹس کو ایک مقرر وقت کے بعد ماں کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا ہے ماں کے پیٹ میں ڈالنے سے پہلے مصنوعی طریقہ سے مرد اور عورت کی ''منی'' کو ملا کر زائیگوٹس بناتے ہیں اور اسے کچھ گھنٹے ٹیسٹ ٹیوب میں رکھنے کے بعد اسے عورت کی بچہ دانی میں ڈال دیا جاتا ہے۔

سورہ یونس 10 آیت 4

تم سب کو اللہ کے پاس جانا ہے اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے بے شک وہ پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا تا کہ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا انکے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا انکے کفر کی بدولت۔

گیتا ادھیائے 2 شلوک 22/27

جس طرح انسان پرانا لباس چھوڑ کر نیا لباس پہنتا ہے اسی طرح اتما پرانے اور ناکارہ جسم کو چھوڑ کر نیا جسم حاصل کرتی ہے۔

جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور مریگا اور جو مر گیا ہے وہ دوبارہ ضرور پیدا ہوگا چناچہ تمہیں اپنے فرض کی ادائیگی پر غمزدہ نہیں ہونا چاہئے۔

مذہبی کتابوں کے مطابق اتما/روح کی موت نہیں ہوتی۔ پاک پروردیگار کی مرضی سے وہ صرف ایک جسم چھوڑ کر دوسرے جسم کو اپناتی ہے ان باتوں پر الگ الگ کتابوں میں پاک پروردیگار نے الگ الگ بیان فرما کر دوسرے جنم (پیدائش) کا راز اپنے تک محدود رکھا لیکن میرا دماغ پوری طرح دوسرے جنم کی طرح تائید کرتا ہے حالانکہ کوئی بھی اسکا ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکا۔

اج کے دور میں انسان کو اپنی زندگی سکون سے جینے کا اور اپنی صحت کا خیال رکھنے کا پورا پورا حق ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس لحاظ سے ناحق قتل کئے بغیر اور پرہیز کے ذریعہ اور اللہ کے مقرر کئے ہوئے طریقوں کے ذریعہ انسان اپنی حیثیت کے مطابق بچہ پیدا کرے اور اسکی اچھی پرورش کر کے نسل اور سماج کو اچھا بنائے۔

اتما یعنی ذہن! پاک پروردیگار نے انسانوں کو اعلی قسم کا ذہن عطا فرما کر دوسری مخلوقات سے افضل بنایا اور اس ذہن سے انسان دینی اور دنیاوی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

حیاتاتی طور پر یہ ذہن انسان کے دماغ کے الگ الگ حصوں میں الگ الگ طریقوں کی سوچ پیدا کرتا ہے اور اسکے مطابق ہی انسان کام کرتا ہے اور جو سوچ ذہن میں پیدا ہوتی ہے وہ نفس کے ذریعہ جسم کے مختلف حصوں میں پہنچتی ہے اور اس افضل اور اعلی دماغی سوچ کے لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔

انسانی دماغ کی جسامت 1274 Cubic Centimeter اور اسکا وزن 1.5 Kg ہے۔[$\frac{\text{وزن } 1.5\text{ Kg}}{\text{جسامت } 1274\text{ ccm}}$]

سائنسدانوں نے اسے کام اور ترتیب کے مطابق تین حصوں میں بانٹا ہے۔

سیری برم /سیری بیلم /میڈولا

سیری برم کا کام ہے: اگاہی کرنا، شعور کا جگانا، یادداشت، عقل اور فہم، تخیل اور وجہ ڈھونڈنا، جذبہ یہی جسم کے الگ الگ جذبات کو محسوس کرتا ہے مثال کے طور پر ہنسنا، سونگھنا، چکھنا، بولنا اور اسکے نیچے والے حصے سے بھوک، پیاس، جنسی جذبات اور جسمانی حرارت محسوس کر سکتے ہیں۔ دماغ کا یہ حصہ خلیوں والے نفس سے بنتا ہے اور اسکے اندر جیلی یعنی لعاب کی طرح شئے موجود ہے اور اس لعابی شئے کا کام ہے مختلف ادراک (احساس) کو وجود میں لانا۔

سیری بیلم : سیری بیلم کا کام ہے پٹھوں کو کام میں لانا چلنے، پھرنے اور دوڑنے میں پٹھوں کا توازن برقرار رکھنا ۔

میڈولا : اسکا کام ہے دل کے کاموں کا توازن رکھنا اور جسم کے اندرونی اجزا کے کام کو اگے بڑھانا یہ سائنسدانوں کی برسوں کی محنت کا نتجہ ہے۔ لیکن پھر بھی ایک سوال رہ جاتا ہے کے انسان کی مختلف سوچ کا حصہ تو سائنسدانوں نے نکالا لیکن یہ سوچ کسطرح پیدا ہوتی ہے؟ دماغ کے اندر کا لعابی حصہ ایک کیمیاوی مرکب ہے اور یہاں پر ان زروں کا ردوعمل مختلف انداز میں ہوتا ہے اور یہی ردوعمل انسان کی سوچ کو عمل میں لاتی ہے۔ پاک پروردیگار نے کچھ حد تک ہی انسانی ذہن کو انسان کے اختیار میں رکھا۔ قسمت، پیدائش اور موت کے علاوہ باقی سارے فیصلے انسان کے اپنے اختیار میں ہیں اور کچھ حد تک پیدائش کا سلسلہ بھی پاک پروردیگار نے انسان کے ذمہ چھوڑا۔ انسان کو سکون کی زندگی بخشنے کے کتابوں کے ذریعہ ہدایت بھیجی تا کہ انہیں سکون کا راستہ چننے میں اسانی ہو۔

جسمانی اور جنسی ساخت کے مطابق انسان کو تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں مرد، عورت اور ہیجڑا (مخنث)

جسمانی طور پر مرد عورت سے طاقتور ہوتا ہے اسلئے طاقت اور خوراک کی بنیاد پر قران شریف نے مرد کو عورت پر فضیلت کی بات کی ہے۔

مرد عورت یا مخنث کوئی بھی ہو عذاب اور ثواب میں پاک پروردیگار کا انصاف سب پر یکساں ہے ۔

سورہ عمران 3 آیت 195

بس انکے رب نے انکی دعا قبول فرمائی میں کسی محنت کرنے والے کی محنت ضائع نہیں کرتا تم میں سے مرد ہو یا عورت تم اپس میں ایک ہو سو جن لوگوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے لڑے اور مارے گئے میں انکی برائیاں ان سے دور کردونگا اور انہیں باغات میں داخل کرونگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اللہ کی طرف سے ثواب ہے اور اسکا اچھا بدلہ۔

سورہ نسا 4 آیت 124

جو بھلے کام کریگا مرد ہو یا عورت بشرط کے وہ مومن ہوں تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر تل برابر بھی ظلم نہیں ہوگا ۔

وراثت سے ملے ہوئے حصوں میں ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاک پروردیگار نے عورت کو مرد سے کم حصہ عطا فرمایا۔

قران شریف میں پاک پروردیگار نے مخنث کے بارے میں کوئی ذکر نہیں فرمایا لیکن قران سے پہلے کی کچھ کچھ کتابوں میں مخنث کا ذکر ہے۔

تواریخوں میں مخنث بادشاہوں کا ذکر بھی ملتا ہے مرد عورت کے ساتھ ساتھ مخنث کو بھی معاشی حقوق ملنے چاہئے۔

سائنسدانوں نے ثابت کردیا ہے کے مرد عورت کی طرح مخنث بھی جنسی خلیوں کے اندر کے ردوبدل سے پیدا ہوتے ہیں۔ جنسی خلیہ میں کروموزم نام کا ایک حصہ ہوتا ہے جسکے اندر توارثی نطفہ ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کا نطفہ ملکر جب زائیگوٹ پیدا ہوتا ہے تو اس میں 23 جوڑے کروموزم موجود ہوتے ہیں اور کروموزم کا کام ہے بچوں کے جسمانی وجود کو اگے بڑھانا ان 23 جوڑے کرموزم میں 22 جوڑوں کا کام ہے انسانی ساخت، جسمانی رنگ، بالوں کا رنگ، انسانی کردار اور بھی بہت سارے اعمال ماں باپ سے بچوں تک پہنچانا اور 23 جوڑے کا کام ہے بچوں کی جنسی پہچان دینا۔ مرد عورت اور مخنث کا فیصلہ یہی 23 جوڑے سے ہوتا ہے۔ زائیگوٹ میں عورت کی طرف سے کروموزم x x اور مرد کی طرف سے یعنی 23 کرموزم y x ہوتا ہے۔ اسطرح زائیگوٹس بنتا ہے تو عورت صرف x x قسم کا کروموزم زائیگوٹس کو دے سکتی ہے اور مرد x y قسم کا کروموزم دیتا ہے جب مرد کا x اور عورت کا x ملتا ہے تو عورت بچہ اور جب مرد کا y تو xy یعنی مرد بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح قدرت کی مرضی سے جب عورت کے دونوں x اور مردوں کا صرف y یا نہیں تو عورت کے دونوں x اور مردوں کا y x دونوں مل جاتے ہیں تو مخنث پیدا ہوتا ہے ۔

زائیگوٹس کے اندر ٹسٹوسٹرون اور اسٹروجنس نام کے دو جنسی ہارمونس موجود رہتے ہیں اور انکا کام ہے انسان کی جنسی پہچان کا فیصلہ کرنا اور اسکے پیر پھیر کی وجہ سے مخنث کی پیدائش ہوتی ہے اور اس بات کو سائنسدانوں نے ثبوت کے ساتھ ثابت کردیا۔

انسانی معاشرے میں مخنث کی موجودگی پاک پروردیگار کا فیصلہ ہے۔مخنث سے مذاق کرنا یا انکودل بہلانے کی چیز سمجھنا پاک پروردیگار کے فیصلہ کی توہین کرنا ہے۔
مخنث کومعاشرتی حقوق (علم،نوکری،کاروبار) دینے کے ساتھ ساتھ انسان سمجھ کرانہیں اپنالینا ہی انسانیت ہے اور میں"سدھارتھ چٹرجی"اس کتاب کے ذریعہ انکے جائز حقوق کی درخواست کرتا ہوں۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْماً طَرِيّاً وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (12)

اور برابر نہیں دودریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑواتم دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہواور زیورات نکالتے ہوجنہیں تم پہنتے ہواور اپ دیکھتے ہیں کے بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرتے پھاڑتے والی ان دریاوں میں ہیں تاکہ تم اسکا فضل تلاش کرواور اسکا شکرادا کرو۔

تشریح۔نیکی کا سمندر اور بدی کا سمندر (پاکی ناپاکی) کبھی بھی ایک نہیں ہوسکتے۔نیکی کا پھل میٹھا ہوتا ہے جوانسان کی ہر بھوک پیاس کومٹاتی ہے یعنی سکون دیتی ہے۔
(بھوک پیاس کا مطلب جسمانی اور دماغی دونوں یعنی انسان کی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات،لالچ،حسد اور ہر برے کردار کو نیکی اور پرہیزگاری ٹھنڈک پہنچاتی ہے) ٹھیک اسی طرح گناہ کا نتیجہ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے جو بدسکونی کے کانٹوں سے بھرا ہوتا ہے۔امن وسکون اور بے چینی یہ دونوں ہی انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں جو ہر انسان کو بھگتنا پڑتا ہے۔انسان کی زندگی ایک کشتی کی طرح ہے جو قدرت میں موجود نیکی/بدی،سکھ/دکھ کے سمندر میں تیرتی رہتی ہے یعنی رواں دواں ہے اور اسی میں لوگ اپنی زندگی کا مقصد تلاش کرتے رہتے ہیں اور نیک لوگ قدرت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔
پیغام! قدرت کے سمندر سے انسان علم کے زیورات پہنتے ہیں جسکی بدولت خوبصورت،چمکدار،روشن اور بہترین شخصیت کے حقدار ہوتے ہیں۔پانی میں کوئی مزا (سواد) نہیں ہوتا جب تک اس میں کچھ ملایا نا جائے اور کچھ ملانے سے ہی پانی کا سواد ملتا ہے اور دنیا کا ہر سمندر کھارا یعنی نمکین ہوتا ہے۔

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13)

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور افتاب اور مہتاب کو اس نے کام پر لگا دیا ہے ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے یہی اللہ ہے تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے جنہیں تم اسکے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے مالک نہیں۔
تشریح۔وہی قدرت ہے جو انسانی تہذیب کو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے یعنی رات سے دن کو نکالا اور وہی قدرت ہے کے انسانی تہذیب میں سورج کی طرح روشن عالموں کو موجود رکھتی ہے مثال کے طور پر سائنسدان،ڈاکٹر،انجنیر وغیرہ۔اور روح کو امن کی طرف لے جانے کے لئے چاند جیسی ٹھنڈی روشنی دینے والے نبیوں کو بھی رکھا جنہوں نے انسان کو امن وسکون اور سکھ شانتی سے جینے کے طور طریقے سکھائے۔
قدرت کی بادشاہت میں قدرت ہی سب کی پالن ہار ہے اور اسکی برابری کرنے والا کوئی بھی نہیں ۔
پیغام! دن اور رات ہوتا ہے دنیا کا اپنے اپ پر گھومنے کی وجہ سے اور یہ ثابت شدہ سچ ہے۔اس لحاظ سے اس ایت میں دن اور رات،چاند اور سورج ایک مثال ہے۔چاند کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور وہ سورج کی روشنی سے روشن ہے۔

إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ (14)

اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے نہیں اور اگر سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کرینگے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائینگے اپکو کوئی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نادیگا۔
تشریح۔غیر قدرتی کردار یا انسان کے گناہ جو قدرتی اصولوں کے باہر ہوتے ہیں یعنی انسان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور قدرت کے اصول (نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،امن وسکون،عدم تشدد اور علم) کے باہر کی نشاندہی کرتے ہیں جسے گناہ کہتے ہیں۔انسان کی پکار جو انسان کو بہترین زندگی دیتی ہے وہ ہمیشہ قدرت کے سچے اصولوں کے ساتھ ہی ہوتی ہے اور گناہ کے اصول کبھی بھی انسان کو بہتر اور سکون والی زندگی نہیں دے سکتے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاء إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (15)

اے لوگوں تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا۔

تشریح۔ ہر انسان قدرت یعنی اللہ کا محتاج ہے اور اللہ بے نیاز حمد وثناوالا ہے۔

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (16)

اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔

تشریح۔ وہی قدرت ہے جو انسان کو فنا بھی کرتی ہے اور انکی حالت کا ردوعمل بھی کرتی ہے۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (17)

اور یہ بات اللہ کو کوئی مشکل نہیں۔

تشریح۔ اور قدرت کے لئے نہایت اسان ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (18)

کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائیگا تو وہ اس سے کچھ نا اٹھائیگا گو کے قرابت دار ہی ہو تو صرف انہی کو اگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے نفع کے لئے پاک ہوگا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

تشریح۔ ہر کسی کو اپنے کرموں کی سزا یا جزا خود بھگتنی پڑتی ہے۔ انسان نماز ادا کرے یعنی نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور علم قائم رکھے اور اسکے ساتھ ساتھ سارے اچھے اصولوں کی پیروی کرے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ (19)

اندھا اور انکھوں والا برابر نہیں ۔

تشریح۔ جس طرح جاہل اور عالم، ناخواندہ اور خواندہ برابر نہیں ہو سکتے ٹھیک اسی طرح نیکی اور بدی، اچھائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔

وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ (20)

اور نا تاریکی اور نا روشنی۔

تشریح۔ جیسے کے علم کی روشنی اور جہالت کا اندھیرا کبھی بھی ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ (21)

اور نا چھاوں اور نا دھوپ۔

تشریح۔ سکون کی ٹھنڈی چھاوں اور بدسکونی کی کڑی دھوپ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتی۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ (22)

اور نا زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

تشریح۔ سچائی اور علم کو حاصل کرنے کے بعد انسانی ضمیر زندہ ہو جاتا ہے اور جس ضمیر سے محبت، انسانیت، امن وسکون اور علم کی روشنی چلی جاتی ہے وہ مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے دو قسم کے انسان کبھی ایک نہیں ہو سکتے اور جن کا ضمیر پوری طرح مردہ ہو چکا ہو وہ علم، سچائی، نیکی اور پرہیزگاری کے اصولوں کو نہیں سمجھتے یعنی مردہ قبروں میں ہیں۔

إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ (23)

اپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔

تشریح۔ نیک اور عالموں کا کام ہے انسانی سماج کو سچائی کا راستہ دکھانا اور لوگوں کو امن وسکون کے راستہ پر چلنے میں مدد فرمانا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (24)

ہم نے اپکوحق دیکر خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈر سنانے والا نا گزرا ہو۔

تشریح۔انسانی تہذیب کی ترقی اور اسکی بنیادی سچائی قدرت نے انسان کو عطا کی ہے اور اس نسل کے خاص انسان کے ذریعہ یہ سچائی لوگوں کی ملی ۔

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ (25)

اگر یہ لوگ اپکو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا انکے پاس بھی انکے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر ائے تھے۔

تشریح۔مگر افسوس کی بات یہ ہے کے ہر نسل میں سچائی کو جھٹلانے والوں کی کمی نہیں رہی اور یہ یگ یگ سے انسانی تہذیب پر ایک بدنما داغ یعنی دھبہ ہے۔

ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (26)

پھر میں نے ان کافروں کو پکڑا سو میرا کیسا عذاب ہوا۔

تشریح۔اور یہ بات بھی سچ ہے کے علم اور امن وسکون کے راستہ کو جھٹلانے والے کافروں کو وقت کے ساتھ ساتھ سزائیں بھی ملتی رہتی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ (27)

کیا اپ نے اس بات پر نظر نہیں رکھی کے اللہ نے اسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اسکے ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصوں میں سفید اور سرخ رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔

تشریح۔کافروں کی موجودگی قدرت میں اسلئے ہے کے انسان کو رنگ برنگی زندگی ملے اور اسکی زندگی یکسانیت سے اکتا نا جائے جیسے کے کالے کے ساتھ سفید ادھورا ہے ہے ٹھیک اسی طرح گنہگاروں کے بغیر نیکی ادھوری ہے۔کیا انسان یہ محسوس نہیں کرتا کے قدرت نے اسمان سے پانی اتارا اور اس پانی کے ذریعہ طرح طرح کے پھل پھول اور سبزیاں اگائیں اور پہاڑوں (انسانی تہذیب) میں سفید، سرخ اور مختلف رنگ رکھے۔

پیغام!انسانی تہذیب پہاڑ کی طرح بلند اور پہاڑ کی طرح وسیع ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ (28)

اور اسی طرح ادمیوں جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کے انکی رنگتیں مختلف اللہ سے اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح۔اور اس طرح ادمیوں، جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں جنکی زندگی مختلف ہے اور اللہ تعالی سے وہی محبت کرتے ہیں جو علم اور امن وسکون کے طالب ہیں اور اللہ زبردست حکمت والا بخشنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ (29)

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو عطا کیا اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہیں ہوگی۔

تشریح۔جو لوگ اللہ تعالی کے اصولوں والی یعنی علم والی کتاب جو قدرت نے انسانی تہذیب کو دی اسکی تلاوت کرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہوئے سچائی کو تلاش کرتے ہیں اور اپنے اپکو اس پر قائم رکھتے ہیں وہ کبھی بھی ناکام نہیں ہوتے۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (30)

تا کے انکی اجرتیں انکو پوری دیں اور انکو اپنے فضل سے اور دیں بے شک وہ بخشنے والا قدردان ہے۔

تشریح۔ہر کسی کو اپنے اپنے عمل کے مطابق پھل ملتا ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ (31)

اور یہ کتاب جو ہم نے اپکے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے بلکل ٹھیک ہے جو کے اپنے سے پہلی والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے۔

تشریح۔علم کی روشنی جوانسان کونیکی ،محبت ،انسانیت ، پرہیزگاری ،امن وسکون ،عدم تشدداورعلم کی طرف لے جاتی ہےاور جوروشنی انسانی دماغ کے اندرروشن ہوکرانسانی سماج کوبہترین سے بہترین بنانے کی کوشش کرتی ہے وہی روشنی انسانی سماج میں کتاب کی شکل اختیارکرتی ہےاور وہی روشنی (کتاب) تاریخ کی ہرسچائی کو ہردور میں ثبوت کے ساتھ پیش کرتی ہےیعنی کتابی شکل میں۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (32)

پھرہم نے ان لوگوں کوکتاب کا وارث بنایا جن کوہم نے اپنے بندوں میں سے پسندفرمایا پھربعض ان میں اپنی جانوں پرظلم کرنے والے ہیں اوربعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اوربعض ان میں اللہ کی توفیق سےنیکیوں میں ترقی کئے جاتے ہیں یہ بڑافضل ہے۔

تشریح۔اورقدرت کے سچے اصولوں کو ماننے والےلوگ انسانی سماج کے وارث ہوئے اوران میں ہی بہترین وارث ہیں" وارث پاک"سچائی جاننے کے باوجود کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جواللہ کے اصول یعنی"حضرت وارث پاک" کے اصولوں کوٹھکراتے ہیں اورانہیں کافرقراردیتے ہیں۔قدرت نے انہیں" وارث پاک" کے خطاب سے نوازااوراسکی وجہ یہ ہے''حضرت وارث پاک''اللہ تعالی اورقدرت کی بہترین مثال تھےان پر ہرانسان کوبھروسہ کرنا چاہئے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (33)

وہ باغات میں ہمیشہ رہینگےجن میں یہ لوگ داخل ہونگےسونے کے کنگن اورموتی پہنائے جائینگےاور پوشاک انکی وہاں ہوگی ریشم کی۔

تشریح۔حضرت وارث پاک کوماننے والوں کے دماغ میں لالچ ،حسد،مغروریت اورضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات نہیں ہوتی یعنی ان سب باتوں سے ان لوگوں کا ذہن ازادہوتاہےاورایسےروشن دماغ والےانسانوں کے زیورات ہیں سچےعلم کاتحفہ جوانہیں قدرت کی طرف سےملتاہےاورایسےلوگوں کا یہی پہناواہوتاہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ (34)

اور کہینگے اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہےجس نے ہم سےغم دورکیابےشک پروردیگار بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

تشریح۔تعریف انہیں کی ہوتی ہے جنکے ذریعہ انسانوں کی تکلیف دورہوتی ہویعنی روشن علم جوانسان کی روحانی تکلیفیں دورکرسکتے ہیں اورقدرت بڑی ہی معاف کرنے والی ہے۔

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ (35)

جس نے ہم کواپنےفضل سے ہمیشہ رہنے کےمقام پرلااتاراجہاں ہم کونا کوئی تکلیف پہنچےگی اورنا کوئی خستگی پہنچےگی۔

تشریح۔قدرت نےانسان کوبہترین دنیادی ہے جہاں پراسکی خوشی کی ہرچیزموجود ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ (36)

اورجولوگ کافرہیں انکے لئے دوزخ کی اگ ناتوانکی قضاہی آئینگی کےمرہی جائیں اورنا دوزخ کا عذاب ہی ان سےہلکہ کیاجائیگا ہم ہرکافرکوایسی ہی سزادیتے ہیں۔

تشریح۔اورکافروں یعنی گنہگاروں کے لئے انکے کاموں کےعوض بدسکونی کی اگ اوربےچینی کی موت۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ (37)

اوروہ لوگ اس میں چلائینگے کےہم کونکال لیں ہم اچھےکام کرینگے برخلاف ان کاموں کے جوکیا کرتے تھےکیاہم نےتمکواتنی عمرنادی تھی جس کوسمجھنا ہوتاوہ سمجھ سکتا تھااور تمہارے پاس ڈرانے والابھی پہنچاتھاسومزہ چکھوظالموں کا کوئی مددگارنہیں۔

تشریح۔وقت رہتے رہتے گنہگارانسان اگراپنے گناہوں کوسمجھ کراس سے کنارہ کرلیں اوراسکےساتھ ساتھ گناہ کی بدولت جونقصان دوسروں کوہواہےاسکی بھرپائی کرنے کی کوشش کریں تب گنہگاروں کی طرف سےامن وسکون اورچین نصیب ہوتاہےورنہ جتنا بھی وہ چیخیں چلائیں بدسکونی سےانہیں نجات نہیں ملیگی اورنا کوئی اورہوگا جوانکی تکلیفوں کا بوجھ اٹھاسکے۔

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (38)
بے شک اللہ جانتا ہے زمین اور اسمانوں کی پوشیدہ چیزوں کو اور سینوں کی باتوں کو۔
تشریح۔ گنہگار ہمیشہ کوشش کرتے ہیں اپنے گناہوں کو چھپانے کی مگر اللہ اور انکی قدرت کے سامنے یہ کوشش کمزور ہوجاتی ہے اور گنہگاروں کا وجود نہیں کے برابر رہ جاتا ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتاً وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَاراً (39)
وہی ایسا ہے جس نے تمہیں زمین میں اباد کیا سو جو کفر کریگا اسکے کفر کا وبال اسی پر پڑیگا اور کافروں کے لئے انکا کفر انکے پروردیگار کے نزدیک ناراضی بڑھنے کا باعث ہوتا اور کافروں کے لئے انکا کفر خسارے کا باعث ہی ہے۔
تشریح۔ وہی قدرت ہے جس نے انسان کو بہترین دماغ دیکر دنیا کا جانشین (نائب) بنایا۔ اللہ تعالی کی اس قدرت کو بھلا کر جو لوگ گناہ کرتے ہیں یعنی کافر انکے گناہ کا نتیجہ کا بوجھ انہیں خود اٹھانا پڑتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَاباً فَهُمْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضاً إِلَّا غُرُوراً (40)
کہو تم اپنے قرار دادشریکوں کا حال تو بتلاو جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے یعنی انہوں نے زمین کا کون سا جز بنایا یا اسمانوں میں کوئی ساجھا ہے یا ہم نے انکو کوئی کتاب دی ہے کے یہ اس دلیل پر قائم ہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے ائے ہیں۔
تشریح۔ نیک انسان یہ اعلان کریں کے گنہگاروں کے کئے کا نتیجہ یا گناہ کی بنیاد یا گناہ کی وجہ کیا نتیجہ لاتی ہے۔ کیا گنہگار اپنے کاموں کے نتیجہ سے انسانی تہذیب کو پر رونق بنا سکتے ہیں؟ یا انسانی سماج میں عزت داروں میں ان کا کیا مقام ہے؟ یا ایسی کوئی سچائی انکے پاس ہے تو بطور دلیل پیش کر سکتے ہیں؟
انسان اور انسانیت پر ظلم کرنے والوں کا وعدہ صرف ایک دھوکا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (41)
اللہ نے اسمانوں اور زمین کو تھاما ہوا ہے کے ٹل نا جائے اور اگر ٹل جائے تو پھر اللہ کے سوا کوئی انکو تھام نہیں سکتا وہ حلیم غفور ہے۔
تشریح۔ بے شک اللہ تعالی یعنی قدرت نے نیکی اور بدی کے توازن کو برقرار رکھا ہے ۔(ورنہ انسانی تہذیب ختم ہوجاتی)

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُوراً (42)
اور ان کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے کے اگر کوئی انکے پاس ڈرانے والا ائے تو وہ ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والوں میں ہیں پھر جب انکے پاس ایک پیغمبر پہنچے تو بس انکی نفرت ہی میں اضافہ ہوا ۔
تشریح۔ گناہ کو اپنا مقصد سمجھنے والے کا فر سچائی اور نیکی کی بات نہیں سمجھتے جیسے کے انہوں نے ظلم اور گناہ کی قسم کھا رکھی ہو ایسے لوگوں کے پاس سچائی بتانے والے پیغمبر جب اتے ہیں تب یہ اپنی ضد میں اندھے ہوکر انکی سچائی کو ٹھکرا کر اپنے گناہ والے گندے کام زیادہ سے زیادہ کرنے لگ جاتے ہیں۔

اسْتِكْبَاراً فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلاً وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلاً (43)
دنیا میں اپنے اپکو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور انکی بری تدبیروں کی وجہ سے اسکا وبال ان بری تدبیروں والوں پر ہی پڑتا ہے سو کیا یہ اس دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا چلا ارہا ہے سو اپ اللہ کے دستور کو بدلتا نا پاوگے اور نا اللہ کے دستور کو منتقل ہوتا ہوا نا پاوگے۔
تشریح۔ مغرور، ضدی اور گنہگار لوگ اپنی حالت کو سمجھ کر بھی نا سمجھنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں اور گناہ سے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی نیت سے اور بھی زور شور سے گناہ میں ملوث ہوجاتے ہیں اور اسے دستور سمجھنے لگ جاتے ہیں اور وہ یہ نہیں دیکھتے کے تواریخ میں ایسے دستور والے لوگوں کا کیا حشر ہوا۔

اللہ نے انسانوں کے لئے جو دستور مقرر کیا ہے تم اللہ کے دستور میں تغیر وتبدل نہیں پاوگے۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيماً قَدِيراً (44)

کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے جو لوگ ان سے پہلے ہوگزرے انکا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھکر تھے اور اللہ ایسا نہیں ہے کے کوئی چیز اسکو ہرادے نا اسمانوں میں اور نا زمین میں وہ بڑی علم والا اور قدرت والا ہے۔

تشریح۔ گنہگاروں کو اپنی مغروریت اور ضد اتنا اندھا کر دیتی ہے کے انہیں انسانی سماج اور تہذیب میں گناہ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے نظر اتا ہے۔

گنہگار اور انکی طاقت جتنی بھی طاقتور کیوں نا ہو وہ اللہ اور اسکی قدرت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور بے شک اللہ علم اور حکمت والا ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيراً (45)

اگر خدا انکو انکے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین میں ایک چلنے پھرنے والے کو نا چھوڑتا لیکن وہ انکو ایک مقرر وقت تک مہلت دیتا ہے سو جب انکا وقت اجائیگا تو خدا اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح۔ گنہگار اور ایسی سوچ رکھنے والے لوگوں کو قدرت ایک وقت تک مہلت (ڈھیل) دیتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو انکے اعمال کا بدلہ ضرور ملتا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

سورۃ یٰس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

یٰسٓ (1)

یاسین۔

تشریح۔انسان کا مخصوص کردار دو ہی جگہوں سے پورا ہوتا ہے ایک اسکا ضمیر دوسرا اسکا دماغ سورہ یاسین انسان کے ضمیر اور دماغ دونوں کے راز بیان کرتی ہے کے کس طرح قران شریف کو دماغ سے سمجھ کر اور ضمیر سے محسوس کر کے پڑھا جائے اسکی تفسیر اس حصہ (سورہ) میں ہے۔

پیغام! یاسین کا لفظ ایک راز سے بھرا ہوا ہے اور تخلیق کے بہت سارے راز اس میں چھپے ہوئے ہیں۔عربی لفظ کے مطابق یاسین لفاظ کا"ی" اخری میں اور"س" تقریبا بیچ میں اتا ہے اور اس لفظ کا راز سے بھرا ہو مطلب یہ ہے کے ہر پہلو کے بیچ کا فیصلہ۔

مثال کے طور پر اچھا برا کے بیچ کی لکیر، خوشبو اور بدبو کے بیچ کی لکیر وغیرہ۔اس لفظ کا سب سے اہم مطلب یہ ہے کے کسی بھی مخلوق کے جسم کو برابری میں دو حصوں میں تقسیم کرنا۔مخلوق کے کردار کو بھی کاموں کے اصول پر دو قسم کے کاموں پر ناپا جا سکتا ہے۔قران شریف کی یہ سورہ انسانی زندگی اور اسکے کاموں کی مثال دیتی ہے۔انسان کا ہر کام اسکے دماغ سے پورا ہوتا ہے اور اس ذہن میں ہی اسکا ضمیر رہتا ہے اور یہی ذہن اچھے برے کاموں کو عروج میں لاتی ہے۔

انسان کے دل سے خون اسکے دماغ میں پہنچتا ہے اور یہی دماغ انسانی کردار کی بنیاد ہے۔

قرن شریف کی یہ سورہ انسانوں کے اچھے برے ضمیر کا فیصلہ کرتی ہے اور اسی ضمیر کے فیصلہ کی بنیاد پر انسانوں کو اسکے کاموں کے نتیجہ پر پھل ملتا ہے۔

یاسین ایک نشانی ہے انسان کے عجیب وغریب اور سائنس سے بھرے کردار کی اور اسکی بنیاد پر انسان اندھیرے سے نجات پا کر روشنی کی طرف اتا ہے۔

یاسین وقت پر بھی منحصر ہے یعنی یہ وقت بھی ہے اور قدرت کے ہر ردعمل کا حساب رکھتی ہے۔اس سورہ میں"س" کے ساتھ"ی" جوڑ کر انسانوں کے اخری نتیجہ کی بات کی گئی ہے۔یاسین میں ایک راز بھی ہے اور اس سورہ کی ہرایت میں ایک سوراغ ہے جسکے ذریعہ قران شریف کی ہرایت کو محسوس کر سکتے ہیں اسلئے اس سورہ کو قران شریف کا دل کہا گیا ہے۔

سوراغ !انصاف

وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ (2)

قسم کے قران باحکمت کی۔

تشریح۔قران شریف کی آیتوں کو اپنے ضمیر اور دماغ سے سمجھنا چاہئے اور اس بات کی قسم کھائی جا رہی ہے کے انسان کی زندگی کے ہر برے کردار پر حکومت کرنے کا راز موجود ہے۔انسانی زندگی میں کس طرح سکھ شانتی ائیگی اسکی حکمت اس قران شریف میں موجود ہے اور یہ کتاب قدرتی علوم سے بھرپور ہے۔

سراغ!انسان کی زندگی انسانی سماج کے لئے سب سے بہترین حکمت ہوتی ہے اور امن وامان اور علم والی زندگی اور اسکا راستہ دکھاتا ہے قران شریف۔

اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ (3)

بے شک اپ پیغمبروں میں سے ہیں۔

تشریح۔قران شریف کے ہر اصولوں کو ٹھیک طرح سے بیان کرنے والے حضرت محمد ﷺ عالم، مہربان اور پرہیزگار ہیں اور قدرت کا سچا فائدہ مند پیغام لوگوں تک پہنچایا اور اس میں کوئی شک نہیں۔

سراغ! رسول یا اوتار سچائی کا ثبوت ہیں جنکے ذریعہ سچائی، علم اور امن وسکون کا راستہ اللہ تعالی نے لوگوں تک پہنچایا ۔

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (4)

سیدھے راستہ پر ہیں۔

تشریح۔ اللہ تعالی یا قدرت کے سچے اور فائدہ مند اصول جب رسولوں کو ملے اور انہیں نے اسے انسانی سماج تک پہنچایا اور فرمایا یہی سیدھا سچا اور سکون والا راستہ ہے اور اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

پیغام۔ انسان کا ذہن شک سے بھرا رہتا ہے اور یہی شک اسے کھوج اور تلاش میں لگاتا ہے۔ جستجو اور قدرت کی تلاش نے ہی انسانوں کو نئی نئی ایجادات سے متعارف کروایا اور انہیں قدرتی راز حاصل ہوئے اور اسے ہی انسان ایجادات کہتے ہیں۔ کبھی کبھی انسان کا شک سے بھرا ذہن غیر عقلی باتوں سے متاثر ہو جاتا ہے تب وہ سچائی سے دور ہو جاتا ہے۔ انسان کے اس شک سے بھرے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے قران شریف کی پہلی سورہ کی پہلی آیت میں شک کی بات کی گئی ہے۔

جب انسان غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی والی باتوں میں زیادہ ڈوب جاتا ہے تب رسولوں کی امد ورفت ہوتی ہے اور انسانی سماج کو غیر عقلی باتوں سے نجات دلواتے ہیں اور سچائی کو پھر سے قائم کرتے ہیں۔

سراغ! امن وسکون، عدم تشدد اور علم کا راستہ ہی سب سے سیدھا اور سچا راستہ ہے۔

تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (5)

یہ قران اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

تشریح۔ انسانوں کے اس پاس کی چیزیں یا اسکے پاس جو کچھ بھی ہے سب کا مالک ہے اللہ یعنی قدرت اور قدرت کے ہر اصول کو وہ خود چلاتے ہیں۔

ایٹومک طاقت تخلیق کے ہر کام کو انجام دیتی ہے یعنی ردوبدل، تغیر اور تبدیلی کو انجام دیتی ہے۔

پیغام! اس ایت میں دو باتوں کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔

(1) قدرت کے سارے اصول ایٹومک طاقت کے ذریعہ سے ہی متاثر ہوتے ہیں۔

(2) قدرت ہر مخلوق پر مہربان ہے اور قدرتی کردار کے مطابق ہر مخلوق کو قدرت سے ہی اپنی زندگی کا سکھ، دکھ اور زندہ رہنے کا حق حاصل ہوتا ہے اسلئے قدرت ہی انسانوں پر مہربان ہے۔

(3) قران کو حاکم اسلئے کہا گیا ہے کے اسکی ہر ایت میں قدرتی راز چھپا ہوا ہے اور اس راز کے ذریعہ انسان اپنی زندگی اور اپنے معاشرے میں امن وسکون کا ماحول پیدا کر کے ناپاک ذہن والے لوگوں اور سماج پر حکومت کر سکتے ہیں۔

سراغ! قدرت کی ہر چیز ایٹومک طاقت سے چلتی ہے یعنی اللہ کی طاقت سے (ایٹومک طاقت اور اسکی سچائی) اور امن وسکون اور علم کا راستہ دیکر اللہ تعالی نے انسانی تہذیب پر مہربانی کی ہے۔

لِتُنذِرَ قَوْماً مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (6)

تا کے اپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرایئے گئے تھے سو یہ غافل ہیں۔

تشریح۔ قدرت کے فائدے مند اصولوں سے جو لوگ نفرت کرتے ہیں چاہے وہ نفرت کی تعلیم انہیں انکے بزرگوں سے ہی کیوں نا ملی ہو اور سچائی کو جھٹلانے والوں کا جو نتیجہ ہوتا ہے اس بات سے ایسے لوگوں کو ڈرایا جائے جو سچائی کی خلافی کرتے ہیں اور غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔

پیغام! نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت اور عدم تشدد کی جذبات رکھنے والے اور قدرتی سچائی پر یقین رکھنے والے کبھی بھی قران شریف سے ملے ہوئے قدرتی حکموں سے نہیں ڈرتے جو لوگ جھوٹ اور جھوٹے اصولوں پر جیت حاصل کرتے ہیں اور سچے اصولوں کی خلافی کرتے ہیں اور اسے بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو ہی قدرتی اصولوں سے یعنی سچائی سے ڈر لگے گا۔

سراغ! غلطیاں جو انسان انجانے میں کرتے ہیں اور گناہ ساری سچائی جاننے کے بعد انسانوں کے کاموں کا نتیجہ اگر گناہ سے متاثر ہو تو اسے اسکے نتیجہ سے ڈر لگے گا۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (7)

ان میں اکثر لوگوں پر بات ثابت ہوچکی ہے سو یہ لوگ ایمان نالائینگے ۔

تشریح۔سائنسی ایجادات، عالموں کے علم سے کچھ قدرتی سچائیوں (راز) کو ظاہر کیا ہے پھر بھی غیر عقلی اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگ ثابت شدہ سچائی پر یقین نہیں کرتے۔

پیغام! سب سے اعلی طاقت والے ایشور کی طاقت زرے زرے میں موجود ہے اور یہی طاقت تمام مخلوق کی بنیاد ہے اور سائنسدانوں کی تحقیقات اس بات کو ثابت کرچکی ہے۔انسان جس طاقت کو اللہ، ایشور، بھگوان، گاڈ یا خدا کہتے ہیں اور وہ اعلی طاقت جو لامحدود، لافانی اور لازوال ہے اسے سائنسدانوں نے ثبوت کے ساتھ ثابت کیا۔ قدرتی اصولوں کے مطابق انسانی دماغ میں وہ اعلی اور افضل طاقت کے جو تصورات یا خیالات لوگوں کے ذہن میں موجود ہیں کیا اس تصورات اور خیالات کو مذہبی یا غیر عقلی باتوں کو ماننے والے لوگوں نے ثابت کیا؟ غیر عقلی اور ضعیف العتقادی میں ڈوبا ہوا انسان صرف منہ سے کہتے ہیں کے ایشور، اللہ، گاڈ، خدا سب اعلی و افضل، لامحدود، لازوال اور لامتناہی ہے لیکن کیا ان باتوں کو وہ ثابت کرسکتے ہیں؟ یا کیا وہ ان باتوں کا ثبوت دے سکتے ہیں؟ لیکن سائیسدانوں کی ایجادات ان سب (اللہ) کردار کو ثابت کرچکی ہے۔ایٹم کے اندر الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون سے جو طاقت بنتی ہے وہی طاقت لامحدود، لازوال اور لامتناہی ہے یعنی اسکی موت نہیں۔

سراغ! انسان کا شک سے بھرا ذہن اور کردار کبھی کبھی غلط عادت کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ (8)

ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دئے ہیں پھر وہ تھوڑیوں تک ہیں جس سے انکے سر الٹ گئے ہیں ۔

تشریح۔قدرت نے غیر عقلی اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی پہنچ اور وقت کی گردش میں انہیں محدود اور باندھ دیا ہے (یعنی گردنوں میں طوق زنجیر ڈال رکھی ہے) تاکہ وہ زیادہ دور تک نا جاسکیں اور اپنے خیالات کو زیادہ دور تک پھیلا نا سکیں اور اپنے تک ہی محدود رکھیں۔

پیغام! اگر اللہ تعالیٰ یہ کام نہیں کرتے تو انسان کبھی بھی تہذیب کی روشنی سے مستفیض نہیں ہو پاتے۔

سراغ! گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ نے ایک محدود دائرے تک روک رکھا ہے۔

وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (9)

اور ہم نے ایک اڑا انکے سامنے کردی اور ایک اڑا انکے پیچھے کردی جس سے ہم نے انکو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے ۔

تشریح۔اور قدرت نے انکو اندھکار کی دیواروں میں چاروں طرف سے ڈھانک رکھا ہے اور ایسے لوگوں کو سچائی کی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔

اس ایت کا دوسرا پہلو یہ ہے غیر عقلی اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگ اپنی سوچ اور یقین میں اتنے اندھے وہ جاتے ہیں کے انہیں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا اور انکا اپنا اندھا یقین انکے سامنے دیوار بنکر کھڑا انکی سوچ پر پہرا لگا دیتا ہے۔

سراغ! سچائی کی طاقت سارے جھوٹ پر بھاری ہے اور جھوٹ سچائی کے اگے بے بس ہوجاتا ہے اور سچائی کبھی نہیں چھپتی ۔

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (10)

اور اپ انکو ڈرائیں یا نا ڈرائیں دونوں برابر ہیں یہ ایمان نہیں لائینگے۔

تشریح۔گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو انکے گناہ کے نتیجہ کے بارے میں بتایا جائے یا ڈرایا جائے پھر بھی وہ سیدھے، صاف، سچے اور امن وسکون والے راستہ پر ایمان نہیں لائینگے اور یہ اسلئے کے گناہ انکی عادت اور ضرورت بن گئی ہے اور سچائی قبول کرنے کی طاقت ان میں نہیں ہوتی ہے۔

پیغام! سچائی اپنے اپ پر اتنی بلند ہے کے جب وہ ثابت ہوتی ہے تو جھوٹ کو بہت پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے ان اصولوں کو جو نہیں سمجھتے یا سمجھنا نہیں چاہتے وہ یہ انکی اپنی ہار ہے۔

سراغ! کچھ انسانوں کا کردار اس قدرتی سچ کو قبول کرنا نہیں چاہتا وہ صرف اپنی ضد اور مغروریت کا شکار ہیں ۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ (11)

بس اپ ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمن سے بے دیکھے ڈرے سو اپ انہیں مغفرت اور باوقار اجر کی خوشخبری سنا دیں ۔

تشریح ۔ گناہ اور اسکے نتیجہ سے ایسے لوگ ڈرتے ہیں جو نیک ، پرہیزگار ، انسانیت ، محبت ، عدم تشدد اور امن وسکون جیسے قدرتی اصولوں کو محسوس کر چکے ہیں ۔ تمام کائنات کو چلانے والی وہ اعلی اور افضل طاقت جو غیب ہے اسکی سچائی کو محسوس کرتے ہیں اور انکی انجانے میں ہوئی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں اور انکے اچھے کردار کے عوض انہیں امن وسکون حاصل ہوتا ہے ۔

پیغام ! اللہ تعالیٰ سے نیک پرہیزگار اور سچائی پر رہنے والے لوگ کیوں ڈریںگے ؟ سوال یہ ہے کے اللہ سے خوف زدہ ہو کر انکے اصولوں کو اپنانا ہے یا محبت سے انکے اصولوں کو سمجھ کر اپنانا ہے ان دونوں راستوں پر کون سا راستہ زیادہ طاقتور اور مظبوط ہے ۔ اللہ سے ڈرنے کا مطلب یہ نہیں کے ڈر کے انکے اصولوں کو اپنایا جائے اور گنہگار (شیطان) طاقت بھی اسکی قدرت میں شمار ہے ۔ یہاں پر گناہ کو اپنانے سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ڈرنے کی بات کی جارہی ہے جو نیک اور پرہیزگار ہوگا وہ اللہ کی محبت میں اور انکے اصولوں کی سچائی کو محسوس کر کے اسے اپنائیگا اور اپنے اندر کے شیطان (گنہگار ضمیر) کو دبا کر رکھے گا ۔ کسی بھی گناہ اور تکلیف کے نتیجہ سے اسکا دل کانپ جائیگا ، ہر مخلوق کی تکلیف کو وہ اپنی تکلیف سمجھے گا اللہ تعالیٰ کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی ہر قدرت اسے یکساں لگنے لگے گی اور قدرت کے کسی بھی اصول سے اسے نفرت نہیں ہوگی ۔ قدرت کے اصولوں پر وہ حسد یا غم ظاہر نہیں کریگا ۔ قدرت کے خزانے سے اسے جو بھی حاصل ہوگا وہ اسی پر مطمین رہے گا اور اس خوشی کا مزا لیگا ۔ قدرت کے ہر اصول میں اسے اللہ نظر ائیگا اور غیبی طاقت کو زرے زرے میں محسوس کریگا ۔ غیبی طاقت کوئی نظر انے والی چیز نہیں ہے اسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے ۔ جو کہتے ہیں اللہ نظر نہیں اتا یا اللہ کو بغیر دیکھے ایمان لانا چاہئے انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے درمیان ایک بہت بڑا فرق کیا ہوا ہے ۔ اپنے اندر کے انسان کو تلاش کرنے سے ہی اسے اللہ تعالیٰ کا احساس ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ سب سے اعلی ، لامحدود ، لازوال اور لامتناہی جسکی کوئی شکل نہیں لیکن دنیا کی ہر شکل اسکے ذریعہ ہی پوری ہوتی ہے ۔ شیطان یعنی گنہگار کردار سے بچنا انسان کا فرض ہے اور وہ بھی اپنی بھلائی کے لئے ۔

سراغ ! کائنات کو چلانے والی ہر وہ طاقت جو غیب ہے یعنی غیبی طاقت ۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (12)

بے شک ہم مردوں کو زندہ کرینگے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ اگے بھیجتے ہیں اور انکے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضع کتاب میں ضبط کر رکھا ہے ۔

تشریح ۔ یقینا مردہ ضمیر والے یعنی گنہگار انسان اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو پھر سے نیکی اور سچائی کی روشنی سے زندہ کیا جائیگا (یعنی روشن کیا جائیگا) اور یہ کام قدرت خود کریگی ۔ قدرت کا ایک پہلو وقت بھی ہے جس میں انسانی تہذیب کا ہر اتار چڑھاو کا حساب موجود ہے اور وہ سب سے اعلی اور طاقتور طاقت ان سارے حساب کتاب کو اپنی کتاب یعنی قدرت میں موجود رکھتی ہے ۔

پیغام ! کتاب وقت کی نشاندہی کرتی ہے مردہ کو زندہ کرنے کا مطلب ہے کے پتھر دل اور گنہگار انسان کو سچائی اور نیکی میں تبدیل کرنا ۔

سراغ ! حالات اور وقت کی تبدیلی قدرت کے اصول ہیں ۔

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ (13)

اور اپ انکے سامنے ایک مثال بستی والوں بیان کیجئے جبکہ اس بستی میں رسول ائے ۔

تشریح ۔ لوگوں کو سچائی اور نیکی کا راستہ بتانے والے رسولوں کی مثال بیان کریں تا کہ لوگ اسے سبق کے طور پر لیں اور انسانی سماج کے ہر دور میں رسولوں کی امد ورفت ہوتی رہتی ہے ۔

سوراغ ! عالموں کا علم اور مثالیں ہر وقت انسانی سماج کو حاصل ہیں ۔

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ (14)

جب کے ہم نے انکے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ۔

تشریح ۔ کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جنکے پاس سچائی بار بار انے کے باوجود اسے جھٹلاتے ہیں اور اسکے بعد بھی اگر سمجھایا جائے یا حق کی بات بتائی جائے تو یقینا وہ

اسے نہیں مانتے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کے نا ماننے والا ضد کا شکار ہے۔

پیغام! حق یا سچائی اپنے اپ میں اتنی بلند ہوتی ہے کے سمجھنے والا یا سچائی بتانے والا یا اسے سننے والا کبھی نا کبھی کسی نا کسی وقت اسے ضرور محسوس کرتا ہے اور اس سچائی کے طوفان کو بار بار رسولوں یا اوتاروں کے ذریعہ انسانی سماج میں پہنچایا جاتا ہے۔

سوراغ! انسانی زندگی میں اور ہر روخ سے سچائی کے امد ورفت برقرار رہتی ہے۔

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ تَكْذِبُونَ (15)

ان لوگوں نے کہا تم تو ہماری طرح معمولی ادمی ہو اور رحمن نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔

تشریح۔شک کرنے والی شکی انسان اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے اور کچھ حد تک موہ مایا اور گناہ کے کاموں میں ملوث انسان کے سامنے جب سچائی ثابت ہوتی ہے اور جس کے ذریعہ سچائی اتی ہے وہ اسے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کے کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا اور سچائی بتانے والے کو جھوٹا کہتے ہیں۔

پیغام ! قدرت جب اپنے راز لوگوں کے سامنے لاتی ہے تو وہ کسی انسان کے ذریعہ ہی انسانی سماج میں اسے قائم اور ثابت بھی کرتی ہے۔انسانی کردار شروعات میں اس سچائی کو محسوس نہیں کرتا اور یہی وجہ ہے کے سچائی کو محسوس کرنے والوں کو سچائی نا سمجھنے والے جھوٹا کہتے ہیں۔

سوراغ! انسانوں کے ذریعہ ہی انسانوں کو سچائی اور نیک راستہ حاصل ہوتا ہے۔

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ (16)

انہوں نے کہا ہمارا پروردیگار جانتا ہے بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے تھے ۔

تشریح۔قدرتی سچ اپنے اپ میں ایک عہد یعنی قسم ہے اور جو انہیں محسوس کرتے ہیں وہی اس عہد کو نبھاتے ہیں۔

پیغام! سچائی بتانے والے دوہرہی زندگی نہیں جیتے ۔

سوراغ ! سچائی کبھی نہیں بدلتی انسان کی سمجھ غلط ہوسکتی ہے لیکن سچائی نہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلاَّ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ (17)

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضع طور پر پہنچا دینا ہے۔

تشریح۔صاف اور سیدھے طور پر لوگوں کو سچائی پہچانا نیک اور پرہیزگاروں کا کام اور فرض ہے۔

پیغام! سچائی جب ضعیف العتقادی کی اڑ میں چھپ جاتی ہے تب انسانی تہذیب کو ایک نئی سمت دینے کے لئے پیغمبر رسول اوتار یا سائنسدان کی امد ورفت رہتی ہے اور سچائی کو ان لوگوں کے ذریعہ انسانی سماج میں صدیوں سے ترقی عنایت کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کے اج انسانی سماج نے ایک حیرت انگیز ترقی کی شکل اختیار کرلی ہے۔

سوراغ! سچائی صاف ستھری اور سیدھی ہے۔

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (18)

انہوں نے کہا ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نا ائے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کردینگے اور تمکو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔

تشریح۔گنہگار کردار والے نیک، پرہیزگار اور سچائی کا پیغام پہنچانے والوں کو منحوس کا تمغہ دیتے ہوئے انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔

پیغام! نیک اور پاکیزہ لوگوں کے ساتھ گنہگار اور بدفطرت والی شیطانی طاقت ہمیشہ لڑائی کرتی رہتی ہے۔

سراغ! نیکی اور بدی یعنی گناہ اور پاکیزگی کی لڑائی قدرت کے اصول ہیں۔

قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ (19)

ان رسولوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے کیا اس نحوست کو سمجھتے ہو کے تمکو نصیحت کی جائے بلکہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

تشریح۔نیک، پرہیزگار اور ایمان والے جب گنہگاروں کو سمجھاتے سمجھاتے تھک جاتے ہیں اور گنہگار اپنے گناہوں سے باز نہیں اتے اور تہذیب کے دائرے سے باہر نکل جاتے ہیں تو کوئی بھی تعلیم انکے کام نہیں اتی گناہ، غیر عقلی باتیں اور ضعیف العتقادی جس انسان کے ساتھ جڑ گئی ہو وہ خود منحوسیت کے ماحول میں جکڑا ہوا ہے۔

سراغ! تہذیب کے حدود کو توڑنے والی گنہگار طاقت۔

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (20)

اور ایک شخص شہر کے اخری حصہ سے دوڑتا ہوا ایا اور کہنے لگا اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر چلو ۔

تشریح۔ گنہگاروں کی قوم سے قدرت ایک انسان کو تیار کرتی ہے انہیں سچائی بتانے کے لئے اور اس سچائی کو یہی لوگ ثابت کرنے میں رسولوں کے مددگار بن جاتے ہیں۔

پیغام! انسان کے دماغ کے کسی کونے میں سے ہی سچائی اور سمجھداری کے جذبات ابھرتے ہیں اور انسانی دماغ ایک شہر کی طرح ہے جو سارے تصورات کی بنیاد ہے۔

سوراغ! نیکی اور بدی سارے کردار انسان کے دماغ کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں۔

اتَّبِعُوا مَن لاَّ يَسْأَلُكُمْ أَجْراً وَهُم مُّهْتَدُونَ (21)

اور ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں ۔

تشریح۔ امن وسکون اور سچائی کا راستہ بتانے والے انسان اپنے نیک خیالات کے بدلے کچھ نہیں مانگتے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین رکھنے والے لوگ سچائی کے راستہ کو اپنے ضمیر اور روح سے محسوس کرتے ہیں۔

سوراغ ! نیک لوگ اپنے خاص کردار کی بدولت کسی خاص بدلے کی امید نہیں رکھتے۔

وَمَا لِيَ لاَ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (22)

اور مجھے یہ کیا ہوگیا ہے کے میں اسکی عبادت نا کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ جانا ہے ۔

تشریح۔ انسان کو قدرت نے ہی بنایا ہے اور اس بات کو سمجھنا چاہئے۔ انسان کیوں قدرت کی اہمیت کو قبول نہیں کرتا اور اللہ کے اصولوں کو ٹھکرا کر اپنا برا کرتے ہیں۔

مٹی کے بنے ہوئے جسم کو اخر کار مٹی ہی ہو جانا ہے یعنی قدرت میں لوٹ جانا ہے۔

سوراغ! قدرت کی ہر چیز قدرت میں مل جاتی ہے یعنی ہر چیز کی موت یقینی ہے اور اسے موت کی گود میں سونا ہے اور موت ایک اعلیٰ سچائی ہے

أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لاَّ تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئاً وَلاَ يُنقِذُونِ (23)

کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناوں کے اگر رحمن مجھے کوئی نقصان پہچانا چاہے تو انکی سفارش مجھے کوئی نفع نا پہنچا سکے اور نا وہ مجھے بچا سکیں ۔

تشریح۔ قدرت کے فائدہ مند اصولوں کو چھوڑ کر نقصاندہ کام انسان کیوں کریگا؟ جس کام سے انسان کو تکلیفیں اور بدسکونی کی زندگی نصیب ہو وہ کام انسان کیوں اپنائیگا؟

جو انسان قدرت کے خلاف کام کرتے ہیں اور اسکے عوض جب انہیں اسکا بدلہ ملتا ہے تو کوئی انکا مددگار نہیں ہوتا۔

سوراغ! قدرت کا ہر کردار انسان پر مہربان ہے لیکن انسانوں کے ذریعہ کی گئی الودگی انسانی سماج کو مٹا سکتی ہے۔

إِنِّي إِذاً لَّفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (24)

پھر تو میں یقینا کھلی گمراہی میں ہوں۔

تشریح۔ سچائی کو اپنے ضمیر کے ساتھ نہیں اپنانے والے ناپاک کردار کے لوگ نیک راستہ سے بھٹک جاتے ہیں۔

سوراغ! محبت اور سکھ چین کی خلافی کرنے والے انسانوں کی مثال دی جارہی ہے۔

إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ (25)

میری سنو میں تو تم سب کے رب پر ایمان لا چکا ۔

تشریح۔ نیک اور گنہگار سب کا مالک ایک ہے اس بات کو سمجھتے ہوئے نیک انسانوں کو گنہگاروں سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر گنہگار دھیان سے نیک لوگوں کی زندگی کو دیکھیں تو انہیں ضرور سچائی نظر ائیگی۔ اللہ تعالیٰ اور اسکی تمام قدرت سچی ہے جو وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور یہ قدرت کی تبدیلی وقت اور حالات پر انحصار کرتی ہے اور اس پر یقین رکھنا ہی ایمان لانا ہے۔

پیغام! نفرت اور حسد یعنی ضرورت سے زیادہ لالچ ناپاک اور گناہ قدرتی کردار ہے۔ ہر کسی کا مالک ایک ہے اور اسے کسی بھی نام سے کیوں نا پکاریں سب ایک ہیں۔ اس

ایت میں یہ کہا گیا ہے کے ہر کسی کے ذریعہ پکارے گئے مختلف ناموں پر ایمان رکھنا چاہئے اور جو انسان اللہ تعالیٰ کے ناموں سے نفرت کے جذبات رکھتا ہے وہ گنہگار ہیں

سوراغ! وقت، حالات اور انسانی تہذیب کا ملاپ قدرتی سچائی پر منحصر ہے۔

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ (26)

کیا کہا جنت میں چلا جا کہنے لگا کاش میری قوم کو بھی علم ہو جاتا۔

تشریح۔ نیک اور پرہیزگار یہ سمجھتے ہیں کے پاکیزگی اور تعلیم کو اپنا کر سکون کی جنت اپنا چکے اور یہ محسوس کرتے ہیں کے کاش انکے ساتھی بھی سچائی کو سمجھتے اور اسے قبول کرتے۔

سراغ! سکون کا راستہ ہے محبت، نیکی، سچائی، انسانیت، علم، عدم تشدد اور پرہیزگاری کی زندگی۔

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (27)

کے مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔

تشریح۔ قدرت نے پاکیزگی، تعلیم اور نیکی اپنانے والوں کو سچائی محسوس کروا کر معاف کر دیا۔ انہیں غیر عقلی جہالت اور ضعیف العتقادی کے اندھیرے سے نکال کر عزت والا مقام عطا کیا۔

سراغ! ان اصولوں کو اپنانے والے انسان سماج میں عزت کے قابل ہوتے ہیں۔

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِيْنَ (28)

اسکے بعد ہم نے اس قوم پر اسمان سے کوئی لشکر نا اتارا اور نا اسطرح ہم اتارا کرتے ہیں۔

تشریح۔ گنہگاروں کے لئے اسمان سے کوئی معجزات نہیں اترتے کے وہ ایک ہی لمحہ میں وہ گناہوں کے کاموں سے چھٹکارا پا جائیں اور نیک بن جائیں اور نا اسکی کوئی ضرورت ہے۔

پیغام! قدرت یعنی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دماغ اور ضمیر دیکر اچھے برے کی تمیز کرنا سکھایا انسان ہی انسانی سماج میں نیکی اور گناہ کی بنیاد ہیں جب گناہ بڑھ جاتے ہیں تب انسانوں کے ذریعہ اور قدرتی اصولوں کے مطابق انہیں کم کیا جاتا ہے۔

سراغ! نیکی اور بدی کی بنیاد ہے انسانی ذہن اور ضمیر اور انسان سے کسی معجزہ کی امید غیر عقلی باتیں ہیں۔

إِن كَانَتْ إِلاَّ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ (29)

وہ صرف ایک زور کی چیخ تھی کے یکا یک وہ سب کے سب بجھ گئے۔

تشریح۔ انسانی سماج کا انقلاب ایک سیلاب بنکر گناہ اور گنہگاروں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

پیغام! اس آیت میں "چیخ" سے مراد انسانی تہذیب میں روشنی کے اثار جو خاموش رہ کر جب جاگتے ہیں تو اچھے اچھے اور بڑے بڑے گنہگاروں کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ خاموشی اپنے اپ پر کسی انقلاب سے کم نہیں اور ظلم سہنے والے خاموش رہ کر اس انقلاب کو ایک سیلاب بنا دیتے ہیں۔

سراغ! انسانی سماج میں رسول یا اوتار کی موجودگی اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِم مِّن رَّسُوْلٍ إِلاَّ كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِئُوْن (30)

بندوں پر افسوس کبھی بھی کوئی رسول انکے پاس نہیں ایا جس کی ہنسی اس نے نا اڑائی ہو۔

تشریح۔ افسوس ان لوگوں پر اور انکے خیالات پر جو رسولوں کے بتائے ہوئے سچے، محبت اور امن وسکون کے راستہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

سوراغ۔ اوتار یا رسول شروعات میں ہنسی مذاق کا شکار ہوتے ہیں ۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُوْنِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لاَ يَرْجِعُوْنَ (31)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کے انکے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کے وہ انکی طرف لوٹ کر نہیں ائینگے۔

تشریح۔ ماضی کی تواریخ میں ایسی بہت ساری مثالیں ہیں کے غیر عقلی، اندھی عقیدت اور ضعیف الاعتقادی والے خیالات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو سچائی کی روشنی ڈھانپ دیتی ہے اور یہ خیالات دوبارہ انسانی سماج میں واپس نہیں اتے کیا لوگ اس موضوع پر دھیان نہیں دیتے ۔

پیغام! دنیا میں پہلے یہ سوچ موجود تھی کے سورج دنیا کے چاروں طرف گھوم رہا ہے مگر جب گلیلو نے اللہ تعالیٰ یعنی قدرت کی مرضی سے یہ سچائی محسوس کی اور اسے لوگوں کو بتایا کے دنیا اپنے اپ پر گھومتے ہوئے سورج کا چکر لگا رہی ہے تو اندھی عقدت میں ڈوبے ہوئے لوگوں نے گلیلو کی اس بات پر یقین نہیں کیا اور اسے قتل کر دیا مگر اخر کار سچائی نے جھوٹ پر فتح پائی اور دنیا نے گلیلو کی سوچ کو ثبوت کے ساتھ قبول کیا اسی طرح کی بہت ساری مثالیں تواریخ میں ملتی ہیں ۔

اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق مکہ اور مدینہ میں بہت سارے قبیلہ کے لوگ رہتے تھے اور اسلام انے کے بعد حضرت محمد ﷺ کے خیالات سے متاثر ہو کر لوگوں نے اسے اپنایا یہ سچ ہے مگر خیالات پر منحصر ہو کر کوئی طبقہ یا گروہ نہیں بنتا اور یہ اسلئے کے اگر خیالات ہی گروہ کی بنیاد ہوتے تو ہر انسان کے الگ الگ خیالات کی بنیاد پر ایک الگ گروہ کی تخلیق ہوئی ۔ خیالات ایک ازادنہ فیصلہ ہے اور اس پر کسی گروہ کا تمغہ لگانا ضعیف الاعتقادی اور غیر عقلی ہے ۔ اللہ تعالیٰ یعنی قدرت نے اپنے خیالات رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ لوگوں کو پہنچائے وہ دنیا کی ساری انسانی تہذیب اور انسانی سماج کے لئے اور یہ تواریخ کے ہر یگ کے لئے ایک مکمل اصول ہیں بھلے ہی لوگوں نے انکے اصولوں کو اپنی مرضی سے گھما پھرا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا لیکن انسان اور انسانی سماج میں وہی خیالات قائم اور فائدہ مند ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سچے اصولوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

اگر رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے خیالات ہی طبقہ کی بنیاد ہوتے تو اج اسلام میں 72 فرقے نہیں ہوتے۔

مثال کے طور پر آج کی دنیا میں تقریبا 800 کروڑ انسان ہیں اور ان میں 750 کروڑ انسان یقین رکھتے ہیں محبت، انسانیت، پرہیز گاری، نیکی، عدم تشدد، تعلیم اور امن و سکون پر اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو خیالات کے اختلافات نفرت کی اگ بن کر انسان اور انسانی سماج کو جلا کر راکھ کر دیتی۔

سراغ! وقت اور حالات کے مطابق گنہگاروں کا خاتمہ ایک مثال ہے جسکی شہادت تواریخ دیتی ہے۔

وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (32)

اور نہیں ہے کوئی جماعت مگر یہ کے وہ جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کئے جائینگے۔

تشریح۔ ایسا کوئی بھی طبقہ یا گروہ نہیں جو امتی بنکر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونگے ہر مخلوق کو قدرت سے پیدا ہو کر قدرت میں سما جانا ہے اسلئے ہر کسی کو ایک طرح کے اصولوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

پیغام! اللہ تعالیٰ کے اصولوں میں کوئی تفرقہ نہیں اور یہ ہر کسی کے لئے یکساں ہے موت کے بعد قدرت سے بنا جسم قدرت میں سما جاتا ہے اسلئے اس آیت میں کہا گیا ہے سب کو موت کے بعد اکٹھا کیا جائیگا۔

سراغ ! موت برحق ہے اور سبھوں کو قدرت میں ہی اپنا جسم چھوڑ جانا ہے۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ (33)

اور انکے لئے ایک نشانی زمین ہے جس کو ہم نے زندہ کیا اور اس سے غلہ اگایا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔

تشریح۔ انسان کی موت اور حیات اس زمین پر ہے اور اسی زمین سے وہ خوراک بھی حاصل کرتا ہے اور اس خوراک کی بدولت وہ زندگی حاصل کرتا ہے۔ زمین و اسمان کو پیدا بھی کرتا ہے اور اسکی موت بھی اسی زمین میں ہوتی ہے۔

پیغام! اور یہ خیالات ثابت کرتے ہیں کے زمین میں انسانوں کے علاوہ کسی بھی مخلوق، طبقہ، گروہ میں اختلافات نہیں ہیں لیکن خوارک اور جنسی خواہشات کی بنیاد پر اکثر اپس میں لڑ جاتے ہیں اور یہ انکا قدرتی کردار ہے۔ انسان کے اندر لالچ، موہ مایا اور مغروریت اتنی زیادہ تعداد میں ہوتی ہیں کے وہ ان سارے کردار کے بس میں اکر اپس میں لڑتے ہیں اسکے علاوہ خیالات کے اختلافات پر بھی انکی لڑائی ہوتی رہتی ہے جو دوسری مخلوق اور انکے سماج میں نہیں پائی جاتی۔

زمین، انسانی سماج اور انسانوں کے درمیان جو اختلافات موجود ہیں وہ انسانوں نے خود ہی بنائے ہیں۔

سراغ! زمین انسان کو پیدا کرتی ہے خوراک دیتی ہے اور سارے کاموں کو انجام دیتی ہے۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ (34)

اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دئے اور جن میں ہم نے چشمے جاری کر دئے ہیں۔

تشریح۔قدرت نے زمین میں انگور اور کھجور جیسے میٹھے پھل رکھے اور پہاڑوں سے پانی بہا کر سمندر میں گرایا تا کہ زمین میں بسنے والی تمام مخلوق کی پانی کی ضرورت پوری ہو سکے۔

پیغام۔دھرتی کو ہر بھرا کرنے کے لئے پانی اور سورج کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی ہری بھری دھرتی انسانوں کے ساتھ ساتھ تمام مخلوقات کو زندہ رکھتی ہے اور اسی دھرتی سے انسانوں کو فائدہ مند پھل اور دوائیں بھی ملتی ہیں۔ پہاڑوں سے ندی نکال کر یا بارش کی ہوا چلا کر اور ندی بنا کر سمندر میں گراتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ مخلوق کی ضرورتیں بھی پوری کرتے جاتے ہیں۔

سراغ۔مخلوقات کی زندگی چلانے کا راستہ۔

لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (35)

تا کے اس سے پھل کھائیں اور اسکو انکے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیوں شکر گزاری نہیں کرتے۔

تشریح۔انسانوں نے قدرت کی کسی بھی چیز کو اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا صرف ان چیزوں کے حالات تبدیل کئے۔مختلف قسم کی کھاد قدرت میں موجود ہے پھر انسان اللہ یعنی قدرت کا وفادار کیوں نہیں ہے۔

سراغ۔انسان کی زندگی اور رہنے سہنے کا طریقہ وقت بوقت اسان ہوتا گیا پھر بھی انسانوں نے گناہ کو ساتھ جوڑ کر اپنا نقصان کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (36)

وہ پاک ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں خواہ خود انکے نفوس ہوں خواہ وہ ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔

تشریح۔قدرت کی ہر چیز پاک ہے اور ہر مخلوق کو اپنا جوڑا حاصل ہوتا ہے یعنی نسل بڑھانے کے لئے ہر مخلوق کو قدرت نے جوڑا عطا کیا ہے۔

پیغام! قدرتی اصولوں کے مطابق ہر پہلو کا برعکس پہلو ہوتا ہے اور یہ اصول ایٹم کے اندر سے ہوتے ہوئے اور انسان کے دماغ سے لیکر قدرت کے ہر کونے میں پایا جاتا ہے

سراغ۔مخلوق کی نسل بڑھانا ایک قدرتی عمل ہے۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ (37)

اور انکے لئے ایک نشانی ہے رات جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکا یک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

تشریح۔انسان کی زندگی کے ساتھ سکھ دکھ، نیکی بدی، خوشبو اور بدبو جڑا ہوا ہے جیسے کے رات کے ساتھ دن۔

جس طرح علم کی روشنی انسانی دماغ اور انسانی سماج کی لاعلمی (ناخواندگی) دور کرتی ہے ٹھیک اسی طرح انسان کی زندگی میں سکھ اور علم کی روشنی دکھ اور ضعیف العتقادی کو دور کرتی ہے مثال کے طور پر اس ایت میں دن اور رات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سراغ۔ہر پہلو کے برعکس پہلو قدرت میں موجود ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38)

اور سورج کے لئے جو مقرر راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ غالب باعلم اللہ کا۔

تشریح۔سورج اپنی راہ اختیار کر کے چلتا ہے۔سورج کے اندر جو ہری دھماکوں سے جو آگ پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایک قانون کے تحت چلتی ہے۔اور سورج کی روشنی دنیا کے ہر کام کا ایندھن مہیا کرتی ہے یہاں تک کے مخلوق کی زندگی بھی اور یہ سارے ردعمل اس اعلی طاقت کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں اور سب اسی طاقت کے بس میں ہیں۔

سراغ۔علم قدرتی کردار ہے جو سورج کی طرح اجلا اور اپنے سچے راستہ پر ہی چلتا ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (39)

اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کے وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہوجاتا ہے۔

تشریح۔ چاند کو بھی قدرت نے ایک خاص مقام پر رکھا اور وہ اپنے راستہ پر چلتے ہوئے دنیا کا چکر لگاتا ہے اور کبھی کبھی وہ انسان کی نظر میں ایک کھجور کی پتلی شاخ کی طرح ہوجاتا ہے ۔

پیغام! پہلے زمانے کے لوگ چاند کو دیکھ کر اور سورج کی تپش سے وقت اور دن کا اندازہ یا حساب کتاب لگایا کرتے تھے۔

سراغ۔قدرت نے انسانوں کو وقت کا حساب کتاب کرنا سکھایا اور چاند کو زمین کے بغل میں رکھا ۔

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (40)

نا افتاب کی مجال کے چاند کو پکڑے اور نا رات دن پر آگے بڑھ جانے والی سب کے سب اسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔

تشریح۔ ہر کوئی اپنے اپنے مدار(orbit) میں ایک مقرر شدہ دائرے میں موجود رہتے ہیں نا سورج چاند کو پکڑ سکتا ہے اور نا چاند سورج کو اور نا ہی رات دن اپنے اصولوں کے باہر جاسکتے ہیں۔اسمان میں لامحدود کھلی جگہ میں کوئی بھی مخصوص کشش (gravitional pull) نہیں ہوتی اور اس وجہ سے سورج، چاند اور سارے ستارے سیارے اپنی اپنی جگہ پر موجود رہتے ہوئے سورج کا چکر لگاتے ہیں یعنی تیرتے رہتے ہیں۔

پیغام۔ جب سائنسدان بلیک ہول اور ملکی وے (کہکشاوں) کے راز کو دریافت کرینگے تب اللہ تعالیٰ کی مرضی سے یہ بات اور بھی شدت سے ثابت ہوجائیگی کے کس طرح سے چاند،سورج اور تمام ستارے سیارے اپنے اپنے مدار اور جگہوں پر قائم ہیں۔

میں (سدھارتھ چٹرجی) اس بات کو ثابت نہیں کرسکتا مگر میرا ذہن یہ کہتا ہے کے تمام کائنات کو اور سارے ستاروں سیاروں کو مصروف رکھتی ہے بلیک ہول یہ غائبانہ طاقت اور پروٹون کی طاقت اس غیبی طاقت کو ایندھن فراہم کرتی ہے۔ہارڈن کلائیزن نام کی مشین میں سائنسدان اس طاقت کے راز کی تلاش کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔سائنسدانوں کی نئی تحقیقات اور نئی ایجادات انسانوں کو ایک نئی سمت کی طرف لے جائیگی اور میں امید کرتا ہوں کے انسانی سماج اور انسانی تہذیب اس راز کی سچائی اور ایک نئے علم سے روشناس ہونگے ۔

سراغ۔کائنات کا راز جو قدرتی اصولوں کے ماتحت چلتے ہیں۔

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (41)

اور انکے لئے ایک نشانی ہے کے ہم نے انکی نسل کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

تشریح۔دنیا ایک کشتی کی طرح ہے اور اس کشتی میں تمام قسم کی سہولت موجود ہے اور یہ انسانوں کے لئے ایک مثال ہے۔

سراغ۔انسانی زندگی اور زمین کے ساتھ اسکا برتاو ایک کشتی کی نشاندہی کرتا ہے۔

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (42)

اور انکے لئے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔

تشریح۔انسان کے پاس ایسی بہت ساری چیزیں ہیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں اور سفر کرتے ہیں اور انسانوں نے اپنی رفتار کو انہیں گاڑیوں کے ذریعہ تیز کیا۔

سراغ۔انسان اور سائنس جس نے انسانی تہذیب کو روشنی دی۔

وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ (43)

اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے پھر نا تو کوئی انکا فریادرس ہوتا نا وہ بچائے جاتے ۔

تشریح۔اگر قدرت چاہتی تو زمین کی ساری چیزیں ختم کردیتی اور اسے بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔

سراغ۔قدرت اس اعلی طاقت سے چلتی ہے اور یہ غائب ہے اور اسکی کوئی شکل نہیں۔

إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (44)

لیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت تک کے لئے انہیں فائدے دے رہے ہیں۔

تشریح۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوانسانوں کوحاصل ہوتی ہے اسکا سہی اور درست طریقہ سے فائدہ اٹھانا انسانوں کا فرض ہے۔

سراغ۔قدرت کا ہر پہلو ایک خاص وقت تک ہی چلتا ہے۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (45)

اوران سے جب کہا جاتا ہے اگلے پچھلوں سے بچوتا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تشریح۔انسانوں کو سمجھایا گیا ہے کے گناہ کے عذاب سے ڈریں (گناہ کے نتیجہ) مگر وہ ان باتوں کو نہیں مانتے اور گناہ کو اختیار کر لیتے ہیں اور گناہ کے مستقبل پر یقین نہیں کرتے۔

سراغ۔گناہوں کے نتیجہ کی بنیاد ہوتی ہے انسانی کردار جس سے اسکا مستقبل بنتا ہے اور اس پر یقین رکھ کر انسانی کردار کی تکمیل ہوتی ہے۔

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (46)

اور انکے پاس تو انکے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں اتی جس سے یہ بے روخی نا برتتے ہوں۔

تشریح۔اگر انکے پاس کوئی بھی قدرتی سچائی ائے تو وہ اسے انکار کرتے ہیں اور اپنی غیر عقلی اور ضعیف العتقادی والے پرانے خیالات کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

سراغ۔غیر عقلی اور ضعیف العتقادی انسانی کردار کا ایک حصہ ہے اور یہ انسان کو جہالت کی طرف ہی لے جاتا ہے۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِلَّذِيْنَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (47)

اوران سے جب کہا جاتا ہے کے اللہ کے دئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کے ہم انہیں کیوں کھلائیں جنہیں اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہو۔

تشریح۔اور جب موہ مایا میں ڈوبے ہوئے انسان کو کہا جاتا ہے کے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے کچھ خرچ کریں (اپنے حصے سے دوسروں کی مدد کریں) تو یہ کفار (پتھر دل) ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں ہم انہیں کیوں کھلائیں جنہیں اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا اور کہتے ہیں کے نیک اور پرہیز گار اصل راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ۔

پیغام!انسان کے پاس کیا ہے وہ کیا لیکر ایا ہے اور مرتے وقت اسکے پاس کیا ہوتا ہے؟ کچھ نہیں؟ انسان دنیا کی دولت کو اپنی دولت سمجھتا ہے اور ضرورت سے زیادہ اپنے اختیار میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے یہ اسکا بھرم ہے اور اس بھرم کے بس میں اکر وہ دوسروں کی مدد نہیں کرتا جو انسانی سماج میں انسانیت کے خلاف ہے۔

انسان کو سماج دیا گیا اور تہذیب کی روشنی سے اسے روشن کیا گیا ہے تا کہ وہ زمین میں اکیلا پن محسوس نا کرے ۔

سراغ۔محبت، مدد کرنا اور انسانیت ہی ایک دوسرے انسان کو قریب لاتی ہے اور یہی انسانی سماج اور تہذیب کی بنیاد ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ (48)

وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا سچے ہو تو بتلاو ۔

تشریح۔غیر تہذیب یافتہ اور گنہگار انسان نیک اور پرہیز گاروں سے انکی سچائی کا امتحان لیتے ہیں۔

سراغ۔سچائی ثابت ہونے سے پہلے انسانی دماغ شکوک کے گھیرے میں رہتے ہیں۔

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ (49)

انہیں صرف ایک چیخ کا انتظار ہے جو انہیں اپکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہونگے۔

تشریح۔یہ لوگ انتظار بھی کرتے ہیں اور ثبوت بھی مانگتے ہیں اس عذاب کی جو قدرتی طور پر گنہگاروں کو ملتا ہے یعنی گناہ کو ختم کرنے والی طاقت کی امید کرتے ہیں۔

سراغ۔گنہگاروں کا خاص کردار ہے فساد، نفرت اور تشدد۔

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (50)

اسوقت نا وصیت کر سکینگے اور نا اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے ۔

تشریح۔ جب گنہگاروں کو انکے گناہوں کا نتیجہ ملتا ہے تب انکے پاس وقت نہیں ہوتا کے وہ اپنی چیزوں کی وصیت کرسکیں یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کے وہ چیز ہی انکے پاس نا بچے اور انکے بچے بھی انکے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کو تیار نا ہوں۔

سراغ۔ گناہوں سے کمائی ہوئی دولت گنہگاروں کو انکے کاموں کے نتیجہ سے نجات نہیں دلواسکتی۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ (51)

توصور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردیگار کی طرف تیز تیز چلتے ہونگے۔

تشریح۔ اپنے ضمیر کی پکار (صور پھونکنا) جب انسانوں کو پریشان کرنے لگتی ہے تب گنہگار انسان اپنے رب کے پاس سے مدد کی امید رکھتے ہیں یعنی بدسکونی کی سمادھی میں سکونت اختیار کرلیتے ہیں اور وہاں پر انکو انکے ضمیر کی سچائی نظر نہیں اتی تب ایسے انسان بدسکونی سے نجات پانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے رب کی پناہ لیتے ہیں۔

سراغ۔ ہر انسان کے اندر نیک ضمیر کی موجودگی کے ساتھ ساتھ اسکے برعکس یعنی گنہگار سوچ بھی پیدا ہوتی ہے اور اسے جگانا ہی صور پھونکنا ہے ۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (52)

کہیں گے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھادیا یہی ہے جس کا رحمن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا ۔

تشریح۔ گنہگار سوال کرتے ہیں کے کس نے انکا سکون چھین کر بدسکونی کی سمادھی میں دھکیل دیا ہے تب انہیں رسولوں کے احکام یاد اتے ہیں جو اللہ کی طرف سے انہیں رسولوں کی معرفت ملے تھے۔ اللہ یا تخلیق کے اصولوں کے تحت ہر انسان اپنے کرموں کے پھل سے متاثر ہوتا ہے۔ گنہگاروں کو انکا ضمیر چین سے جینے نہیں دیتا اور وہ ہمیشہ بدسکونی کی اگ میں جلتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنے کرم پھل کو محسوس کرینگے تب وہ رسولوں کے بیانات کی سچائی کو سمجھیں گے۔

سراغ۔ اوتار یا رسول کے سچے بیانات۔

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (53)

یہ نہیں مگر ایک چیخ کے یکا یک سارے کے سارے ہمارے سامنے حاضر کردئے جائینگے۔

تشریح۔ ضمیر کی جھنجلاہٹ ایک چیخ کی طرح ہے اور اخر میں سب کو اللہ یا قدرت کی سچائی کو قبول کرنا پڑتا ہے۔

سراغ۔ اللہ سچا ہے اللہ سندر ہے اور اللہ ہر جگہ موجود ہے اور سب کو اسکی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (54)

پس اج کسی شخص پر ظلم نہیں ہوگا اور تمہیں نہیں بدلہ دیا جائیگا مگر صرف انہیں کاموں کا جو تم کرتے تھے۔

تشریح۔ نیک اور سچائی کی عبادت کرنے والے گنہگاروں سے نہیں ڈرتے اور انکے خیالات ہمیشہ پاکیزہ پھل دیتے ہیں اور یہ قدرتی طور پر ہی ممکن ہے یعنی انکے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی ۔

سراغ۔ اللہ تعالیٰ کا انصاف سارے انسانوں کے لئے یکساں اور قابل احترام ہے۔

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ (55)

جنتی لوگ اج کے دن اپنے مشغلوں میں ہونگے۔

تشریح۔ نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، امن وسکون اور عدم تشدد پر قائم رہنے والے اپنے کاموں سے خوش ہونگے اور ایسے لوگ اپنے سکھ اور سکون کی چھاوں میں ہمیشہ رہینگے۔

سراغ۔ جنت کو حاصل کرنے کا راستہ ہے نیکی، محبت، انسانیت، پرہیزگاری، عدم تشدد، امن وامان اور سچا علم ۔

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (56)

وہ اور انکی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔

تشریح۔ اور انکے نیک ساتھی سکون کی چھاوں میں بسر کرینگے۔ (سچائی کو سمجھنے والے اور نیک سوچ رکھنے والے سارے لوگ اپس میں ساتھی ہیں۔)

پیغام!اس آیت میں نیک لوگوں کی بیویوں کا ذکر کیا گیا ہے مگر یہ کوئی ضروری نہیں کے ایمان والے کی بیوی ایمان والی ہو اس لحاظ سے بیوی ایک مثال ہے جو نیک ساتھی کی نشاندہی کرتی ہے۔موت کے بعد جسم کا کوئی وجود نہیں ہوتا اسلئے مرد ہو یا عورت کی جسمانی مثال ایک نشاندہی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

سراغ ۔پاکیزگی اور امن وسکون چاہنے والے لوگ اپس میں ساتھی ہوتے ہیں۔

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ (57)

انکے لئے جنت میں ہر قسم کے میوئے ہونگے اور بھی جو کچھ وہ طلب کریں۔

تشریح۔ایسے لوگوں کے لئے سکون کی جنت ہوگی اور امن وچین ہوگا جس میں وہ بسر کرینگے۔

پیغام!انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے سکھ اور سکون حاصل کرنا اور قدرت کا مزا لینا ۔

سراغ۔اللہ تعالیٰ کا سکھ حاصل کرنا اچھی قسمت والے کو نصیب ہوتا ہے۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ (58)

مہربان پروردیگار کی طرف سے سلام کہا جائیگا۔

تشریح۔انسانی سماج میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عزت حاصل ہوگی۔

سراغ۔علم اور سچائی کے راستہ پر چلنے والے انسان ۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ (59)

اے گنہگاروں اج تم الگ ہوجاو ۔

تشریح۔جو گنہگار ہونگے وہ ان سے الگ ہونگے۔

سراغ۔نیکی اور گناہ کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60)

اے اولاد ادم کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کے تم شیطان کی عبادت نا کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

تشریح۔انسان کے اندر پاک ضمیر رکھ کر اللہ تعالیٰ یعنی قدرت نے یہ حکم فرمایا کے گنہگاروں کے نقش قدم پر نا چلیں کیونکہ گنہگار انسان امن وچین کے دشمن ہیں اور انسان کے ذہن میں ہی گناہ کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور گناہ کے خیالات کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ اپنا اور سماج کا نقصان کرتے ہیں۔

سراغ۔انسانوں کی تخلیق کے ساتھ ساتھ انسانی ذہن میں پاکیزہ ضمیر رکھا گیا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ گناہ والے خیالات بھی یعنی شیطانی خیالات اور یہ اسلئے کے انسانی زندگی یکسانیت یا مایوسی کا شکار نا ہو۔

وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (61)

اور میری عبادت کرنا یہی سیدھی راہ ہے۔

تشریح۔اور اللہ کی راہ یہی ہے یعنی نیکی،محبت،انسانیت،پرہیزگاری،عدم تشدد،امن وسکون اور ایک اللہ کی عبادت یہی سیدھی راہ ہے اور اسے ہی اپنانا چاہئے۔

سراغ۔سکھ چین کا راستہ ہے پاکیزگی اور محبت جو انسانی ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (62)

شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا ہے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

تشریح۔گناہ میں ایک چمک ہوتی ہے یعنی پل بھر کی خوشی اور یہ پل بھر کی چمک ہمیشہ انسانوں کو بہکاتی رہتی ہے پھر بھی انسان نہیں سمجھتا۔

سراغ۔لالچ اور اونچی خواہشات کے ذریعہ گناہ ہمیشہ انسان کو بہکاتا رہتا ہے ۔

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (63)

یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

تشریح۔اوراس ایک پل کی چمک کوجس نے اپنایا اسے ہی بعد میں بدسکونی کا جہنم حاصل ہوتا ہے اور یہی قدرت کا وعدہ ہے۔

سراغ۔اونچی خواہشات اور لالچ انسان کو بدسکونی کے جہنم میں دھکیل دیتی ہے۔

اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (64)

اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے اج اس میں داخل ہوجاو ۔

تشریح۔عیاشی اور موہ مایا میں الجھے ہوئے لوگ نیکی اور پرہیزگاری پر یقین نہیں رکھتے اور اخر میں سکون کے لئے ترس جاتے ہیں۔

پیغام! گناہ کے نتیجہ سے انسان کے دماغ سے سکون چلا جاتا ہے اور انکی زندگی جیتے جی جہنم بن جاتی ہے۔

سراغ۔اونچی خواہشات اور لالچ میں ڈوبا ہوا انسان بدسکونی کی زندگی جیتے ہیں۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (65)

ہم اج کے دن انکے منھ پر مہریں لگا دینگے اور انکے ہاتھ اور انکے پاوں گواہیاں دینگے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے ۔

تشریح۔ایک وقت کے بعد گنہگاروں کی ہر بات لوگوں کو بری لگنے لگتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ انکے منھ پر مہر لگا دیتے ہیں اور انکے ہاتھ یعنی انکے کسی بھی کام کو لوگ پسند نہیں کرتے اور شک کی نظر سے دیکھتے ہیں بےبسی ان پر اسطرح حاوی ہوجاتی ہے کے اسکے بوجھ سے ان کے پیر کانپنے لگتے ہیں اور انکی زندگی تہس نہس ہوجاتی ہے۔

سراغ۔لالچی، موہ مایا، نفرت، حسد اور فسادی انسان اپنے ضمیر کی ذریعہ بےبس ہوجاتے ہیں۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ (66)

اگر ہم چاہتے تو انکی انکھیں بےنور کردیتے پھر یہ راستہ کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا۔

تشریح۔اگر اللہ چاہتا تو انہیں کبھی بھی سچائی کی روشنی کا دیدار نہیں کراتا یعنی انکی انکھوں کی روشنی چھین لیتا اور انکے جینے کی ساری راہیں بند ہوچکی ہوتیں جو انہیں نظر نہیں اتیں یعنی دماغی طور پر مجبور ہوجاتے۔

سراغ۔پاکیزگی اور امن وسکون کا راستہ حاصل ہونا اللہ کی مہربانی اور اسکی مرضی ہے۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ (67)

اور اگر ہم چاہتے تو انکی جگہ پر انکی صورتیں مسخ کردیتے پھر نا وہ چل پھر سکتے اور نا لوٹ سکتے۔

تشریح۔قید کا مطلب ہے گنہگاروں کی بےبسی۔گنہگاروں کی خواہشات اتنی زیادہ ہوتیں ہیں کے وہ اسکے بس میں اکر انکے تمام خیالات ایک ہی مقصد پر رہتے ہیں اونچی خواہشات انسان کی ترقی کا مقصد ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ جب انسان امیدوں سے جڑ جاتے ہیں تب وہ پریشانی کا سبب بن جاتی ہیں۔

سراغ ۔حد سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، موہ مایا بدسکونی کو توانائی عطا کرتی ہے۔

وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ (68)

اور جسے ہم بوڑھا کردیتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر الٹ دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔

تشریح۔جو کمزوری اور لاچاری قدرت کی طرف سے ملتی ہے پھر بھی وہ نہیں سمجھتے یا انہیں نظر نہیں اتا۔انسانوں کی اونچی خواہشات جب لوگوں کے ذریعہ متاثر ہوتی ہے تب وہ گناہ کرتا ہے اور یہ کمزوری اسے اپنے بس میں کرلیتی ہے۔

سراغ۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات انسان کو بےبس اور لاچار کردیتی ہے۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ (69)

نا تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سیکھائے اور نا یہ اسکے لایق ہے وہ تو صرف نصیحت اور واضع قران ہے۔

تشریح۔رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جو قران لوگوں کو ملا وہ نا تو کوئی کہانیوں کا ڈھیر ہے اور نا ہی کوئی شعر وشاعری کا رنگیلا بیان۔

یہ ایک فرمان ہے انسانی تہذیب اور انسانیت کے لئے۔

سراغ۔انسانی سماج کے لئے قران کا یہ فرمان امن وسکون کا راستہ بتاتا ہے۔

لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (70)

تا کے ہر اس شخص کو اگاہ کردے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت ہوجائے۔

تشریح۔تا کہ وہ گنہگاروں کو سچائی اور نیکی کے فائدے کے بارے میں بتائیں اور سچائی کو انکار کرنے والوں کو اسکے نتیجہ کے عذاب کے بارے میں ڈرائیں ۔

سراغ۔گنہگاروں کے گناہ کا نتیجہ بھیانک ہوتا ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَاماً فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (71)

کیا وہ نہیں دیکھتے کے ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے انکے لئے چوپائے بنائے جنکے یہ مالک ہوگئے۔

تشریح۔کیا انسان نہیں سمجھتا کے قدرت نے اسکی زندگی کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔(بچپن،نوجوانی، جوانی، بڑھاپا) اور زندگی کے چار حصوں کے یہ خود مالک ہیں ۔

چوپائے (چار پیروں والے جانور) انسانی زندگی کے چار حصوں کی نمائیندگی کرتے ہیں جیسے کے بچپن،نوجوانی، جوانی اور بڑھاپا اور ان چار حصوں کو انسان کو خود کو بھگتنا (کھانا) پڑتا ہے۔

سراغ۔انسانی زندگی کے چار حصے جسکی کی نگرانی قدرت نے کچھ حد تک انسان کے اختیار میں رکھا ہے۔

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (72)

اور ان موشیوں کو ہم نے انکا تابع فرمان کردیا جن میں بعض تو انکی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔

تشریح۔اور کچھ چار پیروں والے جانور بھی انسان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور کچھ سواری کے لئے اور کچھ خوراک کے طور پر انسان استعمال کرتے ہیں۔

پیغام!اس ایت کا دوہرا مطلب ہے ایک تو انسانی زندگی کے چار حصے جسکا مالک انسان خود ہے اور دوسرے وہ چار پیروں والے جانور جو انسان کی کام اتے ہیں ۔

ہر جان کا مالک اللہ ہے اس لحاظ سے کسی بھی جان کا مالک انسان نہیں ہوسکتا وہ صرف اسکے کردار کا مالک ہے اسکی جان کا مالک نہیں ہوسکتا کیا یہ ایت سبزی خوروں کے لئے نہیں ہے؟ قران کی ہر ایت ہر انسان کے لئے مکمل ہے چاہے وہ سبزی خور ہوں یا گوشت خور ہوں۔

گوشت خور جانوروں کی بدولت قدرت کا ماحولیات توازن برقرار ہے۔ (ecological balance)

سراغ۔انسان کی خوراک بھی اسکی نیکی کے دائرے میں اتی ہے ۔

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (73)

انہیں ان میں سے اور بھی فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں کیا یہ شکر ادا نہیں کرینگے۔

تشریح۔اور ان چار پیروں والے جانوروں کے اور بھی فائدے ہیں مثال کے طور پر دودھ پھر بھی انسان قدرت کا شکر ادا نہیں کرتا ۔

سراغ۔انسان کی زندگی میں جو جانوروں کی مدد ہوتی ہے اسکے لئے اسے اپنے رب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور جانوروں کی حفاظت کرنا بھی انکا فرض ہے اور اپنی زندگی کے لئے بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ (74)

اور اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تا کے وہ مدد کئے جائیں۔

تشریح۔گنہگار (کافر) اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے بجائے دوسرے اصول یعنی گناہ، بدسکونی اور تشدد کے اصولوں پر چلتے ہیں اور انہیں اپنا معبود (معبود ایک مثال ہے) بنا لیتے ہیں۔

سراغ۔سب کا مالک ایک ہے اور گناہ والے کام انسان کو یتیم بنادیتے ہیں اور انکا کوئی بھی مددگار نہیں ہوتا۔

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ (75)

ان میں انکی مدد کی طاقت نہیں پھر بھی انکے لئے حاضر باش لشکری ہیں۔

تشریح۔گنہگاروں کے سردار کے پاس کوئی طاقت نہیں ہوتی کے وہ امن وسکون میں رہنے والوں کی کوئی مدد کرسکیں اور یہ سردار خود اور اپنے ماننے والوں کو بدسکونی کے جہنم میں رہنے دیتے ہیں اور ان سے انکے ہر کام کا حساب لیا جاتا ہے۔

سراغ۔گنہگاروں کی چھت پر امن وسکون کا سایا نہیں ہوتا ۔

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (76)

پس اپکو انکی بات غمناک نا کرے ہم انکی پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو جانتے ہیں۔

تشریح۔اسلئے نا سمجھ اور ضعیف العتقادی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کی باتوں سے نیک اور پرہیزگار دکھی نا ہوں اور قدرتی طور پر ایسے لوگوں کے گنہگار کردار لوگوں کے سامنے اجاتے ہیں جو وہ دکھاتے ہیں یا جو وہ چھپاتے ہیں۔

سراغ۔سچائی ایک اجلی قدرتی روشنی ہے اور اسے کوئی چھپا نہیں سکتا کبھی کبھی سورج بھی بادل سے ڈھک جاتا ہے لیکن سچائی نہیں چھپتی ۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (77)

کیا انسان کو اتنا بھی علم نہیں کے ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر یہ یکا یک صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔

تشریح۔انسان کو نظر انی چاہئے اپنی تخلیق کی سچائی یعنی ایک ہی زرے سے پیدا کیا اور وہ اپس میں جھگڑتے ہیں۔

(ہر انسان کی پیدائش ایک زرے سے ہوتی ہے اور تقریبا ایک ہی مرکب "کیمیکل" سے ہر انسان کا وجود بنتا ہے)

پیغام!انسان کی پیدائش قدرت کی سب سے افضل اور اعلی قدرت ہے۔انو پر مانو کی تولید کنندہ نے جب انسان کی شکل اختیار کی تب انسان کے جسم میں ایک اعلی اور افضل دماغ کی بھی تشکیل کی گئی اور اسے دوسرے مخلوق سے افضل اور اعلی بنایا یعنی اشرف المخلوقات ۔

سراغ۔انسان امرت پتر یعنی افضل یعنی اشرف المخلوقات ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلاً وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (78)

اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے۔

تشریح۔انسان قدرت کی تخلیق کو بھول جاتا ہے اور کہتا ہے کے مرنے کے بعد انسان مٹی بن جائیگا تو کون اسے دوبارہ زندہ کریگا۔مرنے کے بعد انسان ضرور زرے کی شکل اختیار کرتے ہیں اور پھر اسکی تغیر اور تبدیلی قدرت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

سراغ۔سب سے اعلی اور افضل انسان اپنی پیدائش کی ضرورت کو نہیں سمجھتا ہے کے انسان کیوں دنیا میں ایا ہے اور اسکا مقصد کیا ہے وہ نہیں جانتا ۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (79)

کہہ دیجئے کے انہیں وہ زندہ کریگا جس نے اسے اول مرتبہ پیدا کیا ہے جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔

تشریح۔انسان یہ سمجھ لے کے جس طاقت سے دنیا کی تخلیق ہوئی ہے اور جس نے انسانوں کو شکل دی ہے اور جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے اور جس طاقت کے ذریعہ مخلوق کے اندر زندگی کے اثار ائے ہیں وہ انسان کے جسم کو دوسری شکل دینے کی طاقت بھی رکھتے ہیں اور وہی سارے ردعمل کے مالک بھی ہیں۔

سراغ۔قدرت کی ہر حالت کی تبدیلی وتغیر قدرت خود کرتی ہے چاہے وہ انسانی جسم ہی کیوں نا ہو۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ (80)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے اگ پیدا کردی جس سے تم سلگاتے ہو۔

تشریح۔قدرت میں موجود سبز رنگ کا پیڑ انسان کو اکسیجن دیتا ہے اور اسکے بغیر اگ نہیں جل سکتی یعنی مخلوق کی طاقت کو توانائی عطا کرتی ہے اکسیجن ۔

پیغام!اس ایت کا مطلب اگر لوگ یہ سمجھتے ہیں کے لکڑی کی اگ تو یہ سوچ سراسر غلط ہے کیونکہ لکڑی سوکھنے کے بعد سبز نہیں رہتی اور سوکھی ہوئی لکڑی سے ہی اگ جلتی ہے۔لکڑی کے علاوہ دنیا میں ایسی بہت ساری چیزیں موجود ہیں جن سے اگ یا تپش پیدا ہوتی ہے۔پیڑ پودوں کا سبز حصہ ہوا کے کاربن ڈائی اکسائیڈ (co2) کو توڑ کر اکسیجن

بناتا ہے اور اکسیجن انسان سانس کے ذریعہ اپنے اندر لیتا ہے جس سے اسے زندہ رہنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس آیت میں ہرے رنگ کی بات کر کے پیڑ پودوں میں chlorophyll کی موجودگی جو پیڑوں کو ہرا رنگ دیتی ہے اور جس کے ذریعہ پیڑ پودے photosynthesis کے ردعمل سے گزر کر اور carbondi oxide سے ملکر اپنی خوراک بناتے ہیں اور اسی ردعمل سے اکسیجن پیدا کرتے ہیں اور قدرت میں اکسیجن اور کاربن ڈائی اکسائیڈ کا توازن برقرار رکھتے ہیں۔ یہاں پر اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سراغ۔ قدرت میں گیس کا توازن اور اسکا راز جو انسانوں اور پیڑ پودوں کو جسمانی توانائی فراہم کرتی ہے۔

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ (81)

جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں بے شک قادر ہے اور وہی پیدا کرنے والا دانا ہے۔

تشریح۔ وہی قدرت یعنی ایٹم کے اندر جو طاقت ہے اسی طاقت سے تمام انسان، زمین اور کائنات کی تخلیق ہوئی اور اسی ایٹم سے انسان کی بھی تخلیق ہوئی اور وہی تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا مہا گیانی ہے۔

پیغام ! ہر تخلیق کے پیچھے ایک واسطہ ہوتا ہے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کے ہر راز ایک واسطہ کے ذریعہ ہی پورا ہوتا ہے اور قدرت کی تخلیق کا ہر پہلو کوئی نا کوئی کسی نا کسی واسطہ سے جڑا ہوا ہے اور وہ واسطہ اس اعلی اور افضل طاقت کو چلانے والی طاقت سے ہی جڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر انسان کا دل اور دل سے ہی تمام جسم میں خون دوڑتا ہے اور اسی خون کے ذریعہ جسم کی ہر رگ کو خوراک مہیا ہوتی ہے۔

سراغ۔ پرمانوک طاقت (اندیکھی طاقت) ہی سارے کاموں کو انجام دیتی ہے۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (82)

وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔

تشریح۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور وہ جب جو چاہے کرے۔

پیغام! سوال یہ اتا ہے کے جب اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا تو شیطان کی شیطانیت یا کافر کی کفریت بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہوتی ہے یہ بات بلکل سچ ہے؟ اگر قدرت میں یہ سارے کردار نہیں ہوتے تو انسان کی زندگی ویران ہو جاتی اور وہ یکساں زندگی جینے پر مجبور ہو جاتا اس بات پر بھی ایک سوال اتا ہے جبکہ ہر چیز اللہ کی مرضی سے ہوتی ہے تو ان سارے احکامات کا کیا مقصد؟ تخلیق کے ہر کونے میں اچھا برا موجود ہے اور ان اصولوں کی وجہ سے انسان کے اندر ہی اچھائی برائی موجود ہے۔ انسانوں کو دماغ اور ضمیر دیکر کچھ حد تک اسے اچھا یا برا چننے کا حق دیا اور اسی کے تحت یہ ساری کتابیں اور ہدایتیں ہیں۔

سراغ۔ اس اعلی اور افضل طاقت کے خلاف کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور اس سچائی کو مانتے ہوئے انسانوں کو جمہوریت پر یقین رکھنا چاہئے۔

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (83)

پس پاک ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح۔ پاکی ہے اس طاقت کو جسکا ہر چیز پر اختیار ہے اور ہر کسی کو اخر کار فنا ہو کر مٹی میں ہی مل جانا ہے۔

سراغ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک اور لامحدود طاقتوں والا ہے۔